

# वीर सेवा मन्दिर दिल्ली



क्रम संख्या \_\_\_\_\_

काल नं० \_\_\_\_\_

खण्ड \_\_\_\_\_

Handwritten text in Devanagari script, likely a list or index, with some numbers visible on the right margin.

Two columns of handwritten text in Devanagari script, appearing to be a detailed list or record. The text is dense and covers most of the page area.

فوج: یہ مندرجہ بالا کتب میں سے چند کتابیں ختم ہو چکی ہیں۔  
جن کی اشاعت کی سخت مزورت ہے جو دانی جہاشہ عہد پانا چاہیں  
وہ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

خوب چند جین بی اے (خلف مصنف کتابت)

۱۰۸ سوڈل بستی۔

میونٹی میوریل روڈ۔ نئی دہلی۔

بیر सेवा مندرجہ بالا کتب

مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۹ء

۳۲۶۶

۲۱، دریا گانج، کولکٹا



ترجمے کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوگی۔ یہ کتاب ابھی طبع نہیں ہوئی۔ پاپی  
رائٹ کے لئے غف معاف سے خط و کتابت کریں

## ۱۱۔ جین مت سار یا ہندومت اختصار

کتاب مذکور ہدیہ ناظرین ہے۔ اس کے حُسن و قبح آپ کے پیش نظر  
ہونے کے باعث اظہر من الشمس ہیں۔ مشک آنت کہ خود بوبید نہ کہ  
عطارد بوبید۔ تاہم مشتے از خروارے ایک ریویو مطلوبہ میں گزرتا آگست  
۱۹۱۶ء یہاں پر دیا جاتا ہے۔

“Jain Mat Sar” by L. Sumer Chand Jain and  
published by the author at Batinda, Patiala State.  
This is a closely printed book of 321 pages in the  
Urdu Language, dealing with the Metaphysics,  
ritualism, cosmogony, philosophy and ethics of the  
Jain religion in a thorough and exhaustive manner.  
We have very much appreciated the liberal, critical  
and comperative study of the jain religion along  
with other systems of belief, and recommend it with  
pleasure to the earnest study of all students of  
religion, who cannot avail themselves of the origi-  
nal text books or their authentic translation.

The style and diction of the author is natural  
and popular and his efforts to explain the subtle  
philosophy of Jainism in a clear manner is highly  
commendable.

Sd/- Ajit Pershad M. A; LL. B.

Editor Jain Gazette.

is a picture of the ten stages in the life of a man. The 25 Sanskar are given in detail. How a Brahmchari should lead his life, what books he should read on Dharam, Arth, Kam, the Sharirak Sampatti, Samajik Sampatti and Naitik Sampatti, are described in full. On coming back home the Brahmchari marries & becomes a house holder. In leading the family life he puts to practise what he learnt theoretically before. The 8 kinds of enjoyments that a house holder has, and the eleven stages which he has to pass through the rules of conduct to be observed by him when he becomes a Sanyasi are also described. The book seems to be very useful guide to every person.

## ۱۱۔ ہمارا جہنم و گیت موریہ جن تھے

جہاں جہنم و گیت کو لوگوں نے غلطی یا تعصب سے دیکھ دھری بتلایا ہے اس کتاب میں انگریزی ہسٹریوں اور چین گرنٹھوں سے چوبیس ثبوت دے کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جہاں جہنم و گیت جینی تھے۔ کتاب مذکور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

## ۱۲۔ سمیر الخات

اس کتاب میں اردو۔ اٹل کی فارسی اور اٹل کی انگریزی لکھی گئی ہے۔ آخر میں اردو محادثات اور اٹل کا فارسی و انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ طلباء کو



the pious became saties. The book is very interesting & should be in every house of Aggarwal jain.

## ۸۔ پارہ س چتر

ٹرکیٹ موسومہ میں جین مت کے تئیسویں ترنتر شری پارہ س نامقہ بی کا جیون چتر درج ہے۔ اس کو بی شری آتما نند جینی ٹرکیٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے چھپوا کر ہفت تقسیم کیا ہے۔

## ۹۔ سپت وین یا ہفت عیوب

ہفت عیوب (۱) متا بازی۔ (۲) مانس خوری۔ (۳) شراب نوشی (۴) رندی بازی۔ (۵) شکار۔ (۶) چوری۔ (۷) زنا کاری۔ ایسے افعال ہیں جن سے انسان دنیا میں خوار اور عاقبت میں گرفتار ہوتا ہے۔ اس معنوں پر یہ ٹرکیٹ اردو میں جین متر منڈل دہلی نے چھپوایا ہے۔

## ۱۰۔ فخر الیض انسانی یا منش کر تو یہ

اس میں بتلایا ہے کہ انسان کو بچپن سے لیکر بڑھاپے تک کیا کیا کام کرنے چاہئیں جن گزرتا ہوا نومبر ۱۹۳۵ء میں اس کے متعلق لکھا تھا۔

Faralz-e-Insani or Manushya-Kartavya by Mr. Sumer Chand Jain, Accountant General's Office Lahore, price -/8/- only. The author has treated in this nice book about all that a man should do from his child-hood to old age. In the front page

موجودہ ۱۲۵۰ راکتوبر ۱۹۲۵ء میں لاہور میں دیال جین بی۔ اے نے لکھا تھا کہ مصنف کے الفاظ میں کتاب تو چھوٹی سی ہے مگر ہے بڑے کام کی۔ اس میں تمام مذاہب کا سبب باب ہے۔

## ۷۔ اگر وال بھساولی

آجکل بہت سی اگر وال اپنی ہمدلی سے سی ناواقف ہیں۔ انکی آگاہی کے لئے یہ کتب جین گرونتوں سے تحقیقات کر کے لکھی گئی ہے۔ اس میں لفظ اگر وال کے معنی و مطلب۔ راہہ اگر سین کون تھے۔ انکی اولاد انکا دھرم انکے گوت کس طرح مقرر ہوئے۔ اگر وہ کی اہمیتی اور آثار کار تبہی۔ اگر والوں کے جین بننے کے حالات درج ہیں۔ اس کے متعلق جین گروت انگریزی بابت ستمبر ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل ریلوی لکھا تھا۔

The 'Aggarwal Bansawli' by Mr. Sumer Chand Jain accountant Bhatinda, Punjab, Price -/3/- only  
The correct compilation of a book on the history the Aggarwal sect was much wanted and that want has now been removed by the small book before us. It describes who Maharaja Uggar Sen, was, when he lived, how he populated Agra, how he encounter-  
ed with the Raja of Egypt and how he fell a victim in the war, his sons, who were divided into 18 gotras then populated Agroha and began to live there as kings. In the times of Lohacharya, a Jain Muni, most of the people were converted to Jainism, which religion they are professing even now. In the end it is stated, how the colony of Agroha was conquered by Abdul Qasim & how the women of

## ۴۔ شاہراہ نجات

اس کتاب میں یوگ سا نکھیم و فیروز کھٹ ورن اور دین اسلام و عیسائی ملت کے مطابق کئی کامیاب ہزاروں کا مقابلہ جین مت کی مکتی سے دکھایا گیا ہے۔ کتاب کی عمدگی کے باعث اس کی ایک کاپی ڈپٹی کمشنر نے مصنف سے منگوا کر ولایت عیسوی مکتی۔

## ۵۔ شیل و تی ناول

اس چھوٹی سی بک کو شری آتماند جین ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا تھا۔ انگریزوں کو ضرور پڑھنا چاہیے۔ کتاب ہندی میں ہے۔ اس کے متعلق اخبار دھرم ابھیرو ۷ ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں مندرجہ ذیل رپورٹ نکلا تھا۔

یہ اظہار کےवल ३६ पृष्ठों का है परन्तु बड़ा ही उत्तम है। युवा पुरुष और तरुण स्त्रियों को तो इसकी एक २ प्रति अवश्य ही लेनी चाहिये ऐसी शिक्षाप्रद पुस्तकों में यदि एक दो भावपूर्ण मनोरंजक चित्र भी दे दिये जाया करें तो पुस्तक की और भी शोभा बढ़ जावेगी। हम अम्बाले की श्री आत्मानन्द जैन टे.कट सोसायटी को इसके लिये धन्यवाद देते हैं हम ने इस सोसायटी की कई पुस्तकें पढ़ी हैं पुस्तकें सभी उत्तम हैं, जैन और साहित्य के अंग की उसके द्वारा बहुत कुछ पुष्टि हो रही है।

## ۶۔ خلاصہ مذاہب

یہ ٹریکٹ نہایت ہی اچھا ہے۔ اور ایسا منظور نظر ہو کہ تین دفعہ چھپوایا گیا۔ ایک دفعہ شری آتماند جین ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے۔ پھر جین مٹر منڈل دلہا نے اور بعد ازاں لارڈ شہنشاہ جین انبالہ چھاؤنی نے طبع کرایا۔ اس کے متعلق جین پریس

مُصنّف کتاب ہذا کی مُندرجہ ذیل کُتب بھی قابلِ دید ہیں :-

## ۱۔ جین سنگیت مال

یہ لپک ہندی میں ہے۔ اس میں مشہور جین کو یوں پنڈت دولت رام و دیانت ملے جی سے بنائے ہوئے چیدہ چیدہ ایک سو ایک بھجن میں مشکل الفاظ کے معنی حاشیے پر درج ہیں۔ اور ہر ایک بھجن پر راگنی کا نام درج ہے۔ یہ بھجن صبح کے وقت بطور پرارتھنا کے پڑھنے زنا ستر اور سجا کے وقت کہنے اور جین منڈلیوں میں گانے کے لئے نہایت عمدہ ہیں۔

## ۲۔ دھرم کے دس لکشن

اس ٹریکٹ میں جین دھرم کے دس لکشن بمقابلہ ہندو دھرم کے دس انگ کے عیسائی مت کے دس احکام شرعی کو زبان اردو بالتفصیل و بالتوضیح عام فہم طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ ٹریکٹ مذکورہ بار چھپ چکا ہے۔

## ۳۔ جین پرکاش

اس کتاب میں جین مت کی قدامت کا ثبوت، موتی پوجا، الشوہ و جہاں جین فلسفہ، رتن تریہ، ثبوت تناسخ و اس کے منتفق اور امتات بمع جوتابا وغیرہ مضامین پر نہایت ہی عام فہم زبان میں بحث کی گئی ہے۔ کتاب ہذا کے بارے میں بہت سے اخباروں میں مثلاً سول ملٹری گزٹ لاہور میں دیویلو منکل چکے میں کتاب ریویڑی شدہ ہے۔

# ریو یو چین مت سار

(دوسرا ایڈیشن)

چین مت سار مولفہ بالوسمیر چند جی چین مرحوم (ریٹائرڈ ڈویژنل کمانڈنٹ) انالہ چاؤنی کا نیا ایڈیشن چین مترنڈل دہلی کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔ میں نے نئے ایڈیشن پر ایک نظر ڈالی ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ نیا ایڈیشن پرانے ایڈیشن سے مقابلہ بہتر ہے۔ کتابت لماعت دونوں عمدہ ہیں کا غرضی اچھا لگایا گیا ہے۔ پرانے ایڈیشن کے مشکل الفاظ کو عام فہم کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ اب یہ کتاب ایک بہترین چیز ہو گئی ہے چین مذہب کا تمام لب لباب اس میں موجود ہے اور اسے بجا طور پر چین دھرم کا ٹیڈ کہا جا سکتا ہے۔ چین دھرم کے علاوہ دیگر مذاہب کے متعلق بھی بعض موٹی موٹی باتیں دی گئیں ہیں جس سے کتاب ہر چین و اچین کے لئے یکساں مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ ہر چین اسکول اور لائبریری میں اس بک کا ہونا ضروری ہے۔ دھارمک امتحانات کے لکھاب میں رکھنے کے بھی یوگیم ہے۔ اردو زبان میں چین دھرم کے متعلق واقفیت اور معلومات بہم پہونچانے والی اپنی مضم کی یہ ایک ہی کتاب ہے اور شائقین کو اس کی قدر کرنی چاہیے۔

دیپ چند چین۔

ایڈیٹر چین سنار

## آخری التماس

ناظرین سے میری آخری التماس یہ ہے کہ وہ اس کتاب کو دل سے آخر تک کم سے کم دو دفعہ ضرور پڑھیں ماہ پھر جو انکی رائے اس کتاب کی بابت جو اس سے ہمیں مطلع کریں قومی اور دیگر اخبارات میں دیوید کریں اور اس کتاب کے زیادہ مفید ہونے کی تجاویز بتلا دیں تاکہ وہ تجاویز بعد غور فکر کے دوسرے ایڈیشن میں کام میں لائی جائیں اور جو صاحب اس کتاب کو پسند کر کے اور مفید سمجھ کے اسکا ناگری بھاشا میں ترجمہ کرنا چاہیں وہ میری اجازت لیکر کریں کیونکہ میں نے یہ کتاب اپنی کسی ذاتی فائدہ کے لئے نہیں لکھی ہے بلکہ میرا دعائوگوں کو جین دھرم سے خصوصاً اور ہندو دھرم سے عموماً واقفیت کرانیکا ہے۔ اگر جین چلایا اور دیگر لوگ اس کتاب کو پڑھ کر لائق اٹھادیں تو میں اپنی محنت کو سچا حاصل سمجھوں گا۔

ناظرین کو یہ بھی مناسب ہے کہ وہ اپنے دوستوں اور آشنائوں کو اس کتاب کی خریداری کے لئے سفارش کریں تاکہ میری حوصلہ افزائی ہو۔  
آپکا واس شمبر چند جین۔  
لئے کا پتہ

## سیکریٹری جین ترمثل دھرم پورہ

بالو خوب چند جین۔ بی۔ اے۔ (خلعت مصنف)  
جنرل پوسٹ آفس۔ دہلی۔

باہتمام بالو جیوتی پراساد گپتا پبلشرز اینڈ وکس سٹریٹ پریس دہلی میں چھاپا اور بالو جین چند سیکریٹری جین ترمثل دھرم پورہ دہلی نے شائع کیا

پارس داس۔ بیان سورج تونہ نالک۔ سار چترستکا۔ پارس بلاس۔  
 فتح لال۔ بواہ پتی۔ دشا تار نالک۔ راج دارنگ۔ رتن کنڈ شراد کا چار نیانے  
 دیکھا۔ تتوار تھ سوتر نران بھکا۔

بختارام۔ دہرم بدھی کھیا۔ حتمیات کھنڈن نالک۔ بدھی بلاس۔  
 بلاتی داس پانڈو پران چھند۔ پرخشوتر شراد کا چار چھند۔  
 بھاگ چھند۔ گیان سورج لے۔ نالک۔ اُپریش سدانت۔ رتن مال۔ امت گت  
 شراد کا چار۔ پران پریشا نہی ناتھ پران۔ جن تاندو۔ سکھر پوجا۔ اور بہت سے پر۔  
 کمز۔۔ تتوار تھ سوتر کی ٹیکا۔

منوہر داس۔ دہرم پریشا چھند۔  
 سند داس۔ سندرت سی۔ سند بلاس۔

داند گبر گرتھ کرتا اوانے گرتھ ۱

یہ فہرست مشہور و مشہور دیگر آجاییں اور مصنفوں کی ہے ان کے علاوہ اور بہت سے مصنف  
 گذرے ہیں جن کے نام ہیں اس فہرست میں درج نہیں کئے ہیں۔ سو قیامبر آجاییں نے  
 بھی ہزار اگر تھ لکھے ہیں جن میں سے بہت سوں کے نام مانو دہرم شکتا سے معلوم  
 ہو سکتے ہیں اور یہاں بخون طوالب درج نہیں کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بہت سوں  
 کے آجاریوں نے ہزار اگر تھ تصنیف کر کے دوا و شاہنگ بانی کو عام فہم بنانے کی  
 کوشش کی ہے اور علم ہیئت۔ علم منطق۔ علم ریاضی۔ ویک۔ کابیہ۔ کوشش  
 دیا کرنا۔ جوتش۔ فلسفہ۔ شلپ۔ دارج نیقی وغیرہ وغیرہ پر طبع آزمائی کی ہے  
 اور ان کی تصانیف برہمن مصنفوں سے بہت بڑے چترہ کر رہے اور اس  
 کی تصدیق مقابلہ کرنے سے ہو سکتی ہے۔

سدهج بھان وکیل رہو ماتا پر کاشش بچکا۔ موجو دیں۔  
سیتل پر شاد بہم چاری (موجود ہے) گھر ست دہرم۔ وغیرہ

## جن کا وقت معلوم نہیں

کاشی داس۔ سیکت کوہی۔  
کیت سی۔ جمبو چار تن۔ سیکت کوہی۔  
گلزاری لال۔ آتم لباس۔  
جے چند۔ بھتیات گھنڈن۔  
جواہر لال۔ سیدہ چھیترا پوجا۔ سمید سکھر۔ نرلوک سار پوجا۔ تین چوہیسی پوجا۔

جیو سکھ رائے گیان سدهج ہونے نانک۔ دیراگ شتنگ  
دیپ چند۔ اوبھو پر کاش۔ اوبھو لباس۔ آتم پلوکن۔ پر لباس۔ پرتام پران  
سر پانند۔ گیلن دہرین۔ گن استھان بھید۔ اپدیش رتن۔ لاد جیتم بھپسی۔  
پنالال چودھری۔ بسونندی شرادکا چار۔ سبھا اہت کر نو۔ پرشور شرادکا چار۔  
جن بوت چاند۔ توارتھ سار۔ سد بھا کھت آدمی۔ بھکتا برکتھ۔ آراء دھنا سار۔ دہرم چن  
یشودہر چاند۔ یوگ سار سپاند پران۔ سادی شتنگ۔ بھا کھت دتن سندھو  
آچار سار۔ ذمتھ گوتم سوای چاند۔ جیو سوای چاند۔ جیو سوای چاند۔ جیو سوای چاند۔  
توارتھ سار۔ سیک۔ شرادک پرتی کرمن۔ سوار دھیاے پانڈ۔ سیدہ بھگتی۔ آچار بھگتی  
یوگ بھگتی۔ چاند بھگتی۔ بھیر بھگتی۔ نرین بھگتی۔ نندی سو بھگتی سکھیاں مندر۔ ایک بھا  
بکھا پھار۔ بھو بال ستور۔ سیدہ پور۔ ستور۔  
پریت دہر دھن۔ دریدہ صنگرہ۔ ملایک۔ سادی تتر۔ بال بھوہ چند۔



دیوی داس اور سوانو اس ۱۸۳۳ء سے اذیت سارنگرو۔ تواترہ سوتر کی بچکا  
 تھان سنگر ۱۸۳۴ء سے بدی پرکاش۔ میس برہمان پوجا۔  
 جے چند چھاؤڑا ۱۸۳۵ء سے راتھ سدھی۔ پرکشا کہ دربیہ سنگر۔ سولای کا بیہ  
 اذ پرکشا۔ آتم گمان سے سار۔ دیو آگم۔ اُست پاپتر۔ گیان آرنو۔ بھکتا ہرجست  
 چند پرہ کا بیہ مت تیچچ۔ تری پرکشا۔  
 ڈاوارم ۱۸۳۶ء گرد پیش شراد کا چار چند۔ سمیکت پرکاش۔ اوریت سی  
 ہور شر ۱۸۳۷ء پرشارتھ سدھو پائے۔ چرچا سادان۔  
 سیر ہی چند عرف بدھ جن ۱۸۳۸ء بدھ جن بلاس۔ بدھ جن ست مئی یوگ  
 تواترہ بدھ۔ پنج استکار۔ دواو شانو پرکشا۔  
 چھتر پتی ۱۸۳۹ء ماسانو پرکشا۔ من مدن پنجا سکا۔ آدم پرکاش سر  
 چنارام ۱۸۴۰ء گوتم پرکشا۔ سونندی شراد کا چار چرچا ساگر۔ یوگ سار۔  
 جوہری لال ۱۸۴۱ء سمیدیکہ پوجا۔ پدم ندی پنج بستکا۔  
 شوہی لال ۱۸۴۲ء رتن گزند۔ چھا سنگر نے چکو پوجیہ الوجیہ نے۔ بدھ سار  
 تنو گیان۔ ترنگی۔ ادھیاتم ترنگی۔ کرپا پجار۔ بواہ بدی۔ تیرہ پنچہ کھنڈن۔ درشن سار  
 سدا کہ ۱۸۴۳ء بھگونی آمادھنا سار۔ تواترہ سوتر کی ٹیکا لرتھ پرکاش۔ بھکت  
 اسٹنگ۔ رتن ریزہ شراد کا چار۔ بنارسی کرت سے سدا ناٹک کی بچکا۔  
 نندرام ۱۸۴۴ء یوگ سار۔ تنووک سار پوجا۔ بشودھ چاتر۔  
 بندرا بن ۱۸۴۵ء چوبی پوجا۔ بندرا بن بلاس۔  
 بنخا دل ۱۸۴۶ء پچی ناٹھ پران۔ تواترہ سوتر بچکا وغیرہ۔  
 ناتھورام ۱۸۴۷ء سکال چاتر۔ مہاپل چتر۔ درشن سار۔ سادھی شتر پواتما  
 پرکاش سدھ پرہ سوتر رتن گزند۔ شراد کا چار چند کھورس کارن جی مال۔

خوشحال چند سٹیک کا سد بھانکا دلی۔

بیمیراج سمٹکا نے چمکی بچکا۔ گومت سامکی بچکا۔ پرجن ساد پنج اشکی کاے  
بھکتا برستور۔ چو آتھی بال۔ پھند رسوتیا برست کھنڈن،

دولت رام دیوانا سی، سمٹکا پن اکشرو۔ کرکا کو شس۔ ادھیاتم بارہ کھڑی  
پدم پران۔ آدی پران۔ ہری ہنس پران۔ پر ماتم پرکا شس۔ فہری پال چتر و چوس ریگ  
پڑ شار تھ سد جہ پاتے کو ختم کیا۔

دولت رام دشتی ناسی، سمٹکا کے قریب۔ دولت پد سنگو چھو ڈھلا۔  
خوشحال چند کلا۔ رانگا میر دلے، سمٹکا ہری دس پران بنو دھار  
پدم پران۔ آدی پران۔ دمن کا چتر۔ چوبیس بوجا پاٹھ جہ چتر۔ برت کھا کو شس۔  
بھو داس سمٹکا پارس پران۔ جین سٹنگ۔ ایکی بھاؤ۔ بھوپال  
چوبیسی بھو داس۔

دیانت رائے داگرہ، سمٹکا چرچا شنگ۔ دربیہ سنگر۔ دیانت داس  
دیوی داس سمٹکا لپرانند داس۔ پرنجن ساد۔ چھو بی پوجا۔  
دیوی سنگر سمٹکا اپیش سدانت رتن مان چھند۔  
پنٹی سمٹکا و بھرت بھ۔ اچن گن داس سدانت سار۔ ناگ کار چتر۔  
جیوندھر چتر۔ جہو سوای چتر۔

گودل سمٹکا گومت سار بچکا۔ چھنپا سار۔ بعد ہی سار تر لوک ساد آتما نو  
خافن چر شار تھ سد جہ پاتے۔ موش لدگ پرکاش۔

ٹیک چند سمٹکا اتھ تھ سو کی شرت فاگری ٹیکا کی بچکا۔ سویشت ترنگنی۔  
کتھا کو شس۔ بیسی پرکاش۔ کھٹ پاہتر۔ ڈال گن۔ کر م دھن پوجا۔ سٹہ کاند۔  
دس مکش۔ رتن ترہ۔ نندی سورہ تین لوک پنج پڑیٹی۔ پنج کلیانک پوجا۔

بھادسین آچلیہ - نیائے دیکا -  
 بکر م کوئی - نیم روت کا بیہ -  
 برکب مئی - چوٹی سدا نت نیکا - جے دہل چوڑی -  
 دیو سین سوامی - ہما دہل سدھانت -  
 باد بے سنگ یا اوسے دیو گر چٹا مئی چھتر چوڑا مئی کا بیہ -

## بھاتا کی پندت

دہرم داس سمسٹ ۱۵۰۰ - دہرم اُپدین نمراد کا جاہ چند -  
 رجن داس پاندے سمسٹ ۱۷۳۳ جو پرتز - گیان سرور اوسے نامک - سگر و شک -  
 جگت رائے سمسٹ ۱۸۰۱ آگم بلاس - سمیکت کو مدی - پدم ندی پنج بنسٹکا چند -  
 جن ہر شس سمسٹ ۱۸۱۷ نمریک پانتر -  
 جودھ راج داسا نکا پیر دالے سمسٹ ۱۸۲۱ پریت اگر جاتر - دہر ہمدور - کھٹا  
 کوش - سمیکت کو مدی - پوجن سار - بھاد دیکا - گیان نند -  
 بھگتی داس سمسٹ ۱۸۲۴ پریم بلاس - جتین چتر - در بیہ سنگ -  
 کھنگ سین - رانول سمسٹ ۱۸۲۵ اثر وک در پن - گیان دین چند -  
 رام چند دہلی سمسٹ ۱۸۲۶ چوہن پوجا - سید سکھ پوجا - ستیا چانتر -  
 بنارسی داس سمسٹ ۱۸۲۷ سے سانا نک - نام الہندی کوش - بنارسی بلاس -  
 جودراج و پرتز مگر سمسٹ ۱۸۲۸ پرا تما پکا ش -  
 جگ جیون سمسٹ ۱۸۲۹ راگرہ ، بنارسی کرت سے سار کے نیکا - بنارسی بلاس -  
 سنگھ کشنی سنگھ سمسٹ ۱۸۳۰ کرما کوش - راتری بھوجن کھٹا -  
 بھدر باہو چتر چند بدھ -

باد ساج منی رسین سنگه ، ایکی بھاد ستوتور۔ باد مغری۔ دہرم تناکر۔  
 باد سنگہ۔ پرمان نوکا۔ ترک دیپکا۔ دہرم سنگہ۔  
 بھنگمار سوای۔ ارتھانوشاسن۔ دربیہ سنگہ۔ بھاد سنگہ۔ کریا سنگہ۔  
 بل داس۔ سپت بھنگ ترنگی۔  
 پنڈت شبھ فیل۔ پنج برگی کوش۔  
 شری دہر سین۔ بشولہ جن کوشش عت گتاولی۔  
 شرت ساگر سوای۔ بھد دھنس۔ سنی ترک۔ گرہنی ستور۔ کلب ستور۔  
 مہی چند ہاگی کالیستہ۔ دہرم شرم اتھیا اورے ہا کا بیہ۔ جیوند ہر جیو۔  
 پردیو جیو۔  
 ہستی ل کوی۔ سو بھدر ناتک۔ سلوچنا تاک۔ انجنا پون انجی ناتک۔  
 سیتل پر نے ملک۔  
 ہیم چند دیو۔ رتن مالا کا بیہ۔ یشو پرکاش کوش۔ شبھ پرکاش کوش۔  
 شرت ساندھ۔ ملک پراسج۔  
 ہیم چند کوی۔ رتن منجوشا چند شاستر۔  
 امر سنگہ۔ ایک ارتھ دھونی مغری۔  
 گوتم سوای کوی۔ اشٹو پدیش۔ ہمد گیان رجوتشی۔  
 چاند کیری گو تر گیت و تیراگ گیت گبر کے ڈھنگ پر۔  
 زچند جوش سار۔  
 پدم پر بھو سوای۔ گرہ بہار پرکاش۔ ہم کاشنگ۔  
 پتاہ۔ سر سوئی ستوتور۔  
 فتح لال پنڈت۔ جین بواہ پدی۔ دہرم وشنو تانہ۔

گندہر سوامی - جسے دہرل سدھانت - چوٹی سدھانت کی ٹیکا۔

چندو سینا کوئی - کیول گیان ہٹا (جو تیشا شاستر)۔

یشا کیرتی - ہری نس پران پرکرت - پاڈ پران پرکرت - گوتم چارتر - پرودہ  
سار - جگت سندھی ادیک گرتھ - نسرنگا رار (چندکا - خسراد کا آچار - دھرم شرم اچید  
اوسے کی ٹیکا - پرودہ من کا بیر کی ٹیکا۔

دھرم بھوشن - نیاتے دیکا - پرمان بستار۔

دھرم ساگر سوامی - سنگھ سنگھ (جو دھرم - سبب توبہ چکر - فدا تھی - دھرم چکر  
کال گیان۔

پدم نندی سوامی - نندی سنگھ - پدم نندی پنج نشتا چرن ساہ پرکرت۔  
دھرم ساسیان پرکرت - جمہادیپ پر گیا تپ پرکرت۔

پر بھادو سوامی - پرست بلو بختی یاد - ایسا پت باد ترک باد - نے بار۔

بالک رام کوئی - دشتو ناما دل کو شش۔

برہم سوامی - گچھ پویت بد آن - پرشٹا تک - ترورن سنگھ شراد کا چار۔  
بھادو سین - دشتو پرکاش نیاتے گرتھ - سدھانت مار گتھ بھادو پرکاش۔

کانتہ دیا کوئی مار - سندو ماو باکرن - اشیکہ پریم تو چار۔

- مہادیو پرگنت (ابو گھ ورش کے بمعصرت)۔

دھارمین (سین سنگھ) - دھرم شرم اچید اوسے کا بیر پرودہ من کا بیر ہما پران۔

پوگند (پوگند سنگھ) - پرا تپا پرکاش - پرگ سار - یادو گیا - تم سندھو سوجا کہت تونو کار خرو کا۔

راج سنگھ - دھرم اتھا کر شراد کا چار۔

واگ بھٹ - نبی زبان کلیہ - واگ بھٹ انکار بھلیا نو خاشن - پران

گھنور دیک - اشانگ ہرودے ویدک گرتھ۔

دختر جوٹن بھارک سمٹا لے اندر پوج پوجا۔ دس گھن آدیاں۔ بھگتا مرکتا۔  
ہدم پران چھتر پل شامی۔ ائی توگی گر پوجا۔

سورینند جوٹن۔ سمٹا لے بکرم۔ مٹی شہرت پران بھری یا تر ناتھ پان۔  
ساو دودھ پوجا۔ سنگھ سنی کورت آدیاں۔ چتروش لویاں۔ بھگتا مرادیاں۔  
کلیان مندرا دیاں۔ مدھنی کھنڈ۔ سار سنگھ جرجا سنگھ۔ پنج کلیان پوجا

## جن کا زمانہ معلوم نہیں

اجت ساگر سوامی اسی سنگھ سنگھ، خدا عانت خروٹا۔  
آخت پوج سوامی دسین سنگھ ابریکٹا بکھ کی ٹیکا پرے رتن مالا۔  
اندھندی مٹی نیقی سار۔ سے جوٹن۔

گر آچارہ یا دگر لویہ کھک دیپ دیدک گوتھ۔ کلیان کارک دیدک۔ رام نبو  
دیدک۔ بھیک پرکاش۔

رشی چنڈ جت فاستر۔

ایک سنگھ۔ جن سنگھتا سارندو (فلپ فاستر) دیدی زرنے پر تشا کلپ  
سوتر بستر پوجا کلپ۔ سنگھتا فسراد کاچار۔  
کنک سین کوئی۔ گہان سوچ لورے ناٹک۔  
کارکے سوامی دسین سنگھ سوامی کارکھانپر کینا۔

کھنڈ چند دھندی سنگھ۔ معروف سدھ سین دو اگر ان کو سوتیا براجا آچارہ  
ماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بکرم کے وقت میں رہے ہی مگر کھنڈ ناٹک سے معلوم ہوتا ہے  
کہ سوتیا میں نہیں تھے کیونکہ انکا باا ایک سوتیا براجا آچارہ سے ہوا تھا۔  
گھٹ دھن ٹچہ۔ کلیان مند ستوتر رن کی تصانیف ہیں۔

چتر - رتری بھوجن کھتا - جھروپ پوجا - انت برت پوجا - سارو تندپ پوجا  
چترنت ادیان - سوبال ادیان - انت برت ادیان - سید چکر پوجا - دھرم  
پنج استکا - ہولی چتر -

گمان بھوشن بھارگ سہ - اتوگیان جرنگی - پنج استکا تیکا - نی زبان کاہیہ  
کی پنجکا - دس لکھن لویا پن - پرار تھ اپدیشا - اویشور بھاگ - بھگتا ہر ادھیان  
سر سوتی پوجا -

نی دت بہر چھاسی سہ - انجی ناتھ پان - بر دھان پان - دھرم پونشن برشن  
شراد کاچار - ادو سن کھاکوش - دھن کمار چتر - پرنیک چتر - سودھن چتر - سوکشل  
چتر - خسری پال چتر - یسودھر چتر - سینا چتر - رتری بھوجن چتر - کارنگی کی  
کھتا - سنت بھدر کھتا - دھرم اپدیشنا -

شبہ چند رکھت بھاگ کوی چکر دتی - سہ سہ - بکرم میں - سوبھاگت تھالی  
جیوندھر چتر - پاندو پان - پردھن چتر - کرکند چتر - جنیک کلپ - خرنیک چتر  
سوبھاگت آدے - سمیکت کرمی - خسری پال چتر - پدم ناہہ پان - انگ پرگیا پتی تروند  
پرگیا پتی چنناسنی گہو یا کون - اب شہد کھنڈن - ترک شاستر - ستور پنچک  
سہ سترام ستور - گھٹ پستور - نندیشور کھتا - کھنڈ سکارن ادیان - چترنت پوجا  
سرب تو بھدر پوجا - تیو دیپ پوجا - پنج پریشی پوجا - کرم دھن پوجا - سد چکر پوجا -

سے سار پوجا - سارو دھوپ پوجا - گندہری پوجا - امکا کلپ - سروپ سبدرپن ٹیکا  
ادھیانم پدی ٹیکا - سوامی کارنگی ادھریکشی کی ٹیکا - اشٹ پادھریکا - توار تھ ٹیکا -  
پادس ناتھ کاہیک ٹیکا - پدم ندی پنج استکا کی ٹیکا - ادھیان پوجا میں -

باد چند سوامی سہ - اگیان سوج آدے نامک - پادس پان - پاندو پان -  
پان دت کاہیہ - بولکا چتر -

کیشورنی ثانی سلسلہ گوشت سار کی سنکرت پرکرت ٹیکا۔  
 پرکھا چند ٹھاکر سلسلہ بکرم۔ توریکا ٹیکا ٹیکا۔ ایشٹ پائریکا۔ آناؤ خا پھن ٹیکا۔  
 پدم تندی پنج ٹیکا ٹیکا۔ نیجی پروان کا بیہ ٹیکا۔ رتن کرند شراد کا چار ٹیکا۔ سدھی منتر ٹیکا۔  
 چند پرکھا کا بیہ ٹیکا۔ پرتی کرمن ستو ٹیکا۔ آو پران۔ آو پران۔ ہری ہنس پران۔  
 پدم پران ٹیکا۔ پندھ پرچر ٹیکا۔ شس ٹک کا بیہ ٹیکا۔ دس نکش ٹیکا۔ دس ٹیکا۔  
 پنج ستو ٹیکا۔ کرنا ستو۔ کرنا مارت پران۔ مٹی سار۔ کرنا کلپ۔ چھین سار کی  
 ٹیکا۔ اوہیا تم تر گئی ٹیکا۔ موگہ دتی نیاس۔ چناتی ویا کرن کی ٹیکا۔ ہری ہنس پران کی  
 ٹیکا۔ پدم پران کی ٹیکا۔ بھگتی ارادنا سار ٹیکا۔ مولاہار کی ٹیکا۔ سار ٹیکا۔ پیرچن  
 سار ٹیکا وغیرہ وغیرہ۔

سکل کیر کی ٹیکا سلسلہ سدا نٹ سار۔ توار تھ سار سیک۔ سدھ چتر ٹیکا۔  
 دھرم پرستھو۔ مولا چار پر سیک۔ پرستھو تر شراد کا چار۔ مٹی تھار۔ سدھ کاتا مٹی۔  
 آو پران۔ آو پران۔ دھرم ناٹھ پران۔ شانت ناٹھ پران۔ مل ناٹھ پران۔ سپاس ناٹھ پران۔  
 بدھ مٹی پران۔ سدھانت کتاوی کر م پاک۔ تھار تھ سار کی ٹیکا۔ دھن کا چتر۔  
 جیو سوامی چلتر۔ شر پال چلتر۔ گج کار چلتر۔ سودھن چتر۔ بشو دھرم چتر۔ پادش  
 رتن مالا۔ سکال چلتر۔

دھرم چند چلتر۔ سدھانت سار۔  
 نیگادی پنت جن چند کے شاگرد۔ نو سار۔ دھرم سنگرہ خرواد کا چار۔ ٹوک گچنی  
 ایشٹ اگر دیکھا۔ پنج اسی کاٹے ٹیکا۔ درہ سنگرہ ٹیکا۔ بگنا مرکھا۔ چتریدہ ستو تر  
 ٹی جو شن بھارک سمنٹ بکرم۔ جیو پد مانی کلپ۔ ناگ کا چتر۔ پانز کیر سری  
 کتھا۔ غری پال چتر۔ جمن چت بلجہ۔

رجن دس برہمچاری سمنٹ۔ ہری ہنس پران۔ پدم پران۔ جیو سوامی چتر۔ ہنومان



جمناسار۔ میر سنگو چاند ڈانے سو۔ انہی چند کے شکر چادر سار چاند ڈانے پران۔  
 رنجی شمشک کے قریب راہ بود کے وقت میں دینی نام لا۔ دنی سندان کا بیہ۔  
 یثا پار ستر تر۔ ویدک ٹھنڈ۔

فجھ چند کچا میر دہر تری ہری کے بھائی آگین آتو۔ ششے بدن باند دستا برت  
 کھنڈن اترک شاستر۔

باد راج سدی۔ " ایک بھاو ستو مو۔ باد بھری۔ دہرم دشا کر۔  
 راگ بھٹ۔ " نئی زمین کا بیہ۔ راگ بھٹ انکار کا بیہ انوشا۔ سواری  
 لکرنیکے اور پرنیکانیکا پر لکرتہ نگل سوزان۔ دنی چکنا۔ ٹھنڈ ویدک۔ اسل تک ہوتی کھنڈ  
 ان تنگ آچار۔ " بھگتار ستر۔

لکین کوئی جس کا خطاب ہے ہاشا کوئی چکر دنی تھا ستر اکرم۔ دہر پنچ دنی  
 پدا دنی کلپ برہم دیاتہ تمام کسا رکا بیہ۔ تو پران۔ لی کین پر شستی۔ چرچن سار چکا۔  
 جواسی کلپ ہما پران پنچ شستی کاتہ نیکا۔

سرم دیو سدی ششہ اسالیہن یا ستر اکرم۔ شبدانہ چند کار جیندہ واکن کی نیکا،  
 پندت آخا ستر ششہ سے ششہ اکرم تک۔ ساگادہرم امرت۔ انکار دہرم امرت۔  
 دہرم امرت کی بھب کد چند کا نیکا۔ پچکا نیکا۔ شتو پیش کے نیکا۔ بھات۔ بھیدہ۔ بھیدہ  
 جن گ کلپ۔ پرتشا کلپ۔ اشاگ۔ سوئے نیکا۔ جھوپل ستر نیکا۔ عدوت کے کا بیہ  
 انکار کی نیکا۔ جن ہسمر نام ستر۔ تر شست ستر قی شاستر سے نیکا۔ لودھا تم رہا۔ اکرش  
 کی کوپا کلپ نیکا۔ پدا دنی ہسمر نام۔ زگرہ شاتک۔ برت پرکش۔ پنچ نیکار دیک۔ گیلن کا  
 شرت سکدہ بدھان۔ پر میر رنگر۔ لودھنا نیکا۔ رتن توبہ بدن راج مٹی ہر کاسیو غبو  
 کینہ دنی ستر۔ گوٹ سدکی حسنکرت نیکا۔

اکٹک دیو بھلک ستر۔ اکٹک سنگھتا۔ خسروک پر اچیت۔

پوجا کلیپ - تمہذا چاہ ہدی پرکاشی -

اموگہ جی ہمارا جہ ۸۷۱ سے ۹۳۳ بکرم تک - پرفورم مالا سنکرت - کوی راج  
مارگ کاشری -

ہماویرا چارہ ہجر ہمارا جہ اموگہ ویشا گنت سارنگہ دینی کتاب علم حساب  
سارنگہ جوش گرتھ - جوش پٹھ -

سوم دو مودی سہلہ بکرم جی لک چوہینی لک اہوت - ادھیانم ترینی - کھپ  
نونی پرکاش - سیتی چنٹاسی تردک ہند تالی خلب - یوگ لک نیتی سار پٹھ -  
راج نیتی ہدی - پٹھ ادھیانی - بھلو سنگہ -

اکلک دیو سوامی راجت - بکرم چوری - ہما چوری - چونکا - راج وارنک  
اشٹ سستی - نیلے پنچہ انکار - اکلک اشٹک -

گن بعد رسوامی سہلہ بکرم - آوہان آتر ہاگ - آتر پان آتا نو شاس - بھاد سنگہ  
جنات کابیہ - پٹھ گرتھ -

امرت چند دوا میلا سے ساریکا - سے سار کٹا - پرین ساریکا - پٹھ استی  
کامے ٹیکا - پٹھ شارٹھ سد ہو پاتے - توارٹھ سار -

اندندی سہلہ انکار دین بدھان ساری کا نیر پوجا - اوٹھ ہی کلیپ پرستھا  
پاٹ - اندندی سنگھ - فانی پکر پوجا - پرتاسنگ دین پوجا - مٹی پرستھت - سے  
بوشن - پوجا کلیپ -

دیوین سہلہ نے پکر آلاب ہدی - گیان سار - بھاد سنگہ - درخن سار پرکرت -  
است جتی سہلہ سے سہلہ بکرم تک راج متج کے زمانہ میں - سبھکت تن سندھ  
محم پرکشا - است جتی خسرو کا چار - پٹھ سنگہ - بھاد تا حارن سستی  
نہی چند سد انت پکر دینی سہلہ بکرم کے قریب گوٹھ سدھ درک سار - بھدی سار -





بسر کردنوں کی پھول کی طرح پانی میں رہتے ہوئے پانی سے بیحد رو رہے۔ بھرت چکر دھڑکی  
 طرح ادیکھو صفحہ ۳۹ جوگ بھوگے ہوئے دھرم کی طرف دھیال رکھو۔  
 شاستر کا دل نے کہا ہے کہ۔

द्वौ हि धर्मौ सहस्रानां लौकिकः पतौ लौकिकः ।  
 लोकाग्रयो भवेदाद्यः परः स्यादगमाश्रयः ॥  
 सर्व एव हि जैनानां प्रमाणं लौकिको विदः ।  
 यत्र सम्यक् हानिर्न यत्र न व्रत दूषणम् ॥  
 सोमेदेव सदि-

ترجمہ :- اگر کہیں کے واسطے دو دھرم میں ایک دنیوی دوسرا دینی۔ دنیوی کا دار و  
 مدار دنیا فاعل پر ہے اور دین کا شاستر میں ہے جو دنیاوی دھرم یعنی رسم و رواج میں ہے  
 جینیوں کو قابل تسلیم میں ہے۔ لیکن ان میں ممکنیت کی گائی ہوا اہمیت کے روش منگے  
 اسلئے آپ کی براہروی میں اگر کوئی نہ کرنا رواج نہ فعل کے موافق نہیں ہے تو اس کے  
 توڑنے میں کچھ ہرج نہ سمجھو۔ ریفا رصہ بن کر رسم و رواج میں تبدیلی کر دو۔ مثلاً جین کی نشانی  
 بند کردہ۔ بیاہ شادی کے موقع پر استومات کا پیروہ اور خوش گیت گاتے ہوئے گلی کو چل میں چھڑا  
 منع کرو۔ بارات میں سینکڑوں آدمیوں کو لے جا کر اندکھڑوں کے بہت سے میل جو کہ پر نہیں  
 صند و چڑی میں بڑے خراب ہو جاتے ہیں اور بکرا پنا دیوالہ نہ نکالو۔ ہنسنے کے مرنے پر  
 براہری کا ہانا اور براہری میں گند ذرا وغیرہ تقسیم کرنا بند کرو۔ افراط تقریباً کو چھوڑ کر  
 میانمدی اختیار کر دھرمی اہمیت گئی آپادیسے صند و جنڈیل خشک کو اپنی زندگی کا لٹو بنادو

सन्नेष मैत्री गुणिवु प्रमोदः ।

क्रिषु जीवेषु कृपा पदम् ॥

मध्यस्थ भाव विपरीतवृत्तौ ।

सहामयात्मा विदधातु देव ॥

غرضیکہ اپنی زندگی کو اسی طرح دھرم کے اپن کر لیں پر اُچا رتایاں لگا دیں۔ میرے دل کی خواہش ہے کہ جین لوگ میری ان تجاویز پر سے دل سے غدر کریں اور اگر لاکھوں کو منہ پر نہیں تو عمل کریں۔ جین شاستروں میں جا بجا یہ لکھا ہوا ہے کہ منش جنم ملن پڑا کھن ہے۔ دیوتا بھی منش ہونے کی آندور کھتے ہیں۔

منش جنم کتنی کا دروازہ ہے جوہر کی کتنی اس ہی جنم سے ہو سکتی ہے لیکن جو لوگ اس منش جنم کو بدل ہی کھودیتے ہیں۔ ان کی غفلت کا کیا ٹھکانا ہے۔ تمثیل ہے کہ ایک اندھا ایک بڑے اعلیٰ میں گھس گیا تھا وہ اس میں سے نکلنے کی بہت سی تجویزیں سوچتا تھا مگر وہ اندھا ہونے کے اُس کو اُس اعلیٰ کا دروازہ نہ ملتا تھا ایک بیٹا آدمی نے اس کی یہ حالت دیکھ کر اس پر رحم کیا اور اس کا ایک ہاتھ پکڑ کر دیوار پر لگا دیا اور کہا کہ اس کو پکڑتے ہوئے چکر لگاؤ جب دروازہ آدھے فوراً کھل جاتا۔ اندھے نے دیوار پر ہاتھ رکھ کر چاروں طرف پھرنا شروع کیا مگر جس وقت دروازہ آیا دیوڑ سے ہاتھ اٹھا سر کھولنے لگا۔ پھر جوتا دیوار پر رکھا تو وہ دروازے کے دوسری طرف رکھ لیا اور پھر چکر شروع ہو گیا اس طرح اُس بیٹا نے سینکڑوں چکر لگائے مگر سب اس ہی اعلیٰ سے باہر نہ نکلے یہی حالت اس آتما کی ہے جو سنار دہلی اعلیٰ میں بند ہے۔ اور آتما نکلنے کے چکر لگاتا ہے۔ جین مت پریش دیتا ہے کہ اس سنار سے نکلنے کا دروازہ منش جنم ہے مگر حیوانی ماسا سچا گیان ہونے سے بمنزلہ اندھے کے ہے جس وقت منش جنم پانا ہے سناری سکھوں میں جو مثل کھان کھانے کے ہیں لگ جاتا ہے اور پھر جیسا لاکھ جمنی میں چکر لگاتا ہے۔ اس لئے اس تمثیل کو ہمیشہ مد نظر رکھو یہ ضرور نہیں ہے۔ کہ آپ گھبرا کر چھوڑ کر سادھو ہو جاؤ یا اپنی عورت کو چھوڑ کر برہمچاری بن جاؤ علو اہدی چھوڑ کر نان خشک چھاؤ بلکہ گھر میں رہتے ہوئے اند سب کام دھرم انو سار کرتے ہوئے۔ دھرم سے دھن ملاتے ہوئے۔ اپنی دھرم جینی کے ساتھ بھوکے بھوکے ہوئے ابھیکش کے علاوہ جو کچھ تم کو میسر آوے اُس کو کھاتے ہوئے پر اُچا رتائی زندگی (نا خود بینی)

ان کی طرح ہینڈل پیچھے نہ رہتے رہے۔ فہرست چند لکھ کر کالم سیاہ کئے ہوئے ہوں۔  
ان کے اڈیٹر ایسے لوگ ہوں جو کوئی اور پیشہ نہ کرتے ہوں صرف اس ہی کام پر اپنا تمام  
وقت صرف کرتے ہوں۔ جب تک کوئی آدمی کسی کام پر کیسہ ہو کر دل نہ لگاوے اس کا کام  
ٹھیک ہونا مشکل ہے۔ اور جب کام ٹھیک نہ ہوا تو لوگوں کا اشتیاق دل میں کیسے ہو سکتا  
ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ عین اخباروں کی خرید وری کم منظور کرتے ہیں۔ اس میں لوگوں کا  
قصہ کم ہے۔ اور اڈیٹروں کا زیادہ کیونکہ وہ خود تو اپنا تمام وقت اس کام پر نہیں لگاتے معمولی  
آدمیوں کے ہاتھ میں دیدیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے اخباروں کو دلچسپ نہیں بناتے ان اخبارات  
میں عین شاستروں اور عین کتابوں کی رپورٹ کو دراستہ بکار نکالو۔ میری تو یہ رائے ہے کہ  
یہ کام بھی عین مندر کے ہی متعلق ہو۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ عین مندر کو صرف مندر ہی نہ  
رہنے دو بلکہ وہ لوگوں کے ہاں کی طرح ان کے مختلف سکڑوں میں کسی میں اوشد حال کسی  
میں پاٹ خال کسی میں لائبریری کسی میں مسابرت لگا دو اگر ایسا کرو گے تو وہ آجکل کی طرح  
خالی نہیں پڑے رہیں گے بلکہ سینکڑوں آدمی ان سے فائدہ اٹھادیں گے۔ وہ خود مندر کی  
بجائے سرچشمہ فیض بن جائیں گے۔ ہر ایک جی کو ان میں جانیکا شوق ہو گا کوئی داس پڑھنے  
کی غرض سے جاویگا کوئی دھن کرنے کی خاطر کوئی بیماروں کی خدمت کرے گا کوئی جا کر بھوکوں  
کو بھون دیگا۔ غرضیکہ اس طرح ہر ایک عین کو اپنے سدا رلو پر پاد بکار کا موقع ملے گا۔  
ایک دوسرے سے محبت بڑھیں گی۔ ایسا کرنے سے عین دھرم کا پر بھاؤ دو سوسو پہر پڑیگا  
عین تنو لوگوں پر ظاہر ہوں گی۔ غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ جو مطلب ہزار ماہیہ خرچ  
کر کے پوچھا کرانے سے حاصل نہیں ہوتا وہ ان سے سہل ہی میں حاصل ہوگا میری بیجا رائے  
ہے کہ عین سادھو جن میں سے آجکل بہت سے اعدیوں کی طرح پڑے رہتے ہیں وہ ان  
انسٹیٹیوٹوں میں کام کریں۔ جو بڑھانے کے قابل ہو وہ پڑھاویں جو پڑش دینے کی  
قابلیت رکھتے ہوں وہ اپدیش کریں کچھ بیماروں کی تیمارداری کریں ان کی صریم پٹی کریں

قوی گوشتش کی جاتی ہے کہ کسی طرح یہ نہ ہو کہ نہ اگر ایسا ہو تو اس شخص کا نام جو جگہ  
 ہے یہ ہم کو منظور نہیں ہے۔ کیا جینیوں کا ہی شیوہ ہونا چاہئے۔ یہ تو ہے جینیوں کے ایک  
 فرقہ کے ممبروں کا حال پھر یہ کب امید ہو سکتی ہے کہ مختلف فرقہ آپس میں ایک دوسرے  
 کی سہا تیا کریں دگبری سوتیا مبری کی زندگزی ماہ۔ سوتیا مبری دگبری کو بُرا بھٹتا ہے۔  
 ستھانک باسی کے نزدیک وہ مذہبی متبیائی ہیں پھر ان میں جو مختلف سمیرائے  
 والے ہیں وہ بھی آپس میں ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ ذرا ذرا سے اختلاف رائے کی  
 وجہ سے پہلے مختلف سنگھ پھر ان کی مختلف گچھ پھر ان کے مختلف ٹوے غرضیکہ کہاں تک  
 کہوں سینکڑوں ہی فرقہ بن گئے ہیں۔ جین مذہب کے زوال کا یہ بھی ایک باعث ہے۔  
 اس لئے آپ سے میری یہ درخواست ہے کہ ذرا ذرا سے اختلاف رائے کو جھگڑے کی بجائے  
 بنا کر فرقہ در فرقہ نہ بنائے چلے جاؤ تمہارا مت تو اینکانت مت ہے اگر ایک آپلہ ایک سو  
 اندھا تہا ہے اور دوسرا ۶۴۱ اندھا تہا ہے تو کیا تمہارا اینکانت باوا سکول نہیں کر سکتا؟  
 اگر کر سکتا ہے تو پھر جھگڑا کیسا؟ اس لئے ان جھوٹے جھگڑوں کو ترک کرو۔ ہما میر سوامی کی  
 جو سب سمیراویں کے اب امجد ہیں۔ سب کے بچے گو (مُرشد) ہیں شرمن لو ایک  
 دوسرے کے مختلف طریقہ پرستش پر کچھ دھیان نہ دیتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت  
 پھر ہر م کرنا سیکھو ایک دوسرے کے جلسوں اور کانفرنسوں میں شامل ہو ہر ایک  
 جین مندھاد ستھانک کے متعلق ایک ایک دھرم ٹاٹا ایک ایک فری جین سکول فری جین  
 اوشدھالہ۔ انا تہ آہ۔ لائبریری وغیرہ بناؤ ان استھانوں کو سچے دھرم استھان  
 بناؤ۔ جین مندھوں میں جو ہر نامد بہ جمع ہے اس کو ان پر ملو پکارے تاکہ کاموں میں لگاؤ  
 بیاہ خادایوں کے وقت مرلے جینے کے سے ان انسٹیٹیوشنوں کی مدد کرو۔ جین پریس کو لو  
 ان میں جین مت کے فاسٹرین کو طبع کرو۔ اگر ممکن ہو سکے ان کو نئی طرز میں لکھو بنو  
 جو جلدی کرو کم سے کم مفتہ دہم میں۔ تانچے مقررہ پر نہ لکھتے ہوں آجکل جو اخبار لکھتے ہیں



ہو سکے تن من و حواس سے پرانی مائت کی سیوا کرو۔ جو بھوکا آپ کے پاس آوے اس کو سٹی دو جو پیاسہ اس کی پیاس بجھاؤ جو دھکی بیار نظر آوے اس کی تیمارداری کریم بنی کر دو دعا دارو دوزخی یا بیمار سمجھ کر اس سے نفرت نہ کرو کیونکہ سیکست کا انگ بڑھکتا اس ہی کا نام ہے۔ غرضیکہ اپنی زندگی کو پر آپکار کی زندگی بنا لو اگر انسان میں پر آپکار نہیں ہے تو وہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہے۔ جو دیا اور پر آپکار کے ایک ہی معنی ہیں یہ الفاظ ایک دوسرے کے مترادف ہیں۔ جو جینی اپنے آپ کو جو دیا کا حامی بناتا ہو لہذا اس میں پر آپکار نہ پایا جاوے تو دراصل وہ جو دیا کا مطلب ہی نہیں سمجھا ہے۔ بودھ دھرم والوں نے پر آپکار کا عملی زندگی بنایا تھا جس کا اثر یہ ہوا تھا کہ وہ ہندوستان توڑ کر چین جاپان لٹکاؤ افغانستان تک میں پھیل گیا تھا اور اگرچہ وہ بڑبڑوں کی زیادتی کی وجہ سے اب ہندوستان میں نہیں رہا تاہم یہ معلوم دنیا کی ایک تہائی آبادی میں پایا جاتا ہے۔ عیسائیوں میں پر آپکار تہا ہے اور انہوں نے ہزار ہا سکول ہسپتال وغیرہ کھول رکھے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ مذہب دم بدم بھیتا جاتا ہے۔ ان سے مقابلہ میں جن مذہب کا حال دیکھئے کہ اس میں دم بدم کی ہوتی جاتی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ آجکل اس مذہب کے پیروں میں ہمدردی اور پر آپکار نہیں رہی ہے۔ زبانی جمیع نصیحت زیادہ ہے اس کی تعلیم گاہوں میں صوف خشک فیلو سفی کا آپدیش دیا جاتا ہے۔ جس سے ایک شخص پنڈت تو بن جاتا ہے مگر دھارمک زندگی کا پہلو اس میں نہیں ہوتا جینیل کی یکتا عام لوگوں میں اب تک بھی تھوڑی بہت مشہور ہے مگر دراصل اس کا ایک کرشمہ بھی ان میں نہیں پایا جاتا پہلے جب کوئی جینی کسی جینی سے ملتا تھا تب وہ فری سسٹنڈ کی طرح اس کی ہر ایک طرح سے سہا تیا کرتے پر تیار ہو جاتا تھا ایک دوسرے جینی میں ذات لٹا انگ یعنی گائے بچھڑے جیسی محبت پائی جاتی تھی اب وہ بات نہیں رہی ہے ہر شخص خود غرضی کو لئے ہوئے ہے۔ اپنے خیال میں مست ہے ایک دوسرے کی سہانیا کا مادہ نہیں رہا ہے۔ سہا تیا تو رہی درکنار اگر کوئی شخص کوئی دھرم کا بچہ بھی کرنا چاہتا ہے

پکٹے ہونے لڑکھاپے نکلے گا اور بنالیا تو پھر اس ندادنی سے "پرستتر" ہو جاؤ گے۔ فیضان  
اپنا افسوس چلا دے گا اور آپ کی وہ سنہری مالا زہری کا لاہو جا دیگی۔ سوگ اندھک  
آپ کے ہی ہاتھ میں ہے۔ آپ کو ٹرگ یا ترک دینے والا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اگر آپ اس  
دور کو ابھی طرح سمجھیں گے یا یوں کہو کہ گیان حاصل کریں گے تو پھر اس گیان سے آپ کی  
نئی میں کچھ کلام نہیں ہے۔ آخر میں میرا یہی کہنا ہے کہ اگر کوئی مت یونیورسل مذہب ہو  
سکتا ہے تو وہ بین امت ہے۔ میں نے ایسکے میں قصے کام نہیں لیا ہے۔ کیونکہ۔

पक्षपाति न भेदी न द्वेष्टः कः पिनादिषु ।

युक्तिमद्वचनं यत्कथं स्यात्कथं च निश्चेत् ॥

ترجمہ ۱۱۔ مجھے ہر پاسے سوائے کچھ چن بات ہے اور نہ پہل و غیرہ رخیوں سے میرا  
کچھ دوپیش ہے۔ جس کے چن مقول ہوں۔ وہی ملنے کے لائق ہیں۔

اس کتاب میں اس باب کے کہنے سے میرا مدعا یہی ہے کہ کسی طرح تمام ہندوں میں  
اتفاق ہو جاوے کہ اتفاق جاتی رہے نا اتفاقی کا باعث میری رائے میں فرقہ بندی ہو لہذا  
میں ایک دوسرے مذہب کی جو کر کے۔ دوسرے لوگوں کی طرح نا اتفاقی کو برہا نہیں  
چاہیے۔

من برائے صل کردن آدم \* نے برائے فصل کردن آدم  
جو اتفاق کی تجاویز میں نے بتائی ہیں اگر ان کا علی طور پر جو نا مشکل ہے تو ہر قوم میں اتفاق  
کا ہونا بھی مشکل ہے۔

خاتمہ اور حین قوم سے عرضداشت

اے جینی بھائیو۔ دیا دھرم کے پائے والوں میں نے حین مذہب کا خلاصہ آپ کی پیش نظر  
کر دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دیگر مذاہب کی رائے کا بھی مقابلہ دکھلا دیا ہے۔ اب آپ سے  
صرف اتنا اور کہنا ہے کہ سچے جینی کی زندگی کا وہ پراپر پکار ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ جن تک

فقیر مہا ہوا کئی دن تک بھوکا مڑتا ہے تو وہ غلطی پر ہے جین مت کا یہ اپدیش نہیں ہے کہ  
 آجکل کی کمزور نسل سے کندھوں و سہری کا تیاگ کر کر لو کئی کئی صد تک فائدہ رکھو اگر یہی  
 طاقت کو زائل کر کر ان کو بے اولو کرادے تاکہ دن بدن ان کی مردم خزاری کم ہوتی جک  
 جین مت تو قدم قدم پر کہتا ہے کہ ہر ایک بات کو ہر ایک پہلو سے دیکھو اور پھر یہ کتاب  
 معلوم ہو یا عمل کرو دیا کے مسئلہ کو چھوڑ کر زندہ بننے کے یہی معنی نہیں ہیں کہ دوسرے  
 جانداروں کو ایذا پہنچائی جاوے یا ان کو مار کر نفع بنایا جاوے دوسرے انسانوں کا مال و  
 زر زن و غیر غلطی طمع نفسانی کو پورا کرنے کے لئے جین لیا جاوے۔ اگر زندہ آوے ایسا عالم و  
 جا برفض مراد ہے تو جین مذہب ایسا بننے کی بیشک اجازت نہیں دیتا بلکہ جین مذہب اپنی  
 اہنسا کے اپدیش سے ہر جیو کے ساتھ برادرانہ سلوک نیاگ کے اپدیش سے خود غرضی کا تیاگ  
 دوسروں کے مال و زندگی طمع سے باز رہ کر جنگ و جدل سے پرہیز اور پ۔ کے اپدیش سے  
 دوسروں کی خدمت کرنا ان کے دکھ میں شامل ہونا سکھاتا ہے۔ اگر تمام انسان ان سہری  
 اصولوں پر عمل کرنے لگ جاویں تو دنیا سے دگدگ و فساد جنگ و جدل گشت و خون بند ہو کر  
 و صرم کا سراج ہو جاوے۔ انسان آئینک مل جو سچا بل ہے حاصل کریں۔ شک و شبہ ناپاوی  
 ترقی میں نہیں ہے بلکہ روحانی ترقی میں ہے۔ جزم و غیرہ سلطنتوں نے جو مادی ترقی کر کے  
 دنیا کی آنکھوں میں چکا چوند پھیلانی ہے اور اپنے سحر سامری سے لوگوں کی نظر بند کی ہے  
 آجکل کا ہندوئی جنگ مہا بھارت اس ہی کا نتیجہ ہے کیا آپ اس مہا بھارت سے بھی یہ  
 سبق حاصل نہیں کریں گے کہ دراصل مادی ترقی شکھدائی نہیں ہے۔ اس کا آخر دکھدائی  
 ہے۔ اصلی ترقی روحانی ترقی ہے جس پر جین مذہب نفع دیتا ہے اور جس سے شکھدائی  
 پیدا ہوتی ہے۔ مادی ترقی دوزخ کا نعرہ بل من مزید ہے اور روحانی ترقی بہشتی و  
 سودگی شکھ سب آپ کو اختیار ہے جس کو چاہیں پسند کریں آپ کی آتما اس انتخاب کے  
 لئے سوتھتر ہے لیکن اگر آپ نے ۲۵ پہلوؤں والی کسوٹی پر نہ گھس کر طبع کی چک سے

جین مذہب میں اب بھی ہر دن برہمن چھتری۔ دیش اور شہر کی ۸۴ ذاتیں شامل ہیں۔ یہ دھرم مرد و عورت گھر مستی اور سنیا سی درجہ بدرجہ سب کے لئے ہے جین سنگ میں شرک و شرک اور کا۔ مٹی اور لکڑی چاروں شامل ہیں اس مذہب پر چلنے کے لئے گھر مٹی کے گیارہ چھ سکوں کی جماعتوں کی طرح مقرر ہیں اور سادہ و سنیا سیوں کے واسطے علاوہ قواعد بتلائے میں جین دھرم ہونی و دیوی کام میں دریدہ چھتر۔ کال۔ بھاؤ کا خیال رکھنے کی ہدایت کرتا ہے یہ نہیں کہتا کہ ہر ملک و ہر زمانہ کے لئے ایک ہی بات ہونی چاہئے۔ جین مت کا آپدیش ہے کہ دھرم وہی ہے جس میں آہنسا یعنی دیا و پریم اور ہر انسان و حیوان کے ساتھ برادرانہ سلوک جو سب سمجھنے یعنی اپنے من اور اندیل کو حتی المقدور قابو میں رکھا جاوے۔ جس سے دنیا میں جھگڑے فساد سے بچکر آرام کی زندگی بسر ہو اور تب خود غرضی کا تیاگ کر کے دوسروں کی خدمت و ایجا ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جین دھرم نے دیا کے مسئلہ کو حد درجہ پر پہنچا کر سبزی داناؤ تک کا تیاگ گھر مستیوں سے کر کر اور اپاس رکھو اگر مندو قوم کو کمزور بنا دیا ہے۔ یہ بے بھی کا اعتراض ہے۔ جین دھرم گھر مستی سے آہنسا کا کلی تیاگ نہیں کرتا۔ کلی تیاگ تو سادہ و سنیا سیوں اور بن باسیوں کے لئے ہے۔ گھر مستی کے لئے نہا مات وغیرہ ایک انندی جو کی آہنسا کا تیاگ نہیں بتلایا کہ اور باقی جیوں کے ساتھ بھی صرف اودھی اور سنچلی آہنسا کا تیاگ ہے دیکھو صفحہ ۲۱۲-۲۱۳ مذہب ہذا جین مذہب عالم گھر مستی کے لئے سبزی داناؤ کا ترک لازمی نہیں بتلانا گھر مستی کی چھٹی جماعت میں بھی سبزی کا کلی تیاگ نہیں ہے دیکھو صفحہ ۲۷۷ اس بات ضرور ہے کہ جہاں تک جو سکے منسا ہے بچے اور جنھیں خواہشات کو کم کرنا چاہے اور سادہ زندگی بسر کرنا چاہے۔ یا نورنی مذہب کی مشق کرنا چاہے تو وہ ان سبزیوں کا جن میں ہنسا زیادہ ہوتی ہے یا ان کنندہ مول کا جو بوجہ ندو مضہم نہ ہونے کے قوت حافظہ ذہن وغیرہ داعی قوی کو نقصان پہنچانے میں ترک کرے یہی بات آپاس کے لئے ہے۔ آپاس کا اصلی منشا قبض وغیرہ بیماریوں کو دور کر کے اور تندرست رہ کر سب سمجھنے پانے کا ہے نہ کہ بھوکا مرنے کا۔ اگر کوئی شخص اصل مطلب کو سمجھے بدون لکیر کا

چھند کا بیہ - نانک - گوش وغیرہ پر لکھے جن میں سے بہت سے نوات کے انھوں سے  
تلف ہو گئے ہزار ہا ہوتا - جے پور مسلمان وغیرہ کے کتب خانوں میں اب موجود ہیں  
اور ہزار ہا لندن و جرمنی کے کتب خانوں میں چلے گئے ہیں -

جین مذہب مثل آریہ سلج توہمات سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے - مانتا - سبتلا -  
بھوت پریت - چندی - بھولنی وغیرہ دیوتاؤں کی پرستش سے متاثر ہے - شرادھ  
وغیرہ کی رسم کو خود غرضوں کی چلتی ہوئی کتاب ہے اس ہی لئے خود غرض اس کو برکتے ہیں -  
جین مذہب ہنسپاپ ادھیائیوں سے بچانے کے لئے پانی چھان کر پینے کی اناج صاف کر کے  
پوسانے کی - رات کو کھانا نہ کھانے کی - ماس و نمرب سے بچنے کی نود مضم اور سادہ کھانا  
کھانے کی ہدایت کرتا ہے - سمت یو پار کرنے کا دعا فریب سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے اسکی  
سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ دوسرے کی آتما کو اپنی آتما جیسی جانو - دوسرے کے ساتھ  
ویسا سلوک کرو - جیسا کہ تم چاہتے ہیں کہ دوسرے تمہارے ساتھ کریں جیسی سب سے  
پہلا افکار جو دوسرے شخص سے ملکر کتاب ہے وہ - جو کڑ ہے - جس کا مطلب ہے کہ تو کسی  
کی کاڑھی محبت میں پر کر دین و دنیا کو بھولو اور نہ کسی سے دشمنی پیدا کر کے سنسار  
سند میں ڈوبو بلکہ راگ و دوش دوؤں کا ترک کر کے میانہ روی اختیار کرو -

جین مذہب کے آخری ظلا سفر مہا بیر سو امی نے اروہ ماگدی بھاشا میں دھارم نامہ  
کی مروجہ زبان تھی - دھرم آپدیش ویکرا نے پیروں کے لئے عام فہم زبان میں دھرم آپدیش  
دینے کی اور کتب لکھنے کی مثال قائم کی اور فرمایا کہ کسی بات کو صرف ایک پہلو سے نہ دیکھو  
بلکہ اسکی چار پنج پہلوؤں سے کرو جین منطق ان ہی ۲۵ پہلوؤں کا بیان کرتی ہے وہ  
۲۵ پہلو سات بھگت سات نے چار - چھیمپ ایک پرکش پران اور تیرے پرکش پران ہیں  
جن کا ذکر اس کتاب میں بھی بیان کیا گیا ہے - حیات اس کوئی پر پوری نہ اترے اس  
کو درست نہ سمجھو - جین دھرم سب چیزوں کے لئے ہے نہ کہ کسی خاص ورن کے لئے -

ہیں آنا ہوتا۔ باقی سب مذاہب کا یہی عقیدہ ہے۔

بدھ و صرم ایشور کے پاس میں خاموش ہے۔ اور اگر اس کا کچھ خیال نرگن برہم کی طرف ہے تو بھی جن مت سے ملتا جلتا ہے دونوں میں ایشور گت کرنا اور کریم چل داتا نہیں مانا ہے۔

**جین مذہب میں سب مذاہب شامل ہیں۔** خضیکہ جین مت ایک ایسا مذہب ہے جس میں ہر دیگر مذاہب کے خیالات ملتے ہیں۔ باقی مذاہب جب

ختم کے ایک پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو جین مذہب ہر پہلو پر نگاہ رکھتا ہے۔ اُنھی اور پنج اندھوں کی کہانی سے جو مراد ہے وہ یہی ہے کہ جین درشن کے علاوہ باقی پانچ درشن مثل اندھوں کے ایشور وغیرہ کے سرپ کو صرف ایک پہلو سے بیان کرتے ہیں جین مت ان سب کو سچا ماننا ہوا ہے ان کا مت دلو سے سب کا اتفاق کر دیتا ہے۔

سائنس کے تو یہ مذہب بالکل موافق ہے۔ ڈاکٹر بوس نے جو اپنی نئی سائنس فک تحقیقات کر کے بتلایا ہے۔ کہ پودوں درودھات میں بھی جلن ہے دنیا کو حیران کیا ہے وہ بات جین مت میں پہلے سے دلی جلتی ہے۔ پانی کے قطرہ میں جو جین فلاسفریت سے جو بتلاتے ہیں وہ اب خوردبین سے دیکھے جاسکتے ہیں ڈاکٹروں نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے جینیوں کا جمود پ کو بہت بڑا بتلانا بھی نئی دریافت سے صحیح ہوتا چلا جاتا ہے۔ ستاروں میں انسانوں کا ہونا بھی اب لوگ ماننے لگ گئے ہیں۔ جمود مادہ کی کھلیوں سے دنیا کے کام چلنے بچہ صداقت ریل دتا رہو لو گراف وغیرہ علوم قتلا ہے ہیں۔ جیون جیون علمی تحقیقات زیادہ ہوتی جاویں گی تمل تمل جین مذہب کی صداقت زیادہ زیادہ لوگوں پر ظاہر ہوتی چلی جاوے گی۔ جین تیر تھکر دلو فلا سفوں نے یہ سب باتیں رنگ بھاس۔ آتمیک بل ادگیان ٹکسی سے جانی تھیں۔ ان سے سن سٹاکر آجاریوں نے ہنر باگر منہ علم ریاضی۔ ہندسہ ہیئت۔ جوتش۔ طب۔ یا کن

لیکن آپ کہیں گے کہ اس طرح تو بے انتہا ایشور ہو جاتے ہیں۔ بھائی صاحب اس کثرت میں سے ہی توحید کا راز سمجھو۔ علم معرفت اس ہی کا نام ہے۔ لفظ ایشور جیوں کا ہی مجموعی نام ہے۔ جیسے فوج سے مراد اس کے تمام سپاہی

پیادے۔ انسر وغیرہ ہوتے ہیں۔ فوج سپاہیوں۔ پیادوں اور انسروں سے ملحدہ کوئی شے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایشور تمام جیوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں ان سے ملحدہ کوئی لہر شے نہیں ہے۔ ایشور کو اس کے سوا کسی لہر طرح پر ملتے ہیں بے شمار اعتراضات کی وجہ سے پڑتی ہے نمونہ کے طور پر دیکھو صفحات ۱۰۲ لغایت ۱۱۲ کتاب ہذا ایشور کو حکمت کرنا اور کرم پھل دانا بتلانے کا مسئلہ۔ چونکہ اور کم فہم آدمیوں کے سمجھانے کے لئے ہے۔ سائنسدان ایشور سے مراد جیو۔ مادہ اور ان کی شکلیں سے لیتے ہیں۔ جین مت کا ہی سدانت ہے۔

اہل اسلام و عیسائی جو خدا کو ساتویں آسمان یا عرش معلیٰ پر بٹلاتے ہیں وہ بات بھی جین مذہب میں ملتی ہے کیونکہ اس کے نزدیک جیو آتما جب شمع ہو جاتا ہے۔ تب وہ سب سے اوپر کے طبقے یعنی موش استعمال میں، رہتا ہے اور براتما کہلاتا ہے۔

پورانک جو ایشور کا نام برہما دشمنوارہ منکر رکھتے ہیں اگر ان سے مراد رشیہ دیویں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے تو بھی یہ جین مت کے مطابق ہے لہذا اگر ان سے مراد درہی کی عورتیں جو آتما۔ دھرو۔ اور تے ہے دیکھو صفحہ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲ جین مت کے خیال سے ملتی ہے۔ لہذا اگر جیو آتما کو جو بالقوی اور درہیہ بھیپ سے پرہتا ہے اپنی چتر گت بھر من سنسا کرنا برہما لہذا اس کا پالن پوشن کرنے والا دشمنوارہ کئی حاصل کر کے اس کا ناش کرنے والا بھیپ نہیں تو بھی جین مت کے مطابق ہے۔

تو یہ سائنس کا اعتقاد ایشور کے تعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ نیائے لہذا ششک کا اور اس کی طبعی فکری کا عقیدہ پر رب میمانسا کا عقیدہ ہے۔ لہذا یہ وہی ہے جس کو جین مت میں سورگ کہتے ہیں جس سے جو عرصہ راز کے بعد پھر واپس آتا ہے اصلی فکری نہی ہے۔ جہاں سے پھر واپس

پدب یمانسا میں بھی جینی رشی ایشور کو جگت کرنا نہیں مانتا اس کی ہانت ٹنکوگ وجے کے ساتویں سرگ میں لکھا ہے کہ کارل جٹ نے جینی رشی کے اعتقاد کے مطابق ایشور کو جگت کرتا نہ ماننے کی وجہ سے ٹس اگنی میں جلنے کا پراپت کیا تھا۔

ہر سیمانسا یا ویدانت جو اود برہم میں صرف لگیان یا مایا کی وجہ سے فوق بتلاتا ہے۔ اُس کے نزدیک ہر ایک جیوا ایشور ہے "برہم سچ" یا میں ہی برہم ہوں "اُس کا مقولہ ہے یہی بات جین دھرم میں ہے۔ اتنا فرق ضرور ہے کہ جین مذہب چڑ پدارتھوں کو برہم نہیں مانتا اور نہ وہ لگیان دان برہم ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ لگیان سے رشتہ نہیں ہیں۔ ویدانت چڑ پدارتھوں کو بھی برہم سروپ بیان کرتا ہے۔

ویدانت درشن جو کہ لگیان ہونے کے بعد برہم میں مل جانا بتلاتا ہے جین مت اس کا سیدھوہی *shuddh* میں جس کا ترجمہ برہم ہو سکتا ہے شامل ہو جانا بیان کرتے ہیں۔ لیکن ویدانت جیو کی اپنی ہستی قائم نہیں رکھتا۔ جین مت قائم رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ جین مت میں جو علودہ علودہ بے شمار تعداد میں مانے ہیں ویدانت ان کی کوئی علودہ ہستی تسلیم ہی نہیں کرتا۔ سانکھ - یوگ - نیائے اور شیشک بھی مثل جین مت جیووں کو بے اعتبار اور علودہ علودہ مانتے ہیں۔ نیائے اور شیشک میں ایشور کی علودہ ہستی اور اُس کو جگت کرنا مانا ہے۔ لیکن جب سانکھ درشن کے مطابق پہلے اس کی ہستی ہی ثابت نہیں ہوتی تو اس کا جگت کرنا ہونا کیسے مانا جاسکتا ہے۔ نیائے میں ایشور کے جگت کرنا ثابت کرنے کی بددلائل دی ہیں ان کا غلط ہونا صاف ہے۔ پر بیان کر دیا گیا ہے۔ لیکن اگر ایشور کی کوئی علودہ ہستی نہ مانیں اور جیو کو ہی ایشور قرار دیں تو ایک لحاظ سے یہ جگت کرنا مانا جاسکتا ہے جگت کے غیر شر کا یہی "ہیرو" ہے۔ پر کئی مددپ ہیروان "اس کے لئے ہی تمام تماشہ کرتی ہے۔ دنیا میں جو کچھ کرتے ہیں اس ہی کی بدولت ہیں یہی گٹ گٹ میں براہمان ہے۔ اس ہی کا سب جہان میں ظہور ہے۔ اس ہی پر مٹگنی کا مقناطیسی جذبہ سب کے اندر پھیل رہا ہے



یثورنگ کی مدنی غیر مذہب ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہے وغیرہ وغیرہ۔  
**ایشور** ایشور نے پرافل لہرونی پورن سے کہیں ٹھہرا ہے۔ لیکن جین کا انکیت  
 بادگیر سب مذاہب کے عقائد کی کسی نہ کسی پہلو سے اپنے میں شامل کرتا ہے  
 دیگر مذاہب اور جین مذہب میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ جین مذہب ہر شے کے ہر ایک  
 پہلو پر نظر رکھتا ہے اور دیگر مذاہب اس کے صرف ایک ایک پہلو پر اب آپ اس کی تشریح سنئے۔  
 سانکہ درشن صرف پُرتی اور کرنی دو سبیل کو نادھی مانتا ہے ایشور کے بارے میں  
 اس کا بیان ہے کہ ایشور کی مخلوق ہستی اور اس کا جگت کرتا ہوتا۔ کسی پرمان سے خلوت نہیں  
 ہوتا دیکھو سانکہ درشن کا ادھیائے اسوتر ۹۲ و ادھیائے ۵ سوتر ۱۲۰۔

اس کا یہ بھی بیان ہے کہ دیوی میں جہاں ایشور کا ذکر آتا ہے وہاں نکت یا ندر جیوی  
 سے مراد ہے دیکھو ادھیائے اول سوتر ۹ تا ۹۵ چنانچہ ایسا ہی جین مذہب مانتا ہے۔  
 لوگ درشن بھی جیسے علیحدہ ایشور کو نہیں مانتا لیکن وہ جان کرنے کے واسطے ایک  
 سرورگہ ایشور کی کھینا کرتا ہے۔ چنانچہ جین مذہب بھی نکت یا ندر جیویوں کو پر مانتا کہہ کر  
 ان کا دھیان کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ایسے جیوا پنے آخری دم انسانی میں سرورگہ ہوتے  
 ہیں اور دھرم اپدیش کرتے ہیں۔ بعد میں وہ دھرم اپدیش وید وغیرہ ناموں سے پکارے جاتے  
 ہیں اور ایشور مدکیہ کہلاتے ہیں۔ ایسے ایشور کے سوائے کوئی اور بدون جسم والا ایشور دیویوں  
 کا اپدیش نہیں دے سکتا۔ سرورگہ کے ہونے میں الوان پرمان ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۸ کتاب ہند  
 لوگ درشن کے سمجھوتی پادریں لکھا ہے کہ مراقبہ و ریاضت سے انسان بازنہ کی بڑی سمجھ لگ  
 جاتا ہے۔ زمین آسمان کا حال۔ ستاروں کی گردش کا حال دوسرے کے من کی بات جاننے  
 لگ جاتا ہے۔

جب تپشیلا میں اسی طاقت ہے تو تمام کرموں کے ناش ہونے پر راجو جیوی کہہ دانی  
 ہمہ جی کی طاقت کو مد کے ہوئے ہوتے ہیں، سرورگہ جو جانا کوئی امر حال نہیں ہے۔

دھبہ پھلدا آلودگی جگ یاہیں ایک شکر سر سائے۔ پارٹی اودھ انگ رمت نین  
دن پٹانے بیت ساگ نہوں ایک خمری جت رشیم دیوار۔ مجنن کو جنگ سد اپ  
ہی میں نت پر۔ جرمیو لودیا جگت کے ملن ہاٹھکے ٹھکے۔ نہیں دفے بھوگ نہیں یوگ  
ہو یو نہی دولت دگ گئے +

بھوگن سے کسی کی ترپتی نہیں ہوئی ان سے دل لگانا اپنے آپ کو آفت میں پھنسانا ہے  
اس لئے ایسے رشیم دیو ہاتا دون کی مورتیاں دیکھ کر ہمارے دلوں کو خفا تپ پیدا ہوتی ہے۔  
پتے دھرم کا آپدیش دینے والے اور ہنساکے ہٹانے والے یہی جا پرشہم سے ہم میں سان کی  
مور نہیں کے دفن ہو ہنساکے دھرم کو محبت برپا ہو ہمارے کیا ان کا باعث ملتی ہے  
موتیا ہر ہنساکے کی مورتی جو ہر کٹ دلی ہوئی ہر یوگ میں رگ کو خیر طر کرتی ہو ہندو گھر میں ہی بھیک  
لیکن وہ پتہ ہم دلی ہوئی جا رہیں کہڑا سنائی میں میں شہنشاہ کی کھلی تیار ہوئی ہوئی ان کی ہندو جگت میں  
اس قسم کی موتیاں ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ زوہرہ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔  
نہر ڈوگرا کی مورتی کی مورتی ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔  
یا دلی ہیں اور وہ لہلا میں ہمارے چال چلن پر ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔  
کے ساتھ جو لہلا میں ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔  
کو ایک ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔  
نام پر ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔  
ہمارا ہی ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔  
ایسی لہلا میں کیسے کر سکتے ہیں۔ ایک ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔  
ان کی لایف سے کئی ادا چھا سبق بھی ہم کو نہیں ملتا۔ بلکہ بعض اشخاص کا تو خیال ہے  
کہ اگر خمری اگر شہنشاہ کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔ ہنساکے ہر ہنساکے کی مورتی ہیں۔  
کچھ ہی ہو موجود ہمت میں ہم ان کی مورتی سے کچھ دارک سبق نہیں سیکھ سکتے۔

جیسا رام چندرجی نے سیتا جی کے بارے میں اپنی پرچا کارکھا تھا یہ سیتا جی کی لڑائی  
اور اس کی موتی ہم کو ہماری مائاؤں بہنوں اور استروں کو پتی ریت دھرم کا سبق  
سکھاتی ہے۔ لیکن جی کی موتی دیکھ کر فوراً یہ بھاؤ پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک بھائی کو دوسرے  
ساتھ کس طرح بڑبڑا چلے گئے ایک کی مصیبت میں دوسرے کو کس طرح کام آنا چاہئے۔  
کے نزدیک لیکن جی کی موتی کا غور کے ساتھ درشن کرنے اور درشن کے اصل مطلب کو گھنٹوں گھنٹوں  
کے غور میں نہ کھودیتے تو آج ایک بھائی دوسرے بھائی کے خون کا پیاسا نہ ہوتا اور مقدمہ  
بازی کر کے اپنی تمام جائیداد کو نہ کھو بیٹھا۔

قمری رستہ دیو جی - نیم نا تھ جی - جہاں جی و بدھ دیو جی کی عورتیں سے دیوگ  
کا جیسا سبق ملتا ہے اس کی تعریفاً خود رام چندرجی یوگ بشت میں اس طرح کرتے ہیں

नाहं रामो न मे वाञ्छा भवे पुन न मे मनः  
शान्तिमास्थानु मिच्छामि ह्यत्मन्येव जिनो यथा  
सर्ग ६० ब्रह्मक

ترجمہ صفحہ ۱۰ پر دیکھو۔

ایسا ہی بھرتی ہری جی نے اپنی ششکار پشک میں لکھا ہے۔

एकोरा गीषु राजते प्रियतमा देहार्चयामीह  
नीरागे धुज्जो विमुक्तललनासङ्गो न भस्मात्मकः  
दुर्विरस्मरवशा पल्लग विषय्या विदु मुग्धो न  
शेषः कामविदु चितान्न विषयान् प्रोक्तं नमो  
भर्तृ हरि वातक कुक्षतः ॥

اس کا ترجمہ قمری جہاں جی ملے بہت اب سنگ جی نے اپنے ششکار شجری میں اس طرح کیا ہے

ما شیندرا - بھرتی ہری کا بعض آدمی راہگیر اجیت جس کا مت میو سی سن سے ۵۰ سال پیشتر جاری ہے  
بھائی بھرتی کے غلط ہے دراصل وہ ماہر منج کے بھائی سینگل کا بیٹا اور مشہور میں آچار پشہ چاندرا  
کا بھائی ہے۔ بھرتی ہری جی نہیں تھا۔

بزائی جاتی ہیں ۹۹ سالہ سمیت ۱۲۵۶ میں یعنی مادھو اچاریہ فرغیہ کے زمانہ میں ان مہندیوں کی پوجا دیپ دھوپ نئی وید پٹیر سے ہونے لگی تھی۔ اسی ہی لئے جینیوں میں سے نانک پتہ اور ستھانک باسی سمجھوانے اور ہندوؤں میں سے بابا نانک و کیسھو صاحب سوہویں صدی میں اور ۱۸۵۰ء میں تریہ سلجنگی جس نے مورتی پوجن کا کھنڈن کیا۔ یہ سب کھنڈن دریدر پوجا کا ہے۔ بھاؤ پوجا (دل سے بزرگوں کی اسستی کرنا انکو یاد کرنا) کی نہیں ہے۔

آج کل دریدر پوجا کا بھاؤ دم دم زوبہ تنزل ہے اور کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے اسکو اگر اب ترک کر دیا جاوے تو کچھ ہرج نہیں ہے (یہ میری اپنی رائے ہے معاف کرنا)۔ کیونکہ اس کے ترک کر دینے سے برہمنی کے بہت سے جھگڑے رفع ہو جائیں گے مثلاً دسویں بیسوں کا جھگڑا۔ بیس پتھیوں و تیسرہ پتھیوں کا جھگڑا۔ سوتیا نمبر و گبر کا جھگڑا کیونکہ اکثر افسر سنا ہی ہوا کرتے ہیں کہ فلاں شخص جھگڑوان کی پوجا نہیں کر سکتا۔ فلاں سمجھوانے کا مورتی پوجن کا طریقہ درست نہیں ہے۔ وہ فلاں نے مورتی پر چڑھا تا ہے وہ اس طرح پوجا کرتا ہے بھاؤ پوجا یعنی مورتی کے سامنے کھڑا ہو کر اسستی ہر ایک ہی پڑھ سکتا ہے بلکہ بھاؤ پوجا کی مانعت تو سونک و پانک کے موقع پر بھی نہیں ہے۔ اس لئے بھاؤ پوجا ہی کافی ہے و حقیقت لفظ پوجا کے معنی ہی کسی بزرگ کی اسستی یا تعریف کرنے کے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مندروں میں مورتی گس کی جاتی چاہئے اس کی بابت میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی جس کو ہم اپنا اور شس یا نمونہ بنانا چاہیں اس کی جس جیسے گن ہم اپنے میں پیدا کرنا چاہیں۔ وہ کون ہو سکتا ہے میری رائے میں گرہستیوں میں رام چند جی سیتا جی لیچن جی اور تارک الدیناؤں میں ریشم دیو جی نام نہاد جی۔ ہمایری و بدھ دیو جی و رام چند جی کی لائق پڑھنے سے ان کی مورتی کے درجن کرنے سے ہم کو نور و خیال آ سکتا ہے کہ اگر ہم کو اپنے پتا کا ایک سچا پتر پڑتا ہے اپنی پوجا (رعیت) کا سچا را جایا بندہ بننا ہے تو رام چند جی جیسا بننا چاہئے۔ ہندو قوم کے یزد و نکایت کرنے ہیں کہ لوگ ہماری پیروی نہیں کرتے لیکن کیا وہ اپنے پیروؤں کی رائے کا ایسا کو ظور رکھتے ہیں

ہزار چھپا نوے ہو -

کیونکہ ہندی کے پہاڑوں میں سورہ اٹھے ٹھانی سو۔ سورہ نیم چوال سو کہنے کا  
مدارج ہے اور ٹھانی سو۔ اور چوال سو سے مطلب ۱۲۸ اور ۱۲۹ ہوتا ہے کہ اٹھائیس سو  
اور چالیس سو۔ اعداد شمار میں اس قسم کی غلطیاں پرانوں میں بہت جگہ معلوم ہوتی  
ہیں۔ جن کی تصحیح پر اکوت اور سنسکرت گرنہوں کو غور کے ساتھ پڑھنے سے ہو سکتی ہے۔  
پرانوں میں ان کی تصنیف کے بعد سی لوگوں نے سب کچھ تغیر و تبدل کر دیا ہے  
ان ہی میں نہیں بلکہ بڑی بڑی دھرم پستوں میں تغیر و تبدل ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ  
یہ تمام کتابیں پہلے سینہ سینہ زبانی یا دیکھواتی تھیں۔ کتابی شکل میں یہ سب بہت عرصہ  
بعد لکھی گئی ہیں۔ ویہ جو بہت عرصہ پہلے کے تصنیف شدہ ہیں۔ جہاں بھارت کے جد  
ویاس نے مرتب کئے۔ جینیوں کے شاستر چندر گپت کے جد لکھے گئے۔ بودھ مذہب کی  
کتابیں اشوک کے زمانہ میں تحریر ہوئیں۔ قرآن شریف ابو بکر کے زمانہ میں تحریر ہوا۔ بائبل  
بہت سی زبانوں سے ترجمہ ہوتے ہوئے موجود شکل میں ہم تک پہنچی۔ یہی وجہ ہے کہ ان  
کتابوں میں بہت سی باتیں مشتبہ ہیں مثلاً دیدوں اور منو سمرتی میں کہیں اہنسا کو دھرم  
بتلاتا ہے کہیں یگ میں پشو ڈالنے کا آپدیش دیا ہے۔ سا نکہ درشن کے پہلے اوصیائے  
کے ۲۵ ویں سوتر میں دیشیشک درشن کا حوالہ ہے حالانکہ دیشیشک درشن ہزار سال  
بعد کا تصنیف شدہ ہے بائبل میں ساتویں حکم شرعی میں لکھا ہے کہ اپنے بڑوسی کی عورت  
کو بڑی بگاہ سے نہ دیکھو یہ ظاہر اجربہ کی غلطی ہے کیونکہ مصنف نے زمانہ سے پرہیز نہ کیا ہوگا  
نہ کہ اس حکم کو صرف پڑوسی کی عورت تک ہی محدود رکھا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مورتی پوجن { مورتی پوجا کی کتاب میں غلطہ بحث کی گئی ہے پرانے زمانہ میں  
بنائی گئی ہیں جس طرح آج کل بھی لکھ سکھ وغیرہ کی بسٹ

معلوم ہوتا ہے۔ شامین دسترخین نے غلطی کھائی معلوم ہوتی ہے۔ خیر کچھ ہی ہو  
ہم کو ان داستانوں سے اخلاقی سبق سیکھنے چاہئیں امان کے اموات ہوئے یا نہ ہونے  
پر کچھ دھیان نہ دینا چاہیے۔ ہم کو ان ہزاروں کے مصنفوں کا اپکار ماننا چاہئے جنہوں  
نے اس زمانہ میں جس وقت کہ کاغذ تک نہ تھا۔ بزرگوں کی جن کو ہم دیوتاؤں اور پشیر  
کے اوتاروں تک کا رتبہ دیتے ہیں سوانح عمریاں اور نصیحت آموز داستانیں تیار  
پتروں پر لکھ کر ہمارے تک پہنچائے ہیں۔ ان کے لکھنے والے کوئی سرورگہ تو تھے ہی نہیں  
پھر اگر انہوں نے کچھ غشی سنائی مدایتوں کو بھی مدح کتاب کرو یا ہو تو کیا تعجب ہے۔ مگر  
ان کتابوں کو ہم صرف دھڑا تھاپڑشوں کی ہٹائی ہوئی کتابیں مان لیں امان کو دھرم شکنیں  
ہونے کا درجہ دیں تو پھر کسی کو اعتراض کی گنجائش نہ رہے کیونکہ شاہ نامے میں جب ہم  
یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں

زیست ستوداں دلاں بہن دشت : زینش شد و آساں گشت نہشت -

تو ہم اس پر کسی اعتراض نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ صرف استعارہ یا مبالغہ ہے  
لیکن اگر کوئی ایسی بات اپنے ہزاروں میں دیکھ لیتے ہیں تو اعتراض کیونے لگ جاتے ہیں مثلاً  
جب ہری بس پران میں لکھا ہے کہ چھین کر دہ جادو بنی دوار کا میں بیٹے تھے یا جب  
ہم ان میں پڑھتے ہیں کہ بھرت راہ کے ۹۶ ہزار رانیاں تھیں۔ تو حجت کرنے بیٹھ جاتے  
ہیں ۹۶ کر دہ تو آبادی ہندوستان کی بھی نہیں ہے۔ پھر ایک دوار کا شہر میں اتنی آبادی  
کہاں سے آگئی۔ ۹۶ ہزار رانیاں ایک ماہ کی کیسے ہو سکتی ہیں۔ اس میں کچھ کا ہی قصور ہے  
وجہ یہ کہ ہم ان کو دھرم شکنیں مان کر ان کو لفظ بہ لفظ درست سمجھتے ہیں اگر غلطی کو  
چھوڑ کر دیکھ لیں ۹۶ ہزار سے مراد صرف تعداد کثیر سے یوں تو پھر کچھ اعتراض  
نہیں رہتا۔ دیگر بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہم ان تحریروں کے ترجمہ کرنے میں غلطی کرتے  
ہیں ممکن ہے کہ ۹۶ کر دہ ۹۶ ہزار کے بجائے شاید اصلی تعداد ایک کر دہ چھین اور ایک

بھاؤ سے اختلافات پر غور کرے اور اس کے سب پہلوؤں کو دیکھ کر۔ مختلف مذاہب  
 میں اختلاف کا باعث تین باتیں ہیں ایک پرانے دوسرے تیسری پوجن میسرے  
 ایشوروشے ہذا اس جگہ انکی بابت اپنی ناقص رائے ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔  
 پوجن پستکوں میں بزرگان دین کی سوانح عمریاں اپنے ملک کی تواریخیں یا  
 پیران عام لوگوں کو سمجھانے کے واسطے داستانیں وضع کیں گئیں ہوتی ہیں  
 ان کو دیگر چین پر تھائیوگ کے شاستر سونیامبرجینی دھرم گھنٹا تووگ بدھ جاک  
 گرتھ اور عام ہندو پیران کہتے ہیں۔ دراصل یہ پستکیں دھرم پستکیں نہیں ہیں  
 بلکہ دھرماتپارلکھوں کی بنائی ہوئی مفید کتابیں ہیں ان میں سوانح عمریوں قصوں  
 و کہانیوں کے ذریعہ دھرم اپدیش دیا گیا ہے اس ہی لئے عام آدمی انکو دھرم پستکیں  
 سمجھتے ہیں۔ عام طور پر ایک دوسرے ذمہ والے ان ہی کتابوں کی تحریروں پر اعتراض  
 کرتے ہیں۔ سدھانت کی جہتیں ہیں اور عدد اصل دھرم پستکیں ہیں ان پر بہت  
 تھوڑے اعتراضات ہوتے ہیں۔ ان پر زیادہ اعتراض ہندو ہی کیونکر۔ ان پر  
 اعتراض کرنا کسی ایسے دیسے کوئی کام ہی نہیں ہے ان پر تو ودوان ہی دھرم  
 کر سکتے ہیں۔ پیرانوں میں بعض باتیں تو کسی بزرگ کی بڑائی جتانے کے واسطے اور بعض  
 انکار و روپ سے لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہیں مثلاً مہا بھیر سوامی بدھ دیودھیرہ کی پیدائش  
 وغیرہ کے وقت اندھ اور پوتاؤں کا آنا۔ دیوانگناؤں کا آنا کہ کرنا اور بہت عجیب  
 و غریب بھید از عقل تماشے دکھانا۔ آجکل کوئی دو تا سو گ سے زمین پر اگر کچھ  
 حماشہ نہیں دکھاتا ہذا ایسی باتوں پر یقین نہیں آتا لیکن ایسی باتیں کیا ہندو  
 کیا مسلمان کیا جیسا کیا پارسی وغیرہ وغیرہ سب کی کتابوں میں لکھی ہیں نہ معلوم  
 کیا بھید ہے؟ پیرانوں میں اندھ کا سوگ سے اگر گوتم بخشی کی بیوی پر عاشق ہونا  
 اندھ گوتم پریشی کے شراب سے اندھ کے ایک ہزار بھگت کا ہو جانا لکھا ہے۔ یہ کچھ احکام

دناظرین صاف کرنا اور میرے صاف کہنے پر مجھے برا بھلا نہ کہنا، جمع ہو کر ایک بات کو طے کر لیتے ہیں وہاں ہی یہ قرار پایا جاتا ہے کہ کل عام جلسے میں فلاں شخص فلاں بات کو پیش کرے گا فلاں اس کو سیکنڈ کریگیا اور میں سیکیا آپ اسی ملی بیگت کی کارروائی کو لوگوں پر فوری کرنا چاہتے ہو؟ زیادہ کہنا فضول ہے۔ اس کی تشریح لاحقہ حاصل ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایک جلسہ میں صرف ایک ہی ریزولیوشن پر غور کیا جاوے مضمون کو پہلے سے اخبارات کے ذریعہ مشتہر کیا جاوے۔ تب ریزولیوشن پیش ہونا چاہیہ اس کو سیکنڈ کرے جو چاہے اسکی تردید کرے۔ ہر ایک شخص کی رائے کو وقعت دی جائے مخالفت رائے کو قبول بنا کر بٹھلا دیا نہ جاوے۔ بلکہ اس کے دلائل پر غور کیا جاوے۔ اگر ایک بات ایک دن میں طے نہ ہو دوسرے روز پھر اس ہی پر بحث کیا جاوے۔ آخر میں نتیجہ نکالا جاوے جو نتیجہ ہو اس پر عمل کرینیکا انتظام کیا جاوے اور جب پہلا موقع اس پر عمل کرنے کا آوے تو کمزوری نہ دکھلائی جاوے۔ بری رسومات کی ترمیم یا تنسیخ اس ہی طرح ہو سکتی ہے اور طرح نہیں سبھا دوسو سائٹیل کے پریسیڈنٹ ایسے اشخاص بننا چاہیں جن کا ان معاملات میں اس ہی نہ ہو۔ کئے پڑے نہ ہوں صرف نمائشی ہوں اور ان سے کچھ مدد یہ وصول کرنے کی غرض سے پریسیڈنٹ بنایا گیا ہو جس کام میں ان کی *Monarch* کو نہیں بڑا جاتا وہ سچا عمل نہیں ہوتا۔ اس لئے پریسیڈنٹ ایسے چنے چاہیں جو قابل شخص ہوں تین من دھن سے اس کام کو چاہتے ہوں جس کے واسطے وہ منتخب کئے گئے ہوں۔ سالانہ جلسوں کے علاوہ سال کے اندر بھی جہاں کہیں کسی موقع پر بہت سے لوگوں کے اکٹھا ہونے کا موقع ہو وہاں بھی اس بات پر دھیار کیا جائے۔ ۱۷ ایسی کوشش کیا جاوے کہ کسی طرح مذہب ایک ہو جاوے۔ اس بات کی خواہش ہندو دھرم کی ہر ایک شاخ رکھتی ہے۔ لیکن ایسا حسب ہی ہو سکتا ہے۔ جب ہر ایک اپنی قوم کی قوم کی بات کو چھوڑے اور تعصب کو ایک طرف رکھ کر دھرم



(۵) جو قومی سکول کھلے جا دیں ان میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاوے سکولوں میں کیا کیا مضامین پڑھانے چاہئیں اس کے لئے دیکھو صفحات ۲۵۲ لغایت ۲۵۴ کتاب ہذا۔

(۶) سالانہ جلسوں میں صرف کاغذ مسیلا کرنے کے لئے ریزولیوشن پاس نہ کئے جاویں بلکہ ایک سال کے جلسہ میں صرف ایک بات پر بحث کی جاوے اور جب تک وہ بات قوم میں مداح نہ پا جاوے آئندہ سالوں میں بھی اس پر ہی غور کیا جاوے۔ کسی اور سرے مضمون کو اس وقت تک نہ چھیڑا جاوے جب تک کہ پلا تھیلے نہ ہو چکے۔ لوگ کہتے ہیں کہ قوم ریزولیوشنوں پر عمل نہیں کرتی لیکن وہ یہ نہیں سوچتی کہ وہ ریزولیوشن قوم کے پاس کئے ہوئے نہیں ہوتے وہ تو صرف دو چار اصول کی نیا بنی جمیع و خیرج ہوتے ہیں جن پر خود ان کا بھی عمل نہیں ہوتا۔ ہر قوم میں دو طرح کے آدمی ہوتے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ دوسرے غیر تعلیم یافتہ ایک پڑتی رسومات و عادات کے دلدلہ و جن کو انگریزی میں کنسروٹیو کہتے ہیں اور دوسرے آڈوانسڈ

Protestants خیالات کے آدمی جو پروٹسٹنٹ ہیں ایک کو اولڈ فیشنڈ دوسرے کو نئی روشنی والے New Light

بھی کہتے ہیں ان دونوں کا تعلق ایسا ہوتا ہے جیسے سانکھ درشن میں پرش اور پرکرتی کا تعلق ہے۔ ایک اندھا اندھ دوسرا لنگڑا۔ پڑانے خیالات کے کوئی لنگڑے ہیں اور نئے خیالات کے اندھے اندھا اور لنگڑا دونوں علیحدہ علیحدہ اپنے کاروبار نہیں کر سکتے۔ لیکن جب لنگڑے کے گردن پر اندھا سولہ ہو جاوے تو دونوں مل کر لکھی طرح چل پھر سکتے ہیں اور اپنا کام بڑا کر سکتے ہیں لہذا جب تک قوم کے تمام آدمی پڑانے فیشن والے بھی اور نئی روشنی کے بھی خالص نہیں ہوں تب تک قومی رسم و عادات کی درستی نہیں ہو سکتی۔ آج کل سمجھا سوسا نیوں کی سبکدوشی میں صرف ٹھوڑے سے آدمی فری میسنوں کی طرح

گوڈبرجن سبھا کھتری سبھا خیسرو وغیرہ میں درمیں ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنا شروع کیا جاوے۔ ریزولیوشیوں کے پاس کرنے سے اب کام نہیں چلتا جس وقت کسی سبھا میں کوئی ریزولیوشن پاس ہو اس کے ممبر اس ریزولیوشن پر عمل کرنے کا پریق کر رہیں۔ ہندو سبھا کے پلیٹ فارم پر اس مضمون پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ دھرم شاستر ایسی خادہوں کے برخلاف نہیں ہیں۔ دیکھو صفحہ ۴۴ کتاب ہذا بلکہ پہلے زمانہ میں تو ملکیشور سنگ کی لڑکیوں سے بیاہ کرنے سے دیکھو صفحہ ۴۸ استری پرش کے مذہب کی بھی ہمتی تھی دیکھو صفحہ ۲۲۔

۲۱۔ کچھ بچی ریسوئی کی تمیز اٹھا کر کسی بھی دیگر پیرن ہندو کے ماتھے کی رسوئی کھانے میں کچھ ہرج و مرج کیا جاوے۔ مگر اتنا خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ رسوئی شدھی کے ساتھ پکائی جاوے پہلے کھیلے آدی سے نہ کھائی جاوے کیونکہ تندہستی کا دار و مدار شہدہ بھوجن پر بنتی ہے۔

۲۲۔ خواہ کسی بھی مذہب کا جلسہ ہو اس میں دوسرے مذہب والوں کو خاص طور پر بلایا جاوے اور اس میں ان کو اپنے مذہب کے ٹکڑے دینے کی اجازت دی جاوے تاکہ تو ان کو ایک دوسرے کے مذہب کے خیالات میں مشابہت وغیرہ مشابہت معلوم کرنے کا موقع ملے۔ جو ٹکڑے ہوں نازیبا الفاظ میں ہوں جس سے ایک دوسرے کی دل شکنی ہو۔

۲۳۔ اگر گورنمنٹ سے استدعا کر کے فقیروں کے لئے ایک قانون پاس کرایا جاوے کہ جو فقیر جنگ چرس یا شراب پیتا ہو۔ مذہبی ٹکڑے دے سکتا ہو۔ جو صفے پڑھانے میں اپنا وقت نہ گذاتا ہو وہ بانسوں گھیلوں میں بھیج کر نہ مانگ سکے۔ جب فقیروں میں سے حرام خوردی اور نا کاموں کی تعداد بڑھ جائے تو باقی فقیر ہندو مت کے پُدریشکوں کا کام دے سکیں گے اور خواہ پر پُدریشک درکھنے چھوڑیں گے۔

قابل ہونے ایشور۔ جو اور پر کرتی تین کو نہ مانتے سانگو پورب میاں سائیں کرتا سے صاف  
 طور پر انکار ہی ہے۔ ایشور کو جگت کرتا مانتے ہوئے ان درشنوں کو اپنی مذہبی کتاب  
 بتلاتا کیسے ہو سکتا ہے۔ سب درشنوں کے منہ کو گڈ مڈ کر دینا اور سب کو ایک جہتلاتا  
 کون رو دو ان تسلیم کر سکتا ہے۔ جن بزرگوں کی بہت سے آدمی عزت کرتے ہیں ان کو برا  
 کہنا لوگوں کو کیسے پسند آسکتا ہے آریہ سلج کے بعض جو شیپے اُپدیشکوں نے ہندو مسلمان  
 سب کے بزرگوں کی نسبت نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اپنی کتابوں میں دوسرے  
 مذاہب کی بابت غلط سلطو لے دے جنہیں کی نسبت ستیارتھ پرکاش نے کہا ہے  
 سلاسل میں لکھا کہ مینی ۴۴ کو س کی جون مانتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ جین مت سمیکشا کتاب  
 میں لکھا ہے کہ جنہیں کے ماں مانس کھانا جائز ہے جو بالکل پریش کے خلاف ہے کیا ایسے  
 غلط واقعات لکھ کر دوسرے مذاہب کا کھنڈن ہو سکتا ہے۔ یہ تو ہے آریہ سلج کا تاریک  
 پہلو لیکن اگر اُس کے روشن پہلو پر غور کیا جاوے تو سو امی جی اور آریہ سلج نے ہندو جاتی  
 کا جو آپکار کیا اسکو وہ کبھی نہ بھولے گی۔ ہندوؤں میں ایکٹا کا خیالی پیدا کرنا۔ سب کا اپنے  
 اپنے مذہب کے بھولے بسرے پرشکن کو ارسر نوڑ حنا ہر قوم میں سکول و کالج و تعلیم  
 خانوں کا ٹھٹھنا۔ ایک درن کی مختلف جاتیوں کا آپس میں میل ملاپ بڑھانے کا خیال پیدا  
 کرنا آریہ سلج ہی کا کام ہے۔

ہندو جاتی کیسے | اچھا تو اب ہندو جاتی ایک کس طرح ہو سکتی ہے یہ ایک بڑا اہم سوال  
 ایک ہو سکتی ہے۔ | ہے مگر آج کل اس بات کی فکر ہر ایک غور کر رہا ہے ہندو کو لگی ہوئی  
 ہے۔ چنانچہ جو کچھ میری عقل ناقص میں آتا ہے میں بھی عرض کر دیتا ہوں۔ ہندو جاتی  
 مندرجہ بالا بنی پر عمل کرنے سے ایک ہو سکتی ہے۔

۱۱) بالفعل کم سے کم ایک درن کی چھوٹی چھوٹی جاتیوں میں خواہ انکا مذہب علم  
 علوہ ہو آپس میں شادی کرنے کا رواج جاری کیا جاوے۔ آج کل یہ سوال جین سلج

آریہ سماجی ہندو جاتی | اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کس طرح کیا جاسکے  
حال ہی میں سوامی دیانند سرسوتی جی نے تمام ہندو  
جاتی کو ایک کرنا چاہا تھا مگر ناکامیابی ہوئی۔ ناکامیابی

کیوں ہوئی۔ مصنف کی رائے میں اس کے دو باعث ہیں۔ اول دیدوں  
اور چھٹہ ورشوں کا سن ماننا ترجمہ کر کے اس پر ساج کی بنیاد قائم کرنا۔

دویم۔ دیگر مذاہب کا نازیبا الفاظ میں کھنڈن کرنا اور بعض جگہ غلط حوالے دینا۔  
اب انکی رجوات سننے ویدوں اور چھوڑشوں کو ماننے میں سوامی جی نے شاید یہ سوچا  
ہوگا کہ تمام ہندو خواہ وہ کسی خیالات کے ہوں ویدوں اور چھوڑشوں کی تعلیم سے باہر نہیں  
جاسکتے اس لئے۔ لکن کو تسلیم کرنا مناسب ہے لیکن انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ ان میں ایک  
دوسرے کی تعلیم میں کس قدر فرق ہے۔ انہوں نے اپنی من مانی تاویلات کر کے یہ ظاہر کرنا چاہا  
کہ ان شاستروں میں ایک دوسرے میں اختلاف نہیں ہے مگر یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ ویدوں  
کے منتر بھاگ میں تو کوئی فلسفہ ہی نہیں ہے وہ قانداگنی۔ وایدو ویروچل جاتوں کی  
تقریر کے بھجوں کا مجموعہ ہے۔ سوامی جی نے قانداگنی۔ وایدو سب کا ترجمہ ایضاً کر ڈالا۔

ودوان اس کو کیسے منظور کر سکتے تھے۔ دوسرے برہمن بھاگ میں اور پوربہا میں  
جوا ہنسائی گیوں کا ذکر ہے اس کی بابت آپ نے فرمایا کہ اس میں جیوہ منسا ہی نہیں ہے  
اگر ویدک گیوں میں ہنسائی ہوتی تو سانکھدھرن کے پہلے ادھیائے کے ۴۶ و ۴۷ شلوک  
میں ان سے نکلتی حاصل ہونا نہ کہا جاتا۔ یکس مولر جیسے ودوان اس کا ترجمہ ایسا کرتے  
جس سے ویدوں میں صاف طور پر ہنسائی کا آپدیش ملتا ہے اور منتر تک جیسے ویدوں کے ماننے  
والے چڈت یہ نہ کہتے کہ جنہوں نے ہنسائی کے ایک ہٹائے ہیں۔ اور ہندو ہرم بدھ یاکی  
چھاپ ماری ہے (دیکھو صفحہ ۵۵) ویدوں کے تیسرے بھاگ آپنشدوں میں اور ویشنا  
ورشن میں جو ادیت بار ہے اگر سوامی جی اس کو مانتے تو ایک برہمن دو تیرے سستی کے

۳ سوتر ۲۵ ہران کا بھاشیہ، مگر بین مذہب کی چھاپ ویدک دھرم پر پورے طرہ پرک  
جکی تھی۔ اس لئے ہنسا سہی یک کاراج اس دیس سے اٹھ گیا۔

شکر سوامی کے بعد ان کی چار کیمبروائے گری۔ پوری۔ بھلانی اور سینا سی ہو گئی۔  
بعد ان کے سمنل بکرم میں رانج ہوئے۔ انہوں نے رام چندر سینا سی کی پرستش کا  
راج دیا۔ رام چندر جی کو دیش نوکا لوار تھلایا۔ اور کیشنوت چلایا پھر سمنل میں ملام  
آچاریہ ہوئے انہوں نے سری کرشن جی وراوھکا جی کی مورتی مندروں میں ستھان کی  
اور کرشن پیل چلائی۔ بنگال میں سمنل ۱۲۸۵ میں جنین پر ہوئے سمنل ۱۳۰۱ میں کیرجی بلیم  
سوامی۔ بابا ناک۔ گو رکھ ناتھ ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے پنجہ چلائے سمنل ۱۳۱۵ میں داوہی  
نے داوہ پنجہ نکالا۔ سمنل ۱۳۸۵ بکرم یا سمنل ۱۳۸۵ میں راجہ رام مہن رائے نے برہو سلیج کی  
بنیاد ڈالی پھر دیو سلیج ہوئے۔

سمنل ۱۳۸۵ میں راوہا سوامی مت نکلا۔ پھر سمنل ۱۳۸۵ بکرم سلطان سمنل ۱۳۸۵ میں سالی  
دیاند سرسوتی نے آریہ سلیج قائم کی۔ غرضیکہ ہندوستان میں جس کی دشری اس ہی کا  
راگ والا معاملہ ہو گیا جس نے چاندرا اذرا سا تفاوت طریقہ پرستش میں کر کے کسی نے  
سیدھا کسی نے پھر کسی نے ترجمائی کا لگا کے اور اپنا نیا طریقہ سلام نمونا لین شواتے  
نہ۔ بے رام جی کی۔ بے کرشن بلدی کی سچے راوہا شواہی کی۔ نمستے ہمارا راج وغیرہ ایجاد  
کر کے بھائی سے بھائی باپ سے بیٹا ملوہ کر دیا۔ قدیمی آرش دھرم کو کٹھن سے نکال کر ڈالا  
ہندوؤں میں نا اتفاقی کا باعث ہی فرقہ مذاہب ہیں۔ ہر ایک آدمی اپنے چھوٹے سے دائرے  
میں تبلی کے میل کی طرح گھوم رہا ہے۔ آج کل ہندو جانی اس نا اتفاقی پر دجا کر رہی ہے اور  
سب کو ایک کرنا چاہتی ہے لیکن یہ جب ہی ہو سکتا ہے جب سب کا ایک دھرم ہو سب  
کا ایک مبدو ہو۔ اپنے اپنے دھرم اور طریقے خیالات علحدہ رکھتے ہوئے ایک ہونا مشکل  
بلکہ نامکن ہے۔

خود ہوا کرتے۔ پر مینو کو کسی کا پٹن دیا پ نہیں کیا بلکہ اگیان کے سبب گیان پر پردہ پڑ جانے سے جیروہ کے بس میں ہیں اور کرم کرتے ہیں اور پیل بھو گئے ہیں۔

ایشور کو کرنا کھیل دیا تنہا نے جی نہیں مانا ہے کیونکہ یہ سب پرتیام رادی ہیں آرنہ یا دھرت نیاسے اور ویشیشک کا مت ہے ہی آرنہ باد کا مسئلہ عیسائی اور مسلمان مذہب کی بنیاد ہے جنہوں نے اس کو اور بھی بہت کچھ ترقی دی ہے یعنی سرب و پاک ایلیور سے یہ کام ہوتا ہوا نہ دیکھ کر انہوں نے اس کو عرش معلے پر بٹھلایا ہے اور بہت سے ملائکہ کو اس کا کارندہ ٹھہرایا ہے۔ انہوں نے ایمان و دین کو مکتی کا مارگ بتلایا ہے اور عین کو پیچ ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ اگر گیان کو اس میں ٹٹایا جاوے تو پھر یہ مسئلہ قائم نہیں رہتا۔ شیطان کا قصہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ انہوں نے جو بابا آدم کو سب سے پہلا انسان ٹھہرایا ہے مصنف کی رائے میں یہ رشتہ دیوی میں زیادہ بحث کے لئے دیکھو صفحہ ۲۱

جین مذہب کی سخت ریاضت اور گاڑے دیراگ نے اس کو عینہ نقصان پہنچایا ہے چنانچہ جس طرح مایرچ اور پردہ اس سے پہلے علودہ ہونے تھے اسی طرح راجہ چند گپت کے وقت میں سوتیا برفرہ علودہ ہوا۔ اس کے بعد کرم کی پہلی صدی میں کناورشی نے اپنا ویشیشک درشن لکھا۔ جس کا مت ہماری جہانیاں کا ہے۔ اس نے بھی ایشور کو جگت کرنا مانا ہے اور ایشور پر گتی اور جیو تین ہستیاں قائم بالذات قرار دی ہیں۔ ویشیشک جیرو میں گیان مکن نہیں ماننا وہ کہتا ہے گیان ایشور کا کٹ ہے۔

کناہشی کے بعد سمسٹالہ یوہ بشری یا سمسٹالہ بکرم میں ٹنکر سوامی پیدا ہوئے انہوں نے ویاس کے دیانت درشن پر بھاشیہ لکھا اور دیت مت کا پدیش دیا۔ شو مت چلایا۔ بودھوں کو ہرایا اور بہت نقصان پہنچایا ان کے بہت سے مند تروا کر اپنے شوالے بنائے جینیوں کا مصیبت بھگتی نیاسے (دیکھو صفحہ ۱۹۱) اس کے سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے ویدک ہنسا کو جائز ٹھہرایا اور کھوویاس کے شاربیک سوز اور دھیانے

## کے ثبوت میں کاریتو اور سائو توتو کا یکتا سا بھارت

بتلایا جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک مرکب نے کارنا ہوتا ہے جیسے کہ کپڑے کا جولا  
چونکہ جگت پر مانوں کے سکند سے بنا ہوا مرکب ہے۔ اس نے اس کا کارنا ایشور  
ضد ہے۔ جو لوگ منظر کو اچھی طرح نہیں سمجھتے اور مغالطوں سے واقفیت نہیں رکھتے  
ان کو تو یہ دلیل ڈری مضبوط معلوم دیتی ہے۔ دوسرے انکی موتی سمجھ میں دیا کا خود بخود  
بھی نہیں سنا تا کیونکہ یہ تو خاص خاص مائنس دان ہی سمجھ سکتے ہیں ہذا بہت سے آدمی  
کرتا کے مسئلہ کے قابل ہیں۔ اس دلیل میں جو مغالطہ ہے وہ ہم آپ کو بتلائے ہیں۔ دنیا کے  
مرکب ہونے سے کرنا ثابت کرنے کی دلیل خود متعلق ثبوت ہے جی جب تک یہ ثابت نہ کیا  
جاسکے کہ دنیا کبھی غیر مرکب یا پرانہ روپ بھی تھی تب تک یہ دلیل میں نہیں ہو سکتی تھو  
برہم ہوتا تھا جس سے کاریتو توتو میں اکثرت کریتو ابھاس ہے یعنی ایشور روپ کرتا  
جگت روپ کلمہ میں کوئی بیانیہ رقیق لازمی نہیں ہے۔ اومان جب ہی ٹھیک ہو سکتا  
ہے جب ہی توتو اور سادہ میں بیانیہ ہو جیسے آگ کو ثابت کرنے کے دھوئیں کی دلیل ہے  
کیونکہ دھواں آگ میں سے نکلتا ہے اس قسم کی بیانیہ اپادان کارن اور کار یہ میں ہو سکتی  
ہے۔ ثبوت کارن اور کار یہ میں نہیں ہوتی۔ بخیر حرکت کا اپادان کارن نہیں ہے۔ اپادان  
کارن ہو سکتی ہے اس لئے کہ توتو جگت میں توتو بیانیہ ہو سکتی ہے کرتا اور جگت میں نہیں۔  
جگت کرتا کے مسئلہ کو سری کرشن جی بھی اپنی محاکات گتیاں نہیں لیتے وہ فرماتے ہیں  
**नकृत्वि न कर्मो विदौ कस्य सूत्रनिष्ठः ।**  
**न कर्म फलसंयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते ॥ ११ ॥**  
**न कृत्वि कस्य चित्पाथे न चैव सूत्रनिष्ठः ।**  
**अज्ञानेन वृत्तज्ञानेन सुखं विजनावः ॥ १२ ॥**  
یہ گیتا کے پانچوں ادھیائے کے ۱۵، ۱۴، ۱۳ اور ۱۲ کے کرم ہیں کہ پرمیشور کرم  
کرمید کرتا ہے اور نہ کرم کرنے کی خواہش کو اور نہ کرم چل کر لوگ کو بلکہ یہ سب کچھ خود

پشوں کا ایک احاطہ میں بند کرنا بھی اس ہی بات کو ثابت کر رہا ہے کہ اس وقت بہت سے آدمی مانس کھاتے تھے اور بہت نہیں بھی کھاتے تھے۔ نیم ناقدہ جی کو ان بند شدہ پشوں کے بلبلانے کی آواز پر دیا آئی انہوں نے فوراً اپنی شادی بند کر دی۔ اور دیائی دھرم کا آپدیش دینا شروع کیا۔ ویشم پائین دیاس نے اس وقت دیدوں کے بھنڈ کو ترتیب دی اور موجودہ شکل میں رکھا اپنا ویدانت ورشن تصنیف کر کے اپنشدوں کے مت کی تشریح کی جس میں بتلایا کہ دنیا میں جو کچھ ہے سب برہمن ہی برہمن ہے۔ جو جو غلوہ غلوہ معلوم پڑتے ہیں یہ بھرم ہے یہ ایسے ہیں جیسے بہت سے گھڑوں میں سورج کا عکس۔ لیکن یہ غلط ہے وہ یہ ہے کہ سورج کا عکس تمام گھڑوں میں یکساں ہوتا ہے مگر جو کوئی ٹکسی ہے کوئی ڈکھی کوئی روگی لہ کوئی تندہرست ہے۔

ویدانتیوں کے نزدیک مکتی گیان سے ملتی ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ اٹھارہ پران بھی ان ہی دیاس جی نے بنائے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے بعد اٹھارہ گوں نے بنائے۔ نیم ناقدہ جی کے بعد پائین ناقدہ جی ناراس میں ہوئے۔ انہوں نے بھی دیا دھرم کا پرچار کیا ان کے ساتھ جو ایک پنسوی کا جھگڑا ہوا (دیکھو صفحہ ۳۷) وہ بھی اس ہی بات کو ثابت کرتا ہے جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ۴۰ برس پہلے گندہ ورشن میں ہمایہر سوامی مہارے ان کے زمانہ میں پڑے ہوئے جنہوں نے پہلے جین دکشالی اور پھر اسکو سخت سمجھ کر چھوڑ دی اپنا نیا بود مذہب جاری کیا۔ ہمایہر سوامی اور بدھ دیہدوں نے یگیوں کے برخلاف آپدیش دیا جن کا یہ افرم ہوا کہ منسا مٹی ایک ہندوستان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور برہمن دھرم پر جین دھرم کی چھاپ لگی۔ (دیکھو صفحہ ۵۲) اس ہی زمانہ میں اکش پاؤ کو تم نامہ برہمن نے جین اور بودھوں کے مٹوں سے بچنے کے لئے اپنا تیلے ورشن رچا۔ ایشور جاتیک صرف ایک آدھن مانا جاتا تھا ایک ملحدہ نامہ بالناضہ مٹی قرار دی اور اسکو جگت کرتا بتلایا۔ گوتم نے اس کو بہت ہی من گھڑت دلیلوں سے ثابت کیا۔ جگت کرتا ایشور مٹی۔



جگہ مت کا شر و عافی ہوا۔ کوئی کوئی سا دھوپنے میں کوڑا تار ہا۔ کوئی جھل میں جا کر بھی  
 عورت کو ساتھ لے کر مل کہا دشمنوں کے چہندے میں پھنسا رہا۔ کوئی ریشہ دیدی کو اپنا  
 آتش مان اُس کے ہی تھریٹ کے بھیج کا تار ہا۔ کوئی نیچرل طاقتوں۔ سوہج۔ سوایو۔ آتی  
 اندر وغیرہ کی استسکی کرنے لگ پڑا۔ (ایسے بھی بعد میں ویدوں کا منتر بھاگ کہلاتے)  
 کوئی پاپوں سے ڈرتا رہا کوئی ہتار کہ پاپ کوئی فتنے نہیں سورگ ترک کسی نے دیکھا نہیں  
 کھانا پینا سوچ اٹا نا ہی انسان کا دھرم ہے۔ جیو کوئی چیز نہیں۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش  
 سے ہی بنا ہوا یہ جسم ہے۔ اس میں جو ایسا ہے جیسے شراب میں نشہ۔ گھڑی میں کٹ کٹ۔  
 اس خیال کے لوگ جو چار چیزوں خاک۔ باد۔ آب۔ آتش کو ماننے لگے چارواک نا شک کہلاتے  
 رفتہ رفتہ جین مت جڑاں پاپوں سے روکتا تھا تاریکی میں آگیا عیاشی کا بازار گرم ہوا۔ عیاشی  
 کے واسطے راجاؤں نے مانس و شراب کا دھاج ڈالا۔ یہاں تک کہ ماجہ دام چند بھی وادوں  
 سے زراہ میں بڑے بڑے یک ہونے لگے۔ ان میں گائے۔ بکری وغیرہ پٹو ڈالے جانے  
 لگے۔ بعض بعض برہمنوں نے ایسے گیوں کو جائز بتلایا۔ ویدوں کا دوسرا  
 حقصر جو برہمن بھاگ کہلاتا ہے اس زمانہ میں تصنیف ہوا جس میں ایسے ہی گیوں  
 کا بدھان ہے۔ اور جینی رشی نے اس ہی زمانہ میں پورب جمانہ رچا۔ اس میں بھی  
 گیوں ہی کے مضمون کی تشریح کی۔ گیوں سے سورگ کا ملنا بتلایا۔ اور دانی کٹی  
 کے خیال کو دھکا لگایا۔ ویدوں کا تیسرا بھاگ جو ایندھن میں وہ بھی اس ہی زمانہ  
 میں تصنیف ہوئے۔ ان میں بتلایا گیا کہ کیا پشو کیا کٹی کیا زمین کیا آسمان کیا انسان  
 کیا حیوان۔ کیا اینٹ کیا پتھر جو کچھ ہے سب برہمن ہی برہمن روپ ہے و ام  
 مارگ بھی اس ہی وقت یا اس سے ذرا پہلے چلا۔ کرشن جی کے زمانے تک ہی حال  
 رہا بہت سے لوگ مانس کھاتے رہے بہت سے پرہیز کرتے رہے۔ چنانچہ  
 شری کرشن جی کے تا یا ناز بھائی نیم ناٹھ ہی کی شادی کے موقع پر کھانے کے لئے

اب باقی دشمنوں کا حال سنئے۔ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ رشیہ دیوہی کے وقت  
 میں قہرلوں کے بیٹے اور لوگوں کے اکٹھا رہنے سے زد۔ زمین۔ زن کے جھگڑے پیدا ہو گئے  
 لوگ ایک دوسرے کے زد۔ زمین اور دن کو چھیننے لگے *night and day*  
 کا رواج ہوا۔ رشیہ دیوہی کے بیٹے بھرت نے تمام ایشیا فتح کیا۔ جہاں گیا لوگوں نے  
 اپنی زد۔ زمین اور لڑکیاں اسکی نذر کیں۔ یہ بھرت چکر دیتی راہ کہاں بہت سے راہ اس کے  
 ماتحت ہوئے۔ ایشیا کا پرانا نام بھرت کھنڈ اس ہی کے نام پر پڑا۔ اس بھرت نے دن  
 دینے کے لئے دھرتا پرشور کو کھاناٹ کر آبی کا نام برہمن رکھا جن میں سے بہت سے بد  
 میں جن مت سے علحدہ ہو گئے۔ اس کے زمانے میں زبردست لوگ جن کی لڑکیاں زبردستی  
 دیکھتے تھے چین لیا کرتے تھے اس کے گاؤں پر اور مکان پر بہت سے آدمیوں کو لیکر چڑھایا  
 کرتے تھے آج کل بیاہ میں بارات لیٹانے کا جو رواج ہے اس ہی کی نقل ہے۔ نوشہ کے مہنی ہی  
 تھے بادشاہ کے ہیں جس کے سر پر موڑ بکائے خود کے ہاں بعد میں جامہ بجائے زدہ بکتر کے  
 ہے منہ پر روئی سے جو گیسری سی بنائی جاتی ہیں وہ اس کے منہ پر تیروں کے گلے سے  
 خون بہنے کے نشان ہیں عصا تم شاہی نشان اس کے ساتھ ہوتے ہی ہیں۔ بالائی ٹوٹ گویا  
 اس کی فرج ہے۔ جب زبردست آدمی لوگوں کی لڑکیوں کو اس طرح چھیننے لگے تو سونہر کی رقم  
 قائم کی جس سے مطلب یہ تھا کہ کسی کے ساتھ زبردستی کی جاوے بلکہ لڑکی خود جس کو پسند  
 کرے اس کے ساتھ شادی کرے یہ رسم جاری تو ضرور کی لیکن زبردستی لوگ کب ملتے تھے  
 چنانچہ ہر ایک سونہر میں جھگڑا ہی ہوتا تھا بھرت کے زمانہ میں کانشی کے راہہ اکسپ نے  
 اپنی لڑکی سلوینا کا سونہر کیلہ سلوچنانے سے کنوارا لئے ہستنا پور کو پسند کیا خاص بھرت  
 کے بیٹے ایک کیرتی یا سونہر بنی نے جو سونہر بنس کا بانی ہے، جھگڑا کیا غرضیکہ ہی قصہ  
 پہلے لڑا۔ کئی کوئی ایک ایک شادی پر قناعت کرتا رہا کسی کسی نے بہت سی عورتیں اپنے  
 محل میں داخل کیں۔ کوئی رشیہ دیوہی کے چلائے ہوئے چین دھرم پر قائم رہا کوئی ساکھو

روپ بھوکوں سے مٹایا جاوے اور پہلی کدورت کو بذریعہ پیشیا کے دُور کیا جاوے۔  
 ایسا کرنے سے کدورت مٹ جائیگی یہی کدورت سے چھکارا گئی ہے۔ اور وہ دیراگ اور  
 چیشیل سے مڑتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دیراگ کس طرح کیا جاوے انسان  
 چاروں طرف بھوگ و ستوں سے گھرا ہوا ہے وہ ہر وقت ان کدو کھتا اور بھوگتا رہتا  
 ہے جن میں ہر وقت ان ہی کا سنگلپ بگلپ رہتا ہے اُس کو کیسے روکا جاوے۔ اُس  
 کو روکنے کے لئے اس کی تحریک کو ایک خاص طرف لگا دینے کی ضرورت ہے اُس کے  
 لئے اس کو ایک آدرش بنانا مناسب ہے۔ وہ آدرش کیسا ہونا چاہئے جو بھوکوں سے  
 درکت ہو پاک ہو۔ اُس زمانہ کے لئے جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں سوائے رشبہ دیو کے  
 اور کون آدرش ہو سکتا تھا چنانچہ لوگوں نے اس کو ہی اپنا آدرش بنایا اور ایشور  
 اُس کا نام رکھا۔ اس طرح ایشور کا مسئلہ نکلا۔ رشبہ دیو کے مکت ہونے کے بعد  
 لوگوں نے اُس کی مورتی بنا کر اُس کو اپنا آدرش بتلایا اور اس طرح مورتی پوجا کی بنیاد  
 پڑی۔ سانکھت میں بھی دیراگ ریاضت اور آدرش کی ضرورت پڑی چنانچہ ان تینوں  
 کو مان کر یوگ درشن اس کا نام ہوا۔ جین مت کا یوگ اور پاتجلی کا یوگ قریب قریب  
 ایک ہی ہے یہاں تک کہ اس کی آئمہ انگوں کے بھی دونوں میں ایک ہی نام ہیں سراج یوگ  
 وہی ہے بعد میں دعوتی مکتی سے خلق وغیرہ صاف کرنے کا جو رواج چلا وہ ہٹ یوگ  
 کہلایا وہ جین مت میں نہیں ہے۔ جین مت میں آتما کی شد ہی دیراگ سنو غ وغیرہ سے  
 ہی ہو سکتی ہے دعوتی مکتی سے نہیں۔ پاتجلی یوگ درشن میں ایشور کو طہر متی تسلیم نہیں کرتا  
 ہے بلکہ وہ صرف دھیان کرنے کے لئے ایک خیالی آدرش ہے۔ *Siddha* ہے۔  
 چونکہ سانکھ اور یوگ دونوں درشن اس ہی وقت کے ہیں جبکہ جین مت ہے اس لئے  
 ان میں بہت کچھ مشابہت ہے اور تینوں میں دو اشتیاہی انادی مانی ہیں ایک چتھا یا  
 یا ترش دو سرا جیو یا پر کرٹی۔

حاصل ہوا اور وہ گیاں سیکھے جب وہ گیاں کے ذریعہ اپنے آپ کو پرکھتی سے علحدہ کچھ جاتا ہو  
تب اُس کی کشتی ہو جاتی ہے یعنی پرکرتی کا اور اس کا ساتھ چھوٹ جاتا ہے مطلب یہ کہ  
کشتی صرف گیاں سے ہے۔ جو کہ جو بندہ ہے وہ صرف آگیاں سے ہے یا یوں کہو کہ آگیاں  
ہی کا نام بندہ ہے۔ جین مت بھی جو ادرپڈ گل کا سبندہ انا دی مانتا ہے۔ مگر جو کہ گونا  
اور بھوگنا دونوں کشتی ہے چونکہ جو کرتا نہیں ہوتا وہ بھوگنا بھی نہیں ہو سکتا جو پوتا نہیں وہ  
کاشتا نہیں جو کہ لطیف و شفاف اور پڈ گل کو کثیف و کندہ بتلاتا ہے۔ جیو کی جو لطافت ہے  
وہ ہی گیاں ہے۔ ادرپڈ گل کی جو کثافت ہے وہی کدورت ہے جیسے صاف پانی میں مٹی ملنے سے  
اُس میں کدورت آ جاتی ہے۔ اسی طرح جیسے گیاں میں بوجہ پڈ گل کے سبندہ کے  
کدورت ہے جس کی وجہ سے جو اشیاء کو کچھ کچھ سمجھ رہے۔ جیسے ایک آدمی رنگدار  
عینک لگانے سے ہر ایک چیز کو رنگدار دیکھتا ہے اگرچہ وہ اصل میں رنگدار نہیں ہوتی بھوگ  
پڈ گل روپ ہیں کیونکہ وہ پڈ گل سے بنی ہوئی اشیاء میں بھوگے جلتے ہیں یہی وجہ ہے کہ  
بھوگوں سے جو کہ گیاں میں کدورت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور بھوگوں سے ہٹنے سے کدورت  
کریا دہ نہیں ہوتی۔ جین مذہب میں دیراگ کا آپدیش اس ہی لئے ہے پانی کی طرح پہلی کدورت  
جو اس میں ہے وہ یا تو عرصہ پا کر نیچے بیٹھ جاتی ہے یا بذریعہ فلٹر کے صاف کی جا سکتی ہے چنانچہ  
عمود بخود کدورت دفع کرنے کو جین غلو سفی میں کرم کا خود بخود دوس دیکر کر جاتا تملایا ہے اور بلو  
فلٹر کے صاف کرنے کا نام تپ یا ریاضت کہلے کد پانی میں اگر کسی ڈھیلے وغیرہ کے ذریعہ  
حرکت بھی پیدا کی جاوے۔ تو اس میں دوطرح کی ترکیب ہوتی رہیگی یعنی کچھ کدورت مٹتی  
رہیگی اور کچھ زیادہ ہوتی جائیگی جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ پانی ہمیشہ گندا ہی رہے گا۔ حرکت کو جین  
غلو سفی میں گویا کہتے ہیں اور اس کے اثر کو کرم۔ کرم چونکہ پڈ گل کیک و ستھ میں پیدا ہوتا ہے اس لئے  
وہ بھی پڈ گل ہی ہوتا ہے جیسے پانی کی لہر پانی ہی ہوتی ہے۔

چنانچہ جین مذہب کا یہ آپدیش ہے کہ اپنی آتما کو کدورت و دھمکے سے واسطے پڈ گل

اور دشمنوں کا چین { میں نے بیان کیا تھا کہ سانکھ مت میں پرکرتی یا جیوکی  
۲۴ اقسام مقدر ہیں وہ یہ ہیں پردھان بدیتی، مانکھار  
من (آخری تینوں کو انتہ کر کہتے ہیں) آنکھ، ناک

کان۔ زبان۔ جسم۔ دان کو پانچ گیلان اندیاں کہتے ہیں ۱۔ دراصل گیان اندیوں سے  
مراد دیکھنے کی طاقت، سمجھنے کی طاقت وغیرہ سے ہے۔ آنکھ زبان وغیرہ دیکھنے کے لئے اپنی  
زبان۔ ہاتھ۔ لیگ۔ گدا۔ پائوں۔ ان کو پانچ کرم اندیاں کہتے ہیں دراصل قوت گیانی  
و قوت گرفت وغیرہ کو کرم اندریاں کہتے ہیں۔ زبان ہاتھ وغیرہ اعضاء ہیں۔

شعبہ۔ سپرس بدھ۔ سن۔ گندہ۔ ان کو پانچ تن مازا کہتے ہیں۔

اکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ مٹی ان کو پانچ جہا بھوت کہتے ہیں۔

جین مت ان چوبیس ٹیل میں سے آکاش کو طوہ رکھ کر باقی سب کا نام پدگل رکھتا  
ہے اور ان کے علاوہ آکاش کال۔ دھرم۔ ادھرم کو بھی قائم بالذات ہستیاں ماننا  
ہے یعنی سانکھ دشمن میں وہ ہستیاں۔ پدگل اور پدگرتی قائم بالذات مانی ہیں اور جین مت  
میں چوبہ ہستیاں یعنی جیو۔ پدگل۔ دھرم۔ ادھرم کال لھا کاش اس کی وجہ یہ ہے کہ  
جب جیو اور پدگل دو چیزیں انادی مان لیں تو ان کے ساتھ وہ جگہ کی قدیم ماننی پڑتی  
جہاں وہ ہمیشہ سے ہیں چنانچہ اس کی کا نام آکاش ہے۔ چونکہ ہر ایک چیز تبدیلی حالت  
تبدیلی جگہ کرتی رہتی ہے اسلئے اُس کی تبدیلی حالت کے واسطے کال یا وقت کی ضرورت  
ہے اور تبدیلی جگہ کے واسطے کسی دور اور ایسی مشیاء کی جو ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ  
لے جاوے یا ایک جگہ ٹھہرا رہے دے چنانچہ ان کا نام دھرم و ادھرم ہے۔ دھرم و ادھرم کو  
کسی اور فلسفے میں آجنگ علوہ ہستیاں نہیں مانا ہے مگر سائنس وال آجکل ایسی ہستیاں  
کی تلاش میں ہیں اور وہ بھی دھرم و ادھرم ہیں۔ سانکھ مت کہتا ہے کہ جیو کرنا نہیں ہے  
بلکہ صرف بھوگنا ہے۔ پرکرتی اُس کے واسطے طرح طرح کے بھوگ جیتی ہے تاکہ اس کو تجربہ

بدھ دھرم کے مطابق یہ تمام کائنات ایک غیر متبدل قانون کے تابع ہے لیکن اس قانون کے نیچے کوئی متغیر نہیں ہیں۔ اس دھرم مان کا کوئی راجہ نہیں گنا کی سزا اور ثواب کی جزا تو ضرور ملتی ہے لیکن سزا جزا دینے والا کوئی نہیں۔ ہم ہم رنگ اور واسین ہے۔ کسی کے دکھ دند نہیں کرتا اور کسی کی نکتی میں مددگار ہے۔ دنیا میں دکھ اگیا ناکا کی وجہ سے ہے انسان اگیا ناکا اور مودہ میں پیدا ہوا۔ میرا میرا کرتا ہے۔ یہ اگیا ناکا اپنی ہی طاقت سے دور ہو سکتی ہے اور اس کے دور ہونے کا مار چار اعلیٰ صداقتوں پر ہے۔ اول دنیا دکھ کی جگہ ہے۔ ہستری پتر سب مایا کا کھیل ہے دوم ترشتا ہی سب دکھوں کا کارن ہے۔ سوم۔ ترشنا کے دور کرنے سے دکھ کا ناش ہوتا ہے چہارم دکھ دور ہونے کا ذریعہ اشتانگ مارگ ہے جو اس طرح پر ہے۔

(۱) شد دھشی یعنی اشیاء کی حقیقت کا صحیح علم ہونا (۲) ست سٹکلیپ یعنی پریم دیا اور آتم تیاگ کے خیالات رکھنا (۳) سد گاید یعنی زندہ۔ فضولی گئی۔ جھوٹ اور سخت کلامی سے پرہیز کرنا (۴) سب پوٹار یعنی نیک چلنی سے رہنا۔ جیو ہنسنا بے ایمانی اور خواہشات کی غلامی سے پرہیز کرنا (۵) سراجیو کا یعنی جائز طریقوں سے لذی گمانا (۶) سد ریام یعنی من بچن کا سے سے برائی کو چھڑانا اور بھلائی میں لگنا (۷) ست سمرتی یعنی جسم۔ حوی۔ دنیادی اشیاء کی ناپائیداری کا خیال رکھنا (۸) سمیک سا دی یعنی چت کی سچی شانتی جو جیون کے پوتر کرنے سے حاصل ہوتی ہے حاصل کرنا۔

بدھ دھرم کے ڈیوٹیل نوٹ صفحہ ۳۱ پر بیان کئے گئے ہیں۔ بدھ دیو کہانیوں کے ذریعہ پیش دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ لوگ بچوں کی طرح کہانیاں سننے کے شائق ہیں اس لئے میں ان کہانیاں میں ہی آپدیش دوں گا یہ دنیا کیونکر پیدا ہوئی اس کا جواب بدھ نے اپنی اپنی سوانحی بدھ دیو معصوم پر کا ش دیو (لوک پسترنے جب بدھ سے پوچھا کہ موت کے بعد بدھ کا جسم رہتا ہے یا نہیں تو اس کا جواب بدھ نے صاف نہیں دیا۔ (۱) زچول لوک دوا و ہم نکات (۲) دشنوں کا مختصر بیان کہے اب میں اپنے سلسلہ معقول کو پھر شروع کرتا ہوں۔

اگر امت یا نیست ہوتا تو گدھے کے سینک کی طرح معلوم ہی نہ ہوتا۔ پس مایانہ تو ست ہے  
اور نہ است بلکہ افروچینہ یا ناقابل بیان ہے۔ مایا انادی ہے کیونکہ برہم شبدہ گیان ہونے  
کی وجہ سے اس کا کرتا نہیں ہو سکتا۔ باقی جو کچھ ہے وہ سب مایا سے پیدا ہوا ہے مثلاً شبدہ  
ایشور جو جگت وغیرہ مایا اگرچہ انادی ہے مگر چونکہ اُس کا کوئی سچا وجود نہیں ہے اس لئے  
یہ صرف نام مآثر ہے دراصل ایک ہی وجود۔ یعنی برہم سچا وجود ہے۔ مایا میں تین گتیاں  
رج اور تم ہیں۔ برہم سچا ہوتا ہے جب برہم اپنے آپ کو شروٹکینان سمجھے تو اس کا نام  
ایشور ہے اور جب تعوی شکنی والا سمجھے تو جیو ہے۔ برہم ہی جگت کا آبادان کامل ہے اور  
یہاں جگت کامل جب اصل گیان حاصل ہو جاتا ہے اس کو موش کہتے ہیں گیانی اپنی ذات کے  
مسو میں مست رہتا ہے دنیا اس کو تکلیف دہ نہیں رہتی ایسی حالت کو حیون گت کہتے ہیں۔  
جب جسم بھی باقی نہیں رہتا تب بدیہ گت ہوتی ہے۔ جیون گت کی حالت میں اودیا کا کچھ پیش  
باقی رہ جاتا ہے وہ بدیہ گت ہونے پر جھوٹ جاتا ہے جو جوا ہے آپ کو پلندہ سمجھ رہا تھا اور گیان  
جانا رہتا ہے دستخو رسالہ سادھو بات ملہ تمہارا ۱۱۱

بدیہ دینے نفسانی اور حیاتی خواہشوں کا ایک طرف اور برہم و براگم  
**پروہ دھرم** سنت میں اکو دو سری طرف چھوڑ کر مایانہ دوی کی تعلیم دی ہے جس  
پر عمل کرنے سے انسان کی اندونی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور سچی شانتی جس کو نیروان کہتے ہیں  
اس ہی جنم میں حاصل ہو جاتی ہے۔ بدیہ دھم کی شخصیت کو نہیں مانتے تھے وہ کہتے تھے کہ شخصیت  
یا ہنگر یا غدی یا "میں کا خیال" اودیا کی وجہ سے ہے اودیا اور ہونے سے "میں" کا خیال  
برہم کی جتنی کے سمندر میں فنا ہو جاتا ہے اگر وہ دھم کی شخصیت کو نہیں مانتے تھے مگر تاسخ اور  
کرموں کے پھل کو تسلیم کرتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ کرم قائم رہتا ہے اور جب جیو مر جاتا ہے تو اس  
کے کرم کے موافق دوسرا جیو پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے ایک چور نے کے شعلہ سے دوسرے چراغ  
کا شعلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک نسل کی سزا جزا دوسری نسل کو ملتی ہے۔

سور۔ اندھڑا مزہ سات پائال جہاں۔ رساں۔ آں۔ ستل۔ تیل۔ تاتل۔ اور پائال میں۔ دیہ  
لوک کے چھ لوک یہ ہیں۔ بخور۔ سور۔ جہر۔ جہن۔ تہ۔ ستہ۔ زمین سے نیچے کے لوگوں  
میں نامک رہتے ہیں اور اونچے کے لوگوں میں دیوتا۔ اس دنیا میں آدمی کے ساتھ خواہشیں  
لگی ہوئی ہیں ان کے پور کرنے کی تنگدہ میں وہ دنگی رہتا ہے یہی جندہ ہے یہ دنگ ویدک کرم  
یا تیکہ کرنے سے دور رہتے ہیں اور اونچے لوگ نصیب ہوتے ہیں جہاں ہزاروں برس بھوک بھوک  
کر پھر اسی دنیا میں آتا پرتلے پھر تیکہ کرنے سے پھر اونچے لوگ یا سوگک لٹے ہیں سوگوں کے  
بھوک کا ہی نام موکش ہے۔ وہاں موکش کسی کو نہیں مل سکتی کیونکہ کرم کا پھل ایک ہی عاقل و  
تک ہی ہو سکتا ہے اگر جیدوں کو دعویٰ موکش ہو جاوے تو پھر کوئی جیو کرم آنے والا نہ رہیگا  
اور اس کا انتظام عالم نہ چلے گا۔ سروگیہ کوئی نہیں ہے۔ وید کسی پرش کے بنائے ہوئے نہیں  
ہیں پران بچے ہیں۔ پرتگیں۔ آواہی۔ شبد۔ پانچاں۔ سار تھا پتی۔ اتحاد۔

**آرمیناسیا ویدانت** { آرمیناسیا ویدانت میں ویدوں کے تیسرے حصے یا گیان

ایک ہی ہستی جس کو برہم کہتے ہیں قائم بالذات مانی ہے۔ برہم سرسب و پانی ہے اور ہی شدہ  
گیان ہے۔ گیان میں دو طرح کا ان ہو جاتا ہے ایک اصلی جیسے آدمی کو عالم بیداری میں معلوم ہوتا  
ہے کہ میں آدمی ہوں دو سر افرضی جیسے عراب میں اپنے آپ کو بادشاہ یا کنگل دیکھتا ہوں ساکھ  
دش میں جو چپکٹی کو ایک طبعہ قائم بالذات ہے مابہ وہ غلط ہے۔ اصل بات کا فرضی ان  
ہو ہے۔ اس لئے اس کا نام مایا ہے گیان ہے۔ گیان کے معنی گیان کا اہواؤ نہیں ہے کہ  
گیان میں جو چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے شے کا سانپ۔ مایا اور مایا کے کاہلی کوہ دست کہہ  
سکتے ہیں نہ است کیونکہ دست وہ ہوتا ہے جو تینوں زمانوں یعنی ماضی حال اور مستقبل  
میں قائم رہے جیسے گیان لیکن رشتی میں جو سانپ نظر آتا ہے۔ اس کے گیان سے اس کا  
ناش ہو جاتا ہے اس واسطے اس کو دست نہیں کہہ سکتے۔ اندھڑی وہ دست ہے کیونکہ



ہو گئے۔ وہ نامرانی احساس کہتے ہیں۔ موکش وہ حالت ہے جس میں وہ نہیں ہے۔  
 آتما کی دو قسمیں جو آتما اور پرتما ہیں۔ آتما جسم نہیں ہے کیونکہ جسم بدلنے والی ہے مگر پرتما میں  
 جو جسم تھا وہ جوانی میں نہیں رہتا لیکن۔ میں کا اطلاق برابر ہوتا ہے اس واسطے جو آتما  
 جسم سے علوہ ہے۔ پرتما جو آتما سے علوہ ہوتی ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ کاریہ سے کاریہ کے  
 بنانے والے کا انومان ہوتا ہے جیسے کپڑے سے جولاہے کا مکان سے مہمار کا اسی طرح کائنات  
 کا بھی ایک بنانے والا ہے جس کو پرتما یا ایشو کہتے ہیں۔ جو چیز پر تکیہ سے نہ جانی جاوے  
 اس کو انومان سے جانتے ہیں۔ انومان کے پانچ اجزاء ہوتے ہیں (۱) پرتگیا (۲) ہستو (۳)  
 درشنات (۴) آپ نے وہ، انجان ان کا مفصل حال منطقی کے ذیل میں آگے جھلک کر دیا جاوے گا  
 نیاسے اور شیشک نفس انومان کے ان پانچوں اجزاء کو ماننے میں لیکن دیدانت میں پچھلے  
 دو کو چھوڑ کر پہلے تین استعمال کئے جاتے ہیں۔

**پورب میرانسا** { میرانسا کے معنی چار کے ہیں۔ دو چار سے ملو ویہ کا چار ہے۔ ویہ  
 کے تین حصے ہیں اول منتر بھاگ جس میں دیوتاؤں کی حمد و ثناء  
 کے معنی ہیں دوسرا برہمن بھاگ جس میں یہ بتلایا ہے کہ ویدک کرم یعنی نیکی وغیرہ کیونکر کئے  
 جاتے ہیں اور کس کس موقع پر کن کن سامنتر کس طرح اور کس شخص کو پڑھنا چاہئے ان کی تعلیم  
 پھیلاؤ بہت ہے تیسرے ایشو بھاگ ہے جو گیان کے متعلق ہے اور جس میں آتما کا سرود  
 بیان کیا گیا ہے۔ ویدوں میں کرم۔ آپاسنا اور گیان کا ذکر ہے ان کو تری وید یا تین وید کہتے  
 ہیں۔ میرانسا میں جینی رشی نے ویدوں کے دوسرے بھاگ کی تصریح کی ہے اس میں کرم اور  
 نیکی کا بدھان ہے۔ کرم کرنے سے دھرم ہوتا ہے دھرم سے لوہے کوک ملتے ہیں لوہے کوک میں  
 دیوتا رہتے ہیں لہذا وید کرم کوک۔ اور دیوتا ہی ویدک کرم کا مذکور ہے احرار میں۔ کوک  
 دو میں ایک دیو کوک دوسرے بھو کوک تیسرے بھو کوک کہتے ہیں اس میں چودہ کوک ہیں ایک  
 زمین چھ ہزار ک اور سات پانچ ہزار کہ یہ ہیں۔ مہا کالی اور شری۔ رود و جد و نکال

ہونے سے خم مرن نہیں ہوتا اور خم مرن کے ہونے سے موکش ہوتی ہے۔

شے کی موجودگی کو اس کی سستا اور غیر موجودگی کو ا بھاؤ کہتے ہیں ا بھاؤ دو طرح کا ہوتا ہے ایک اثبت ا بھاؤ یا نیتی محض جیسے اس جگہ گھڑا نہیں ہے دوسرے سترگ بھاؤ یعنی تعلق سے غیر موجودگی اس کی تین قسم ہیں ایک براگ ا بھاؤ یعنی چیز کے وجود میں آنے سے پیشتر کی حالت دوسرے پر ادھونس ا بھاؤ یعنی چیز کے ٹوٹنے کے بعد کی حالت تیسرے ایندنیہ ا بھاؤ یعنی ایک چیز میں دوسری کا ہونا۔ جیسے گھڑا کھڑا نہیں ہے ہر ایک کاریہ یا معلول اپنی کارن یا علت سے بنتا ہے یا یوں کہو کہ کاریہ اپنے براگ بھاؤ کی ضد ہے۔ مثلاً ایک شخصیرٹے کے کسے کے اوپر نیچے کے دو حصے بنتے اور ابھی جڑے نہیں تو کسے کا براگ بھاؤ ہے جڑ جانے پر وہ کک کاریہ روپ موجود ہو جاتا ہے۔ کسے کے دو ٹکڑے کرنے سے اس کا پر ادھونس ا بھاؤ ہو جاتا ہے۔ کارن چار طرح کے ہوتے ہیں ایک آپادان کا رن یا علت مادی جیسے کپڑے کے لئے سوت۔ دوسرے قوت کا رن یا علت فاعلی جیسے کپڑے کے لئے جو لانا تیسرے اسادھارن کا رن یا علت آلہ جیسے جالہ کے اوزار چوتھے سادھارن کا رن یا علت عام جیسے ویش مال وغیرہ دنیا میں اشیاء کا علم پرمان کے ذریعہ ہوتا ہے پرمان چار ہیں پرکیش اوتن اہمان اور مشبد جو چیز پرمان سے جانی جاوے اُسے پرمانہ کہتے ہیں ایسی اشیاء بارہ قسموں میں منقسم ہیں آتما شمرہ۔ اندیہ۔ ارتھ۔ پرتھی۔ متن۔ کرتم۔ دوش۔ جنم پھل۔ واکھ اور موکش۔ آتما جسم انسان میں بھوگئے واللہ اُس کے آٹھ ٹکڑے ویشٹک درجن کے ذکر میں بیان کئے گئے ہیں۔ شمرہ آتما کے رہنے کا گھر ہے جس میں بھوگ بھوگئے جاتے ہیں۔ اندیہ بھوگ کے سادھن یا اندھ ہیں ارتھ دشنے بھوگ ہیں اور یہ مشبد۔ مسپر میں مد پ۔ سوس اور گھڑا ہیں۔ پرتھی یا گیان ان کے بھوگئے کا نام ہے۔ متن بھوگ یا الو بھوگ کرانے واللہ کرتم میں بچن شمرہ کی تحریک کو کہتے ہیں جو بھوگ کے واسطے کیجاتی ہے دو قسم کو محمولے والی چیزیں ہیں اور راگ دوش وغیرہ کی صورتوں میں نمودار ہوتی ہیں۔ جنم کرمن کا نتیجہ ہے۔ پھل سکھ و دکھ کا

ادھرم - سنسکار - جن میں سے پہلے پانچ گن برہموی - عمل - اگنی - وایو اور اکاش کے ہیں  
 بچھے آتھ جبہ آتما کے ہیں اور باقی پنج کے گیارہ گن ایسے ہیں جو کئی کئی درجوں میں عام ہیں -  
 بہتر سی گیان کو کہتے ہیں یہ آتما کا گن ہے - اور وہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک ان ہوا اس  
 دوسرے سمرتی یا حافظہ - سمرتی سنسکاروں سے پیدا ہوتی ہے ان ہوا سنسکاروں  
 سے پیدا نہیں ہوتا ان ہوا سمرتی دو طرح کا ہوتا ہے ایک پر یا محقق دوسرے اپر یا غیر  
 تحقیق - پھر اپر یا کئی بھی دو قسمیں ہیں ایک سنسنے یعنی تشکیہ دوسرے دیر یہ یعنی مخالف ہر مان  
 کی تین قسم میں پریشک - اومان اور شبد اور ان کے گرن یا ذرائع بھی ہیں جن کو پرمان  
 کہتے ہیں یعنی پریشک پرمان - اومان پرمان اور شبد پرمان چار نسل کے ٹٹے چھ پدارتھ ہیں -  
 مدھیہ - مٹی - کریم - ساناہیہ - ویشیش اور ساسے - لیکن کاشی کے مغلدین پدارتھ مشکی  
 سادہ سب - اور ابھراؤ اور شل کرتے ہیں اس طرح نو پدارتھ ہوجاتے ہیں لیکن زیادہ تر منطقی  
 سات پدارتھ ملتے ہیں - شکتی اور سادہ سب کو نہیں مانتے - ان پدارتھوں کے سادھرم اور دھرم  
 دھرم کے گیان سے جو ترگیان ہوتا ہے اس ہی سے کئی حاصل ہوتی ہے - ویشیشک مت  
 کا دوسرا نام پشو پت اور اورنگ بھی ہے -

نیائے کاشت ویشیشک جیسا ہے وہ بھی آرنجہ - باوا اور تین و جد قائم  
 بالذات مانتا ہے نیائے میں سولہ پدارتھ مانتے ہیں (۱) پرمان (۲)

پریمہ (۳) سنسنے (۴) پر یوجن (۵) در شمانت (۶) سدھانت (۷) سوپ (۸) ترک  
 (۹) نرنے (۱۰) باور (۱۱) طپ (۱۲) ٹیڈ (۱۳) ہیتا بھاس (۱۴) اچل (۱۵) جاتی (۱۶)  
 گرو استھان ان پدارتھوں کے گیان سے موکش ملتی ہے وہ اس طرح کہ جیو کو بندہ گیان سے  
 ہے - ترگیان سے آگیان کا ناش ہوتا ہے - آگیان کے ناش سے راک ویش و غیرہ و دشلی  
 کا ناش ہوتا ہے - دشلی کے ناش سے پرورنی کا ناش ہوتا ہے - پرورنی کے ناش سے  
 گرم بندہ ہوجاتے ہیں مگر مرنے نہ مرنے سے پراربدہ کا بننا بندہ ہوتا ہے - پراربدہ کے بندہ

ہے اس کی دوسریں ہیں ایک سمپرگریات یا با علم سادہی جس میں دھیان کی ہوتی چیز کا علم رہتا ہے دوسرے آسمپرگریات سادہی جس میں یہ علم بھی نہیں رہتا عالم و معلوم کا فرق اٹھ جانا ہے۔ اور نقطہ یکسانی رہ جاتی ہے۔ اسمپرگریات والے یوگیوں کو موکش ہوتی ہے اور وہ پھر سنسار میں نہیں آتے۔ وارنا۔ دھیان۔ سادہی تینوں کو ملا کر ششم ییم یا سٹھم کہتے ہیں۔ انشانگ یوگ سے بڑی بڑی سیدھیان یا کرانیاں حاصل ہر جاتی ہیں مگر موکش کا متلاشی ان سے دل نہیں لگاتا۔ ششم سے جب پرش در کرتی میں تمیز ہوجاتی ہے تو اس کو ہی کیو یہ کہتے ہیں۔ سادہی میں رکاوٹیں و کنڈیپ اور کلیش سے ہوتی ہیں۔ بیماری۔ شک و شبہ کم چھدی وغیرہ و کنڈیپ یا غلط ہیں۔ اگیان۔ اتنا۔ راج تیش یا جے ریش یا پنج کلیش کہلاتے ہیں۔ جن کو دور کرنے کی کوشش درکار ہے۔

**ویشیک درشن** { ویشیک درشن میں آرنہ بادا دین و جد یعنی ایشورہ جید اور پر کرتی قائم بالذات مانے ہیں۔ ایشورہ سریشٹیمان اور سرگوبہ جید اپ فکلی مان لاپنگی ہے۔ جیوگیان سروپ نہیں ہے بلکہ دشن کے سجوگ سے تبدیل میں اماندی کے سجوگ سے من میں اور من کے سجوگ سے اسٹروگیان پیدا ہوتا ہے۔ ایشورہ میں گیان لگن ہیند سے ہے اس واسطے وہ سرورگی ہے وہ مثل کہاں کے دنیا کو رہتا ہے۔ دنیا میں نو درہ ہیں پرتھی۔ جل۔ جیج۔ واپو۔ آکاش۔ کال۔ جوشا۔ آتما اور من۔ سانکھ کی طرح ویشیک میں آکاش کو تنہا نہیں مانا ہے بلکہ اس کے نزدیک فاکو آکاش کہتے ہیں۔ آتما دو طرح کا ہے ایک غیر مدی گیان والا جبرائلا دو سرا دوا می گیان والا پراما۔ آتما کی دو فلیں سرب واپانی میں چونکہ ہر ایک جبرائلا کے شک و شکہ کی جگہ میں اختلاف ہے اس لئے ہر ایک جسم میں علیحدہ علیحدہ ہے۔ نو چار تھوں میں ۲۸ گن میں گندھ۔ رس۔ روپ۔ ستر۔ شبد۔ قدا۔ مقدار۔ علیحدگی۔ میل۔ جملہ تقدیم تاخیر۔ جلدی ہیں۔ ماتی ہیں۔ چکنا پن۔ بھجی۔ شک۔ وکھ۔ اچھا۔ دیش۔ پرتین۔ موم

## یوگ دشمن

یوگ دشمن کا مت سائنکھ دشمن کے مطابق ہے۔ یہ بھی پر نیام ماد کا نشانہ ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یوگ میں پریش کو پر کرتی کے علاوہ ایک تیسرے درجہ یعنی ایشور کو مانا ہے جو سو گیا ہے اور صرف دھیان کے واسطے ہے۔ سائنکھ صرف

گیان پر بندہ دیتا ہے مگر یوگ علی طریقہ بتلاتا ہے جس پر عمل کرنے سے سادھی کی حالت ہم پہنچتی ہے اور پیش کی پرکھی سے نیز جوجاتی ہے اور کوش ملتی ہے۔ یوگ سے جنت کی برتیاں نکلتی ہیں۔ ان کے تر کئے سے در شٹاپنے سر دیپ میں قائم ہو جاتا ہے جنت وہی ہے جس کو سائنکھ میں انتہہ کرن کہا ہے اور یہ بدھتی۔ آہنگار اور دشمنینوں کا مجموعہ ہے۔ تمام لطیف و کثیف چیزوں کے گیان کا باعث یہی ہے۔ یہ ایک بھیل کی طرح ہے۔ باہر کے واسطے

(عزیز ص ۱۰۰) اندریوں پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اس اثر کی تحریر جنت میں اس طرح پہنچتی ہے جس طرح بھیل میں کنکر پھینکنے سے لہریں اٹھتی ہیں۔ ان لہروں ہی کا نام برقی (عالت نفس) ہے۔ جنت کی یہ برتیاں ہی دنیا کے بھگنوں میں پھنسلتی ہیں اور ناکورنی کام کرائی ہیں ان برتیوں کا نژاد ابھاس اور ویراگ سے ہوتا ہے۔ ابھاس سے مراد تپنیا یا ریاضت اور ویراگ سے مراد دشمنی سے من کو روکنے۔ یوگ کے آٹھ انگ نیم۔ آسن۔ پھانیا۔ پرتیا۔ دھارنا۔ دھیکن اور سادھی ہیں۔ نیم پانچ ہیں آہنسا۔ ست۔ آسن۔ برہمچریہ۔ آہر گرہ۔ نیم بھی پانچ ہی ہیں شوچ۔ ستوش۔ تپ۔ سوادھیا ایشور۔ پرند ان آسن طریقہ نشست کو کہتے ہیں اس کے بھی کئی اقسام ہیں جیسے پداسن کمرک آسن وغیرہ پرتیا نام سائنکھ کا وہ کوہتے ہیں پرتیا اور اندریوں کے ریح کو باہر کی طرف سے ہٹا کر اندر کی طرف کرنا جس سے آنکھوں کے سامنے کی گدڑی یعنی چیزوں کو کھائی نہ پڑے۔ کان میں آواز سنائی نہ دے و آواز ناچت کو ایک خاص مقام پر مثلاً ناک کے سرے پر لگانا دھیان دھارنا کو مشاعرہ ماری رکھنا۔ سادھی ایک قسم کی بھادنا ہے جس میں ذوال برتیاں شانت ہو جاتی ہیں سادھی گہری غیب کی طرح عالم میں غیبی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ وہ جاگرت کی اور مستھا

ہے۔ اس میں ست۔ برج۔ تم۔ بین گن ہیں۔ پر کرتی سے ۳۳ تو معنی بدمان۔ بدبہی۔  
 اہنسکار۔ من۔ پانچ گیان اندری پانچ کرم اندری پانچ فن اور پانچ مہا بھوت پیدا  
 ہوتے ہیں ان میں پرش تو ملا کر ساکھ کے ۲۵ تو ہوتے ہیں۔ ۲۴ تو بھوگ روپ ہیں۔  
 پرش ان کا بھوگنے والا ہے جو گیان سر روپ ہے۔ گیان میں کر یا نہیں ہے۔ اس واسطے  
 پرش اکر تا ہے مگر بھوگتا ضرور ہے پرش کی تعداد لا ا تھا ہے کیونکہ ایک کے ان ہر علم  
 میں جہیز ہے وہ دوسرے کے ان ہر میں نہیں ہے۔ بدبہی میں جیتن کا عکس پڑتا ہے اس لئے  
 وہ کام کرتی ہے جس طرح وہ آگ میں پڑ کر آگ کا کام دینے لگتا ہے یا جس طرح کپاڑا  
 برقی رد کے قرب سے مٹا طیس کا عمل کرنے لگ جاتا ہے اسی طرح جڑ بدی جیتن کی قربت  
 سے نظام عالم جیتی ہے۔ پر کرتی اور پرش کا حال مثال اندھے اور ننگڑے کے ہے اندھا  
 دیکھ نہیں سکتا مگر چل سکتا ہے ننگڑا چل نہیں سکتا مگر دیکھ سکتا ہے دونوں مگر جو کام چاہیں  
 کر سکتے ہیں۔ پرش نور بصارت پہنچاتا ہے۔ اور پر کرتی اس کی روشنی میں تمام کام کرتی ہے  
 مگر پرش آگیان سے بھر رہا ہے کہیں کرتا ہوں۔ یہ آگیان اتادی ہے۔ پر کرتی صرف اس واسطے  
 کام کرتی ہے کہ پرش بھوگ بھوگے اور فخر حاصل کر کے جلتے کہیں ان ٹماٹوں سے علوہ  
 صرف کیا تا اور خدمت ہوں۔ آگیان کا نام بندہ اور گیان کا نام مومکش ہے اور اس ہی کو  
 کیر لہ کہتے ہیں۔ یہ گیان ۲۵ تہوں کے دھار سے حاصل ہوتا ہے۔ ساکھ میں ریاضت  
 یا تپش کی تعلیم نہیں ہے صرف گیان سے مکتی ہوتی ہے۔ پر کرتی چونکہ جڑ ہے اس کی اپنی کئی  
 غرض اس تماشہ کرنے سے نہیں ہے۔ اس کا عمل صرف ایسا ہے جیسا کہ گائے کے اجیتن  
 تھنوں میں سے بچھڑے کو دیکھ کر خود بخود دھو دھو کا محل آتا۔ ساکھ میں آرنجہ وادی معنی یہ بات  
 کہ دنیا کسی خاص وقت میں بنتی ہے، نہیں مانتا گیا ہے اس لئے وہ خالی یا کرتا کے مسئلہ نہیں  
 مانتا بلکہ پر نیام وادانتا ہے یعنی پر کرتی کو ہی واپک ورجہ تسلیم کرتا ہے جو بدی اہنسکار وغیر  
 مختلف قسم کی صورتیں اختیار کرتی ہے اور جگت رہتی ہے۔ ساکھ معنی بانی بھان کر پنے میں۔

شردان اور **Conduct** کہتے ہیں اور دین کو دھرم یا **Conduct** ایمان سے مراد ہے آپ بچ سوگ - نرگ - بندہ - مگرش - آداگون - ایشور آپ کی سزا اور پن کی جزا وغیرہ وغیرہ میں اعتقاد رکھنا اور دین سے مطلب ہے۔ ہنسنا جھوٹ چھٹی - زنا وغیرہ پاؤں سے چٹا اور پر اچھا - خیرات - ایشور بھگتی وغیرہ نیک کام کرنا جو لوگ دھرم و ایمان دونوں کے پابند ہیں ان کو آسک کہتے ہیں۔ اور جن کے نزدیک نہ کچھ پاب ہے نہ پن نہ کسی بد فعل کی سزا اسلئے نیک کی جزا ہے۔ نہ کوئی جبر ہے نہ ایشور ہے وغیرہ وغیرہ ان کو ناسک کہتے ہیں۔ چنانچہ پہلے پانچ درجن والے آسک اور چھٹا چارداک ناسک کہلاتا ہے۔ دین و ایمان کو درست طریقہ پر جاننے کے لئے تیان کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے مذہب کے ہی تین پہلو تیا یعنی ایمان - دین - اور تیان۔

جین مذہب ان تینوں کو ماننا ہے اور ان کا نام تین رتن رکھتا ہے۔ جین مت کی رو سے جب تک یہ تینوں نہیں ملتی حاصل نہیں ہو سکتی۔ باقی مذاہب میں سے کوئی صرف ایمان کو جانتا ہے کوئی صرف دین کو کوئی صرف ایمان کو کوئی دین و ایمان دونوں کو۔ تینوں کو اور کوئی مذہب نہیں ماننا اسلئے اگر چہ جو جموتو سچا آسک مت ہی ہے باقی اور دھرم ہیں جیسا آگے چلکر مقابلہ سے معلوم ہوگا۔ یہاں پہلے درجنوں کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے۔

**سانکھ درشن** سانکھ درشن کے مطابق دنیا میں تین قسم کے دکھ ہیں ۱۔ اویسیا تک یعنی اپنی آتما سے تعلق رکھنے والے جیسے بیمار فکر وغیرہ ۲۔ اویسیا بہر تک جزد و سرے جانداروں یا مادی اشیا سے پہنچتی ہیں جیسے غیر کے کانٹے اور مکان کے گرنے سے ۳۔ اویسیا دیو تک یعنی آفات ارضی و سماوی جیسے زلزلہ و وبا وغیرہ۔ یہ دو دکھ ویدک طریقہ یعنی یگ وغیرہ سے دور نہیں ہوتے ان کے دور کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے انسان کو دکھ کی ماہیت جانے۔ اپنا سروپ جانے اور جانے کو دکھ سے اس کا کیا تعلق ہے ایسا کرنے سے کو دکھ دور ہو سکتا ہے۔ اشیاء دنیا کی علت اولیٰ پر کرتی ہے جو تبدیلی اشکال کرتی رہتی

جن کو چوہہ ادا جمہ کہتے ہیں۔ دوسری پارٹی نے جس کا ہیڈ خود رشیجہ دیوہی کا پوتا ماریج تھا اجماعاً جو کا نام ریش اور برکٹی رکھا۔ دونوں نے جیوں کی تعداد بے شمار بتلائی۔ رشیجہ دیوہی نے اجماعاً پانچ اقسام میں تقسیم کر کے اونکا نام پدگل۔ دھرم۔ ادھرم۔ کال۔ اکاش رکھا۔ ماریج نے برکٹی کی سسکھیا د شار، ۲۲ اقسام میں منقسم کی۔

اس طرح ایک مت سے دومت بن گئے۔ ایک رشیجہ ہی والا ابتدائی مذہب جو میں مت کہلایا اور دوسرا ماریج والا جو بعد میں ساکھ مت کہلایا۔ اب قبل اس کے کہ میں دوسرے مذاہب کے آثار کا سبب بتلاؤں یہ مناسب ہو گا کہ پہلے میں انکی فلاسفی کو مختصر آ بیان کر دوں ایا کرنے سے ایک تو ناظرین کو ان کا علم ہر جاوے گا دوسرے آئندہ بیان آسانی سے سمجھ میں آ سکے گا۔

ہندوستان میں ۹ قسم کے فلسفیانہ خیالات ملنے جاتے ہیں۔ ایک جین دوسرے ساکھ تیسرے لوگ چوتھے سیمان۔ پانچویں ویدانت چھٹے بودھ۔ ساتویں نیائے تھیوں ویشیشٹک۔ زون چاندک ناسکھ جن فلسفہ تو اس کتاب میں بالتفصیل بیان کر دیا گیا ہے۔ چاندک اگر سچ پوچھئے تو کوئی فلسفہ ہی نہیں ہے کیونکہ اس کے نزدیک ہن واپ الہود و ستر جنم سوگ موکش کہ ہے ہی نہیں۔ مگر تاہم اس کا تھوڑا سا ذکر بھی ضروری ہے جو چکھ ہے باقی کا بیان اب کیا جاوے گا۔ میں یہاں یہ بھی شک رفع کرنا چاہتا ہوں کہ عام طور پر مجھ و رشن بتلائے جاتے ہیں اور میں نے بیان کر دیا ہے اس کا سبب کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ اصل و رشن یہ تھوڑے چھ ہی ہیں۔ ایک جین دوسرے بودھ تیسرے ساکھ لوگ چوتھے ویدانت۔ پانچویں نیائے ویشیشٹک چھٹے چاندک سبک۔ ساکھ اور لوگ کا ایک مت ہے اور نیائے ویشیشٹک کا ایک سدھانت ہے۔ اس لئے ان کو ایک ایک میں ہی شمار کیا گیا ہے۔ ہندوستان سے باہر جہاں اب ہیں وہ الہیاتی خیالات میں سے کسی دہی کو لئے ہوئے ہیں۔

ہر ایک مذہب کے وہ پہلو ہوا کرتے ہیں۔ ایک رومان دوسرے دین۔ ایمان کو ہی



جنگی لائق کی سختی برداشت نہ ہوئی۔ کیونکہ وہاں جنگ رہنا ہوتا تھا اور جاڑے گرمی برسات کی موسمی نکالیف برداشت کرنی پڑتی تھی اسلئے انہوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا مگر وہ ریشم جو دو جی کے بیٹے بھرت کے خوف کے مارے شہر میں واپس نہ آئے جنگل میں ہی رہتے رہے۔ اور وہاں ہی اپنے رہنے کے لئے کسی نے کتیا بنائی کسی نے پھتری رکھنی شروع کی کسی نے بھگویر کپڑے پہننے اختیار کئے وہاں ہی جنگل کے کندہ مول کھانے شروع کئے۔ کندہ مول وغیرہ مقوی اشیاء کھانے سے جب کام شروع ہوتا ہے لگاؤ اپنے ساتھ محمدوں کو بھی رکھنا شروع کر دیا۔ اس طرح دیہاتیاں ہو گئیں۔ ایک ریشم دیو والی دوسرے دوسرے سادھوؤں والی چونکہ دوسرے سادھوؤں نے جنگل میں رہتے ہوئے بھی ایک طرح کی تمدنی حالت اختیار کر لی۔ اور بجائے سادھو کے گہرہ مٹی بن بیٹھے اور اس جھگڑے کا باعث ان کا کندہ مول کھانا ہوا اس لئے ریشم دیو جی کی پارٹی نے سادھو کے لئے بھکشا جو جن جائز قیلا یا اہل کندہ مول کھانا منع کیا مگر دوسروں نے کندہ مول کو جائز رکھا اس زمانہ میں ریشم دیو جی کو اپنا لفظ تار مانا جاتا تھا اگر کوئی لاصل مسئلہ ہوتا تھا۔ تب ان سے ہی رائے لی جاتی تھی جب لوگوں نے ان سے دنیا کی بابت سوال کیا کہ یہ کیسے بنی ہے تو انہوں نے بھی فرمایا کہ یہ چوڑی سے رسی ہی جلی آ رہی ہے اس میں جزوی تغیرات تو ہوتے ہیں مگر اس کا ناش نہیں ہوتا پدارتھ کا یہی سوجھاؤ ہے اس میں تبدیلی حالت چاہے ہوتی رہی۔ مگر وہ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ قائمی کے لحاظ سے دنیا میں ایک ہی شے ہے جو ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ یہ کبھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ خود آدھاء ہے خود بخود ہونے والی ہے وہ انت اور تعقوت کا مسئلہ کن دنیا میں ایک برہم ہی برہم یا خدا ہی خدا یا ہم دوست ہے اس ہی پہلو کو لئے ہوئے ہے مگر جو دنیا میں بحالہ قایم ایک درمید ہے مگر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اس میں کہیں گیان پایا جاتا ہے۔ اور کہیں نہیں پایا جاتا۔ گیان والے حصہ کا نام جیوا دیگان درکنے والے حصے کا نام اجیو ہے۔ اس طرح گیان کے ہونے نہ ہونے کے پہلو کو دیکھا جائے تو قسم کی اشیاء ایسی

شہر بسایا۔ خانہ بدوشی ترک کر کے شہر قصبے آباد کئے۔ کھیتی باڑی۔ لکھنا پڑھنا کھانا پکانا جو کچھ بھی کام تمدنی حالت کے لئے درکار ہیں سکھائے اور اسی واسطے رشتہ و بیوی دنیا کے رہنے والے برہما کہلائے۔ چونکہ رُتبہ دیو جی نے پالنہ و پرشن کے طریقے بھی لوگوں کو سکھائے اسی واسطے لائہی کا نام دیستویا پرورش کرنا لایا بھی پڑا۔ انہوں نے ہی دنیا کے کاروبار باقاعدہ چلانے کے واسطے پختہ تری اور دیش و فساد میں وزن مقرر کئے۔ جب تک لوگ خانہ بدوشی کی حالت میں تھے اور اپنی تمام کارروائی درختوں سے کرتے تھے۔ تب تک لائہی کو کسی دوسرے کو حلیف دینے بھوٹ بولنے چوری کرنے۔ زنا کرنے۔ اسباب دنیا اکٹھا کر لینے کچھ ضرورت نہ تھی۔ لیکن جب لوگ قہدنی حالت میں باہم ایک جگہ مکر رہنے لگے۔ تب لوگوں کو اسباب دنیا کے اکٹھا کر نیکافشوق ہوا اور ایک دوسرے کا سامان دیکھ کر رشک و حسد کرنے کا موقع ملا۔ ایک دوسرے کی چیز چرانے لگے۔ بھوٹ بولنے لگے ایک دوسرے کی عورت کو تینے لگے آپس میں دھگالساؤ کرنے لگے۔ کروہ۔ مان۔ مایا۔ بوجھ کا راج ہو گیا۔ اس لئے رُتبہ دیو جی نے ہنسا۔ بھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پرگروہ کو پاپ بتلایا اور ان سے بچنے کو حرم کہا۔ کروہ۔ مان۔ مایا۔ بوجھ کو پاپ کر نیکافریعہ بتلا کر اُس کے جہاں تک ہونے کم کرنے کی ہدایت کی۔ جب بہت عرصہ راج کرنے لگے گند گیا۔ لوگوں میں دنیاوی جھگڑے بڑھنے لگے اور بیٹے پوتے پہا ہو گئے تو دنیا ایک کوکھ کا گھر نظر آیا۔ پرانی جینٹل کی زبردستی کو جس میں نہ جھگڑا اچھا نہ کرگذا۔ یاد کیا۔ آخر اپنے بیٹے بھرت کو دلچ سپرد کر آپ کی تلاش پہاڑ پر پہنچے۔ بہت سے اور لوگ بھی جو شہری لاف سے تنگ آ گئے تھے انکے ہمراہ ہوئے۔ اس طرح ان کا نام انہوں نے کلیان کرنے والا یثوب رکھا جس کا بابا سا کیلاش پررت میں بتلایا جاتا ہے پھر ملاک کیلاش پر شہجہ دیو جی کے ورثہ میں گئے انہوں نے لائہی کو بھی ہنسا بھوٹ و غیرہ کے ترک کا پدیش دیکر مذہب کی بنیاد ڈالی۔ بہت سے لوگ رشتہ جیہ جی کے ساتھ ہو کر ضرورت تھے مگر بہت عرصہ شہری لاف سے تھک چکے تھے اور ان سے

پانا ہے گا اگر کسی بات پر ایمان لانا ہے و شرافت کرنا ہے تو یہ ہے کہ اپنے ہی آتما پر بھروسہ رکھنا ہے ہی اعمال کو کرتا ہوتا جانا اور اگر دین و دھرم ہے تو یہی ہے کہ کسی پرانی کی ہنسا مت کرو جہاں ہنسا ہے وہاں ہی گناہ ہے جس کام میں ہنسا ہوتی ہے کسی پرانی کی جان بانی ہے کہ کسی کو بھگت نہیں ہے خوف و فکر پیدا ہوتا ہے وہی پاپ ہے بھوٹ چوری قتل و زنا وغیرہ جس کو پاپ کہا جاتا ہے وہ پاپ اس ہی لئے ہیں کہ ان میں اپنی آتما یا پران کو دکھ پہنچتا ہے اس لئے ان دونوں اصولوں کو ہر وقت دیکھ کر نظر رکھو ان پر عمل کرو اگر ایسا کرو گے تو تمہارا کلیان اور تمہاری نفعی میں کچھ شبہ نہیں ہے +

## چین مذہب ہی سچا آدش دھرم ہے اور یہی ایک یونیورسل مذہب ہو سکتا ہے

چین مذہب کی مشہوری - اس کے فرقوں کا حال - اسکی فلسفہ - اسکا آپدیش - اسکی منطق وغیرہ کا بیان ختم ہو چکا - اب میں آپ کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ باقی سب مذاہب کے خیالات جن مت میں شامل ہیں مدیوی یونیورسل مذہب ہو سکتا ہے -

۱۔ ایک مسئلہ امر ہے کہ تمام مذاہب ایشیا میں پیدا ہوئے ہیں اور یہاں سے ہی دیگر ملک میں گئے ہیں - اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ مذاہب کس طرح پیدا ہوئے - تیسرے کال کے ردیکھو صفحہ ۱۱ ختم ہونے کے قریب تک تمام انسان خانہ بدوشی کی حالت میں رہتے تھے نہ کوئی گاؤں و قصبہ آباد تھا نہ کھیتی باڑی ہوتی تھی انسان اپنی سب کا مددائی درختوں سے کرتے تھے - اس زمانہ کو چین مذہب میں بھوگ بھومی کی حالت اور ویدک مت میں برہم راتری کہا ہے - ویدک مت کا بیان ہے کہ برہم راتری کے بعد دشو بھوگ لون کی "ناہی" سے کنزل کا پھول نکلا اور اس سے برہما جی پیدا ہوئے - برہما جی نے اس سرشتی کو چا میں ہمہ پہنچا ہے کہ "ناہی" راہ کے ایک شجرہ درجی پیدا ہوئے انہوں نے پہلے پہل اجداد کی

میں جی کے نیچے چھائی گئی۔ لالہ جی چار پانی پر لیٹ گئے۔ اداؤں کی گھر والی اُن کے پاس بیٹھ گئی  
 تھوڑی دیر کے بعد اداؤں اور حُرکی باتیں کرنے لگیں۔ لالہ جی آپ کے باپ کی جتر جی  
 میں تھوڑی سی دلت بانی رہ گئے ہیں آپ نے اس کے واسطے بھی کابھی کچھ فکر کیا ہے یا نہیں بالاد  
 جی بڑے باور کی کیا فکر ہے بھی کا انتظام سب اداؤں والا کر دے گا لالہ جی کی مراد تو یہ تھی کہ اداؤں  
 والے بھنگوان کی کرپا سے سب کچھ ہو جاوے گا۔ مگر چرنے جو جی کے اداؤں پر لیٹ رہا تھا سمجھا کہ  
 لالہ جی نے مجھے دیکھ لیا ہے اسلئے اپنے پتا کے جتر جی کے واسطے جو بھی درکار ہے وہ لالہ  
 جی میرے سے لیں گے۔ ابھی کتنی آئی۔ آئے تھے نماز کو روک دے مجھے پڑے لالہ نے پھر کہا  
 کہ اچھا ابھی کا بندوبست تو ہو جاوے گا۔ مگر کھانا وغیرہ جلد دلوں کے لئے درکار ہوگی اُس کے  
 واسطے بھی آپ نے کچھ فکر کیا ہے یا نہیں لالہ جی بڑے تو بڑی نادان ہے اداؤں والے کو سب  
 فکر ہے کھانا وغیرہ کا بندوبست بھی وہی کر دے گا۔ چونے کہا یاد دینا اچھا جھگڑا اداؤں  
 جینوں کا بندوبست کہاں سے کر دوں گا۔ یہ معلوم لالہ جی میرے ذمہ اور کیا کیا کام کر دیں گے۔  
 یہ سب کچھ کہتے ہیچے کو بڑا۔ اداؤں چار جو کونوں میں پیچھے ہٹے تھے انکی طرف اشارہ کر کے کہنے  
 لگا کہ سارا انتظام اداؤں والا ہی کرے گا اور یہ مجھے دالے کیا کریں گے۔ یہ بھی کچھ کریں گے یا نہیں ہیں  
 بھی حلال ان لوگوں کا ہے جو سب کام پر مشغول نہ رہیں لالہ آپ کچھ کرنا کرنا نہیں چاہتے ہیں  
 مذہب پر پیش دیتا ہے کہ تم کسی دوسرے پر بھروسہ نہ رکھو اپنے ہی آتما کو کڑا بھروسہ نہ رکھو۔  
 تمہارے فعل ہی تمہاری قسمت کے بنانے والے ہیں۔ جیسا بڑے دالے کا تو گئے گیہوں کا وقت  
 کر دے گیہوں حاصل کر دے۔ جو نہ گئے۔ جو کا تو گئے۔ بیکر کا وقت لگا کر یہ امید مت رکھو  
 کہ پریشور تمکو آم کا چل دے وہ گناہ

مقدم از گستاخ ہمدرد جو  
 از مکافات عمل فاضل مشو  
 جب یہ حالت ہے تو پھر پریشور خواہ کئی ہے یا نہیں ہے تمہاری قسمت کا فیصلہ تمہارے اعمال  
 پر منحصر ہے۔ لہذا جی مت میں ایمان نہ رکھو اپنے اوپر بھروسہ نہ کرنا۔ لہذا ہمدردت

دو اصول اپنا پروردگار پہنچانا تھیں۔ دھن نثار کر دو اور اگر کتنی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے آتما پر بھروسہ رکھو۔ اپنے آتما سے پرے پر آتما کو تلاش نہ کرو۔ دھندلے شہر میں لوگ گم ہونے کے مصداق نہ بنو جو لوگ صرف ایشور کی دیانتا پر بھروسہ رکھ کر غلطی سے سدھائی کی تلاش نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ایشور منت ساجت سے ہمارے گناہ معاف کر دیں گے یا کسی دوسرے کی شفاعت و سفارش سے ہم کو بخش دیں گے اور سرگ یا کنت میں بھیج دیں گے وہ بڑی غلطی پر ہیں ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ہمت مرواں ہی مدد نہ ہے۔ پرشار تھ ہی کامیابی کی کٹی ہے۔ دنیاوی نمائش گاہ میں انعام ان ہی فطرت کو ملتا ہے جو اچھے اچھے کام بنا کر لیتے ہیں اس لئے وہ شخص بڑے ہی دھوکے میں پھنسے ہوئے ہیں جو صرف چاہو سی اور سفارش کے بھروسہ انعام کی امید رکھتے ہیں۔ اور غور آتما بول نہ پاتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ پر آتما ہی اپنی کربا سے ہم کو نجات بخشنے دیں۔

کہتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک لالہ جی رہا کرتے تھے جو دس بیجے صبح کے وقت دھنی کھا اپنا سودا لگتی کال ایک گھڑے پر لاؤ قرب و جوار کے گھروں میں جا کر فروخت کیا کرتے تھے اور رات کے وقت اپنے گھروں پر آکر کرتے تھے ایک مذہب پیچ ہونے نے ان کے اس چم کی کرنے کا ارادہ کیا وہ سرفہم ہی سے آہستہ آہستہ لالہ جی کے گھر میں گھس گئے ایسا اتفاق ہوا کہ جب چور گھر کے اندر داخل ہوئے۔ اس ہی وقت لالہ جی بھی اپنا مال فروخت کر کے واپس آئے گھر والی کو تو آزادی جو لالہ جی کا آتما معلوم کر کے گھبراے۔ جلدی میں چار چوتھ والا ان کے چاندوں کو ہاتھ میں پکڑ کر بیٹھ گئے۔ پانچواں چور سر پہنے لگا کہ کہاں پھیں سلاہ جی نے گھر میں گھسے ہی گھروالی سے کہا۔ آج میری بیعت خراب ہے میرے واسطے والا ان میں چار پائی ڈال دے والا ان کا نام سننے ہی پر چور والا ان کے پنج کھڑا چھپنے کی جگہ چھوڑ کر اٹھا گھبرا یا۔ اتفاق سے اس کی نظر چور والا ان کی بھت کی طرف پڑی تو والا ان میں ایک مٹی کی بطور انگن کے لگی ہوئی دیکھی جس کے اوپر کچھ پتھر سے ہونے لگے چور جھٹ سے لہجہ اس کی پرست گیا نہ کہہ کر اپنے اوپر ڈال لئے۔ لالہ جی کی چاہ

کہ جسک جتنے بڑے بڑے فلاسفر سائنس دان پیدا ہوئے ہیں ان میں کوئی بھی مانس خور نہیں  
 تھا۔ سقراط۔ بقراط۔ ارسطو۔ افلاطون۔ نیوٹن۔ ڈاؤن۔ کپل۔ گوتم۔ ویاس۔ ریشب دیو  
 سے لیکر ہا ہیئر تک۔ کبیر۔ نانک۔ ویانند وغیرہ سب ہی دیکھیں گے انہا مانس خوری کو  
 بڑا اور پاپ کا کام سمجھ کر اسکا تیاگ مناسب ہے۔ ہنسا سے انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے۔  
 دیا درجم جو انسانی بلکہ رسانی صفت ہے دور ہو جاتی ہے۔ انسان اشرف المخلوقات کے درجہ سے  
 گر جاتا ہے۔ ہنسا انسان کی روحانی ترقی میں بڑی سخت باج ہوتی ہے ہنسا چکر کو بڑھاتی ہے  
 راہ نجات میں کانٹے ہوتی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ حتی المقدور کسی بھی جائزہ کو خواہ وہ انسان  
 ہو خواہ حیوان بلکہ ایک اندری جو تک کو کیونکہ ان میں بھی چار پران ہوتے ہیں دیکھو مصطفیٰ کتاب  
 ہذا کسی طرح تکلیف نہ دو۔ گہرستی سے ہنسا کا کٹی تیاگ ہونا مشکل ہے۔ اسے سین ٹیا ستر  
 میں اس کے لئے تیس جیون یا جاندار ان متحرک کے ہنسا کی تیاگ کا حکم ہے دیکھو مصطفیٰ کتاب ہذا  
 لیکن دنیا دار کو لازم ہے کہ ایک اندری جو کو بھی ضرورت سے زیادہ تکلیف نہ دے مثلاً خواہ مخواہ  
 سہزودخت نہ کنو لوے ایک دامن کے واسطے سدی شاخ کو نہ ٹوٹے گھر میں اگر آدھ سیر سبزی کی تنہا  
 ہو تو خواہ مخواہ ایک سیر نہ خرب کرے۔ گھر کے کاروبار میں اگر پانچ گھرے پانی کی ضرورت ہو تو  
 دس گھرے نہ نکارے۔ چلتا ہو اور کچھ بھال کر چلے لو اور دھرا لٹھی مارنا ہوا نہ چلے ضرورت سے  
 زیادہ اسباب دنیا فرام۔ کرے۔ دل میں یہ خیال رکھے کہ جہاں تک ہو سکے کسی جاندار کو میرے  
 قول و فعل سے نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے دوسرے کا درد و غم رکھے۔ اسکا دکھ دور  
 کرے۔ بھوکے کو بھوجن پیا سے کو پانی۔ مفلس کو کپڑا۔ بیمار کو دوا۔ متفرق کو تسکین عطا کرے  
 تمام جاندار مل میں اپنی ہی جیسی جان سمجھے۔ جو بات اپنے لئے پسند نہ کرے۔ دوسروں کے لئے  
 روا نہ رکھے۔

تشریح! اگر یہ اصول برادر ہڈ قائم کرنا چاہتے ہو تو ہنسا دھرم کے پورے مال جوہر کا لے  
 گورے۔ ہندو مسلمان۔ انسان و حیوان کی تمیز نہ کرنا۔ اور جین دھرم کے سہرے اصول

کہ خدا کا نشانہ ہی تھا۔ کہ وہ نباتات خوردہ۔ اس لئے اس کی خلقت کو مار کر کھانا اس کی حکم  
 عدد دی ہے انگلستان و امریکہ میں بہت سے عجوبے ہوئے ہیں جن سے ثابت کیا گیا ہے کہ  
 نباتات خوردہ انسان سختی کو زیادہ برداشت کر سکتے ہیں۔ بعض شخص یہ کہہ کر رہے ہیں۔ کہ مانس  
 کھانے سے قوی بہادر ہوتا ہے۔ یہ غلط ہے مانس میں ناشورجن اور سٹاپچ یا سورجی بمقابلہ  
 نباتات کے کم ہے اس کا مقابلہ اس طرح ہے۔

نام جنس	ناشورجن	سٹاپچ	نام جنس	ناشورجن	سٹاپچ
مانس	۱۴	۲۲	نخود	۱۹	۶۲
چانول	۷	۷۸	ارپشہر	۳۰	۶۱
سگودانہ	۴	۸۲	مشر	۲۵	۵۴
آلو	۲	۲۳	مسور	۲۴	۵۹
کھن	۰	۱۰۰	باجرو	۱۰	۷۳
گندم	۱۳	۷۲	جوار	۹	۷۴

ناشورجن سے مانس اور سٹاپچ سے حررت اور تشوہ نما ہوتی ہے اسکی زیادہ تشریح کے  
 لئے دیکھو تگزید براہین احمدیہ جلد دوم مصنفہ لیکچر ام آریہ مسافر  
 طاقت اشتراک کرم کے چنے آپٹیم سے پیدا ہوتی ہے اگر طاقت کا دار مدار گشت خوری پر ہوتا  
 تو رام مورتی جیسے دیکھیں، اپنی چھاتی پر باقی کو کھڑا کر کے اور ہاتھوں سے اتنی زنجیروں کو توڑ کر  
 اپنی بہادری کا اظہار کیسے کرتے ؟

مانس کے کھانے سے عقل پر تیرگی آجاتی ہے گا بی برہمنی ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان بمقابلہ ہندو  
 کے دماغی کاموں علم ریاضی وغیرہ میں کمزور ہوتے ہیں۔ مانس خوردہ دیلیکس نہیں کر سکتا اور  
 دیلیکس نہ کرنے کی وجہ سے نہ پر ماتما کا دھیان آکا سکتا ہے نہ کوئی ایجاد و اختراع کر سکتا ہے۔

نظر آتا ہے وہ سب میں دھرم کی بدولت ہے ورنہ آج تمام ہندوستان مثل  
دوسرے ملکوں کے ماش آاری موتا۔ لفظ ہندو کے معنی ہی ہنسائے دور  
رہنے والے کے ہیں۔ جب دیگر ملکوں کے آدمیوں نے اس دیش میں جو آریہ ورت  
کہلاتا ہے اپنے دیش کے باشندوں سے اس بات میں مختلف پایا تو اس کا نام ہندوستان  
یا ودو وا فری کا دیش رکھا۔ اہنساکے گولڈن رول پر اب مغربی ملک میں بھی مثل شروع  
ہوا ہے وہاں بھی بہت سی ریگبیرٹن سوسائٹیاں قائم ہوئی ہیں۔ جو انس خوردی کی مخالفت  
کرتی ہیں دراصل ماش انسان کی غذا نہیں ہے ذیبا کے تمام جاندار بلحاظ اپنی قدسی خوراک کے  
تین گروہوں میں تقسیم ہیں ۱) ایک صرف ماش کھانے والے جیسے فیر ۲) دوسرے نباتات  
کھانے والے جیسے بندر ۳) تیسرے وہوں کھانے والے جیسے بلی کتے +

جو انس خورد جانور ہیں وہ زبان سے پپ لپ کر کے پانی پیتے ہیں ان کو پینہ نہیں آتا ہے ان کے  
دانت تیز اور نکلداہوتے ہیں انھیں کھیر کے کوہ نسبت روشنی کے زیادہ پسند کرتے ہیں +

نباتات خورد جانور ہیں جن میں بہ چاروں باتیں نہیں پائی جاتیں۔ انسان کی عادات و نصیحت  
ماش خورد جانوروں سے نہیں ملتی اس لئے ماش اُس کی قدسی خوراک نہیں ہے۔ ملی ٹلی خوراک  
کھانیا لے جو تھوڑے سے جانور بقی کتے وغیرہ ہیں ان کی قدسی خوراک ماش ہے وہ ماش کو  
زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں۔ لیکن عرصہ ملاز سے انسان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے وہ انسانی  
خوراک نباتات سبزی پھل الخ بھی کھانے لگ گئے ہیں۔ قدسی خوراک کسی جاندار کی وہی  
ہو سکتی ہے جس کو کھاکر وہ زندہ اور زندرست رہ سکے۔ چنانچہ ماش خورد جانور نباتات کھا کر زندہ  
نہیں رہ سکتے۔ انسان وہ مکمل ہے۔ یہی اس کی نباتات خورد ہونے کی دلیل ہے۔ انجیل مقدس  
میں لکھا ہے کہ خدا نے بابا آدم کو بنا کر پچھلے پلے بلع عدن میں رکھا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ  
”دیکھو ہم نے تم کو تمام روئے زمین کے درختان و نباتات عنایت کئے ہیں۔ جن سے بچاؤ اور بچ  
سے درخت پیدا ہوں گے۔ یہ سب تمہاری خوراک ہوں گے“ اس سے صاف ظاہر ہے



وہی تقدس میں بھی آتا ہے اور

کسی کو قتل نہ کرو عیسائی دہرم کا بھی چٹا حکم ہے۔ بودھ دہرم کا پہلا شیل بھی ایسا ہے مسلمانوں کے احادیث میں بھی ایسا ہی ہے۔ چنانچہ ملفوظات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۶۵ و ۶۶ میں لکھا ہے "رسول فرمودہ است کہ شاید جانور سے راگ سے در آتش افگند یا بہر حمی بخشد کفایت او آن است کہ برودہ آزاد کند یا شصت مسکین را طعام دہد یا دو ماہ روزہ دارد و پوسستہ رسول تحفہ عید نکند کہ بیج جانور سے را آتش نہ رسد مگر خداے تعالیٰ شہار بعقوبت در دنیا و آخرت عذاب خواہد کرد و ہر کہ جانور را در آتش افگند چنان است کہ مادر خود را زنا کردہ باشد۔ و کلیات آئینہ سافر صفحہ ۱۲۶ مولانا ظافتی بھی فرماتے ہیں میا زار موسیٰ کہ دانہ کش است کہ جان وادو جان شیریں خوش است۔ ٹہسی داکس جی بھی کہتے ہیں۔ کہ دیا دہرم کا مول ہے ترک مول بھیجی ٹہسی دیا نہ چھوڑیئے۔ جب لگ ٹھٹ میں پران وغیرہ وغیرہ مگر آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے نہری اصول کے کہاں تک پابند ہیں۔ اگر دنیا کا کوئی مذہب ایسا کا بچا اپدیش دینے والا ہے تو وہ جین دہرم ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا پر پورا کا رہند ہے تو وہ جینی ہے۔ جینی کا یہی پن (نشان) ہے جو رکھشا ہی اس کا مول ہے۔ یہی اس کا قول منتر ہے یونیورسل برادر ہر لگ بچار شخص کا کتاب ہے مگر دراصل اس کا کار بند وہی ہو سکتا ہے جو کسی بھی جاندار کو تکلیف دینا پسند نہ کرے دنیا میں سکھ شانتی پھیلانے والا۔ دنیا کے دکھ دور کرنے والا تمام جانداروں کو اپنی مانند جتانے والا۔

وہی تقدس میں بھی آتا ہے اور

بیکراں پسند مرغ و مرغیان "پر عمل کرانے والا اگر کوئی مذہب ہے تو جین ہے یہی ایک ایسا دہرم ہے جس میں تمام انسان بلکہ چرند پرند وغیرہ جلد جاندار صالح ہو کر سکھ شانتی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ پسند و لوگ جو ست دہرم سے ملو وہ جو کر اور دہرم کا نام لیکر ہزار بابھٹوں کو یک دہوم میں ڈالنے لگ گئے تھے اور ہاتھ دیا پاپ کے بھاگی ہوتے تھے۔ ان کا اس پاپ سے بچا نیوالا دیوی دیوتاؤں پر پٹھی کے کمرے اور ملو پڑھوانے والا جین دہرم ہی ہر ہندوں میں جو مانس خوری کا ترک

کیونکہ جو شخص ہنس کا تیاگی ہے اور کسی دوسرے کو اپنے قول و فعل سے تکلیف دینا پسند نہیں کرتا وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ کیونکہ جھوٹ بولنے سے دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے وہ چوری نہیں کرے گا۔ کیونکہ چوری سے دوسرے کو تکلیف ہوتی ہے وہ زنا کا مرتکب نہیں ہوگا کیونکہ اس سے اشناقتی ہو کر خود اپنی آتما تک کا گھات ہوتا ہے وہ فراہی اسباب دنیا کا ولدادہ نہ ہوگا کیونکہ اس میں ہنس ہے۔ وہ کروہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ کرفہ کے نہیں ہیں بھی انسان ہنس کرتا ہے وہ مایا پاکو فریب کا جال بکھا دے گا اس سے بھی دوسرے کو تکلیف دینا مقصود ہوتا ہے وہ لوہہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ لوہہ سے ہی چوری زنا۔ فریب۔ قتل وغیرہ ہوتے ہیں۔ لہذا دھرم کے دس انگوں میں سے جو شخص صرف ایک انگ اہنسا پر کاربند ہوگا۔ تو دوسرے نو انگ اُس میں خود بخود پناہ پا جو اونچے ہیں وہ جسے کہیں مت میں اہنسا ہی کو برم دھرم کہا ہے اور یہی جہن دھرم کا بنیادی پتھر ہے ہنس کھا انسان ہی کو مارنے یا تکلیف دینے کا نام نہیں ہے بلکہ کسی بھی پران و باری کے پران کو تکلیف پہنچانا ہنس ہے۔ بعض مذاہب والوں نے ہنس کا اطلاق انسان تک محدود کرکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حیوانات میں روج نہیں ہے۔

محکم کو الیا لٹنے والوں کی عقل پر بڑا انفس آتا ہے۔ کیا حیوانات شکوک و گمان معلوم کرتے ہوئے مارنے پینے ذبح کرنے سے ڈر کر بھاگتے ہوئے چلاتے ہوئے تڑپتے ہوئے نظر نہیں آتے؟ پھر اس ثبوت بدیہی سے انکار کرنا اور ان میں روج کا نہ بتلانا سراسر جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ ویسے تو دیگر مذاہب والے بھی ہنس کو برا کہتے ہیں ہنس پر ہونے والی

منو سمرتی میں دھرم کے دس انگ اس طرح لکھے ہیں (۱) دھرتی۔ استقلال (۲) کرٹھا (۳) دم۔ دل کو قابو میں رکھنا (۴) ایسے (۵) شوق (۶) اندھی نگہ (۷) بدی کو بڑا مانا (۸) ودیا عقل علم (۹) ست (۱۰) گردہ عیسائیوں کے دس احکام شرعی یہ ہیں (۱) خدا کے سوا کسی کے آگے سر نہ جھکانا (۲) بت پرستی نہ کرنا (۳) خدا کا نام بیگناہ نہ لینا (۴) اتوار کے دن کو مبارک سمجھ کر اس روز کوئی حیوانی کام نہ کرنا (۵) والدین کی تعظیم کرنا (۶) کسی جاندار کو قتل نہ کرنا (۷) زنا سے پرہیز کرنا (۸) چوری نہ کرنا (۹) جھوٹ نہ بولنا (۱۰) کسی شخص کے مال و متاع کی جس دکر تارو دھمت کے دس شیلے ہیں (۱) کسی جاندار کو نہ مارنا (۲) چوری نہ کرنا (۳) زنا نہ کرنا (۴) جھوٹ نہ بولنا (۵) نشہ دار نہ ہونا (۶) شام کے بعد کھا کھانا نہ پھولوں کی ملا دینا (۷) اپنے آسن پر نام بستر پر نہ سونا (۸) ناچے چھوڑنا (۹) دھنا (۱۰) سونا چاندی نہ لینا۔ اس آیت سے پہلے پانچ گزمتی کے واسطے ہیں اور تمام پران کو



# انسان

انسان یا یونیورسل براوڈ سب بڑا دین ہے۔ اور سیلف  
ریلائٹنس یا اپنے آپ پر بھروسہ کھنا سب سے بڑا دھرم ہے۔

جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ کیا انسان کیا حیوان۔ کیا نباتات۔ کیا چادرات سب میں کیا جان  
جان ہے۔ اور وہی جان جو ایک دفعہ کسی حیوان میں تھی انسان میں آ سکتی ہے۔ اور  
انسان کی جان حیوان میں جاسکتی ہے تو پھر قتل انسان اور قتل حیوان میں کچھ فرق نہیں  
رہتا۔ جن شاستروں میں ہنساک کی تعریف اس طرح لکھی ہے۔

## प्रमत्त योगात् प्रमादोपपद्यते हि सा

جس کا مطلب یہ ہے۔ پرما دھم کے بس کسی جیوے کے پران جیوے کرنا ہنسنا ہے اسی صورت  
میں پرما دھم کے معنی لا پر دھم ہی میں پڑے اور عقل کو بالائے طاق رکھنے کے ہیں جبکہ انسان  
جہالت میں پڑ کر۔ منیر کی آواز کی پرغاہ نہیں کرتا۔ جن شاستروں میں وہ کام  
جن میں لگ کر انسان نیکی بدی کی نیز چھوڑ دیتا ہے اور ضمیر کی آواز پر حیاں نہیں دیتا۔ پندہ بتلا  
پانچ اندی دھے یا لذات محسوسات جا رکشا سے یا جذبات رکروہ۔ مان۔ ماہ۔ بوجھ۔ چار کھٹا  
(استری کھٹا۔ چر کھٹا۔ بھوجن کھٹا۔ راج کھٹا۔ بندہ یا سستی۔ ماگ۔ اسنیہ یا عجت۔ دسوتاہر  
شاستروں میں تڑاؤ دش کے مطابق نشہ چڑنا چہ یہ پندہ کام براؤ کھاتے ہیں۔ لہذا ہنساک کے معنی  
ہیں۔ سندھ۔ بالا پندہ بالوں میں لگ کر اور عقل کو جواب دیکر کسی جانور کی آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان

اس طرح دو اندری۔ تین اندری۔ چار اندری کے دو دولا لاکھ جویان ہیں۔ پانچ اندری جیوانا مطلق کی سنگی اور سنگی دو قسم ہونے سے ان کی ۴۰ لاکھ اجسام ہیں۔ اس سے زیادہ تفصیل جین شاستروں سے معلوم کریں۔ جیو۔ ان چار اسی لاکھ قابلوں میں اپنے کرم کے مطابق جاتا ہے۔ جب کرم کا بالکل ناش ہو جاتا ہے تب ممکن حاصل ہو جاتی ہے۔ وہاں کرم روپ پچ نہ رہنے سے جسم روپ مدخت نہیں لگتا۔ جیسے پانڈوں پر سے نش اتر کر پھر بویا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح جیو کرم سے علیحدہ ہو کر اذکیتی حاصل کر کے پھر جنم مرن میں نہیں پھنستا۔ اویسنار میں واپس نہیں آتا۔ جین شاستروں میں لکھا ہے کہ چھ مہینے اور آٹھ سے میں ۶۰۸ جیواں ہمارا رشتی سے جو ہمارا رشتی میں آتے ہیں۔ اور اتنے ہی اس عرصہ میں مکت میں چلے جاتے ہیں۔ مگر سنسار کہی جیو فل سے خالی نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ سنسار میں جیوانت ہیں۔ انت میں سے اگر کچھ نکال لیا جاوے تو پھر بھی انت ہی باقی رہتا ہے۔

یہاں کہاجئے کہ اگر *Infinity* (الانحداد) میں سے *Infinity* (الانحداد) بھی نکال لیا جاوے تو پھر بھی *Infinity* (الانحداد) ہی باقی رہتا جو قدرتی اولانت چیزوں کے ختم ہونے کا خیال نادانی ہے۔ کیا کال جس میں سے ہر وقت گھنٹہ۔ دن۔ مہینے۔ سال نکلتے رہتے ہیں کہی ختم ہو جاوے گا۔ اگر کال ختم نہیں ہوگا تو جو کیسے ختم ہو جائیگے۔ اس لئے جیو فل کے ختم ہونے کے خیال کو لئے کرکیتی سے واپس آنے کا مسئلہ ایجاد کرنا جو مکتی کی حیثیت کو خاک میں ملا دیتا ہے نادانی ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں جیوانت ہیں۔ سب ہی وقتاً فوقتاً مکت حاصل کرتے رہتے ہیں اذکیت حاصل کرنے پر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیو فل سے کہی خالی نہیں ہوتی۔



بلکہ کرم سے مطابق دوا اندری سے چار میں اور چار سے ایک میں چلا جا سکتا ہے۔ ایک اندری سے لیکر پانچ اندری دالے جو یہ دوا راشی کو کھلاتے ہیں۔ یہ دوا راشی سے غلہ کھانے کے بعد منہ کھولنے کے لئے دے۔ گویا جوڑوں کی راشیاں یا دھڑکھڑکے گروہ میں۔ ایک دوا جو ابھی تک گروہ میں ہیں اور جن کی ایک بھی اندری نہیں ہے۔ اور اب جو دوا راشی کھلاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو گود سے نکل کر ایک اندری وغیرہ قابلوں میں ہیں جو ہم تم سب کو معمولی طور پر نظر آتے ہیں۔ وہ جیسا دوا راشی ہیں۔ جب جو اب دوا راشی سے جو دوا راشی ہیں اٹا ہے تو اس کو اہل اسلام نے عدم سے وجود میں آنا کہا ہے۔ لیکن درحقیقت عدم سے کوئی شے وجود میں نہیں آتی۔ کیونکہ صفر سے مروج کبھی نہیں نکل سکتا۔ عدم سے وجود میں آنے سے اسلی مراد اب دوا راشی سے جو دوا راشی ہیں آنے سے ہے۔ اس طرح میں مذہب عدم سے وجود میں آنے یا لانے کے مسئلہ کو حل کرتا ہے۔ باقی یہ بات کہ عدم سے وجود میں کون لاتا ہے تو زمین مذہب کے اعتقاد کے مطابق وہ کرم ہے اور کرم ہی کا وہ صرنا نام ایسا ہے جیسا کہ ہم نے صفحہ ۱۱۳ پر بیان کیا ہے جو وہ کی جو یہ دوا راشی ہے اس میں ۴۴ لاکھ جونی ہیں۔

جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

(صفحہ آئندہ ۱۲۳ پر دیکھو)

(دیکھو غور کہ مذہب معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں جو کچھ ہوتا ہے اس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ ہمارے جیستی میں جان ہوتا ہے۔  
نہتے سے تیل لاج رہتی کو چھوڑنے سے اس کے گڑ جاگنے سے معلوم ہوتا ہے +

تو بھی جیو میں اسنے ذاتی گن۔ برشن۔ گیان۔ سکھ۔ اور ویرج قائم رہتے ہیں۔ کیونکہ  
کسی دربیہ سے اُس کے گن کبھی بھی علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ اگر دربیہ سے گن  
علیحدہ ہو جاویں تو وہ دربیہ ہی نہیں رہتا۔ دراصل دربیہ گنوں ہی کے مجموعہ کو کہتے  
ہیں۔ گنوں سے علیحدہ دربیہ کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ وہی حالت میں جیو ایک سانس  
میں اٹھارہ دفعہ جنم مرن کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ

وہ اپنے جسم کو ایسا جلدی جلدی بدلتا ہے کہ ایک سانس میں اٹھارہ دفعہ  
جنم مرن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جنم مرن سے مراد تبدیلی حالت سے ہی ہے۔ جیو جب  
کوئی موقعہ پا کر اس نگوہ کی حالت سے نکلتا ہے تو وہ ایک اندری جیو بنتا ہے۔  
ایک اندری جیو وہ ہیں جن کے صرف ایک جسم ہی اندری ہے اور صرف بس ہی  
کی طاقت ہے۔ ایک اندری جیو کی پانچ قسم ہیں۔ جو باؤ کاٹے۔ تیج کاٹے۔ آپ کاٹے۔  
پر تھوی کاٹے۔ سہتی کاٹے کہلاتے ہیں۔ وحات۔ چتر۔ موتی۔ مولگا۔ درخت  
گھاس وغیرہ سب ایک اندری جیو ہیں۔ حتیٰ کہ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ خاک میں بھی جیو ہیں  
جبکی صرف ایک جس لاصہ ہے۔ ڈاکٹر بوس نے اپنی تحقیقات علمی سے ہندو مذہب کے  
اس مسئلہ کو سائنس سے تحقیق کر کے دکھایا ہے کہ وحات میں بھی جان ہے۔ ایک  
اندری سے گذر کر چودہ تیز چار پانچ اندری قاب اختیار کرتا ہے جن مذہب کے  
اعتقاد کے مطابق یہ قاعدہ نہیں ہے کہ جیو بکے بعد دیگرے یہ درج حاصل کرتا ہے

لے والے کٹے کے وہ جیو ہیں جن کا جسم ہڈی ہے۔ طلب۔ بکرہ میں بھی جیو ہیں۔ جو بہت اچھے ہوتے  
کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔ اس جوڑھا چلنے کی خلق ہے یہ جیو ہونے کی وجہ سے تیج کٹے کے وہ  
جیو ہیں جن کا جسم لکڑی ہے۔ آگ میں جیو ہونے کی دلیل اس میں گرمی اور بک کا ہونا ہے۔ کیونکہ اُس میں  
گرمی تاب کی وجہ سے آگ کے مٹنے کی طرح گرمی ہوتی ہے آپ کاٹے کے جیو پانی کا جسم والے ہیں۔  
انڈے میں جیو ہونا کی دلیل ہے۔ برتھوی کاٹے۔ چتر میں جیو کی طاقت ہونے سے جیو معلوم و تدبیر مند



دنیا میں جیواننت ہیں جن میں سے بہت سے وقتاً  
 فوقتاً نکلنے حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اور نکلنے حاصل  
 کر کے پھر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیوؤں سے کبھی خالی  
 نہیں ہوتی۔

جن مذہب کی تعلیم کے مطابق یہ دنیا جیوؤں سے ایسی بھری پڑی ہے  
 جیسے کہ گھر اگلی۔ بھر رہا ہے۔ بس اس میں ذرا سی جگہ بھی جیوؤں سے خالی  
 نہیں ہوتی۔ ظاہر ہمارے چاروں طرف اُوپر نیچے خالی جگہ معلوم ہوتی ہے۔ وہ خالی  
 نہیں ہے۔ اس میں لاتعداد جیو بھرے پڑے ہیں۔ یہ سب جیواناد سے ہیں۔ انکو کبھی  
 کسی نے نہیں بنایا۔ چونکہ پُچھل داماد بھی اناد سے ہے۔ اور وہ بھی دنیا بس ایسا ہی  
 بھر پڑا ہے جیسے جیو۔ اس نے جیو اور پُچھل کا انادی سمبندہ ہے۔ گویا ایسا جیسے  
 جیسا کہ سونا اور تیل کان میں اناد سے اکٹھے ہوتے ہیں۔ جیوؤں کی ایسی حالت کا  
 نام ہمیں غلغلی میں نگود ~~جیواناد~~ یا گویا ایسا ہی راستہ ہے۔ ایسا ہی راستہ کے سنے  
~~Indefinite~~ یا گویا تحقیق کے ہیں۔ نگودی حالت میں جیو اور پُچھل  
 کا تعلق کیسے ہوا اس کا جواب یہی ہے جیسے کان میں سونے اور تیل کا جیسے سونے  
 کے لئے کان کی حالت سے پیشتر کوئی حالت نہیں ہے۔ ایسے ہی جیو کے لئے  
 نگود کی حالت سے پہلے کوئی حالت نہیں ہے۔ جیسے سونے اور تیل کا ملاپ اناد سے  
 ہے اور اس ملاپ کا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ ایسے ہی جیو اور پُچھل کا تعلق انادی ہے  
 اور اس کا کوئی کرنے والا نہیں ہے۔ سرگودہ دیوس نے فرمایا ہے کہ نگود کی حالت میں  
 جیو کے پُچھل سے خلا رہتے ہیں اور اگرچہ اس کا پُچھل سے گاڑھا سمبندہ ہے

دیتے وقت کی ہے۔ جس میں وہ ایک آنکھ سے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے  
 دکھلائے جاتے ہیں جنہیں کے مورقی و میان کے وقت کی ہیں۔ ان میں نیا دھتر  
 پدم آسن ہیں۔ اور مورتیسی کبڑگ آسن۔ علاوہ ازیں جینیوں کی مورتیوں پر سندھ  
 ذیل نشانوں میں سے کوئی ایک نشان ضرور ہوتا ہے:-

- (۱) بیل (۳۶) ہاتھی (۳) گھوڑا (۴) بندر (۵) چکواچکوی (۶) پدم (۷) ستیا
- (۸) چاند (۹) گرچھ (۱۰) بچھو (۱۱) گینڈا (۱۲) بھینسا (۱۳) سور (۱۴) سیہ (۱۵) ہجر
- (۱۶) ہرن (۱۷) بکرا (۱۸) اچھلی (۱۹) اکس (۲۰) کچھوا (۲۱) کنول (۲۲) سنگھ (۲۳) سانپ
- (۲۴) شیر۔ یہ نشان چوبیس تیر تھناروں کی مورتیوں کے بالترتیب ہیں

براہ میرے جو بعد رہا ہو سو امی کے بھائی تھے اور چند گشت  
 کے وقت میں ہوتے ہیں اپنی بہت سنگھتا اور ہیک

## چین مورتیاں

۸ شلوک ۴۴ میں لکھا ہے کہ گشتوں تک لہا پہنچا اور چھاتی میں سری آسن  
 نشان۔ شانت مورتی۔ نگن۔ ترہ دجانی، اوستھا اور پوان ایسی مورتی  
 جینیوں کے دیو کی جانی جاتیں۔

اور شلوک ۴۴ میں درج ہے کہ ”جس کے چہروں میں کمل کا نشان ہے  
 پدسن جس کی مورتی ہے گیش سندھ اونیچے شلے ہوئے ہیں۔ اور جو پدم  
 آسن لگے ہوئے ہیں۔ اسے جگت کے تپک کے سامان بدھ کی مورتی ہوتی ہے۔“  
 اگر کسی مورتی کا کوئی رنگ ٹوٹ جاوے گردہ بہت پرانی ہو یا اس میں کسی  
 قسم کے اٹھے دگر بات، بول تو وہ بھی بہت بڑے لائق ہے لیکن اگر ایسی مورتی  
 کا مستک ٹوٹ جاوے تو وہ پوجنے کے لائق نہیں ہے۔ ایسی برتاؤ کا ندی یا سمند  
 میں جہاں بہت گہرا پانی ہو چھوڑ دینی چاہیئے۔ دیکھو دھرم سنگھ و شراد کا چلاو دھکا

اس کا نقشہ کھینچ کر تیار یا جاوے تو وہ بات بہت جلد سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اس لئے  
شاستر اور مورتی میں جغرافیہ اور نقشہ جیسا تعلق ہے۔ اگر شاستر پر میشر کے گن بیان  
کرتا ہے تو مورتی ان گنوں کو *Personification* مجسمہ کر کے دکھلاتی ہے۔

مظہرین! اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ عین لوگ کس طرح کے بت پرست ہیں  
وہ *Idol worship* نہیں کرتے بلکہ *Ideal worship* کرتے

ہیں۔ اور ان ہی کا طریقہ مورتی پوجن درست ہے اور راہِ نجات میں ایک گام ہے۔  
دیگر اہل ہندو کی مورتی پر سناری حالتوں کی تصویریں ہیں۔ ان کے دشمن سے  
سناری ترقی تو ہو سکتی ہے مگر وہ روحانی ترقی میں کچھ مدد نہیں دے سکتے  
اس لئے پرستش گاہوں میں جینوں جیسی مورتیوں کا ہونا ضروری ہے۔ ان مورتیوں  
نے بھارت و ریش کی پڑا لے زانے کی ترقی ثابت کرنے میں بھی بڑا کام دیا ہے۔  
میتے جڑا تیراوا۔ سما تیرا۔ امریکہ وغیرہ میں جو مورتیاں ہیں اور بدھ کی نقلی مورتیاں  
ثابت ہوتا ہے کہ اس ملک کے باشندوں نے کہاں کہاں تک پہنچا اور درمہم پیدائش  
دیکھ کر تو ان کو دنیا و دہکوں سے چھڑایا ہے اگر یہ مورتیاں نہ ہوتیں تو دوسرے سالک  
کے لوگوں کو تامل کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی کافی ثبوت اس امر کا نہ تھا کہ یہ  
ملک جیسی کہیں ترقی پر تھا۔ مورتی پوجن مرد اور عورت دونوں کر سکتے ہیں۔ لیکن عورت  
حیض کے موقع پر پوجا نہیں کر سکتی۔ پوجا کرنے وقت کپڑے پاک ہونے چاہئیں جن  
پٹروں کو پہنے بیٹاب یا پاکا نہ کیا ہو۔ یا ہم بھری کی ہو۔ من کو پہنے پوجا کرنا مناسب  
نہیں ہے۔

بہت سی جگہوں سے جو چرائی مورتیاں نکلتی ہیں۔ ان کو عام طور پر بودھ کی  
مورتی خیال کیا جاتا ہے لیکن ان میں سے بہت سی مورتیاں جینوں کی ہوتی ہیں۔  
جس لئے ہم ان کی شناخت کی داسے آگاہ کرتے ہیں کہ بودھ کی تصویر پائیش

تیسرے شکل میں حاصل کرنے کے اصلی دو درجہ نکالنا چاہیے۔ نوہ پاگل کے سوا کئے  
 اور کیا خطا ہو سکتا ہے۔ اس ہی طرح وہ لوگ ہیں جو مورتی پر جاسکے اصلی درجہ نہیں سمجھتے  
 مورتی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تداکار و مشابہ شکل مورتی دوسرے اتداکار  
 غیر مشابہ شکل والی تداکار مورتی میں شے کے تمام نکار و نشان بنائے جاتے ہیں۔  
 جیسے اپنے امیر میں ملکہ کی اور لاہور میں لارڈ لارنس کی مورتی دیکھی ہوگی۔ تداکار  
 میں مشابہ کار نہیں بنائے جاتے بلکہ صرف ایک نشان سنا دیا جاتا ہے۔ جیسے کہ  
 نقشوں میں شہروں کے لئے بنایا جاتا ہے۔ پرانا کی تداکار و اتداکار دونوں طرح  
 کی مورتی بنائی جاتی ہے۔ اتداکار تو لفظ **ات** سے یا **اک** سوستکا یا **سنیا**  
 سے تعمیر ہوتی ہے۔ جو ہر ایک مشہور کام کے شروع میں یا شادی کے موقع پر ہر  
 ہندو کے ان تقالیوں پر۔ یہ زمین پر بنائی جاتی ہے۔ اور جل۔ چندل وغیرہ۔  
 پونڈا جاتی ہے دوسرے۔ تداکار جو انسان کی شکل میں بنایا جاتی ہے۔ ان کا  
 عالی ہونہ دیکھ رہیں۔ مورتی ہے۔ جو سوگتا۔ سوگارتا۔ سوہتا۔ استیتا وغیرہ  
 صفات کو مورتی کا شکل میں ظاہر کرتی ہے۔

اگر موجد و بدانت مت پر مینور تمام دنیا میں دیا پایا ہے تو جگت کا نقشہ  
 بموجب چین شاستروں کے پرشکار ہے۔ اس لئے پرستور کی مورتی انسان کی شکل  
 کی بنائی جاتی ہے۔ اور عیسائیوں کی انجیل کتاب پیدائش باب اول آیت ۲۶ اور ۲۷  
 میں توصف لکھا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنے منور پر پڑایا ہے۔ اس طرح  
 انسان کی مورتی خدا کی مورتی ہے۔ اور جب پرستور و نیکی ہر چیز میں موجود ہے تو  
 کیا وہ مورتی میں نہیں ہے کیونکہ جو چیز کی شکل میں ہوتی ہے وہ بتوں میں ہی ہوتی ہے  
 بعض شخص یہ کہتے ہیں کہ ہم پرستور کا گن شاستروں سے جان سکتے ہیں مورتی  
 کے بنانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر کسی شے کا بیان کرتے وقت

سمجھنے کے لئے عقل رسا و فہم ذکا کی ضرورت ہے۔ بسن شخص سودی پوجا کی تہدید کرتے  
 ہوئے ایک کہانی بیان کیا کرتے ہیں کہ ایک ساس اپنی بہو کو ایک شوالہ میں سودی  
 پوجن کے لئے لے گئی۔ بہو ہوشیار تھی۔ اس نے جب مندر کے قریب ایک گائے  
 کی سودی دیکھی تو روتاہٹے غن پالے سے دھوئے لگی۔ ساس نے کہا: بہو کیا کرتی  
 ہے۔ بہو نے جواب دیا کہ دودھ دیتی ہوں۔ ساس نے کہا کہ بہو پتھر کا سے دودھ  
 نہیں دیا کرتی اس لئے آگے چل آگے چل کر پتھر کی ایک شریک سودی لے لی۔ بہو  
 اس کو دیکھ کر چنبھ اور بھاگنے لگی۔ ساس نے کہا کہ پتھر کا شیر پتھر کی پوجا نہیں کرے گا  
 آگے چل کر جب وہ دونوں مند میں پہنچیں تو ساس نے کہا کہ شیر پتھر کی پوجا کرے گا  
 آگے ہاتھ حوڑا اور پوجا کر۔ یہ سب کچھ دیں گے۔ اور تیری گنتی کرینگے۔ بہو نے جواب دیا  
 کہ اگر پتھر کی گائے دودھ نہیں دے سکتی۔ اور پتھر کا شیر پتھر کی پوجا کرے گا تو پتھر کے  
 شیر پتھر کی گنتی کیسے دے سکتے ہیں۔ لوگ پیشیل دیتے ہیں مگر اس پر غور نہیں کرتے  
 سودی پوجک اپنے دینا کی سورتی کو ٹکسی اور اس طرح نہیں مانتے جس طرح ایک  
 گائے دودھ دینے والی ہے۔ بلکہ وہ دودھ دیتی تو ایک خیالات کے پیدا ہوئے گا۔  
 ایک کارن مانتے ہیں جس سے کتنی حاصل ہو سکتی ہے جیسے پتھر کی گائے دودھ تو  
 نہیں دے سکتی مگر باقی حل سے بتلائی ہے کہ بہو ہی اصلی گائے دودھ دیتی ہے۔  
 پتھر کا شیر پتھر دیتا ہے کہ میرے جیسا اصلی شیر پتھر داتا ہے۔ اسی طرح جن پر تاپا  
 شکستہ دیتی ہے کہ بہو ہی طرح شانت اور تھا کو پاپیت ہو کر ہی کاتی حاصل ہو سکتی ہے  
 کسی اور طرح نہیں۔ جو گائیاں پتھر کی گائے سے دودھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور  
 اس سے ہمتا کام بن نہیں سکتے وہی سودی سے دھن دولت اور پتھر کی آخر مشن  
 کرنے ہیں۔ مگر گینائی لوگ اس سے ویران کا مین حاصل کرتے ہیں اگر وہ سب میں ویران  
 کا سبق سیکھتے وقت ایک سڑک مٹی کی گائے کے نیچے وٹا لے کر بیٹھ جاوے اور جاسے

دغیرہ۔ سکل پر ماتا۔ اور راجپوت۔ وکرشن جی وغیرہ ہاتھوں کی ہیں جو مورتیک  
تھے۔ اور جن کے نقش قدم پر ہم چلنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو ہم اپنا ادرش بنانے  
ہیں۔ دوسرے دنا زیادہ غور کرتے سے یہ بھی معلوم ہو گا۔ کہ اگر پر ماتا مورتیک ہے  
تو مورتیک شے کو سمجھانے کے لئے بھی مورتی ہی جانی پڑتی ہے۔ جیسے علم ہندسہ  
میں نقطہ کی تعریف کی ہے کہ نقطہ وہ ہے جس کی لمبائی۔ چوڑائی۔ اور گہرائی نہیں ہوتی  
لیکھو وہ ہے جسکی لمبائی ہوتی ہے مگر چوڑائی اور گہرائی نہیں ہوتی۔ لیکن جب ایسی کے  
سمجھانے کے واسطے بورڈ پر نقطہ اور لکیر کھینچے جاتے ہیں تو وہ خواہ کیسے ہی باریک  
بنائے جائیں تاہم نقطے میں لمبائی۔ چوڑائی۔ گہرائی ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے بُتدیوں  
کے سمجھانے کے واسطے مورتی کا بنانا ضروری ہے۔ اگر ہم الفاظ کی جگہ سے بولتے  
ہیں اور مورتیک ہیں کاغذ پر مورتی (حروف) نہ بتاتے تو دنیا کے لوگ کس طرح لکھ  
پڑھے اور قلمند بنتے۔ اگر ہم تیر اندازی سیکھنے کے واسطے نشانہ نہ بناتے تو  
تیر انداز کیسے بنتے ؟

قتیرے امور تیک پر ماتا کا دھیان ہونا ہی ناممکن ہے۔ اسکو ذرا غور سے سوچو  
کیا آپ کسی ایسی شے کا خیال کر سکتے ہیں جس کا کالا پھیلا۔ سرخ وغیرہ کوئی رنگ نہ ہو  
کیا آپ کسی ایسے ذائقہ کو سوچ سکتے ہیں۔ جو کھٹا۔ میٹھا۔ چرچرا وغیرہ نہ ہو۔ ہرگز نہیں  
آپ کے دماغ میں رنگ اور ذائقہ اور شے کے سوا کسی اور شے کا خیال ہی نہیں سا  
سکتا۔ اور جس کا رنگ اور ذائقہ نہ ہو گا وہ مورتیک شے ہوگی۔ کیونکہ رنگ اور ذائقہ مادہ  
کے گٹن ہیں۔ روح کے نہیں ؟

اور یہی تو وجہ ہے کہ دنیا کے مذاہب آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ آیا بیشور  
مورتیک ہے یا امور تیک۔ اور یہی دیا وہ تر مذاہب کے اختلاف کی وجہ ہے۔ اگر لوگ  
ہیں مذاہب کو اسی طرح سمجھیں تو یہی ان اختلافات کو مٹا سکتا ہے لیکن اس کے

پوشا نید لباس پر کلک جیسے دیدے۔ بے عیباں رالبا س عریانی داد  
 برہنہ مورتی پر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ جیسا آسکے دیکھنے سے شائقی  
 حاصل ہوتی ہے۔ ویسے ہی اس کو دیکھ کر فاسد خیالات پیدا ہونے کا احتمال ہے۔  
 لیکن اگر اس پر بخوبی غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ چونکہ وہ مورتی ایک مرد کی ہے۔  
 اس لئے مردوں کو تو آسکے دیکھنے سے خیالات فاسد کا پیدا ہونا محال ہے۔ کیونکہ  
 ایسے خیالات اپنے وسائل کے جنس کو دیکھ کر ہوا کرتے ہیں۔ باقی نہیں عورتیں۔  
 ان کو اس لئے نہیں ہوتے کہ وہ ایسے ہاتھ پاؤں کی مورتیں ہیں۔ جنہوں نے صحبت  
 زمان کو بالکل ترک کر دیا تھا۔ مجھے اس موقع پر ہندو مت کی ایک مثال یاد آتی ہے  
 جو آپ کو سنا تا ہوں۔ ایک دفعہ بہت سی عورتیں ایک دریا میں ننگی امشنان کر رہی  
 تھیں کہ انکے سامنے کو شک دیو جی جینگے رہا کرتے تھے چلے گئے اور ان عورتوں  
 نے کچھ خیال نہ کیا۔ پھر جب وہاں جو کو شک دیو جی کے پتا تھے آگئے تب انہوں نے پردہ  
 کیا۔ اس پر وہاں جی نے اُسے پوچھا کہ کیا بات ہے تب عورتوں نے جواب دیا۔ کو شک دیو  
 جی تو ننگ رہتے تھے اس لئے ان سے پردہ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ مگر چونکہ آپ  
 کپڑے پہنتے رہتے ہیں اس لئے آپ سے پردہ ضروری ہو گیا۔ آپ کا چت دیا نہیں ہے۔  
 کسی کی تصویر کو دیکھ کر اس شخص کی عادات و خصلات کا خیال پیدا ہوا کرتا ہے۔ ان ہی  
 عادات و خصلات کا دل پر اثر ہوتا ہے۔ مثلاً زندگی کی تصویر کو دیکھ کر بد فعلی کے خیالات  
 اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ زندگی خود بد فعل ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو عورت کو اپنے ننگے  
 بچے کو دیکھ کر بھی بد خیالات پیدا ہو جایا کرتے۔ جو بالکل ناہیات ہے۔

مورتی پر بعض اشخاص یہ اعتراض کرتے ہیں کہ امور دنیویک پر میشر کی مورتی نہیں  
 بن سکتی۔ مگر انہوں نے اعتراض کرنے سے پہلے یہ خیال نہیں کیا کہ مورتیں جو ہیں وہ  
 کسی امور دنیویک یا نیک پر اتما کی نہیں ہیں۔ وہ تو رشب دیو جی کی۔ پارسی ناتھ جی کی۔ جہاں جی

جسم تک کے ساتھ محبت انہیں رکھی تھی۔ عریانی اور غیر عریانی۔ نیکی و بدی کے خیال تک کو دل میں جگہ نہ دیکر پورا تھا کو شاریک بندھن اور تعلقات پوشش سے آزاد کر کے صرف خود شناسی ہی میں مصروف رہ کر نجات حاصل کی تھی۔ دیگر یعنی سمت ہی کو اپنا لباس رکھنے والے تب ہی تو ان کا لقب تھا۔ سو تیار فرقہ جو اپنی صورتوں کو مکٹ پہنا تا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کے خیال کے مطابق وہ رشی کپڑے پہنتے تھے۔ کیونکہ دونوں فرقوں میں صورتیاں ایک ہی مہاتماؤں کی ہیں جو دونوں فرقوں کے خیال کے مطابق برہمن ہی رہتے تھے۔ بلکہ ان کا خیال ہے کہ ان کی توتیشی سمو سرن کے وقت کے فوٹو ہیں۔ جن میں اندر کے لگائے ہوئے چھتر وغیرہ کی وجہ سے ان کے سر پر مکٹ معلوم ہوتا تھا۔ مگر دراصل یہ رواج سوتیار فرقہ میں اس وقت سے چلا ہے۔ جس وقت مادہ ہوا چاہیہ نے شری کرشن جی کی صورتی ستھاپن کر کے اس کے سر پر مکٹ رکھا تھا۔ اور مندروں میں بہت سا آرائش کا سامان لگا کر شروع کیا تھا۔ برہمنہ رہنا نہانہ قدیم میں معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے صرف مہن رشی ہی برہمنہ نہیں رہتے تھے۔ بلکہ ہندو مت کے مہاتما بشو جی و شکھا چاریہ وغیرہ بھی عریاں رہتے تھے۔ عیسائیوں کے حضرت آدم و حوا بھی بہشت میں عریاں ہی تھے۔ اور عریانی یا غیر عریانی اور نیکی و بدی (ذو اب و گناہ) میں تمیز نہ کرتے تھے۔ جب انہوں نے نیکی اور بدی کے درخت کا پھل کھایا۔ اور اپنی عریانی کو جاننا تب ہی بہشت سے نکلے گئے۔ مسلمانوں کے ولی اللہ بھی بہت سے برہمنہ رہتے تھے۔ چنانچہ اونگٹ نہا کو وقت میں سرد نام فقیر برہمنہ رہتا تھا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اونگٹ نہا نے سرد کے پاس ایک خلعت بھیجا۔ اور اس کے پہننے کے لئے کہا۔ مگر اس نے اس کا جواب مندرجہ ذیل رباعی میں دیا۔

ما را و مجہ اسباب پریشانی داد

آنکس کہ تہا کلاہ سلطان داد



پھر صفحہ ۵۹ پر لکھا ہے کہ جس طرح لوہا کا اپنی لامبھی کو گھوڑا کہہ دیتا ہے۔ اسی طرح ہم  
 بہتر کی صورتی کو بھگوان کا آکار کہہ دیں گے۔ مگر اسے مشکار نہیں کر سکتے۔ اور اس کے  
 آگے لڈو پڑا نہیں رکھیں گے۔ صفحہ ۶۴ پر لکھا ہے کہ ہم صورتی کو صورتی ضرور مانتے  
 ہیں مگر صورتی کا پوجن کرنا تسلیم نہیں کرتے۔ جہاں کہیں اور سوتروں میں ایسا آتا ہے  
 کہ فلاں شخص نے بھگوان کی پوجا کی وہ کہتے ہیں کہ پوجا کا ارتھ دستی ہے۔ درمیان  
 سے پوجا کرنا نہیں ہے۔ اس پستک کو پڑھ کر جس نتیجہ پر ہم پہنچتے ہیں وہ یہ ہے کہ جین  
 سوتروں سے جینوں میں صورتی پوجا کا رواج ضرور پایا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا  
 ہے کہ پندرہویں صدی بکری میں جب بھٹار کوں کی بہت سی گدیاں قائم ہوئیں۔  
 تب صورتی پوجن کی شکل کچھ سے کچھ ہو گئی۔ بھٹار کوں نے آڈیاں کرانا۔ اس میں جاہلی  
 کے برتن وغیرہ قیمتی چیزیں چڑھانا شروع کیا۔ تو سولہویں صدی میں اس رواج کو بڑا  
 سمجھ کر کچھ لوگوں نے اس کا کھنڈن کیا۔ اور یہاں تک کھینچا کہ صورتی تک کے رکھنے کو  
 جو اس تمام بھگوت کے باعث تھا بڑا بتلایا۔ یہ فرقہ ستمانک باسی اور ڈھونڈ یا کہلایا  
 جن کا مولو ہے کہ (دوہل) ڈھونڈن نکلا برہم کو ڈھونڈ پھرا۔ سب ڈھونڈ۔ جو تو چاہے  
 ڈھونڈنا تو اسی ڈھونڈ میں ڈھونڈ دے یعنی اسے نادان اگر تو پرمیشر کو ڈھونڈنا چاہتا  
 ہے تو سناروں وغیرہ میں مت تلاش کرو۔ اسکو تو اپنے ہی جسم میں جان۔ اور آتما  
 کو ہی پرانا سمجھو۔

جینوں کی مورثی و فتم کی ہوتی ہیں۔ دیگر فرقہ کی بالکل برہنہ اور سو پتیا مبر  
 فرقے کی مورثیوں پر کٹ جوتا ہے۔ دیگر فرقہ کی مورثیں اس لئے برہنہ ہوتی ہیں کہ وہ ان  
 ہاتھوں کی مورثی ہیں جو بالکل برہنہ رہتے تھے۔ اور جنہوں نے۔

تن عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس - جو وہاں پہنے گئے جس کا نہیں انشا سیدھا  
 پر عمل کر کے اور دنیاوی عمارت و صنعت کو۔ اور دنیاوی شیب ٹاپ کو ترک کر کے اپنے

متعلقات تیرا شک نام نہتک ملبودہ سم ۱۹۶۱ء کو اول سے آخر تک پڑھا جس میں  
 مورتی پوجا کرنے یا نہ کرنے پر بحوالہ چین سوتروں کے بحث کی ہے۔ اس کتاب کے  
 دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چین سوتروں کے پستی، اپاشک و سانگ، اباہی  
 گیا تا دھرم کتا۔ بھگوتی جی وغیرہ میں **चइय चइयाणि** **चइय**  
**चैत्यालय चैत्य** جن کی سنکرت ہے مورتی پوجک جینی ان کا ارتھ مورتی اور مندر کہتے ہیں۔ اور تھانک باسی۔  
 ارہنت دیو کی آگیا انھوں نے سنجم پانچے والے گمانی سینے آچار یہ۔ ابا دھیلے  
 اور سا دھو اور منکے رہنے کی جگہ کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ سوتروں میں جہاں  
 مورتی کا ذکر آتا ہے۔ وہاں ”جن پڑما“ الفاظ آتے ہیں۔ گیا تا دھرم کتا میں لکھا ہے  
 کہ درو پدی نے جن پر تما ”پوجی۔ اس کے متعلق سختی جی کہتے ہیں کہ یا تو درو پدی  
 نے جن پر تما سنسار کھاتے ہیں بطور رسم و رواج پوجی ہے۔ یا یہاں ”جن کا ارتھ  
 کام دیو یا مہادیو کا ہے جس کی اس نے پوجا کی ہوگی۔ جیسا کہ ہم چند آچاریہ کرت  
 نام بالا میں لکھا ہے۔

**विमर्गो जितः स्यात् जितः सामान्य केवली।**  
**कंदर्पो जितः स्यात् जितो नारायण स्तथा ॥**

اباہی سوتروں میں جہاں چنپا پوری کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہاں **बह्वे**  
**अरिहन्त चेइम** جت سے جن مندر تھے۔ اس کی بابت سختی جی صفحہ ۶۹  
 پر لکھتے ہیں کہ یہ پانچے چیمے کا ملایا ہوا ہے۔ صفحہ ۶۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس  
 بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دیو لوگوں میں **प्राप्रती** یعنی قدیمی سوتروں میں  
 ہیں۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ دیوتاؤں کا مورتی پوجن جیت جو اریہنے ایک رسم و رواج  
 ہے۔ خاندانی رواج سمجھ کر سمیک درشتی بھی پوجتے ہیں۔ اور متھیا درشتی بھی۔

کو مورتی پوجن کا آپدیش ایسا ہے جیسا کہ چتر وید کا اپنے بنجار میں مبتلا ہونے ہوئے  
 سرعین تیجے کو جو ششائی کھانے کا شوقین ہے۔ شوگر کوڑھ کو نین مل دکنین کی  
 بی بیچنی سے بچی ہوئی، دنیا۔ لیکن جیسے شوگر کوڑھ مل ایک دانا مرین کو نہیں دیتے  
 اسی طرح یہ مورتی پوجن ناک الدنیا کے واسطے ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ کہاوت ہے کہ  
 پرانا سماجی کا پوجا جمل گڑ یا کھیل۔ جب من لاگاپیو سے دھری پٹارے میل۔  
 سوتیا مبراسنا سے کے لٹ بتا زنجیکا کے موجب چندن پٹپ وغیرہ سے پرتما  
 پوجن کرنا شرادک کی ساتویں پرتما تک کہا ہے۔

اور تھ جاترا وغیرہ جین کرنے ہیں وہ سمیکت (صادق الاعتقاد) دی جکے  
 آٹھ انگ ہیں، کا پر بھاؤ نا انگ ہے۔ پر بھاؤ نا کے معنی بڑائی ظاہر کرنے کے  
 ہیں۔ رتھ جاترا وغیرہ سے جین مت کی بڑائی دیکھتا توام پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس  
 موقع پر پوجا وغیرہ پبلک میں کرنے سے تمام لوگوں کو سچا طریقہ پرستش معلوم ہو  
 جاتا ہے۔ اور بیبیوں ستم کی غلط فہمیاں جو بوجنا و اخصیت جین مذہب کی نسبت  
 قائم ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس موقع پر دور دور سے بڑے بڑے پنڈت و ودوان  
 دعا تم آکر دھرم کا آپدیش دیتے ہیں۔ نادائق لوگ اپنے طرح طرح کے شکوک رفع کرتے  
 ہیں۔ ایسے میلوں سے ودیا کی اونچی تجارت کی ترقی۔ ایک دوسرے سے محبت  
 اور میل جل پیدا ہوتا ہے۔ اور دیگر اقوام کے لوگوں کو اس سچے دھرم میں داخل  
 ہونے کا ایک اچھا موقع ملتا ہے۔

مورتی اور مورتی پوجن پر بہت سے اعتراض ہوتے  
 ہیں۔ سب سے پہلے ہمارے استھانک باسی (ڈھونڈی)  
 جینی، بھائی۔ مورتی پوجن سے انکاری ہیں۔ اس کے

مورتی پوجن  
 پر اعتراض

متعلق ہم نے سستی، پار جی جی کی تصنیف کردہ ستیا رتھ چندرا دھرم۔ معروف

ان امشب ہر تہنگانہ نے دکھ دے رکھا ہے۔ اور دنیا میں پھنسا رکھا ہے۔ آپ نے  
ان سب کا تیاگ کیا ہے۔ اس لئے آپ میرے دل سے انکو ہٹا دیں۔ شانتی۔ اور  
ویراگ بھاؤ کو پیدا کریں۔ جیسا کہ دینے تھو جی نے اٹھائی پوجا میں کہا ہے۔ (اول)

(۱) تم کام بنا شک دیو دھیائوں پھولن سول  
لبوں شیل لکشمی ایو چھوٹوں سولن سول  
(۲) یہ آرگہ کیونج ہیئت تم کو ارپت ہوں  
دیانت دیچو شیبو کھیت بھوپ سمرپت ہوں

### مطلب

(۱) اسے پر ماتا! تم شہوت پرستی کے دور کرنے والے ہو۔ اس لئے میں۔  
پھولوں کو جو شہوت پرستی اور سامان میش و طرب کے جزوِ اعظم ہیں۔ آپ کے  
سانے میں کرتا ہوں۔ آپ مجھے زہد و تقویٰ عنایت کریں۔ تاکہ میں دکھوں  
سے رہائی پاؤں۔

(۲) میں نے یہ امشب ہر تہنگانہ اپنے بھلا ہونے کے لئے تیا کی ہیں۔ آپ کے  
کھانے کے واسطے نہیں لایا ہوں۔ آپ تو بھوک پیاس وغیرہ و غیرہ بھگائوں  
سے مبرا ہو میں انکو صرف آپ کے سانے پیش کر کے ملمس ہوں کہ آپ مجھے  
ان سے چھڑا کر نجات ابدی کا دان دیں۔

دنیا دار لوگ دنیاوی میش و عشرت کے سامان سے چاروں طرف سے گھرے  
ہوئے ہیں۔ ان کا دل بہ نسبت خشک و دھیان کے راگ رنگ میں زیادہ لگتا ہے۔  
بزرگوں نے اس بات کا خیال کر کے راگ میں تنہاگ کا آپدیش دیا ہے۔ یہ ایسی تہنجز  
ہے کہ جب انسان حسبِ فشارِ مہار و بحیرہ دل گانا چا پدیش کی استغوثی کرتا ہے۔ اور  
اس طرح ایک گیلیانی پرش سے بھی زیادہ عرصہ المیور کے دھیان میں لگتا ہے۔ دنیا دار

اس ذریعہ سے پشت با پشت تک چلتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی ہدایت ملتی ہے۔ لگہ وغیرہ کی مورتی کے سامنے ہم نے بعض انگریزوں کو ٹوپی اتارتے دیکھا ہے جس طرح انگریز لوگ ٹوپی اتار کر ان بزرگوں کی تعظیم کرتے ہیں اس ہی طرح ہندو اپنے بزرگوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر ان کے آگے پھول وغیرہ چڑھا کر مہنتی تعظیم کرتے ہیں۔ یہ اُن کا پُرانا دیسی طریقہ ہے۔ جینی رشب دیو جی۔ پارس ناتھ جی۔ مہا پر جی وغیرہ کو جن کی وہ مورتیاں بناتے ہیں۔ سکل پر مانتا کہتے ہیں۔ شیو رشب جی۔ کو۔ ویشنورام چندر جی اور کرشن جی کو پریشر جی کا اوتار بتلاتے ہیں۔ جیسا کسی بزرگ کے فوٹو اور مورتی بنانا۔ اور اُس کے آگے ہاتھ جوڑنا اس کی عزت ہے ایسی ہی دیپ۔ دھوپ وغیرہ سے اُس کی پوجا کرنا۔ اُس کی گاڑھی بھگتی ہے۔ جس سے پوجا کرنے والے کا پریم اس بزرگ میں جس کی وہ مورتی ہے بڑھتا ہے۔ عاشق اپنے معشوق کی تصویر کو سینہ سے لگاتا ہے۔ اُسکی انگوٹھی کو چومتا ہے۔ عام لوگ خواہ اُس کو پاگل سمجھیں۔ لیکن یہاں تو دیوانہ بکار خود ہوشیار والا معاملہ ہے اُسکے پریم کو دہی جانتا ہے۔ یہی حال مورتی پوجکوں کا ہے۔ جینیوں کا مورتی پوجن عام ہندوؤں جیسا نہیں ہے۔ جن لوگ جواشیہ مورتی کے آگے چڑھاتے ہیں۔ اُسکا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ مثل اپنے و گجراہل ہنود بھائیوں کے مورتی کو بھوک لگاتے ہیں۔ بلکہ آتمہ قسم کی کاشیا سے جن کو اشٹ دیریدہ کہتے ہیں۔ جوہل۔ چندن۔ اکشت پشپ۔ نئی دید۔ دیپ۔ دھوپ۔ پھل ہیں۔ جن میں سے ہل میں تمام اقسام کے مانکات چندن میں۔ بدن پر لگائے کی خوشبودار چیزیں۔ اکشت میں تمام اقسام کی اجناس پشپ میں ہر قسم کے پھول۔ نئی دید میں ہر قسم کی شیرینی۔ دیپ میں ہر قسم کی روشنی دھوپ میں بخورات۔ اور پھل میں میوہ جات۔ غرضیکہ سب قسم کے سامان پیش آجاتے ہیں۔ بھگوان کی مورتی کے آگے چپن کر کے یہ کہتے ہیں کہ اسے پرماتما مجھ کو سنا رکھی

تب سولہویں صدی بکرمی میں سو تیا سہ فرقتے میں سے لوکا یا ڈو ہونڈیا ست اور دگمبر  
فرقتے سے تارن پنڈت۔ اور ویدک ہندوؤں میں سے کبیر پنڈت۔ نانک پنڈت نکلا۔ جنہوں  
نے مورتی پوجن کا تشدید کیا۔ مورتی پوجن کے تشدید کے کئی باعث معلوم  
ہوتے ہیں۔ اول تو مسلمانوں کا اُس وقت زور ہو گیا تھا جو ہندوؤں کے مندروں  
کو توڑ ڈالتے تھے۔ اور مورتی کے برخلاف تھے۔ دوسرے مورتی پوجا کا اس قدر  
زور ہو گیا تھا کہ لوگ مورتیوں کو مہاتما پرشوں کی صرف مورتی ہی نہیں بلکہ ساکشات  
پر مہیشتر سمجھنے لگ گئے تھے۔ سترہویں صدی میں دگمبرین فرقہ میں سے ایک فرقہ  
تیرہ پنڈت نکلا جس نے بجائے اصلی پھول و مٹھائی وغیرہ کے چانوں کو کسیر میں  
رنگ کر کے ان کو پھول۔ اور دھوپ کو نئی وید کسیر میں رتھے ہوئے کو دیپ قرار دیا۔  
اور تازہ پھولوں کی بجائے خشک پھل بادام وغیرہ مورتی کے آگے بچھانے شروع  
کئے۔ جو لوگ مثل رسم سابقہ اصلی پھول و مٹھائی اور تازہ پھل مورتی کے آگے  
بچھاتے رہے وہ میں منجھی کہلائے۔ انکا مفصل ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

اب اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ مورتی پوجن سے کیا فائدہ ہے تو پہلے ہم  
اُس سے یہ پوچھتے ہیں کہ کسی شخص کے فو تو اترا نہ آنے سے کیا فائدہ ہے۔ اگر یہ  
سامجی جو مورتی پوجن نہیں کرتے۔ سو امی ویا مند کے فو تو اپنے آریہ سماج مند میں۔  
سکہ جو مورتی پوجا نہیں کرتے بابا نانک کی تصویر گوردوارے میں کیوں رکھتے ہیں  
انگریزوں نے جو مورتی پوجا نہیں کرتے لارڈ لارنس کی تصویر لاہور میں۔ بلکہ وکٹوریہ  
کی تصویر امرتسر میں۔ حاج پٹیم کی تصویر دہلی میں کیوں بنوائی ہے۔ رکی کالج میں  
بڑے بڑے پرنسپلوں کی اور بہت جگہ میں بڑے بڑے آدمیوں کی تصویریں۔  
کیوں رکھ چھوڑی ہیں۔ اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے ملک  
دھرم کی خدمت کی ہے ان کی مورتی جاکر ان کی عزت کی طاعت ہے۔ ان کا نام

اُس وقت سے جنہوں میں اگر بھادان وغیرہ سنگار کرتے کارواج بند ہوا۔ اور وہ بھی اپنی مورتی کی اشٹ دربیہ پوجا کرتے گئے۔ اب اگنی کٹا کے بجائے صرف ایک دھوپ دانی رہ گئی۔ جس میں اب تک دھوپ ڈالی جاتی ہے۔ اشٹ دربیہ جو مورتی کے آگے پڑھنے لگے بعض لوگ اُن کو بتروک سمجھ کر شل ویشنوؤں کے گھر لاکر اور پشاد سمجھ کر کھانے لگے اور بعض لوگ اسکو نرالیہ سمجھ کر پوجا رہی۔ مالی وغیرہ مندروں کے لوگوں کو دینے لگے۔ بعض اگنی میں جلائے گئے۔ بعد ازاں ۱۱۹۹ء یا ۱۲۵۶ء بکرم میں مادھواچار یہ ہوئے۔ جنہوں نے شری کرشن جی کی پرستش کا رواج دیا۔ اور ویشنو مندر بنوا کر شری کرشن جی اور مادھواچار جی کی مورتیاں ان میں ستھاپن کرائیں۔ اور مندروں میں نرت یا نچ اکوٹے کا رواج چلایا۔ جب ویشنو لوگوں نے اس طرح اپنے مندروں کو سماجا شروع کیا۔ اور مورتیوں کے بڑے بڑے سنگار ہونے لگے۔ تب اُنکی دیکھا دیکھی جنہوں کے سوتیاہ فرقے نے بھی اپنے مندر شہروں میں بنائے۔ اور بڑی بڑی لاگت کے انکٹ بھگوان کی مورتی پر پڑھانے شروع کئے۔ اور مورتی پوجن بڑی دھوم دھام سے اشٹ دربیہ کے ساتھ ہونے لگا۔ یہاں تک یہ اشٹ دربیہ کی پوجا صرف ارض متول تک ہی محدود نہیں رہی۔ بلکہ دھرم کے دس انگوں۔ آرجو۔ مارود۔ ست شوق وغیرہ کے بھی جو صرف کن ہیں پوجا ہونے لگی۔ جو اب تک جین مندروں میں ہوتی ہے۔ اس طرح جب پوجا سے مراد صرف تعظیم نہیں رہی۔ بلکہ وہ اشٹ دربیہ کے ساتھ ہونے لگی۔ اور مندروں میں ناچ رنگ نرت۔ وغیرہ ہونے لگے۔

۱۔ سوتیاہ چارہ شانتی نیجے جی اپنی پتک مانوہرم سنگتہا کے صفحہ ۴۷ پر لکھتے ہیں کہ سمت بکرم سے پہلے کی تیل کی چوٹی دھرم سوتیاہ مردوں کی پتاؤں میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا۔ اب جلدیادہ فرق ہو گیا ہے وہ دور میں نے ڈالا ہے۔

कियमा राघ बाहिया हव्य पूजा बिधात ॥ ३३ ॥

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنے بچن اور جسم کو سمیٹ کر بنگوان کی طرف لگانے کو  
 درمید پوجا۔ اور دل کو یکسو کر کے بنگوان کی طرف لگانے کو بجاو پوجا کہتے ہیں۔ یا گندہ  
 پھول۔ نیچی دید۔ دیپ۔ دھوپ۔ کشت۔ وغیرہ سے پوجا کرنے کو درمید پوجا  
 کہتے ہیں۔ اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نویں صدی سے پہلے مورتی پوجن  
 اشٹ درمید کے ساتھ نہیں کیا جاتا تھا۔ جس طرح اب ہوتا ہے۔ بلکہ اشٹ درمید  
 کو اگنی گند میں ڈال کر ہوم کیا جاتا تھا۔ اسی طرح کا ہوم کیا جینی اور کیا ویدک  
 دھرمی سب کرتے تھے۔ اور سب آریہ کہلاتے تھے۔ جینیوں اور ویدک دھرمیوں  
 کے رواج ایک ہی تھے۔ سب گربھاوان جنو وغیرہ سنسکار کرتے تھے۔ جو تین  
 وقت صبح۔ دوپہر۔ شام۔ اگنی گند میں ہوم کرتے تھے۔ اگنی ہوتری کہلاتے تھے  
 اس کا مفصل حال جن سین آچاریہ کے بنائے ہوئے آد پران سے معلوم ہو سکتا  
 ہے۔ دسویں صدی تک مندر زیادہ تر باغیچوں میں بنائے جاتے تھے۔ جیسا کہ  
 مسو تیا سبر تحریروں سے معلوم پڑتا ہے۔ جن مندروں میں جو مالی رہتے ہیں۔ وہ  
 اس بات کو صاف طور پر ثابت کر رہے ہیں۔ اور ساگا دھرم امرت سے ایسا ہی  
 معلوم ہوتا ہے کہ سنسکرت بکرمی میں رانج ہوئے ہیں۔ جو سری رام چندرجی کے  
 بڑے بھگت تھے۔ مہنوں نے جینیوں کے سات سو مندر زٹوا لئے۔ میسور کے  
 راجہ ہریال کو جینی سے ویشنوی بنایا۔ جینیوں کو بڑی تکلیف دی۔ اور شہر میں  
 ویشنو مندر بنوا کر رام چندرجی۔ اور لکشمی جی اور ستیا جی کی مورتی ان میں  
 استھاپن کرائی۔ دیپ۔ دھوپ۔ نیچی دید سے انکی پوجا شروع کی۔ اور لوگوں  
 کو رغبت دلانے کے واسطے۔ لٹو۔ پٹیرے بطور پختاؤ کے تقسیم کرنے شروع  
 کئے۔ غالباً انکی دیکھا دیکھی جینیوں نے بھی بہت سے مندر شہر میں بنوائے۔ اور



کئے ہیں اچھا جانتا ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی بالی آریہ سماج اپنی کتاب سیتا رتھ پر کاش کے گیارہویں سٹالس کے بیسیوں پہرے میں لکھتے ہیں کہ مورتنی پوجن پہلے جینیوں نے چلایا۔ یہ درست ہے۔ کیونکہ جین شاستروں میں لکھا ہے کہ بھرت چکرہ رتنی کے گیلان پر آئے مندر بنوائے۔ بھرت کا زمانہ تہذیب کا ابتدائی زمانہ ہے۔ بھرت کے بعد اور جینیوں نے جہا پرشوں کی مورتیاں بنوائیں۔ ابراہن اس طرح انکی تعظیم کر کے دنیا کو گمن کی قدر کرنا سکھایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل ان مورتیوں کے آگے صرف ہاتھ جوڑ کر یا آنکھواشت انگ منسکار کر کے انکی پوجا یعنی تعظیم کیجاتی تھی۔ بعد ازاں پہل پہول وغیرہ اشت دربیہ سے انکی پوجا کرنے کا رواج پڑا۔ پڑانے جین رشیوں شرئی کمد گند آچار یہ شرئی حننت بعد سوامی۔ شرئی پوج پاو سوامی۔ شرئی امرت چندر سوامی کے کلام میں آشت دربیہ سے پوجا کرنے کا صاف طور پر ذکر نہیں ملتا ہے۔ جن سین آچار یہ دجونیوں صدی بکرچی میں ہوئے ہیں، کے بنائے ہوئے آد پڑان میں گر بھاوان وغیرہ سنگکاروں کے موقعہ پر آشت دربیہ آگنی کنڈ میں ڈال کر ہوم دیگ دپو جا کرنے کا ذکر آتا ہے۔ بعد ازاں سری امرت کت آچار یہ کے دجو گیارہویں صدی بکرچی کے شروع میں ہوئے ہیں بنائے ہوئے شراو کا چار میں۔ شلوک نمبر ۱۱۱۳۔ اس طرح آتے ہیں۔

बद्धो विनाड सं को चो द्रव्य पूजति नि गच्छते  
नव प्रानस सं को चो माव पूजापरा तनै ॥ १२ ॥  
गं च प्रसून त्मान्ता य वीप भूपा क्षता धिमि:

پہرے سے یہ مندر رشب دیوی کے مرکب جالے کے بعد بنائے گئے۔ اول میں رشب دیوی کے سر کی پوجا کا نام رکھنے کے واسطے استھان کی بنی۔

اور ناشکر گزار ہو جاتا ہے۔ اور قابلِ تعظیم بزرگوں کی تعظیم اور عزت نہیں کرتا وہ ہمیشہ آفات سے گھرا رہتا ہے۔ اس میں سکھ اور شائستگی کبھی پیدا نہیں ہوتی دکن وان پر مش دوسروں کے لئے متنبہ ہوتے ہیں۔ جب تک وہ زندہ رہتے ہیں۔ لوگ مرنے کی ہوسا کہ اوپر بیان ہوا ہوا کر کے رہتے ہیں۔ خود اتر داتے ہیں۔ اور اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کی مورتی یا بسٹ بنواتے ہیں۔ ایسے بزرگوں کی مورتی بنانے کا رواج ہر ایک ہندو یا فتنہ ملک اور قوم میں ہے۔ اور یہ بہت پرانا رواج ہے۔ پہلے پہل جینیوں نے اپنے تیرتھنگروں۔ رشب دیو جی۔ پارس ناتھ جی۔ جہا بیرجی۔ وغیرہ کی مورتیاں بنائیں۔ اور ایسی جگہ بنائیں۔ جہاں ان بزرگوں نے لاکھوں انسانوں کو دھرم پدیش دیا۔ انکو ان کے فرائض ادا کرنے کی ہدایت کی۔ جیو ہنساکو بنا کر آیا ہے۔ کشہ۔ چوری۔ جھوٹ۔ زنا۔ وغیرہ پاپوں سے متفکر کیا۔ ایسی جگہ اس دیس میں مشری شیکھر جی۔ گرنارجی۔ کوہ آبو۔ شتر بنجی۔ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اور تیرتھ چیتھر کہلاتے ہیں۔ تیرتھ چیتھر کے سنے گھاٹ کے ہیں۔ گویا یہ جگہ ایسی ہیں جہاں دھرم روپی کشتی میں بیٹھ کر جیو سندر سمندر سے پار ہوتے تھے۔ اور سندر کے دکھوں سے رہائی پا۔ نجات ابدی یا مرگ حاصل کرتے تھے۔ یا جہاں دنیا دار مرنے سے بچکا دسا دھوئی، سترادک و سترادکا (چچلہ تیرتھ کہلاتے ہیں) کے درت لیکر اپنا کلیان کرتے تھے۔ ان تیرتھ چیتھروں میں جڑی اچھی اچھی مورتیاں بنی ہوئی ہیں۔ جن کو دیکھ کر انسان کے دل میں ان ہاتھوں کی جن کی وہ مورتیاں ہیں آنکھیں کھلے ہوئے ہوں گے اور ان کی یاد آتی ہے۔ اس کے متھے سے خواہ خواہ ان کی استی و تعریف نکلتی ہے۔ استی کرنے کرنے اس کا اثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان مورتی کے آگے ہاتھ جھٹے لگ جاتا ہے۔ پاؤں پر چڑھتا ہے۔ اس سبب سے جہاں کو وہی شخص محسوس کرتا ہے جو ان کاموں کی جو ان بزرگوں نے

سیکھنا چاہتا ہے تو وہ پہلے دیوار پر ایک سیاہ نشان بنا کر اس پر تیرا تار ہے  
 اور جس وقت مشق ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اُس نشان کو استعمال نہیں کرتا۔  
 اسی طرح جو شخص دھیان لگانے کی مشق کرنا چاہتا ہے۔ وہ بھگوان کی مورتی  
 کے سامنے بیٹھ کر اُسکو اپنے دھیان کا ذریعہ بناتا ہے۔ اور پھر جب مشق ہو جاتی  
 ہے۔ تب اُس کو مورتی کے دُشُن کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ چنانچہ ساتویں  
 گُن استھان میں چڑھے ہوئے مَنی کے واسطے مورتی پوجن کی کوئی ضرورت  
 نہیں ہے۔ کیونکہ اُس وقت وہ خود دیسا ہی جن ہو جاتا ہے۔ لیکن جو شخص ابتدائی  
 حالت تک مورتی بدھن دھیان کا لگانا۔ اور چیت کا ایکو کرنا چاہتا ہے وہ گویا غلام  
 میں تیرھ پیک کر تیرا اندازی سیکھنا چاہتا ہے۔ جو ناممکن ہے۔ اب یہ تو ثابت  
 ہو گیا کہ جن پر تانیک خیالات کے پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ مگر پھر یہ سوال  
 پیدا ہوتا ہے کہ اسکی پوجا کرنے سے کیا فائدہ ہے؟

لفظ پوجا کے اصلی معنی کسی گُن وان کی غرت و تعظیم کرنے کے ہیں۔ جو  
 لوگ اپنی قوم کا۔ اپنے ملک کا۔ یا تمام انسانوں کا آپکار کرتے ہیں۔ اُنکو کسی طرح کا  
 فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اُنکو کہہ دو کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اور ہر ملک میں قابل تعظیم  
 سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اپنی صفات حسنہ کی وجہ سے ہر ایک کا دل اپنی طرف کھینچ لیتے  
 ہیں۔ اور اُن میں خود بخود کچھ ایسی کشش سی پیدا ہو جاتی ہے کہ دوسرے انسان  
 خواہ مخواہ اُن کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں۔ اور جس طرح بھی بن سکے انکی تعظیم کرتے  
 ہیں۔ اُن کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں۔ اُن کے پاؤں میں پڑتے ہیں۔ دیکھ کر کھڑے  
 ہو جاتے ہیں۔ یعنی خدمت کرتے ہیں۔ پھل پھول اُنکے سامنے پیش کرتے ہیں۔  
 وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ پوجا کہلاتی ہے۔ جس قوم میں گُنوان کا ادب و تعظیم کیا جاتا  
 ہے۔ وہ قوم و ملک ہمیشہ خوش حال رہتا ہے۔ اور جو قوم و ملک احسان فراموش۔

پیدا کرنے کے لئے نیک اور عمدہ کارن کی تلاش درکار ہے۔ چنانچہ اربنت دیو کی پرتمادیکھ کر دل میں ویراگ ہوتا ہے۔ اور وہ مورتی اس ویراگ بھاء اور نیک خیال کا کارن بنتی ہے۔ جیسا کہ پنڈت پتو درو اس جی نے مشہری پارشس پوران میں کہا ہے۔ دوہا۔

جن پر نامن جن بہو بندے انتھاناہ      تن بھاؤن کوہنت ہے جن پر تاجک ماہ  
ویراگ مندر تر کہہ شدہ آوے بھگوان      وہی بھاؤ کارن مہا جن بندہ کو جان  
راگ دولیش برجت اہل سکھ دکھ داتا ناہ      درجن دت بھگوان ہیں یہ آ تو اراہ  
پہنی شلپی کرت کر تم جنور بچب اجیت      ندپی سنہی انتر بچے شہ بھاؤن کوہنت  
ترجمہ۔ جن نیک خیالات سے جن کا بندہ ہوتا ہے۔ ان کے پیدا کرنے والا  
بھگوان کی مورتی ہے۔ تارک الدنیا کی تصویر کو دیکھ کر پرماتما کا خیال آتا ہے  
اور یہی خیال پھر مہا جن بندہ کا باعث ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ بھگوان کی مورتی  
الغت اور نفرت سے مبرا ہے۔ نہ کسی کو دکھ دیتی ہے۔ اور نہ شکہ وہ تو  
مثل آئینہ کے ہے۔ بیسے ہیا سیدھایا ٹیر حاشنہ آئینہ کے سامنے کیا جاتا ہے  
ویسا ہی اس میں نظر آتا ہے۔ اسی طرح بھگوان کی مورتی بھی پوجنے والے کو  
اس کے خیالات کے اجر ثمن میں مدد دیتی ہے۔ اگرچہ بھگوان کی مورتی سنگ  
تراش کی بنائی ہوئی مصنوعی شے اور جڑو ستو ہے۔ تاہم دل کے اندر نیک  
خیالات پیدا کرنے کا سبب ہے۔

جس طرح ایک رنڈی کی تصویر دیکھ کر فاسد خیال پیدا ہوتا ہے۔  
ایک بہاؤ شخص کی مورتی دیکھ کر دلیری آتی ہے۔ اسی طرح اربنت دیو کی پرتما  
دیکھ کر نیک خیال اور ویراگ بھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ نیک خیال کو پیدا کرنے کے  
علاوہ پرتمادھیان کو سدھارنے کا بھی کام دیتی ہے۔ جیسے جب کوئی شخص تیرا انداز

اس کے اُسے گدھے پرنا کا کام کیا۔ اور راجندر جی کی استری ستیا جی کو چڑا کر لگیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کا اور اُس کے خاندان کا ستیا ناس ہو گیا۔

غرضیکہ جب بزرگانِ سلف نے عام لوگوں کے سمجھانے کے واسطے مختلف بھاؤں کی تصویریں بنائیں۔ تو انہوں نے میثور کا بھی چتر بنایا۔ جس کا سب سے اعلیٰ نمونہ جین و گہر مورتی ہے۔ جس سے تیراگتا۔ زیروتا۔ آوا سینتا۔ پر م شانتا اور پر م آند تا تکستی ہے۔ اور دیکھنے والوں پر اپنی ان صفات کا اثر ڈالتی ہے جینیوں کی یہ مورتی سکل پر ماتا کی تصویر ہے۔ اور ماخذ دیگر اہل ہنود کی مورتیوں کے سنساری جیون کی یہی اور گڑبھتیوں جیسی نہیں ہے۔ یعنی نہ اس کے پاس استری ہے۔ نہ کوئی ہتیار ہے۔ اور نہ کوئی پوشاک وغیرہ سامانِ عیش ہے۔ دنیا دار کو دنیا دار کی تصویر دیکھنے سے کچھ روحانی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسا تو وہ خود بھی ہے۔ بلکہ اُس کو شانتی حاصل کرنے کے واسطے دیگ مٹی مورتی کے درشنوں کی ضرورت ہے۔ انسان کے نیک و بد ہونے کا دار و مدار اُس کے خیالات پر ہے کیونکہ خیال ہر نیک و بد کام کی سب سے پہلی منزل ہے۔ ہر ایک کام کا سب سے پہلے خیال ہی پیدا ہوتا ہے۔ خیال کے بعد خیال کردہ بات۔ ارادہ اور زبان پر آتی ہے۔ اور پھر اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ کوئی کارن اپنے کارن بدون نہیں ہوتا۔ چنانچہ خیال بھی بغیر کسی کارن کے پیدا نہیں ہوتا۔ جیسے ایک معشوق کی یاد آوری کے کارن اُسکی صفات کا شننا۔ اُسکی آنگوٹھی کا دیکھنا۔ اُسکی چٹھی کا پڑھنا۔ اُسکی تصویر کا دیکھنا ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح نیک خیال کا کارن۔ نیک آدمیوں کی داستانیں شننا۔ اور انہی تصویریں اور فوٹو دیکھنا ہیں۔ ایسے کارن ہر رنگ (ہر رنگی) کارن کہلاتے ہیں۔ اور ان کا ہونا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نیک گمزنے کے بنانے کے واسطے چاک کا۔ انسانوں کو نیک خیالات پیدا

ہیں۔ اس خاص صفت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم ویسا ہی عمل کرتے ہیں۔ اس طرح کی مشق سے وہ صفت ہمارے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ایثار جگتی سے سرسی مطلب ہے۔ اس کے نام لینے سے یہی غرض ہے۔ اس کی مالہ بچنے سے یہی مدعا ہے۔ پریشور ہماری زندگی کا آدرش ہے۔ اور ہماری مندر و پی مندر میں بہتی ہوئی کشتی کے لئے لائٹ ہاؤس ہے۔

## مورنی پوجن

جوجنات کے متلاشی ابھی بقیدی ہیں اور پریشور کی صفات کو اپنے پھل دل میں مگہ نہیں دے سکے۔ ان کے واسطے بزرگان قدیم نے اسکی صفات پر م ویراگتا۔ پر م آندتا۔ پر م شانہی وغیرہ کو : **मोरनी** عجم کر کے اسکی مورنی بنائی ہے جس کو سامنے رکھ کر مجیدی لوگ اسکی صفات کا دھیان اپنے دل میں کر سکتے ہیں بزرگان سلف نے عام لوگوں۔ کہہ سجانے کے واسطے بہت سی مورتیاں بنائی ہیں۔ مثلاً کام دیو کی مورنی۔ بڑی خوبصورت مگر آنکھوں سے اندھی بنائی ہے۔ اس کے ہاتھ میں پھولوں کی کمان دی ہے جبکہ وہ چھوڑتی ہے۔ ایسی مورنی بنا کر لوگوں کو سمجھایا ہے کہ کام دشہوت، کے بس میں ہوا جو آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔ نیک و بد میں تیز نہیں کر سکتا۔ اس کا دل استری کی مٹھی مٹھی اداؤں سے جو ہر کا کام دیتی ہیں۔ گھائل ہو جاتا ہے۔ راون کی مورنی بنا کر اس کے دس سر اور بیس ہاتھ لگائے ہیں۔ اور دس سروں کے اوپر ایک گدھے کا سر بھی لگایا ہے۔ سر خٹکندی کا۔ ہاتھ طاقت کا اور گدھا پورنی کا نشان ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ راون ایک دانا تھا کہ اس میں دس سروں کی عقل تھی اور وہ ایسا زور آور تھا کہ بیس ہاتھوں کی طاقت تھی مگر باوجود

بہشت آنگاہ کہ آزار سے نباشد کسے را با کسے کاوے نہایت۔  
 مگر اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا جیو جو کت کہ چلا گیا ہے۔ ہمارا کیا بھلا کر سکتا ہو  
 اور جب اس کا انضمام دنیا میں نیکی اور بدی کے پھل دینے میں کوئی تعلق نہیں ہو  
 تو اسکی پستش کرنے سے اور اس کا نام لینے سے کیا فائدہ ہے؟ درحقیقت ہر ماتما  
 ہماری آتما کے لئے موڈل ہے۔ وہ ہمارا آدرش ہے۔ جیسے طفل کتب کو اپنا خط  
 درست کرنے کے واسطے کافی سلیپ کی ضرورت ہے۔ کافی سلیپ ہمارا ماتما پکڑ کر ہر سے  
 نہیں لکھواتا۔ نہ ہم کو کچھنے کی لئے کہتا ہے۔ لیکن ہم اس کو اپنا آدرش بنا کر اس کی نقل  
 کرتے ہیں۔ اسی طرح پہلے آداسین اور وینراگ ہوتے ہوئے اور ہمارے کسی کام  
 میں دخل نہ دیتے ہوئے ہمارے لئے ہمارے کلیان کا کارن بنتا ہے۔ جو مذہب  
 آسٹیک کہلاتے ہیں وہ سب ایثور کے وجود سے تو قرار ہی کرتے ہیں۔ اگر ان میں  
 نا اتفاقی ہے تو اسکی صفات کے بابت ہے۔ اور ایثور کے بچنے نام ہیں وہ سب  
 صفتی نام ہیں۔ اور یہ صفتی نام اپنا سنا کرنے والوں نے اپنے اپنے مطلب کے وافق  
 جو وہ اس سے نکالنا چاہتے ہیں رکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً رومی کا طالب اسکو سرب  
 ملکیتان۔ تادویطلق دخیو ناموں سے پکارتا ہے۔ سکند کا خواہش مند اس کو اننت سکند  
 کا بنڈار و منیج سرور بتلاتا ہے۔ گیان کا طالب سرور گیہ و علم عمل نام دھرتا ہے۔ ویراگ  
 پسند وینراگ۔ نہائے کا چاہنے والا نیلے کاری۔ گناہ کی معافی مانگنے والا۔ جیمو  
 کریم۔ دیوالو۔ اور نجات کا متلاشی پریم پریت۔ نپدریشک۔ سرور گیہ۔ اور نہروش کہ سکر  
 اس سے مدد مانگتا ہے جی کہ دشمنوں پر فتح چاہنے والوں نے اس ہم و مرین سے برت  
 دراک دوش سے مہل پرماتما کو اس سرنگبار کرنے کے لئے اتنا لینے والا تک بتلایا ہے  
 ان سب سے یہی ظاہر ہے کہ وہ وراسل ہمارا امیڈین (آدرش) ہے اور جیسا ہم بننا  
 چاہتے ہیں ہم اس کو اس ہی روپ میں دیکھتے ہیں۔ اور اس کا ویسا ہی نام پکارتے





میل کی ہو گئی تو چورسی لاکھ جونیوں سے رہائی بھی ہو گئی۔ جن مرنے کے جھگڑے سے  
 بری ہو گیا۔ بری ہونے کا ہی نام نجات یا نکتی ہے۔ ایسی حالت میں جیو کا نام پر اتنا  
 یا مائیکل ہو جاتا ہے۔ جیسے جی چراغ سے ملکر خود چراغ ہو جاتی ہے۔ اور درخت اپنے  
 ہی سے گس کر آگ ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی انتہا تر اتنا اپنے پہلی سبھا تو میں لگ کر شدہ  
 ہو جاتا ہے اور پرماتما کہلاتا ہے۔ پرماتما کی دو قسمیں ہیں ایک شکل پر اتنا۔ یا جیون ملک  
 دوسرا شکل پر اتنا یا دیہ ملک۔ جیون ملک کی حالت جیو کی اس وقت ہوتی ہے۔  
 جب اسکو کیول گیان ہوتا ہے۔ یعنی جب وہ سب اشیاء کی ہر حالت کو جاننے لگتا  
 ہے اور اٹھارہ دوشوں سے بری ہو جاتا ہے (دیکھو صفحہ ۱۶۵) اس وقت جیسے کہ  
 آٹھ کرموں میں سے چار گھاتیا کرم تو بالکل دور ہو جاتے ہیں۔ اور باقی چار اگھاتیا کرموں  
 کی خاص خاص ہرکرتیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ اس وقت وہ اپنے آخری جسم میں ہوتا جو  
 اور سناری جیووں کو دھرم اپدیش دیتا ہے۔ اور جس رستم پر چلکر اس کو یہ درجہ  
 حاصل ہوا ہے اسکی تعلیم و تلقین دوسروں کو کرتا ہے۔ وید و شاستر اس ہی وقت بنتے  
 ہیں۔ بعض مذہب والے جو پرماتما کو صرف امور نیک مانتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ  
 اس نے وید اور شاستروں کا اپدیش لوگوں کو دیا غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ وید وغیرہ شاستر  
 الفاظ کا مجموعہ ہیں۔ اور الفاظ کا ادا کرنا زبان اور حلق کے بدون نہیں ہو سکتا۔ اس لئے  
 بدون جسم والے پرماتما کے۔ یوں کہیں کہ جیون ملک کی حالت ماننے بدون ایشور کا  
 اپدیش دینا تسلیم کرنا بالکل خلاف عقل ہے۔ جب وہ شکل پر اتنا اگھاتیا کرموں کا  
 بھی ناش کر دیتا ہے اور اویو کرم کو ختم کر کے آخری جسم کا تیاگ کر دیتا ہے تو پھر شکل پر اتنا  
 یا دیہ ملک کہلاتا ہے۔ اس وقت جیو کا تعلق جسم اور کرم سب سے چھوٹ جاتا ہے  
 پاک جیو رہ جاتا ہے۔ اس کا اکالا اپنے آخری جسم کے ساتھ صرف ایک عکس کی مانند رہتا ہے

جب جیو کر مرنے سے رہائی پا کر اور پُنگل سے علیحدہ ہو کر نجات حاصل کر لیتا ہے تو اس جی کا نام جیو آتما سے پر ماتا ہو جاتا ہے۔ جیو کے بلی نڈ گیان کے تین حالتیں ہیں جب اُس کی گیان گتیں پر گیا نا ورن کرم کا گڑھا پر وہ پڑا ہوا ہوتا ہے اور وہ اپنے اور پرانے میں بیٹھ جیو۔ ۲۔ آتما۔ ۱۔ اور پُنگل میں تیز نہیں کرتا۔ پُنگل کو جی آپا جاتا ہے۔ جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والے زن و فرزند کو اپنا سمجھتا ہے۔ کسی کو درست سمجھ کر اُس سے محبت۔ کسی کو دشمن مانکر اُس سے دشمنی کرتا ہے۔ اشیاء و دنیا اور لذات محسوسات کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اصلیت کو نہیں سمجھتا۔ رسی کو بہرم سے سانپ سمجھتا ہے ایسی حالت بے تیزی میں جیو کو بھر آتا یا جاہل کہتے ہیں۔ اور جب وہ بیدار گیان سے جیو اور پُنگل میں۔ نیک و بد میں فرق معلوم کر لیتا ہے۔ اشیاء کی حقیقت سمجھ لیتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ میرا نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن ہے۔ نہ محروم ہے۔ نہ مرد ہے۔ نہ باپ ہے نہ بیٹا ہے۔ بلکہ یہ صرف ایک دنیاوی رشتہ مثل سرائے کے مسافروں کے ہے۔ اور وہ دنیا میں رہتا ہوا۔ دنیا کی اشیاء میں محو نہیں ہوتا کہ نول کے پھول کی طرح جس طرح وہ پانی میں رہتا ہوا بھی پانی سے اوپر ہمیشہ طیفی رہتا ہے زندگی بہر کرتا ہے۔ اور بہرم کو دور کر کے رسی کو رسی سمجھنے لگتا ہے۔ اور اس میں سانپ کا بہرم چوڑ دیتا ہے۔ تو ایسی حالت والے جیو کو انتر آتما یا عارف پوتے ہیں۔ اس انتر آتما کی حالت میں جیو پھلے اکتھے کئے ہوئے کرموں کی زبرد کرتا ہے۔ اور آئندہ کرم باندھنے سے رکتا ہے جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ پھلے اکتھے کئے ہوئے کرم آہستہ آہستہ دور ہو جاتے ہیں جب پھلے کرم دور ہو گئے اور آئندہ باندھے نہ گئے تو جیو اکیلا رہ جاتا ہے۔ اُس کا ساتھ پُنگل سے ہٹ جاتا ہے۔ جب پُنگل سے اور پُنگل روپ

ادوچوتھے پرتماوالے کاکام ہے۔ اُن لوگوں سے کرایا جاتا ہے جو پاک شک بھی کہلا سکتے  
کے لائق نہیں ہیں۔ اس گرو بڑا نتیجہ یہ ہے کہ ان مکمل صرف پہلی پرتما والا بھی کوئی  
ہی نظر نہ تاسے۔ ایسا کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی شخص سبزی کھانا اور رات کا  
بھوجن ترک نہ کرے۔ بلکہ مدعا یہ ہے کہ باقاعدہ دھرم کو پالن کرے۔ جو شخص باقاعدہ  
جاوت وار تعلیم پا کر سند حاصل کرتا ہے وہی تعلیم یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ مکتبی تعلیم  
جہاں نہ کوئی سلسلہ ہے اور نہ قاعدہ۔ تعلیم نہیں سمجھی جاتی۔ جین مذہب پر چلنا۔ اس  
بے قاعدگی ہی کی وجہ سے مشکل ہو رہا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ پہلے آٹھ شول مکتی  
دہارن کئے جاویں اور پھر آہستہ آہستہ اپنی طاقت کے مطابق آگے چلا جاوے۔  
اور گزشتہ آشرم کو چھوڑنا کہ دنیا کا سلسلہ شروع کرے اس طرح میں نے آپ کو ان  
ٹوٹے پھوٹے محفوظوں میں بتا دیا ہے کہ سمیک درشن گیان اور چارتر کے اکٹھا کرنے سے  
مکتی ملتی ہے۔ اسکو حاصل کیا جاوے۔

## نجات یا مکتی

مشددہ مکت یافتہ جیو ہی کا نام پرتما ہے جو انت درشن

انت گیان۔ انت مسکھ۔ انت ویرج والا اجر۔ اور پوتر۔ امور تیک۔ اور

ویراگ ہے۔ وہ سنساری جیو کے لئے موڈل (دھونہ) بنکر اُسکی راہ

نجات میں رہ کر کام دیتا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو اپنی پہچان اور مکتی

حاصل کرنے کے لئے اُسکی پستش واجب ہے۔

میں رہتا ہے۔ اس لئے یہ بان پرست اکثر م کہلاتا ہے۔ اور اس ہی کا نام اپنا دلتک بھی ہے۔ اس کے بعد سنیت آخرم ہے۔ جس میں مٹی یا سادھو ہو۔ تے ہیں۔ جن کو جن کپلی۔ چترنگی۔ ات سرگ لنگی بھی کہتے ہیں۔ اور جو بالکل برہمنہ اور جنگل میں رہتے ہیں۔ ان کے اقسام ریشی۔ مٹی۔ سادھو۔ اور پتی۔ اور پھر ان کے بھی کتنے ہی بھیہا ہیں۔ جن کو شاستروں میں دیکھنا چاہیئے۔ ان کے لئے چوتھا اور آخری پرشارتھ موکش پرشارتھ حاصل کرتا ہے۔

دو گبر فرقہ کے شاستروں کے مطابق شودر چھوٹک تک ہو سکتا ہے۔ ایکاب اور مٹی نہیں ہو سکتا۔ ایکات اور مٹی۔ برہمن۔ اور چھتری۔ اور ویش۔ تین بڑے گل والے انسان ہی ہوتے ہیں۔ سو تیا مبر فرقہ کے خیال میں ہر انسان خواہ وہ کسی ورن کا ہو مٹی تک ہو سکتا ہے۔ لیکن ان کے موجودہ مٹی جن کو وہ مستھا اور کپلی مٹی کہتے ہیں پرگرہ کے پورے تہاگی نہیں ہوتے۔ لہذا دو گبر فرقہ کے خیال کے مطابق انکو چھوٹک کے درجہ تک سمجھنا چاہیئے۔ دو گبر فرقہ میں جن کو مٹی کہا ہے وہ سو تیا مبر فرقہ کی اصطلاح میں ”جن کپلی مٹی“ کہلاتے ہیں۔ جو بالکل برہمنہ اور جنگل میں رہتے ہیں۔ ایسا ہی حال ارجکا کا ہے۔

دوہرم پر چلنے کا راج مارگ دشاہ راہ اور چنہ مرگ، تو یہی ہے کہ پہلے برہجاری رہ کر دین و دنیاوی علوم سیکھے۔ پھر گروہست آخرم میں داخل ہو کر پہلے پاکش شرادک بنے اور پھر شرادک کاپلی برتائیں داخل ہو۔ پھر دوسری میں۔ پھر تیسری میں۔ اور اس طرح درجہ بدرجہ میں ترقی کرے۔ لیکن آجکل یہ سلسلہ بالکل ٹوٹ گیا ہے۔ اور دو گبر فرقہ میں تو کوئی گرو بھی نہیں رہا ہے جو شرادکوں کو سلسلہ وار دوہرم پر لگاوے۔ اس لئے لوگ اپنے من مانا دوہرم کرنے لگ گئے ہیں۔ سبزی کا تیاگ جو پانچویں برتائیں بھی نہیں ہے۔ چاروں قسم کے بھوجن کو راستہ میں کھانا جو چھٹی برتائیں ہے۔ ورت رکھنا جو دوسرے

**سوتک** سوتک یا بچہ کے جنم لینے کی وجہ سے جو اشد تپ مانی جاتی ہے وہ تین طرح کی ہے ایک سرد (SATA) دوسرے پات۔ تیسرے پرشوت۔ جو گرہ تیسرے یا چوتھے پینے گرجا دے اُس کو سردا جو پانچویں یا چھٹے پینے اسقاط ہونے سے پات بعد ازاں بچہ پیدا ہونے کو پرشوت کہتے ہیں۔ گرہ سردا و گرہ پات میں مانا کو صرف اتنے دن تک آئندہ سمجھا جاہئے جتنے پینے کا گرہ تھا۔ پتا وغیرہ صرف اِشنان کرنے سے شدہ ہو جاتے ہیں۔ گرہ پات کے موقع پر ایک روز کا اشویج (پاپاکی) مانا جاہئے ماح طور پر سوتک دس دن تک مان کر گیارہویں روز گھر۔ کپڑا وغیرہ شدہ کر کے مٹی کے چرائے بنوں کو تبدیل کر کے بھگوان کے درشن کرنے چاہئیں۔ گوت کے لوگوں کو سوتک پانچ روز ماننا چاہیئے (دیکھو دہرم سنگرہ شراد کا پارشلوک ۲۵۸ نفاہت ۲۶۱۔ ہندو مت کی رو سے چھتری کو پانچ دن۔ برہمن کو دس دن۔ ویش کو بارہ دن۔ اور شتو در کو پندرہ دن تک سوتک ماننا چاہیئے۔ دیکھو شلوک ۲۶۲۔

**پاتک** کسی کے مرنے کی وجہ سے جو شہر بھی مانی جاتی ہے وہ بھی دس دن تک مشاکر گیارہویں دن مکان وغیرہ صاف کرنا چاہیئے۔ بارہویں روز بھگوان کی پوجا کر کے پاتر یا شراد کوں کو بھوجن کرنا چاہیئے۔ اگر اپنے گھر میں نوکر مر جائے تو تین دن کا پاتک مانے۔ بچہ اگر پیدا ہونے کے دن مر جاوے تو صرف ایک دن کا۔ آٹھ سال تک کی عمر کے بالک کا پاتک آٹھ روز کا۔ سادھو کے مرنے کا ایک دن کا۔ اور گھوڑے گتے وغیرہ جانوروں کا جب تک اُن کو ٹٹھا کر باہر نہ بیجا یا جاوے پاتک ماننا چاہیئے۔ دیکھو دہرم سنگرہ شراد کا پار۔ زیادہ حال مہین گرتھوں میں دیکھو۔ یا جو کچھ جہاں رواج ہو ویسا کرو۔ سوتک پاتک میں بھگوان کی پوجا کرنی منع ہے۔ مگر درشن کرنا منع نہیں ہے۔

دسویں پر تہا تک گرہ بہت آشرم ہے۔ گیارہویں پر تہا والا ایک چمک جگمل

والی عورت کے چھوٹنے سے آنکھوں کا مریض اندھا ہو جاتا ہے۔ پکوان وغیرہ چیزیں  
خراب ہو جاتی ہیں۔ اور مہیضہ وغیرہ کا رنگ بے رنگ ہو جاتا ہے۔

لہذا حیض والی استری کو مناسب ہے کہ وہ ایام حیض میں گٹھا کے آسن پر  
سووے۔ صاف من کوکے یکسو میٹھی رہے۔ کسی سے نہ بولے اور نہ کسی کو چھوٹے  
نوک کا منتر پڑھتی رہے۔ دن میں نہ سووے۔ مالتی ہو گری یا کند پھل کی پیل ہاتھ میں رکھے  
دہی دودھ کا استعمال نہ کرے۔ سرمہ و تیل کا استعمال نہ کرے۔ زیور نہ پہنے۔ آئینہ میں  
اپنا منہ بھی نہ دیکھے۔ دن میں ایک دفعہ اپنے ہاتھ پر پتہ پتہ پتہ لیکر بھون کرے۔ اگر دولت  
کے برتن میں بھون کرے تو اسکو آگ سے شدہ کیا جاوے۔ اگر اس کا کوئی دودھ پیتا  
بچہ ہو اور وہ اسکو چھوٹے تو صرف پانی چھڑکنے سے اور اس سے بڑا۔ اشٹنان کرانے  
سے شدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص حیض والی عورت کے ہاتھ کا بھون کر لیوے تو اس کو  
ایک دو دن کا آپہاس کرنا مناسب ہے تاکہ کوئی بیماری نہ ہو۔

حیض کے دن تین گئے جاتے ہیں۔ اگر سورج غروب ہونے سے پہلے حیض  
آ جاوے تو اسی روز سے تین دن شمار ہونگے ورنہ اگلے روز سے۔ تین دن تک اشٹنان  
کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ چوتھے دن چھ گھڑی دن پڑھے اشٹنان کر کے کپڑوں  
اور سوکھی چیزوں کو چھنا چاہیئے۔ (دوہرم سنگو شرا کا چارادھیہ۔ و شلوک ۴۷) میں لکھا  
ہے کہ چوتھی رات استری کے ساتھ بھون کیا جاوے۔ ورنہ اس کے بدکار ہونے کا اندیشہ  
ہے۔ پانچویں دن اشٹنان کر کے کپڑے تبدیل کر کے مندر میں پوہا کرنا اور کھانا بنانا چاہیئے  
اگر کسی عورت کو حیض ہونے سے اٹھارہ دن کے اندر پھر حیض آ جاوے تو وہ صرف  
اشٹنان کر کے شدہ ہو جاتی ہے۔ اور اٹھا رہیں دن سے اکیسویں دن تک حیض  
ہونے سے دو دن اور اکیس دن کے بعد ہونے سے تین دن ناپاک رہتی ہے۔ (دیکھو  
تروہنا چار سوم سین سوری کرت)

سلمانک وغیرہ دھرم دیبان میں اپنا وقت گزارے۔ دسویں اور گیارھویں پر تہا شکر الہی کی انٹریں کلاس ہے۔

**استری دھرم** شرادک کے جو گیارہ پر تھا اور پر بیان کئے گئے ہیں یہ صرف مرد کے ہی واسطے نہیں ہیں۔ بلکہ ان پر عمل کرنے کی عورت کے لئے بھی ہدایت ہے۔

عورت جب دسویں پر تہا تک کے ورت پالتی ہے شرادک کا کہلاتی ہے۔ اور جب گیارھویں پر تھا میں داخل ہوتی ہے تب اشکو اور جبکا ڈریہ پکا کہتے ہیں۔ اور جبکا اپنے پاس صرف ایکہ سطحہ ساٹھی اور پچھی اور کنڈل رکھتی ہے اور سر کے بال فوج ڈالتی ہے۔ اور چھوٹا کاک کی طرح بھکشا سے بھون کرتی ہے۔

**پد بھو کے فرائض** اگر کوئی استری اپنے پہنے کرموں کی وجہ سے بچہ ہوا ہو جائے تو اسکو جو مناسب ہے کہ شرادک اور ت ومارن کرے۔ تمام زیورات کو اتار دیوے۔ دھوئی پہنا کرے۔ اور پر کے کپڑے سے پیشانی کو ڈھانپے رکھے۔ ہار پائی پر نہ سو یا کرے۔ سر نہ لگایا کرے۔ آئینہ یا تیل لگا کر اٹھان نہ کیا کرے۔ اپنے پی کا شوک نہ رکھے ورنہ رو دے۔ کوئی قصہ کہانی نہ سنے۔ تینوں وقت کوئی ستوت پڑھا کرے۔ یا شاسترٹ نا کرے۔ یا جاپ کیا کرے۔ بارہ بجاؤ نا کا وچار کیا کرے۔ جہان تک اپنے سے بنے دان بڑیا کرے۔ مقوی غذا نہ کھایا کرے۔ دن میں صرف ایک دفعہ بھون کیا کرے۔ پان کا استعمال نہ کرکھا کرے۔ اگر ان باتوں پر عمل ہوگا تو اسکی زندگی دھرم و سنجھ سے گزرے گی۔ ورنہ اس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے (دیکھو ترو رناچار)

**حیض والی استری کا دھرم** عورت کو جو ہر ماہ حیض سہ ماہ ہے وہ صرف اندام نہانی سے ہی نہیں آتا۔ بلکہ ان دنوں میں اس کے تمام سام سے ایک قسم کا خراب مادہ نکلتا ہے اس لئے اس کی چھوٹی ہونی اشیاء منا پاک ہوجاتی ہیں۔ اور ان کے استعمال سے بیماری کا کا اندیشہ ہے۔ لہذا دھرم سنگرہ شرادک کا چار دس یا ۶۶ میں لکھا ہے کہ حیض

کرتا تھا۔ وہ پہر کو بھون کے لئے جو بلائے جاتا ہے اس کے یہاں چلا جاتا ہے۔ پہلے سے  
نوتہ نہیں ملتا۔ اور نہ یہ کہتا ہے کہ فلاں شے پکاتا۔ نویں پر تھامیں نوتہ بھی مان لیتا تھا۔  
اور یہی کہہ دیتا تھا کہ فلاں شے بولا لینا۔

**ادیشٹ تیاگ پر تھا**۔ شرادک کی گیارہویں اور آخری پر تھا۔ ادیشٹ تیاگ نام ہے  
اودیشٹ نام اُس اہار کا ہے جو کسی کے لئے بنایا جاوے۔ چنانچہ اس پر تھا۔ والا کسی کے  
بلائے سے بھی کسی کے یہاں کھانا کھانے نہیں جاتا۔ بھون کے وقت مٹی کی طرح جاتا ہے  
جو ملگتی کے ساتھ کھانا کھلاوے اُس کے ہاں کھا لیتا ہے۔ بند دروازہ کھولتا نہیں۔  
آواز کر کے مانگتا نہیں۔ اس پر تھا۔ اے شرادک کی دو قسم ہیں۔ ایک چھوٹک۔ دوسری  
ایک۔ چھوٹک وہ جو سفید کو پین اور کھنڈ بستر و کس رکھے۔ اپنی مچھہ ڈال دے۔  
سر کے بال تنہی۔ یا استرے سے کتروائے۔ ایک ماہ میں چار دن وہ پرب کے دن  
چار دن مسم کا بھون تیاگ کر لباس کرے۔ چٹھہ کر یا اپنے ہاتھ میں رکھ کر۔ یا برتن میں  
لیکر کھانا کھاوے یا ہاتھ میں برتن میں لئے ہوئے گڑبستی کے گھر میں اُس کے سمن  
تیک جاوے اور کھڑا ہو کر دھرم لا بھجہ کہے۔ اگر وہ آہار کے لئے کہیں تو لیوے۔ ورنہ  
دوسرے گھر چلا جاوے۔ اُس کو اختیار ہے خواہ وہ ایک ہی گھر بھون کر لیوے خواہ  
پانچ گھر تک مانگ کر اخیر گھر بٹھکر اور پانی لیکر بھون کر لیوے۔ دو برتن۔ ایک آہار  
دوسرا پانی کے لئے رکھے اور گڑ کے پاس ورت لیوے۔ اور گھر کو چھوڑ کر شہہ یا مندر  
میں رہے۔ سپر ش شودر اس کا برتن۔ اور برہمن۔ کشتری۔ دییش۔ پشیل وغیرہ وہاں  
کے برتن رکھے۔

ایک وہ جو صرف ایک کوٹین بھیجی اور کنڈل رکھے۔ شرادک کے گھر جا کر اکشہ  
مان کہے۔ کھڑا ہو کر بھون کرے۔ صرف ایک برتن پانی کے لئے رکھے۔ ہاں نوج  
ڈالے۔ جنگل میں رہے وہ دوسری گرمی کی تکلیف برداشت کرے۔ پلو میں پانی پیوے



میں آجاویں (دہی گوڑ بڑھ چاری۔ جو پچھلے مٹی جو کرنا ستر پٹھیں اور پھر پریشہ سہنے کے قابل نہ ہو کر گھر واپس آجائیں۔) جس کے سر پر چوٹی اور چھاتی چھوٹی ہو۔ سفید یا لال کپڑے پہنتے ہوں۔ اپنے گھر پر یا دوسرے گھر کھانا کھاتے ہوں۔

ساتویں پر تھالا لائٹ شک بڑھ چاری ہی ہوتا ہے اسکو چاہیے کہ بچہ بولنے وغیرہ آرام دہ بستروں پر نہ سوتے۔ پان نہ کھائے۔ ہمیں کپڑے نہ پہنے۔ نہ گار نہ کرے۔ جسم پر تیل وغیرہ نہ لگائے۔ کڑی کی دانت نہ کرے۔

**آرنجہ تیاگ پر تھالا** آٹھویں پر تھالا آرنجہ تیاگ ہے جس میں ہر قسم کا لین دین چھوٹا ہوتا ہے۔ اس پر تھالا اپنا مال و متاع اپنے لڑکوں کے سپرد کر تھوڑا سا روپیہ اپنے گزارہ کے لئے اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ مگر اس سے کوئی لین دین نہیں کرتا۔ دھرم کے متعلق آرنجہ اس کے رہتا ہے۔ دنیاوی کاموں کا آرنجہ نہیں رہتا۔  
نوٹ۔ زندگی مارگ کا شروع یہاں سے ہو جاتا ہے۔

**چہر گرہ تیاگ پر تھالا** نویں پر تھالا چہر گرہ تیاگ ہے۔ اس کا دہارنے والا ہر قسم کے سامان دنیا کا تیاگ کر صرف ضروری ہلچل پوشیدہ فی و برتن کو رکھ لیتا ہے۔ اور اکیلے گھر میں یا دھرم شالہ میں رہ کر رات دن دھرم دھیان میں گزارتا ہے۔ کسی کے بلانے سے بھوجن کرتا ہے۔

نوٹ۔ چھٹی پر تھالے نویں پر تھالک کے شرادک کو ہم شرادک کہتے ہیں۔ گویا نویں جماعت تک شرادک کی بائبل کلاس ہے۔

**انومتی تیاگ پر تھالا** دسویں پر تھالا انومتی تیاگ والا شرادک کسی کو دنیاوی کاموں کے متعلق صلاح تک نہیں دیتا۔ اس سے پہلے خود تو نہیں کرتا تھا مگر صلاح مشورہ دیدیا

ان کو کرت۔ کمارت۔ انومو ذما میں قریبے =  $۳ \times ۱۲ = ۳۶$

۱۸۰ =  $۵ \times ۳۶ =$  ان کو پانچ اندریوں سے ضرب دد =  
(کینڈک مباحثت میں پانچوں اندریوں کی پہچانتا ہوتی ہے)

۱۸۰۰ =  $۱۰ \times ۱۸۰ =$  ان کو دس قسم کے سنگاروں سے ضرب دو تو =

۱۸۰۰۰ =  $۱۰ \times ۱۸۰۰ =$  ان کو دس قسم کے کام چیشٹل سے ضرب دو =

دس قسم کے سنگاریہ ہیں (۱) شریہ سنگار کی نگلی پٹی سے آرہ تہ کرنا۔ (۲) سنگار زیور کپڑے سے جسم کا آرہ تہ کرنا (۳) ہاسیہ کرٹیا۔ یعنی ہنسی مغل کرنا۔

(۴) سنسنگ باجھا لینے خواہش مباحثت (۵) وٹے سنگاپ۔ یعنی مباحثت کا ادا دہ

کرنا (۶) شریہ نمیکش یعنی عورت کے جسم کو دیکھنا (۷) شریہ منڈن۔ یعنی جسم کو ٹیکا وغیرہ

لگا کر سہانا دہ (۸) دان۔ یعنی عورت کو خوش کرنے کے لئے کوئی تھنہ دینا (۹) پورب رت سمرن۔ یعنی پہلے پیش یا دکرنا (۱۰) سن پنتا۔ یا من میں مباحثت کا خیال کرنا۔

دس قسم کے کام چیشٹیاہ ہیں۔ (۱) پنتا۔ استری کی فکر دس درشن اچھا۔ استری کے

دیکھنے کی خواہش۔ (۲) دیگہ اسواس۔ آہ کرنا (۳) شریہ آرتی۔ جسم میں پٹیر معلوم کرنی

(۴) شریہ داو۔ شریہ میں جلن پیدا ہونا (۵) مسنا گنی۔ باضہ کم ہو جانا اور کھانا نہ پچنا۔

(۶) مورچھا۔ غش آجانا۔ (۷) مدن مت۔ دیوانہ ہو جانا (۸) پران مسندھیہ۔ پران نکلنے

کا ششہ کرنا (۹) شکر موچن۔ رنزال ہو جانا۔

برہم چاریوں کی پانچ قسم ہیں (۱) آپ نے برہم چاری۔ جوہ سال کی عمر میں جینی

لیکھ پیر گردل میں جا کر دیا پڑھتے ہیں (۲) اوکیشا برہم چاری۔ جوہ دن کسی نہیں دہان

کے شاستر پڑھ کر گریہ استرم میں داخل ہوتے ہیں (۳) اونسب برہم چاری۔ جو پہلے

چھٹلک ہو کر شاستر پڑھیں۔ اور پھر لوگوں کے کہنے سے یا کسی اور سبب سے گریہ استرم

فورا تھے ہو جاتی ہے چوٹھی کے کھانے سے جلندھر روگ ہو جاتا ہے۔ مٹھی سے کھانج اور کٹھنک ہو جاتا ہے۔ رات کو سو سو ج نہ ہونے سے کھانا پیہ میں منہم ہوتا ہے۔ اس سے رات کو کھانا نہ کھانا بیماری اور گناہ دونوں سے بچا تاہ۔ رات کھانا۔ جہا بھارت ومار کنڈھے پڑاں میں بھی منع کیا ہے۔ اور بودھ مت کا چٹا شیل بھی یہی ہے۔ اس پر تادالادن کو مباشرت بھی نہیں کرتا۔ دن کو مباشرت کرنے سے کمزوری زیادہ آتی ہے۔ جو شخص رات کو بھوجن نہیں کرتا اس کے ایک سال میں چھ ماہ کے بپاس کا قہل ہوتا ہے۔

برہم چریہ پر شکر [شرادک کی ساتویں جاعت: برہم چریہ پر تپا کہلاتی ہے۔ جب شرادک اس میں داخل ہوتا ہے تب وہ اپنی استری کے ساتھ بھی بھوک نہیں کرتا ہے۔ وہ جن۔ بچن۔ کائے۔ رکت۔ بکارت۔ انو موونا۔ ہر ج سے استری بھوک کا تیاگ کرتا ہے اور شیل کی نو باڑ پالتا ہے (۱) جہاں استری رہتی ہو وہاں نہ رہتا (۲) محبت کی نگاہ سے عورت کی طرف نہ دیکھتا (۳) محبت آمیز گفتگو نہ کرنا (۴) سنگھڑ نہ کرنا (۵) عورت کے بہتر نہ سونا (۶) سابقہ عیش یاد نہ کرنا (۷) مقوی غذا نہ کھانا (۸) عشقیتہ فقہ کہانی نہ چہنلہ سننا (۹) شکم سیر ہو کر بھوجن نہ کھانا۔ جیسا کہ زراعت کو بریشیوں کے حملہ سے بچانے کے لئے کھیت کے گرد باڑ بنانی جاتی ہے ویسی ہی شیل دودھ قائم رکھنے کے لئے یہ نو باتیں کار کا کام دیتی ہیں۔

برہم چاری شیل کے اٹھارہ ہزار بیدوں کو پالتا ہے جو اس طرح پر ہیں:-

استری جسکو دیکھ کر غمیش پیدا ہوتی ہے۔ چار تسم کی ہوتی ہے۔

دیونی دوجا منشی دوجرت (پشتونی دجیوان) اچیتن لینے

لکڑی۔ پتھر۔ کاغذ۔ وغیرہ کی تصویر =

۲

۱۳

ان کو تن۔ بچن۔ کائے۔ تین میں غرب دو = ۳ × ۳ =

کو کھاتا ہے تو برائے اسک کر کے کھاتا ہے۔ پراسک کو کھانے سے مراد جیورہت کر کے سے ہے۔ وہ چیز کو توڑ پھوڑ کر یا آگ میں پکا کر یا دھوپ میں خشک کر کے۔ یا نمک یا کھانی کھا کر کی جاتی ہے۔ اناج پس کر یا بھن کر۔ دھان کٹ کر پھل پک کر پراسک ہو جاتا ہے۔ دہرم سنگرہ شراد کا چارادھکار ۸ شلوک ۶ اس کے مطابق موسم یا آنگ یا کسی اور طرح پکایا ہوا پھل چھت تیاگ پر تھالا لکھا سکتا ہے۔ اور کچے پانی میں لونگ وغیرہ ڈال کر پی سکتا ہے۔ پانچویں پرتھو الے کے صرف اندری خیمہ سے پران خیمہ نہیں ہے یعنی وہ پرتھو اور جیوڑوں کا کھات اپنی ضرورت کے مطابق کرتا ہے۔ مگر اپنی زبان کو فرسے سے روکنے کے لئے ان کو جیسا کا تیا جبکہ وہ چھت ہے نہیں کھاتا۔ اور نہ کسی کو کھلاتا ہے تیو بڑو تر بھگوتی کے چھٹے سنگ میں لکھا ہے کہ دھان۔ جوار۔ کنگنی۔ مٹر۔ اجرو۔ یہ پانچ اناج۔ ادد۔ مٹر۔ مسور۔ بزل۔ مونگ۔ ارڈو۔ کلثہ۔ وچنا۔ پانچ سال بعد اسی۔ کر۔ کوہا۔ کنگنی۔ ارل۔ سن۔ برسوں۔ سات سال بعد اچت ہو جاتے ہیں بنو ابھی تین سال کے بعد پھر پوسنے سے نہیں آگ سکتا۔

پانچویں پرتھو تک جگنید شراد کہلاتا ہے۔ یعنی پانچویں پرتھو تک شراد کہلاتا ہے۔

کی براتری کلاس ہے۔

شراد کی چھٹی پرتھو راتری بھوجن تیاگ ہے۔

اس میں چاروں قسم کا بھوجن۔ دیکھو صفحہ ۲۶۳

راتری بھوجن تیاگ پرتھو

و دوا میتھ تیاگ پرتھو

تیاگ کرنا چاہتا ہے جس شخص کے راتری بھوجن تیاگ ہے وہ دوسرے کو بھی رات کو کھانا نہیں دیتا۔ اور رات کے وقت کوٹے پیٹے۔ جھاڑو دینے وغیرہ کا لاکھ نہیں کرتا رات کو بھوجن لیکھنے۔ اور کھانے میں بہت سے چھوٹے چھوٹے جیوڑوں کا جو کہ کھجور سے نظر نہیں آتے گھات ہوتا ہے اور بہت دفعہ بڑے بڑے جیو بھی بھوجن میں گر جاتے ہیں جن کے کھانے سے بہت مضر کسر من بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کبھی کھانے سے

۳۵-۱۶-۹-۵-۴-۳-۱- اکثر والے کسی مشترک جاب کیا جاتا ہے۔ ۳۵- اکثر والا  
متر نوکا مشترک ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۸ کتاب ۱۶-

۱۶- اکثر کا مشترک

अरहंत सिद्ध आइरिया

उबकाया साह ।

अरहन्त सिद्धा चत्तरी पाध्याय सर्व साधु भोगे ।

नमोऽर्हसिद्धेभ्यः अरहंत सिद्ध

असि आ उ सा अरहंत सिद्ध

یا سلامیک کرستم وقت بارہ بجائو ٹالا کسی اور ستونی کو بڑھا اور اپنی آستنا کا پتھر روپ  
وہاڑا چاہیے زیادہ دیکھو صفحہ ۲۳۱

سلامیک کو کشادرت میں بھی شمار کیا ہے اور یہاں علیحدہ پر تعامی بیان کیا  
ہے اس کا تفاوت اتنا ہے کہ کشادرت والا اششی و چودش وغیرہ پرب دونوں میں تو  
سلامیک ضروری کرتا ہے مگر باقی دونوں میں اس کا نیم نہیں ہوتا۔ گریسا ایک پرتما والا  
ہر روز تین وقت سلامیک ضرور کرتا ہے۔

پروشد و پرباس پرتما چوتھی پرتما پروشد و پرباس ہے۔ اس پرتما والا ہر اششی

وچو کش کو تا عمر کبھی جب تعیل صفحہ ۲۳۳ ورت کرتا ہے۔ ورت تو دوسری پرتما  
والا بھی کرتا ہے مگر اس کی نیم نہیں ہے۔ اس پرتما میں صرف یہی بات زیادہ ہے۔

سخت تیاگ پرتما شریک کی پانچویں جماعت تیاگ نام ہے اس پرتما والا کوئی

پچی سبزی۔ ساک۔ شلخ۔ کند۔ پھول۔ جڑ۔ بیج۔ وغیرہ کوئی شجر جو دالی ہو یا

جس میں پیدا ہوئے کی طاقت ہو نہیں کھاتا۔ ٹھنڈا پانی نہیں پیتا۔ کسی پھل کو منہ سے

نہیں کھاتا۔ خشک ایلچ بھی جس میں لہو یا مائے کی طاقت ہو نہیں کھاتا۔ جب ان چیزوں

اس طرح پہلی جماعت واسے شراؤک کی کارروائی جسکو وارثنگ شراؤک کہتے ہیں۔ ختم ہوئی۔ اس کا سب سے بڑا کام اپنے اعتقاد کو ٹھیک کرنا۔ چاروں انویوگوں پر تہا نو یوگ۔ چزانیزوگ۔ کرنا نو یوگ۔ دریا نو یوگ۔ شاستروں کو پڑھ کر گیان حاصل کرنا اور میتھا آچرن کا چھوڑنا ہے۔ نشپر درشن کے حاصل ہو جانے سے وہ اپنی آتما کو شدہ۔ مجرہ۔ گیا یک۔ ویزاگ۔ آندانی۔ نرغن۔ اپنی برناموں کا کرتا اور بھوگنا مانتا ہے اور خود ہمیشہ آند میں رہتا ہے +

**ورت پرتما** ورت پرتما شراؤک کی دوسری جماعت ہے۔ اس درجہ میں مایا۔ متھیا۔ ندان۔ تین شلیہ چھوڑ کر بارہ ورتوں کا پالنا ہوتا ہے۔ یعنی وہ کسی ورت کو باہر کے دکھا دے سکے تھے وہ پرتما کہلائے کیئے نہیں کرتا۔ اس کا نام مایا ہے وہ ورتوں کو پالتا ہوا پیشہ نہیں کرتا کہ وہ معلوم ان سے کچھ فائدہ ہو گا یا نہیں۔ اس کا نام متھیا ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ مجھے ان کے کرنے سے سہرا وغیرہ مل جائے چل میں بہت سے دیوتھاؤں سے بھوگ کروں اور بہت سے دیوتاؤں پر حکومت کروں۔ اس کا نام ندان ہے بارہ ورتوں کی تفصیل اس طرح پر ہے +

پانچ انو برت۔ تین گن برت۔ چار شکشا ورت تفصیل صفحہ ۲۰۸ نہایت ۲۳۶ دیکھو ورت پرتما والا۔ شراؤک ان کو معہ اتی چاروں کے کرتا ہے۔ اگر کوئی اتی چار لگ جاوے تو پراپتیت لیتا ہے۔ تین گن برت اور چار شکشا ورت کو سات شیل بھی کہتے ہیں +

**ساما یک پرتما** ورت پرتما کے بعد تیسری ساما یک پرتما ہے۔ اس پرتما واسے کو دن میں تین دفعہ صبح۔ دوپہر۔ شام۔ کو کم سے کم ایک اتر مہورت یعنی ۸۴ منٹ اور زیادہ جس قدر عرصہ تک چاہے ساما یک کرنی ہوتی ہے۔ ساما یک میں چن بانی چن دھرم۔ چن پرتا پنچ پوشی۔ چن مندان نو دیوتاؤں کو بندنا کی جاتی ہے۔ اور پنچ پوشی باجک

**پانچ اومبر پھل کے اتنی چار** - اجان پھل - بدن چھوڑی سپاری پھل کا کھانا۔

**جوتے کے اتنی چار** - جو کھینٹے ہوئے بھی کسی کو نہ دیکھنا۔ لوٹری نہ ڈالنا۔

سٹانہ لٹکانا۔ تاس اور بھینڈ بھی شرط لٹکا کر نہ کھیلنا۔

**رندھی بازی کراتی چار** - رندھی کا ناچ نہ دیکھنا۔ اس کی روائش کی جگہ نہ جانا۔

اور رندھی بازوں سے صحبت نہ رکھنا۔

**چوری کے اتنی چار** - محصول چگی نہ مارنا۔ رشوت نہ لینا۔ کسی کا حق نہ مارنا وغیرہ۔

**فحکار کے اتنی چار** - آٹے یا دہی کے مرغے وغیرہ کی بھینٹ نہ دینا۔ اور کاغذ

یا مشائی کے جانوروں کو نہ توڑنا اور نہ کھانا۔

**چرہ ستری کے اتنی چار** - کنواری سے صحبت نہ کرنا۔ گندھرب بیاہ نہ کرنا۔

**راتری بھوجن کا اتنی چار** - جو پہلی پر تھوڑا لایا جاتا ہے وہ پہلے سے کھو گھڑی دن

رہنے کے بعد اور دو گھڑی صبح ہونے سے پہلے بھوجن نہیں کرتا۔

علامہ انیس گیارہ نمبر شراد کا چار کے بموجب پہلی پر تھوڑا دے شراد کو ۲۲

ابکس یا تاخوردنی اشیا بھی جن کی تفصیل صفحہ ۲۲۸ پر درج ہے نہ کھانی چاہئیں

ان میں سے بہت سی اشیا اور بیان ہو چکی ہیں یہاں انکو ایک جگہ کر دیا گیا ہے۔

۱۔ بیاہ کی چھ قسمیں ہیں ۱۔ گندھرب بیاہ۔ ۲۔ حوریت مرد کا محبت کے میں ہو کر والدین کی بلا مرضی پوشیدہ

طہ پناہ میں بیاہ کر لینا ۳۔ سر بیاہ۔ جو سے کی شرط میں بارگرا اپنی لڑکی دوسرے کو دینا (۴)

۴۔ کھس بیاہ۔ دوسرے کی لڑکی نہ بدعتی چھین کر اپنے گھر میں ڈال لینا (۵) ۵۔ پٹلیج بیاہ۔ چھل کپٹ

سے دیا کے ذور سے کسی کی لڑکی کو لڑا لیا جاتا (۶) ۶۔ آرش بیاہ۔ بن ہاسی رشی دہیمنوں کے ہینو

کے نہیں اپنی کنیا کو دوسرے بن ہاسی رشی کے لڑکے کے ساتھ ایک گائے یا بچھڑا دیکر بیاہ دینا

۷۔ چاروت بیاہ۔ والدین کی رضامندی سے بچوں کے سامنے جو بیاہ ہو ان میں سے پہچاوت بیاہ

جانز باقی نامہ تریں۔

فرمایا ہے اور جس کی کچھ مٹوڑی سی نشیب کا حصہ ہے اس کتاب میں کی ہے۔ ویسا ہی ماننے کو کہتے ہیں۔ سمیک درشن کا ہی نام آخیکا ہے اور سمیک گیمانی یا سچے مشرود بانی کو ہی استیک کہتے ہیں۔ اور جو بڑے اعتقادی یا مبتدیانہ کو ناستیک سچے اعتقادی یا سمیکتی میں ۴۸ مول گن اور ۱۵۰ ترگن پائے جانے چاہئیں۔ ۴۸ مول گن اس طرح ہر ہیں۔ سمیک کے آٹھ رنگ دیکھو صفحہ ۱۶۸۔ آٹھ دیکھو صفحہ ۱۷۲۔ تین موڑنا دیکھو صفحہ ۱۷۲۔ چھ انارے تن دیکھو صفحہ ۱۷۴۔ آٹھ سمیک وغیرہ دیکھو صفحہ ۱۷۵۔ سات بیہ یا خوف دیکھو صفحہ ۱۶۹۔ پانچ اتی چار بہت بنا دیکھو صفحہ تین ٹلیہ دیکھو صفحہ ۲۳۹۔ اور ۱۰۵۔ ترگن جسنی ہیں۔ پانچ اور کاتیاگ تین مکار کاتیاگ دس تین تیاگ۔ پانچ اتی چار جو ۴۸ مول گن میں شمار کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔ شنکا۔ کانشا۔ پچکشا۔ انیہ درشنی چرسنا انیہ درشنی رسنستو لیکن یہ آٹھ انگوں میں ہی آگئے ہیں۔ بعض شاستروں میں ان کو الگ گنا ہے۔ انیہ درشنی چرسنا ان اور انیہ درشنی رسنستو۔ ایلوہ درشنی نام انگ کے بعد ہیں۔ پاکشک مشراوک کے پانچ ادسرتین مکلا اور سات ویس تیاگ اتی چاروں کے ساتھ نہیں تھا پہلی پر تادالے کے پیتیاگ اتی چاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اتی چار اس طرح ہیں۔ اس کے اتی چار۔ چرم کے رکھے ہوئے برتن کا گہی۔ تیل۔ پانی وغیرہ۔ یا چڑے کے اونا چھال وغیرہ کا چھو اہلج و اہل۔

بہنگ۔ گانجہ۔ وغیرہ لٹے کا تیاگ۔ آٹھ پہرے

**مد یا شراب کے اتی چار**

زیادہ کا چار و مرتبہ۔ دہی و چھاپہ۔ پھولی گل ہوئی چیز کا گہی۔ شرابی کے ہاتھ کا چھو

ہوا جو جن و پانی +

جن پہلوں سے چھوٹے چھوٹے جیو علوہ نہیں

**مد ہو یا شہد کے اتی چار**

ہو سکتے۔ جیسے کو بھی۔ کھار و خور و ان کا تیاگ۔ اور شہد کو کسی دوا وغیرہ میں بھی استعمال

نہ کرنا +



وہ چند مضامین میں داخل کا امتحان لیتے ہیں۔ اسی طرح جین مذہب کے اچار یہ اور گرو شراوک دہرم میں داخل کرنے سے پہلے یہ معلوم کرتے ہیں کہ آیا اس شخص میں شراوک دہرم گرن کرنے کی قابلیت ہے یا نہیں اور وہ قابلیت آٹھ مول گرن کے معہ اتنی چار پالن جو بارسمیک کے دبارن اور سات ویسوں کے تیاگنے کی مشق سے پائی جاتی ہے۔ جو شخص ان میں قابلیت حاصل کر لیتا ہے اسکو نٹھک مٹرا دک کے درجہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ شراوک دہرم یا گربہت دہرم اس ہی کا نام ہے۔

**شراوک کی گیارہ پرتما**  
شراوک دہرم گیارہ درجوں میں تقسیم کیا ہے (۱) درشن سمیک پرتما (۲) درت پرتما (۳) سلاک پرتما (۴) پوسٹہ پرتما (۵) ہوت تیاگ پرتما (۶) واسن تیاگ پرتما (۷) بہم چر یہ پرتما (۸) کرنجہ تیاگ پرتما (۹) پرگرہ تیاگ پرتما (۱۰) فومتی تیاگ پرتما (۱۱) اوشٹ سمن بہوت پرتما۔ جن کی تشریح اس طرح ہے۔

**درشن پرتما**  
درشن پرتما دارک سکول کی پہلی جماعت ہے۔ اس میں نیاوہ تر شروان یا اعتقاد کی درستی کی جاتی ہے۔ اور اس ہی وجہ سے اس کا نام درشن پرتما ہے کیونکہ درشن سے مراد جین فلسفہ میں اعتقاد سے لی ہے۔ اعتقاد جھوٹا و سچا دو طرح کا ہوتا ہے۔ چنانچہ مین فلسفہ میں سچے اعتقاد کو سمیک درشن یا صرف سمیک اور جھوٹے اعتقاد کو متعیا درشن یا صرف متعیا کہتے ہیں۔ پھر سچے اعتقاد یا سمیک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بیوہار سمیک۔ دوسرے نچہ سمیک۔ بیوہار سمیک سچے دیو۔ سچے گرو۔ سچے دہرم کے ماننے اور جھوٹے دیو۔ جھوٹے گرو۔ اور جھوٹے دہرم کے چھوڑنے کو کہتے ہیں سبائی پچان کے لئے دیکھو صفحہ ۱۶۵ لغات ۱۶۸۔ بیوہار سمیک تو درشن پرتما میں داخل ہونے سے پہلے پاکش کی حالت میں ہی ہو جاتی ہے۔

درشن پرتما میں داخل ہو کر نچہ سمیک حاصل ہونی چاہیے۔ نچہ سمیک سچے دیو (جس کو آپت بھی کہتے ہیں) کے فرمائے ہونے سات تھوں کے سروپ کو دیا انہوں نے

جہاں دانش شائستوں نے دوزخ میں بھگتنا بتلایا ہے۔ اسکی پاشنی شکل آتشک سوزاگ  
 وغیرہ اس ہی غالب اور اس ہی دنیا میں مل جاتی ہے۔ اس موزی دوزنا کاری کے  
 کھلے ہوئے کے واسطے مندرجہ ذیل منتر ہے۔ جس کے بار بار چپنے سے اس کا اثر  
 دور ہو سکتا ہے +

### سو یا اسم۔ از و ہرم پر کیٹا

اگیا نی کہنت کچ کنکم کنک جھوی  
 اگیا نی کہنت جگ امرت کورس گنڈ  
 اگیا نی کہنا ربنہ دیکھ دیکھ تر جی مانے  
 اگیا نی اگیا نی متی و پریت دیکھے سب  
 ترجمہ اگیا نی تو بہستان کو رنگ زعفران کا ہوا ہوا سونے کا گھر اجتماع ہے۔ مگر  
 اگیا نی کے نزدیک وہ صرف ایک مانس کا نو نظر ہے۔ اگیا نی اندام نہانی کو ابجیات  
 کا چشمہ جانتا ہے۔ مگر اگیا نی اسکو ناپا کیوں کی کان بھرتا ہے۔ اگیا نی کنول جیسے چرم  
 کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر اگیا نی جانتا ہے کہ یہ تو کف خون اور ماس کے سولے  
 کچھ نہیں ہے۔ اگیا نی کو ہر چیز الٹی ہی نظر آتی ہے۔ مگر اگیا نی اور شیا کی حقیقت  
 کھاننے والے ہیں وہ صرف راہ نجات ہی پر چلتے ہیں بعض آدمی سوال کیا کرتے  
 ہیں کہ زندگی بازی اور دوزنا کاری کو سات دینوں میں علیحدہ علیحدہ کیوں کہتا ہے۔  
 یہ دونوں پر استری میں آجاتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ کلت کے لحاظ سے یہ ہر دو  
 باتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ کسی کو زندگی بازی کی اور کسی کو خانگی بازی کی لت ہوتی ہے۔  
 اس طرح پاک شک شرادک کے فرائض بیان کئے ہیں۔ پاک شک شرادک کا درجہ لیا  
 ہے جیسا کہ رشی کلج کے پرپہل اپنے کلج میں داخل کرنے سے پہلے یہ جانا چاہیے  
 ہیں کہ آیا یہ لو کا ہمارے کلج میں تعلیم پاتے کے لائق ہے یا نہیں۔ اس واسطے پہلے

دان کے سمیپ رہے گن گرام دہی۔

گھر کی شکنج سونی چوری کو دین جان۔

خج ناری بن پر ناری دوشس سہنی۔

اسی نگر نائیکا کو بچھے جو کہاوے سلوہ۔

اس کو ملا پنی سوہیا پانی کھئی۔

ترجمہ۔ نڈی بازی میں ساتوں دسین کا پاپ لگتا ہے۔ دھن کا جوا نسل بہتا ہے

اُس کو تو قمار بازی سہو۔ بوس و کنار کو ماض خوری جانو۔ مباشرت کرنے کو شکار

کے برابر فرض کرو۔ چونکہ اپنی عورت سے پرشیدہ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے چوری

اور چونکہ وہ اپنی عورت نہیں ہے اس لئے زنا کاری ہے۔ اس کی صحبت سے تمام

نیک صفات مٹا دیتے ہو جاتی ہیں۔ اس کا ترک کرنے والا زرا پند شمار کیا جاتا ہے۔

شکار میں پانچ اندری جیو کا گھات ہے۔ اس لئے ممنوع ہے۔ جو شخص دوسرے

کی تکلیف کو پتی تکلیف جیسی جانتا ہے وہ ہرگز اس کا عادی نہیں ہو سکتا۔ ہندو دھرم

میں تو کسی جائدار کو ایذا پہنچانا بہت ہی بُرا کہا ہے۔ اہل اسلام کے ہاں بھی بہت اللہ

خدا کا گھر ہر آدمی میں خون گراتا منع ہے۔ مگر افسوس کہ یہ جانعت کعبہ تک ہی محدود

رکھی جاتی ہے۔ یہ نہیں سوچا جاتا کہ اگر خدا حاضر و ناظر ہے تو تمام دنیا اس کا گھر ہے

جس میں خون گرنے کی سخت مانعت ہے۔ نہ کہ صرف کعبہ میں۔ عیسائیوں کا چشما گم

شرعی ہے مگر خدا کسی کو قتل اور فیج نہ کرو۔ کیا اچھا ہو اگر

ہمارے ہمارے شکاری ہمارے بیگناہ حیوانات کے اپنے جذبات چوانی کا شکار نہیں کیے

جسے ہیکس کھلے پیرا نہ گرا تو کیا مارا

جسے موزی کو مارا نفس نامہ کو گراما

چوری کو ہر مذہب دولت میں منع کیا ہے۔ تشریح لا حاصل ہے زنا کاری کا

پتے ہی دھو شیشے میں سندھ نہ دیکھ کی اکن۔ بجکتی دیکھ انجھاڑ۔ (زوجہ) دوس  
 دغلام، پتا دمالہ رکھت ہیں ایک سامان۔ نفع نہیں آوت سمجھ بھجار۔ جبری ہے .....  
 پڑا ہوانالی کے بیچ۔ اور مکہ میں مٹوئے سوان لکٹا، ڈوڈشا ایسی ہو رہی تب بھی  
 کاؤ تیرا وہی کان (زیادہ تیرا کرے ہے ہرم ہی بیکار۔ جبری ہے .....  
 نکل کا دھرم۔ بڑوں کی عزت۔ سب پڑاٹے خاک۔ بکتا ہے بے تنگی اور دامن  
 کرتا ہے چاک۔ نہیں سو جے وہ جو ہے سدا۔ جبری ہے .....  
 چاند میر کئے شش پیاو۔ تیاگو یہ آگہ مول (پاپ کی جڑ) پر گھٹ دوش و بکھت  
 ہیں اس میں اس کے سر پر وصول چلے لے کر آخر کار۔ جبری ہے ..... فقط  
 رنڈی بازی کے بدترین اظہار من الشمس ہیں۔ جس شخص کو یہ جبری لت لگ جاتی  
 ہے گھر سے محبت تو اس کو باکل نہیں رہتی۔ اپنی عورت۔ خواہ وہ کیسی ہی خوبصورت  
 اور بھلی مانس ہو جبری گھنے لگ جاتی ہے۔ رنڈی کی فرمائشوں کے پورا کرنے میں  
 روپیہ بہاؤ کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ تو آتشک و سوزاک وغیرہ ملک مرض لگ جاتے  
 ہیں۔ دہرم کرم سب جلتے رہتے ہیں۔ بیکش (خوردنی) و ابکش (ناخوردنی) کا خیال  
 نہیں رہتا۔ توگ رنڈی باز کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ شراب نوشی۔ مانس خوری  
 وغیرہ جبری عادتیں پڑ جاتی ہیں۔ چنانچہ اگر اس کا نام اتم العیوب رکھا جاوے تو بجا  
 ہے شندہ جالاساتوں عیوب تو اس میں ظاہر ہی موجود ہیں۔ جیسا کہ ہندت منو پرا  
 جی نے دھرم پرکیشا میں کہا ہے ۛ

سو یا اس

دھن کو بناس ہوئے سوئی ٹووت کرم جانو۔  
 جنہیں کوئے دھو مانس دوشس لہی۔  
 بھوگ جو کرت ناما بھانت سوئی کھیت کم

تک کا جوئے میں ہارنا ہر ایک کو معلوم ہے۔ اور پھر اس کا جو آخری نتیجہ جنگ مباحثات جس نے بھارت کو غارت کر دیا۔ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

مانس خور کا کو ترک کرنا ہندو مت کا اصول ہی ہے۔ عاقبت انڈیشا ہل سلام صوفی وغیرہ بھی اسے جڑا جاتے ہیں۔ عیسائیوں کی کتاب پیدائش (جو نبیل کا ایک حصہ ہے) سے بھی مانس خوری کی ممانعت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ خدا نے حضرت آدم کو پیدا کر کے اس کو بلیغ عدن میں رکھا تھا۔ اور فرمایا تھا۔

*Beddeth, I have given you every herb bearing seed, which is upon the face of all the earth, and every tree in the which is a fruit of a tree yielding seed to you it shall be for meat.*

ترجمہ۔ دیکھو ہم نے تم کو تمام روئے زمین کے درختان و نباتات عنایت کئے ہیں۔ جن سے بیج اور بیج سے وقت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب تمہاری خوراک ہونگے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کی خوراک نباتات ہے۔ نہ کہ مانس۔ علاوہ انہیں انسان کے جسم منہ۔ اور دانتوں کی بناوٹ مانس خور حیوانات جیسی نہیں ہے۔ حیوانات میں سے صرف وہ جانور مانس خور ہیں جو زبان کے ذریعہ پانی پیتے ہیں۔ جیسے شیر اور کتا وغیرہ۔ جو حیوانات گھونٹ بھر کر پانی پیتے ہیں جیسے بندرہ وغیرہ وہ بھی مانس خور نہیں ہیں۔ چونکہ انسان جو کھشرف المخلوقات کہلاتا ہے اور جانتا ہے کہ

اے یار کیسکو جو کوئی کل پائے گا | یہ یاد ہے وہ بھی نہ کل پاوے گا  
اس دایرہ کائنات میں سنے پکڑا | جو آج کو کسے گا وہ کل پاوے گا  
شربتِ نبوی کے بارے میں منہ نہ ذہل چند سطور قابل ملاحظہ ہیں۔

لائی ڈھن پلو۔ تال تو اہلی طرز۔ نہ کروں کیا نتیجہ کو اسے باد بہار  
جڑی ہے مدر کی پشکار۔ مہ بھی۔ ویرج۔ مان اور دولت ناش ہوت ایکبار۔

اسٹھان کرے۔ جہاں ندی یا مٹاب کا پانی بہت گہرا ہو اور وہ ہوایا دھوپ سے مس  
ہو تا چو تو وہ جل اسٹھان کرنے کے لائق ہے۔

بادل کا جل جو ہوا سے گرم ہوتا ہو۔ وہ پانی جو قطر کے ذریعے صاف کیا جا رہا ہو  
یا دھوپ سے گرم ہو اور اس سے پراسک جل یا صاف پانی کہتے ہیں۔

**نشأت و لیس** [اس کے علاوہ اس کو مناسب ہے کہ اگر دوسات و لیسوں میں

سے کسی کا عادی ہو تو اسکو بھی چھوڑنے کی کوشش کرے۔ وین **मसम**  
شوق یا لبت کا نام ہے۔ اکثر آدمیوں کو مندرجنیل سات و لیسوں میں سے کسی بھی  
قسم کے وین کی عادت پڑ جاتی ہے۔ سات و لیسوں کا نام اس طرح ہے (دو +  
جوا کھینٹا۔ ماس۔ ویشیا وین۔ شکار۔ چوبی۔ پندنی۔ زن۔ ساتوں۔ پاپ۔ نوار +  
یہ اس قسم کی بد عادتیں ہیں کہ انسان ان میں لگ کر باقی سب باتوں کو قبول جانتا ہے  
سات دن ان ہی کا خیال رکھتا ہے۔ ہر وقت ان ہی میں لگتا ہوتا ہے اس کو کسی اور  
کام کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی ہے اس لئے جن شخصوں کو دھرم کی راہ پر چلنا  
منظور ہے ان کو چاہیے کہ وہ پہلے ان عادتوں اور خراب شغلوں کو بھی آہستہ آہستہ  
کم کرے۔ ماس اور شراب کا تباہ کن تو پاکشک شراب تین سکڑ میں پہلے ہی کر چکا ہے  
اب پانچ بد عادتیں اور باقی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی اس میں ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ  
ان کو بھی چھوڑنے کی مشق کرے۔ بعض آدمی یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ ماس اور شراب  
کو پہلے تین سکڑ میں اور پھر سات وین میں دو دفعہ کیوں شکار کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان  
دو چیزوں میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو سخت جیو ہنسا اور دوسری بری لت۔ تین  
سکڑ میں تو ان کو بلوٹا ہنسا کے شمار کیا ہے۔ اور سات و لیسوں میں بہ لحاظ بری  
لت کے +

ان میں سے چار کھینے کو ہر شخص برا جانتا ہے۔ پانڈوں کا اپنی بہتری درپدی

ایسا کرنے سے جو ہنسنا نہیں ہوتی۔ پانی کا چھان کر پنا صرف میں مت ہی کی ہدایت  
 نہیں ہے۔ بلکہ منو سمرتی اور حیلے اشلوک ۴۶ میں بھی لکھا ہے کہ **नस्युतं तमसमिद**  
 اور بودھ مت میں بھی ایسی ہی کہا ہے۔ پاکشک شر اوک کو چاہیے کہ وہ جتنی المقد کھڑتری  
 بھوجن کا بھی تیاگ کرے۔ بھوجن کی شاستروں میں چار قسم بیان کی ہیں۔ (۱) کھادیہ۔ (۲) شیار  
 جو متھوک جو سکرے کی غرض سے کھائی جاویں۔ جیسے روٹی۔ پوری۔ کچوری۔ مٹھائی  
 وغیرہ (۲) سوادیہ۔ جو ذائقہ کے واسطے کھائی جاوے۔ جیسے پانچ۔ الاچی۔ پان۔  
 سپاری وغیرہ (۳) لینے۔ جو چاٹی جاوے۔ جیسے ربڑی۔ پیسی۔ دوانی۔ وغیرہ (۴)  
 پٹے۔ جو پی جاوے۔ جیسے دودھ۔ پانی وغیرہ۔ بعض شاستروں میں ان کے بہانے  
 (۱) اس یعنی روٹی وغیرہ (۲) پان و پانی وغیرہ (۳) کھادیہ۔ لڑو وغیرہ مٹھائی (۴)  
 لینے۔ ربڑی وغیرہ لکھے ہیں۔ ان میں سے پاکشک شر اوک کے لئے ساگلہ و ہرم امرت  
 کے تیکائیں صرف رات کو اٹلن کھانے کی ممانعت بتلائی ہے۔ ہماری رائے میں بھی  
 یہ ٹھیک بات نظر آتی ہے۔ کیونکہ ایک مہندی سے رات کو پانی کا تیاگ کرنا اس کے  
 لئے ایک مشکل کا پیدا کرنا ہے اور یہ بات رواج کے مطابق بھی ہے۔ کیونکہ بہت سے آدمی  
 رات کو صرف اٹلن کھانا چھوڑ دیتے ہیں اور پانی دودھ وغیرہ پی لیتے ہیں۔ پاکشک  
 شر اوک کو مناسب ہے کہ اگر اس شہر میں جس میں کہ وہ رہتا ہے۔ بھگوان کا مندر ہو تو ہے  
 دیو کا شردھان کرنے کے لئے ہر روز صبح جن پرتھکا کاوشن بھی کیا کرے۔ اور بھگوان کی  
 پوجا کرنے اور اپنی تپستی قائم رکھنے کے لئے ہر روز پراسک جل سے اشنان کیا کرے  
 جیسا کہ ہرم سنگھ و شراد کا چارادھکار و شلوک ۵ تا ۵ میں مرقوم ہے جہاں لکھا ہے  
 کہ چونکہ بھگوان کی پوجا وغیرہ کے لئے گرہستی کو اشنان کرنا ضروری ہے۔ اس لئے مناسب  
 ہے کہ صاف جگہ میں جہاں کوئی جیونہ ہو چھانے ہونے یا منٹروں کے ذریعہ صاف  
 کئے ہوئے جل سے اپنے بال اور دانت دھو کر اور پورب یا انتر کی طرف منہ کر کے ہر روز

دہرم کے رستہ چلنا چاہیے۔ یا کوئی اجین جین مت دھارن کرے۔ وہ تین مکار اور  
 پانچ اومبر کا موٹا تیاگ ضرور کرے کیونکہ ان آہٹوں اشیاء کا استعمال بہت سے  
 چھوٹے چھوٹے چیزوں کی ہنسا کا کارن ہے۔ ان میں ظاہر اہنسا نظر آتی ہے۔ ان کا  
 قوسے روحانی پیدا ہوا ہوتا ہے۔ ریگنٹشو وغیرہ ویدک شاستروں میں یہ اشیاء دلوں  
 و بلی و جگر و معدہ کے لئے بالخصوص مضر بتلائی ہیں۔ ان کے ترک بدوں کوئی شخص  
 شراوک کہلائے گا مستحق نہیں ہو سکتا۔ ان کا تیاگ محل گن یا بنیادی صفت کہلاتا  
 ہے۔ جیسے بدوں بنیاد کے مکان نہیں بن سکتا۔ اسی طرح ان کے ترک کے بدوں  
 شراوک نہیں کہلا سکتا۔ یعنی جو شخص ناس۔ شرب۔ شہد۔ گولر وغیرہ میں آنکھوں سے  
 جیر ہنسا دیکھتا ہو ابھی ان کا تیاگ نہیں کر سکتا۔ وہ دیا دہرم ہانسنے والا سرائیگی دیہ لفظ  
 شراوک کا بھاتا ہے، کیسے ہو سکتا ہے؟ ساتھ ہی ساتھ اسکو مناسب ہے کہ وہ حتی  
 المقدور چیزیں باہمی پالے۔ اور صبح و شام دو وقت پینچ پیشی کی استی روپ نوکا منتر  
 ایکسی اور ستوترا کا باطنی کیا کرے تاکہ وہ ہوا سمیکت پاں سکے۔ پینے اس کو  
 سچے دیو۔ سچے گرو۔ سچے دہرم کا اعتقاد ہو سکے۔ جل کو صاف پکڑے میں جو میل کھیل  
 نہ ہو اور جو ۳۶۵۔ انگلیں ملے۔ اور ۲۴۔ انگلیں چوڑا ہو۔ یا جو برتن کے منہ سے تین گنا چوڑا  
 ہو چھان کر استعمال کرے۔ چھنا ہوا جل صحت کے لئے بڑا مفید ہے۔ بعض کیرے  
 جو غیر پینا پانی پینے سے اندر چلے جاتے ہیں بڑی بڑی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ ناروہ  
 ایسی ہی بے اعتیالی سے ہوتا ہے۔ بعض آدمی یہ کہتے ہیں کہ پانی چھانے میں ہنسا  
 ہوتی ہے۔ کیونکہ چھنے ہوئے چوبانی سے طلحہ ہو کر مر جاتے ہیں۔ اس کے لیے جین  
 مت میں یہ ہدایت ہے کہ دلوں میں دو گنٹے ایک اوپر ایک نیچے لگوانے چاہئیں  
 پانی چھان کر اور پھلنے کو دو ہر کردہ پانی پھر کنوئیں میں اس ڈول کے ذریعہ پہنچانا چاہئے  
 اور نیچے کنٹے میں دوسری رسی باندھ کر اور اسکو کھینچ کر پانی کنوئیں میں ڈال دینا چاہئے



لجواوان ہوسے شرم نہ ہو (۷۷) جس کا کھان پان اور طین مناسب ہو (۷۸) اچھے بھلے  
 ماضی آدمیوں کے ساتھ جس کی محبت ہو (۷۹) عقلمند ہو (۸۰) احسان ماننے والا ہو (۸۱)  
 پانچ اندریوں کو قابو میں رکھتا ہو (۸۲) دہرم کی بات سننے میں جس کا دل لگتا ہو (۸۳)  
 جو یاد ان ہمد (۸۴) پاپ سے ڈرنے والا ہو۔ ایسا شخص گرہست دہرم پر چلنے کے  
 قابل ہوتا ہے۔ جس شخص میں یہ چودہ باتیں یا ان میں سے چند بھی پائی جائیں اسکو  
 اگر دہرم کا آپدیش دینگے تو وہ دہرم قبول کرے گا جس میں یہ باتیں نہ ہوں اس کو  
 دہرم آپدیش دینا زیادہ فائدہ نہ کرے گا +

**عترادک کی تین قسمیں** جن شاستروں میں شرادک کی تین اقسام بیان کی

ہیں۔ اول پاکشک۔ یعنی وہ شخص جو دہرم کی کپش رکھتا ہو۔ (۱) جس کا میلان طبع بھی  
 دہرم کی طرف جھکا ہو۔ دوسرے شکشک جو شرادک کی گیارہ پرہما میں سے کسی کا پالنے  
 والا ہو۔ تیسرے سادھک جو سنیا س مرن کرے۔ پاکشک شرادک جو باکھل مبتدی ہوتا  
 ہے اور شرادک کلاس میں داخل ہونے کی تیاری کرتا ہے۔ اس کے آٹھ مول گنوں  
 کا سندوش تیاگ ہوتا ہے۔ پورا تیاگ نہیں ہوتا۔ اس کے صرف بیوہ سمیک ہوتا ہے  
 نشوونیک نہیں ہوتا۔ دہرم سنگرہ شرادک کا چار۔ ادھکار۔ پانچ شلوک ۸ میں تین بکار  
 اور پانچ گومبر کے تیاگ کو مول گن کہا ہے جس کے مطابق پاکشک شرادک کو صرف  
 ماس۔ دراد شراب (۱) دھود شہد (۱) اور بڑی پیل سٹی۔ اور مڑ گولہ، کھومر (کٹھا گولہ) پاکر  
 (دیکھنی کا پھل) ان آٹھ چیزوں کا ستھول ترک ہوتا ہے۔ ان کی اتنی چاروں کا ترک۔  
 اس سے نہیں ہوتا۔ مگر گارہ دہرم امرت میں آٹھ مول گن اس طرح شمار کئے ہیں :-  
 (۱) مانس (۲) مداد (۳) دھود (۴) پانچ (۵) مہر (۶) راتری بھوجن (۷) پانچ پریشی کی ہستی  
 (۸) جیو دیاد (۹) چھان کر پانی پینا اور برتنا۔ کسی کسی اور شاستر میں تین مکار اور پانچ  
 اور بت کو آٹھ مول گن کہا ہے۔ ہمارے خیال میں شروع شروع میں جب کوئی شخص

چھوڑ دیوے۔ اس بات کا خیال کر کے اور نیکلاس مشکل کو آسان کرنے کے لئے اور  
دہرم روپی شیرھی پر چڑھنے کے لئے ہمارے دہرم دیالو جین آچار یوں نے گیارہ  
ڈنڈے مقرر کئے ہیں۔ یا یوں کہتے کہ دہرم کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیارہ  
کلاسیں قائم کی ہیں۔ جسکو شراوک کہتے گیارہ پرتا کہتے ہیں۔

شراوک لغتی معنی سننے والے شخص ہیں۔ اصطلاحاً شراوک اس گروہی  
شخص کو کہتے ہیں جو سادھوؤں اور آچار یوں سے دہرم کو سننے لفظ  
شراوک کے تین حروف **श. व. का.** کو لیکر بعض آدمی اس

شراوک کی  
تعریف

ترجمہ شرداوان۔ دو یک وان اور کیریاوان بھی کرتے ہیں۔ یعنی ایسا شخص جسکو  
دہرم اور دہرماتا میں شردایا اعتقاد ہو۔ بھلے بڑے کی تمیز ہو اور جو دہرم کے  
کاموں پر چلتا ہو۔ شراوک اور سادھو میں چید اور گرو والا تعلق ہے۔

شراوک دہرم آپدیش سننے والا۔ اور سادھو دہرم آپدیش سنانی والا ہوتا ہے  
جسکو دہرم سنا یا جاوے اس میں چودہ باتیں ہونی چاہئیں۔ جن کو بدساگار دہرم  
امرت نام شاستر میں اس طرح بیان کیا ہے۔

न्यायोपात्तधनोयजनगुणोक्तुनसद्गोविन्द  
नन्योन्यानुगुणतद्द्वयेहिणीस्थानालयोहीमव  
धुत्ताहारविहारप्रसमितिःप्राज्ञःकृतज्ञोवप्रा  
शृण्वन्धर्मविधिंद्यालुर्धभीःसागारधर्मचरेत्

ترجمہ۔ جو شخص (۱) دیانت داری اور نیک متی کے ساتھ دوسرے کو جانے والا ہو (۲)  
گنوں میں جو جڑے ہیں ان کا ادب و عزت کرنا ہو (۳) راست گفتار ہو (۴) دہرم آرکھ  
ادھام۔ تین پرشار تھوں کا ان میں سے ایک دوسرے کو مناسب میں رکھ کر سون  
کرنے والا ہو (۵) تین پرشار تھوں کے لائق استری اور ستمان رکھنے والا ہو (۶)

کسی نے منکر ہو کر کسی دوسرے شخص کی ازا میت حیثیت عرفی کی ہے اور دفعہ ۱۰۰ ہیا  
 ۱۰۱ کا گنہگار ہو اسے تو ان کشائے کا دوش ہے۔ اگر کسی شخص کو دھوکا دیا ہے۔ اور زیر  
 دفعہ ۱۰۴ لغایت ۲۰۰ منرا پائی ہے تو یا کا قصور ہے۔ اگر رشوت ستانی یا جھڑائی  
 جرائم دفعہ ۱۶۱ و ۱۶۵ کا گناہ کیا ہے تو بعد میں آکر کیا ہے۔ اگر کسی حیوان کو بگناہ  
 ستایا ہے اور زیر دفعہ ۲۲۸ و ۲۲۹۔ آریا ہے تو اسکی بنیاد منسا ہے جھوٹ کی منرا  
 زیر دفعہ ۱۹۳ چوری کی منرا زیر دفعہ ۱۷۹ لغایت ۳۸۲ زنا کی منرا زیر دفعہ ۳۷۶  
 یعنی ہے۔ چکرہ یا دوس اسباب دنیا کی فراہمی کو کہتے ہیں جو دھج گناہوں کا باعث  
 ہوتی ہے۔ دنیاوی جیلجیوں کو چھوڑ کر دینی ترک اور دوزخ بھی ان ہی چاروں کشایوں  
 اور پانچ پاؤں کی بدولت ملتے ہیں۔ اس لئے ان سے بچنا ہی دہرم ہے۔ دہرم کے  
 دوسرے معنی دسٹر کے سبھاؤ یا خاصیت جلی اشیاء کے ہیں۔ جیسے آگ کا دہرم  
 جلانا۔ ادیا پانی کا پیاس بجھانا۔ اسی طرح آتما (روح) کا دہرم شانت (اعینان) اور حیت  
 دگبھان ہے۔ یہ دہرم آتما میں ایسے ہی موجود ہیں جیسے آگ میں گرمی۔ جو فٹے کسی  
 دوسری شے کے صاف کو قائم رکھتی ہے وہ اس کے موافق۔ اور جو ان اوصاف  
 کو کم کرتی ہے وہ مخالف کہلاتی ہے۔ چونکہ مندرجہ بالا اشیاء آتما کے شانت چت  
 پن میں بوج ڈالتے ہیں۔ اس لئے ان کو دہرم کہتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ  
 یہ آتما کے دہرم کے مخالف ہیں۔ اسکے برخلاف۔ کشنا۔ اردو۔ آرجو۔ بہت۔ انجن  
 شوق۔ تیاج۔ سبھ۔ پ۔ بھجریہ۔ آتما میں شانت اور چت پنا قائم رکھتی ہیں۔ اہل  
 ان کو دہرم کہتے ہیں۔ دہرم ہی کا نام پن اور دہرم کا نام پاپ ہے۔ پاپ دراصل مندرجہ  
 بالا دواشیاء یعنی پانچ گناہ اور چار کشائے کو کہتے ہیں۔ جن کو ترک کرنا مناسب ہے  
 لیکن تاب جانتے ہیں کہ ایک گرہستی جسکو دنیا کے سب کچھ کا رد بار کوئے پڑتے ہیں  
 ان نوباتوں کو جس کا اس کو قدم قدم پر لحظہ۔ لحظہ مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن کیسے

امراض سے بچ جاتا ہے۔ مہم گرامیں جلّ سے جہاں تک ہو سکے پر ہیز کرنا بہتر ہے  
ہم نے کام پر اشارتہ کا یہ فتور اس حال اس جگہ موقوفہ سمجھ کر مروج کر دیا ہے۔ زیادہ  
کام شاستر سے معلوم کیوں ہے

**دعہرم پر اشارتہ** اب ہم آپ کو یہ بتلاتے ہیں کہ دعہرم کس کو کہتے ہیں فقط  
دعہرم سنگرت زبان میں ہے دعا تو (مشتق) سے نکلا ہے جس کے معنی دہر  
کے ہیں تہذا دعہرم سے وہ شے مراد ہے جو جو کو کو کہہ سے نکال کے سکھ میں دعہرم  
اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ ایسی شے کو کہتے ہیں۔ اس کا جواب مندرجہ ذیل دو دہروں  
کے اخیر میں ہے۔ دو ہرا

دہرم دہرم سب کو کہتے ہیں ہرم نہ جانے کوئے	دہرم دہرم جانی بنا۔ کہو کہاں سکھ ہوئے
جوانی سے بچے سے آئے بتائیں توئے	پنج چار کو تیاگ کے۔ بھگوت بھجن بھجئے

یعنی جبکہ دہرم کہتے ہیں وہ کیا ہے؟ وہ پانچ پاپ (ہنسہ۔ چوری۔ جھوٹ  
زنا۔ پرگہ۔ دہوس) اور چار کشائے (کرودھ۔ ان سایا۔ بوجھ) کو ترک کر کے بھگوان  
کے نام لینے کا نام ہے۔ تمام مذہبی کتابوں کا خلاصہ اس میں آ گیا ہے۔ جو شخص ان  
نوجیزوں سے جب قدر پر ہیز کر کے اپنا من بھگوت بھجن میں لگائے وہ اسی قدر مذکور  
سے نکل سکے میں داخل ہوتا ہے۔ دنیا میں جو کچھ دکھ اور بچہ کالیف۔ جو کچھ بھگوت  
جو کچھ فساد۔ جو کچھ جنگ نظر آتے ہیں۔ ان سب کی تہ میں ان نوجیزوں میں سے کچھ  
نہ کچھ منور ہوتا ہے۔ کیا دنیا کے تمام جیٹھے ان ہی اشخاص سے نہیں بھرے  
ہے ہیں جہاں میں سے کسی نہ کسی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اگر کسی شخص نے  
غصے کی ہشتالک میں اگر کسی دوسرے پر حملہ کیا ہے یا اسکو زد و کوب کیا ہے۔ اور  
دفعہ ۲۵۲ یا ۲۵۳ یا ۲۵۴ یا ۲۵۵ سے مندرجہ پاپ ہوا ہے۔ یا کسی کو قتل  
کر کے زہر دفعہ ۲۰۲ سے مندرجہ پاپ ہے تو وہ کرودھ کشائے کا پھل ہے۔ اگر

بچی بھتی۔ دوسرے وغیرہ سواریاں بڑھنے کے لئے میسر آویں تو ان کے استعمال میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ لیکن دوسروں کو ٹھک کر، دوسروں کی عورت کو بھٹسا کر امانت میں خیانت کر کے خربے اڑانا پاپ اور اہم ہے۔ بھگوان کے بھوکنے میں اعتدال کو لگا دیں رکھنا دالائی ہے۔ اور ان میں محو ہو کر آپ کو قبول جانا جو قونی اور روانی۔

ابلا (عورت) اور طلبہ کا ہر دم خیال رکھنا بنگا بنا دیتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ استری بھوک اولاد پیدا کرنے کی غرض سے ہے نہ کہ خط کے واسطے۔ جو شخص اس بات کو خیال میں رکھتا ہے وہ دوسرے کی عورت اور زبانی کے پاس جانا ہرگز پسند نہ کرے گا۔

کیونکہ اولاد پیدا کرنے کی غرض وہاں پوری نہیں ہوتی۔ اپنی عورت کے ساتھ بھی ایام حیض میں جماع کرنے سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ مناسب ہے کہ حیض آنے سے چھٹی رات صحبت کی جاوے۔ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ پانچویں۔ ساتویں۔ نویں۔

گیارہویں۔ تیرہویں اور پندرہویں رات جماع کرنے سے لڑکی۔ اور چوتھی۔ چھٹی۔ آٹھویں دسویں بارہویں۔ چودھویں۔ سولہویں رات صحبت کرنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

حیض سے سولہویں دن کے بعد بچہ دانی کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ پھر صحبت کرنے سے اطلاع پیدا نہیں ہوتی۔ حیض سے گیارہویں روز اور ششمی۔ چودس۔ اداوس اور پندرہواشی کو ہٹا کر اور دس گھنٹی میں اور دن کے وقت جماع کرنا منع ہے۔ عمل قرار پا جائے

کے بعد بچہ پیدا ہونے سے چالیس روز بعد تک جماع کرنا مناسب نہیں ہے۔ جب تک عورت کو حیض آنا شروع نہ ہو۔ اور چالیس سال کی عمر سے زیادہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا گنہگار

پیدا کرتا ہے۔ بارہ سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ خواہ وہ اپنی ہی عورت کیوں نہ ہو جماع کرنا ہونا منع ہے۔ بھوک کے وقت اور جب تک کھانا اضم نہ ہو اس وقت تک جماع کرنا گنہگار ہے اور بھتی پیدا کرتا ہے۔ جماع کے بعد پانی پینے سے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے

لیکن دھو پنا بہت فائدہ مند ہے۔ جماع کے بعد پیشاب کرنے سے انسان بہت سے

کام پر شارتھ۔ اقد پر شارتھ سے کماٹے ہوئے جن کو اپٹ اور اپٹے کٹنب کے پان پٹن میں کام لائے اور جو بھوک میسر آویں انکو بھوگنے کا نام کام پر شارتھ ہے بھوگ کے اقسام۔ بھوگ اور آپ بھوگوں کے ساگر می کو بزرگوں نے آٹھ قسم میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی (۱) خوشبو (۲) ہشری (۳) پوشاک (۴) گیت (۵) پان (۶) بھوچن (۷) مکان (۸) سواری۔ دیکھو صفحہ ۲۷۶ چنانچہ گریہ جتنی کے لئے جائز طور پر ہیا ہوئے ہوئے ان اسباب میں آرام کے کام میں لانے کی ممانعت نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کو خطر و بھیل وغیرہ خوشبو بات سوچنے اور لگانے کے لئے۔ اپنی خوبصورت استری بھوگنے کے لئے۔ نخل و کنو اب شال ووشالے پہننے کے لئے۔ سنہرے اور مد پھلے زیورات زیب تن کرنے کے لئے۔ جڑیہ ماگ سننے کے لئے۔ ہار و نمیم۔ ستار جل ترنگ بابے وغیرہ بجانے کے لئے پان گلوری کھانے کے لئے۔ حلاوا۔ میوہ۔ لڈو جینی۔ قند۔ تند۔ کباب باسن وغیرہ وغیرہ لذیذ کھانے تناول کرنے کے لئے۔ جھاڑ خاؤس گدی۔ ٹکیوں سے تپ ہوئے مالیشان سکانات و محلات رہنے کے لئے۔ باجی۔ گھوڑے

۱۔ ہیوہ پٹھان میں بان گن اس طرح بیان کئے ہیں

ترجمہ۔ پان کر دھا۔ جو چو اگرم۔ میٹھا۔ کھانا۔ کھانا ہوتا ہے۔ یہ بانی کو دور کر دھا۔ کف کا نام علی کر نوالہ۔ شہ کی بچی کھو نوالہ۔ اکرم کو دور کر نوالہ۔ منہ کا سنگار رہے میل کو دور کر نوالہ۔ شہوت پیدا کرتا جو اس طرح اس میں تیر و گن ہیں اور اس کا مناسوگ میں ہی مثل ہے۔ مگر پان کے یہ تیر و گن اس ہی وقت ہوتے ہیں جب سکون مند و دل صاف کھانا کھا یا جلتے ہیں یہی کافر ککول لوگ۔ بافضل۔ جاوڑی۔

تامبولکدنتیکاموण्याمپور۔  
کامیہکساہانویتام۔  
واتدھکفناشاکمہیہ  
دویرنندیدوہاپہم۔  
وکتنسہامساہمالاپہساہ  
کامامیہسندیپن۔ تامبول  
سہسہویہدش۔ گویا  
کویہدش۔

۱۔ ای۔ ادا۔ کیمیر۔ کھانا۔ چونا۔ سبزی ۶

مشتمل کیا ہے۔ اور دہرم پر شارتحہ کو سب سے اول رکھا ہے۔ اس کا منشا یہ ہے کہ ارتھ اور کام میں بھی دہرم کا خیال رکھا جاوے بیٹے روپیہ کاتے وقت یہ خیال رہے کہ یکو دھوکہ فریب نہ دیا جاوے اور بھوک بھوگتے وقت جائز ناجائز کا خیال رہے۔ ارتھ پر شارتحہ - ارتھ پر شارتحہ روپیہ کمانے کی تجاویز کا نام ہے۔ جس میں بذیتی و جبل سازی کو کام میں نہ لایا جاوے۔ زیادہ قیمت کی شے میں کم قیمت کی شے ملا کر فروخت نہ کی جائے۔ خریدنے وقت زیادہ وزنی اور فروخت کرتے وقت کم وزنی باٹ استعمال نہ کئے جاویں۔ کپڑا چھوٹے کڑے نہ ناپا جائے۔ کم نفع مقرر کر کے زیادہ نہ لیا جاوے۔ مال آرڈر کے مطابق تیار کیا جاوے۔ آجکل اس قسم کے دھوکے بڑے کئے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کسی کو کسی کا اعتبار نہیں۔ ایک وقت یہ تھا کہ اس آریہ وقت دیس کے لوگ پتے آریہ (دھرماتما) تھے۔ یونانی سفیر میگاستھینز نے جسن میں سیوی کے تین سو سال پہلے ہنرستان میں آیا تھا۔ لکھا ہے کہ ہند کے آدمی راست گو اور بہادر عورتیں نیک اور پاک تھیں۔ ہر شخص ایک دوسرے کی بات پر اعتبار کرتا تھا۔ کوئی اپنے دروازے کو قفل نہ لگاتا تھا۔ کیونکہ چور اٹھانی گیرے ہوتے ہی نہ تھے۔ مقدمہ بازی کا سلسلہ نہ تھا۔ لیکن اب حال بالکل برعکس ہے۔ ہر ایک پیشہ میں ٹھگی اور فریب سے کام لیا جاتا ہے اور اس کا نام ”دوکا نداری“ بتلایا جاتا ہے۔ انیسویں اس لئے اے دیس اور اے قوم کے یہی خواہو۔ اے آریہ بھوی کے سپوتو! جلد منہ مٹو اور رستی اور دیاننداری کا بیوا کر دو۔ پاپ سے ڈرو۔ جن پیشہ میں زیادہ ہنسا ہوتی ہے وہ بھی نکو۔ ہر جن ہتھری اور ولین کے لئے جو اپنے (دیکھو صفحہ ۱۵۵) منہ کئے ہیں ہرگز اختیار نہ کرو باقی آپکو اختیار ہے کہ خواہ اپنے دیس میں خواہ پردیس میں تجارت کرو۔ جن شاستروں میں سمندر پار تجارت کرنے اور علم سیکھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ بشرطیکہ تم وہاں اپنا کھان پان و شر جان ٹھیک رکھو۔ غرضیکہ ارتھ پر شارتحہ پورا کرتے ہوئے دہرم کا خیال رکھو۔

اور کب ہوئی۔ ہندوستان کے مختلف و سیراٹے کب سے کب تک رہے۔ ان باتوں سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہے۔ دماغ پر بیفائدہ زور پڑتا ہے۔ حافظہ خراب ہوتا ہے۔ آجکل بعض مضامین مثلاً اقلیدس۔ الجبرا حصہ دوم وغیرہ ایسے پڑھائے جاتے ہیں جن کا پریکٹیکل لائف یا گریسٹ آشرم میں کچھ کام نہیں پڑتا۔ ان کے بجائے سائنس تعلیم میں قوانین و پوائنٹس و فوجداری سکھلانے چاہئیں۔ جن کا کام انسان کو ہر وقت پڑتا ہے۔ اگر لیا گیا جاوے تو لاکلاس و میٹیکل کالج علیحدہ کھولنے کی اور کالمت و ڈاکٹری کو بطور ایک پیشہ کے سکھلانے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی ہر ایک شخص اپنے حقوق کو خود جاننے لگے گا اور اپنا اور اپنے بال بچوں کا اعلان خود کر لے گا۔ سب سے اخیر کام شاستری کی تعلیم دینی چاہیے۔ اور بتلانا چاہیے کہ کن کن خراب عادتوں سے مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ کس کس موسم میں کیا کیا بھوگ آپ بھوگ بھوگنے چاہئیں۔ جب بزم چاری اس طرح دینی و دنیوی تعلیم پاکر بزم چریہ آشرم یا سکول کو چھوڑ کر گریسٹ آشرم میں داخل ہو تو پھر اس کا بیاہ کرنا چاہیے۔ بزم چریہ کی حالت یا سکول لائف میں بیاہ نہیں کرنا چاہیے۔ بیاہ کے واسطے مناسب کنیاں اور بتلاش کرنے چاہئیں +

گریسٹ آشرم۔ گریسٹ آشرم میں انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے درن کے مطابق یا جس طرف اس کی طبیعت کا میلان ہو۔ اچھے اچھے بیوہ بچن میں ہنساکم ہوتی ہو کر کے روپیہ پیدا کرے۔ اور گریسٹ ہستی کے واسطے جو چھ فرائض۔ آج (دو بوجھا) وارتا (روزگار) تپتہ (سایک ویت) دان (خیرات) سٹوٹیا (کتب مذہبی کا مطالعہ) شجند (حسب طاعت من کو اور مانہ یوں کو قابو میں رکھنا اور دیگر جائزہاں کو تکلیف نہ دینا) مقرر ہیں انکو جوشہ ادا کرتا رہے اور دھرم کے ساتھ کھائے ہوئے دھن سے جو بھوگ میسر آویں ان کو بھوگ رہے۔ ہندو گائون سلف نے ان سب باتوں کو تین پست راتہ و ہرم۔ آرتھ۔ اور کام میں



سیکھی ہوئی باتوں کو پر یک نیکلی ~~مکمل~~ کام میں لاتا ہے۔ یعنی  
 اُن پہل کرتا ہے۔ آجکل چاروں آشرم۔ برہم چریہ۔ گرہست۔ بان پرست۔ اور  
 سنیت۔ خراب فتنہ ہو گئے ہیں۔ اور اس ہی وجہ سے سوسائٹی کی حالت خراب  
 ہے۔ آجکل کے موجودہ سکولوں اور کالجوں میں اور برہم چریہ آشرموں میں جواب پھر  
 کھلنے لگے ہیں، ان ہی چھ باتوں۔ وحر۔ ارتھ کام۔ شاریک سمیتی۔ سماجک سمیتی۔  
 اور نیک سمیتی کی تعلیم ہونی چاہیئے۔ بچوں کو شروع ہی سے جھوٹ نہ بولنے۔ بلا مشور  
 ہنسانہ کرنے۔ چوری نہ کرنے۔ جواز نہ کھیلنے۔ انس نہ کھانے۔ شراب نہ پینے۔ سگریٹ  
 استعمال نہ کرنے کی تعلیم چھوٹی چھوٹی کہانیوں کے ذریعے سے دینی چاہئیں پھر  
 اُن کو خطا ن صحت کے اصول اور سب بتلانا چاہیئے۔ پھر دس سال کی عمر کے  
 بعد ارتھ دیا۔ یاروپہ کمانے کے علوم مثلاً درزی کا کام۔ جڑھی کا کام۔ صرافی کرنا۔  
 دکان کرنا۔ کلرکی کا کام۔ پلانٹسٹ کا کام۔ خراچی گری۔ روپیہ بکنا۔ ٹائپ کرنا۔ ہو پاد  
 کرنا۔ حکمت۔ ڈاکٹری کرنا۔ وغیرہ وغیرہ وہ کام جن کے ذریعہ سے وہ گرہست آشرم  
 میں جا کر اپنی روزی کما سکے سکھلانے چاہئیں۔ پھر سماجک ہتی سوسائٹی کی تعلیم دینی  
 چاہیئے۔ پھر نیک سمیتی۔ یا میونسپل قواعد و قوانین دیوانی و فوجداری وغیرہ کی تعلیم  
 دینی چاہیئے۔ اپنے ملک کی ہٹری اور غیر مالک کی تواریخ پڑھانی چاہئے جس سے وہ  
 یہ جانے کہ ملک میں ترقی اور زوال کے کیا کیا اسباب ہوتے ہیں۔ سلطنتیں کن کن وجوہ  
 سے ضائع ہوئیں۔ مغلیہ خاندان کی حکومت کے زوال کے کیا اسباب ہوئے۔  
 انگلینڈ نے کس طرح ترقی کی۔ جاپان نے اپنی حالت کس طرح سدھاری وغیرہ وغیرہ  
 تواریخ کی کتابیں جو آجکل سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان میں ان باتوں پر زیادہ زور  
 نہیں ہے۔ ان میں زیادہ تریہ بتلایا جاتا ہے اور امتحان کے وقت یہ پوچھا جاتا ہے  
 کہ اکبر بادشاہ نے کس سند سے کس سند تک سلطنت کی۔ سکھوں کی لڑائی کہاں

کرتا ہے یہ سب پروردنی مارگ ہے۔ نورنی مارگ ترک کا نام ہے۔ یہ سادہوں کے واسطے ہے اور اس ہی کا نام مٹی حرم۔ انا کا دہرم۔ سنت دہرم۔ یوگ مارگ یا ویراگ مارگ ہے۔ اس کا کچھ ابھیاں جو تیاگ روپ ہے گرمہست آشرم میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔ پروردنی مارگ۔ نورنی مارگ کی پہلی منزل ہے۔ پروردنی مارگ اور نورنی مارگ پر چلنے کے لئے چار آشرم۔ برہم چریہ۔ گرمہست۔ بان پرست۔ اور سنہت مقرر ہیں۔ اور ان چاروں آشرموں کا آداب گرمہست پر ہے۔ گرمہستی کے واسطے چار پرشار عقل (مقاصد زندگی) دہرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش میں سے پہلے تین پرشار تھے ہیں۔ باقی چوتھا پرشار تھ سادہ ہو کے لئے ہے۔ گرمہستی کے لئے جز تین پرشار تھے ہیں۔ ان کو پورا کرنے کے لئے اس کے واسطے تین باتوں کی ضرورت ہے۔ ایک شایرک سمپتی (تندرستی) دوسرے سماجک سمپتی (سماج یا سوسائٹی کی اچھی حالت) اور تیسرے نیتیک سمپتی (ملکی قوانین کا اچھا ہونا)۔ ان چھنوں باتوں۔ یعنی دہرم، ارتھ، کام۔ شایرک سمپتی۔ سماجک سمپتی۔ اور نیتیک سمپتی کی تعلیم۔ جب تک انسان پہلے حاصل نہ کرے۔ یعنی جب تک وہ یہ نہ جانے کہ دہرم کس کو کہتے ہیں۔ ارتھ یا روپیہ کہاٹے کے اصلی طریق کیا ہیں۔ کام۔ یاوشے بھوک کس طرح اور کس وقت بھوگئے چاہئیں۔ تندرستی قائم رکھنے کے کیا اصول ہیں۔ سماجک ترقی کن باتوں پر منحصر ہے۔ اور اس کے زوال کے کیا اسباب ہیں۔ ملکی قوانین اور میلنپل قواعد کیا ہیں۔ ان میں کس کس ترمیم کی ضرورت ہے۔ تب تک گرمہستی ایک اچھا گرمہستی یا مہذب انسان نہیں بن سکتا۔ ان علوم کی پکھنے کے لئے برہم چریہ آشرم ہے۔ جس میں انسان اوائل عمر یا زندگی کے پہلے چھٹے صدی میں پانچ سال کی عمر سے کم سے کم سولہ سال اور زیادہ سے زیادہ بیس سال کی عمر تک رہ کر ان تمام علوم کو تئوری کی *theoretically* یا ذہنی طور پر سیکھتا ہے۔ اور جب وہ برہم چریہ آشرم چھوڑ کر گرمہستی بنتا ہے۔ تب ان

کے اسی کہیں اٹھ جائیں کہیں کے  
 کے اسی پر نام کریں گھر مورت  
 کے اسی پہاڑ چڑھیں چڑھ چھین کے  
 کے اسی کہیں آسمان کے اوپر  
 کے اسی کہیں پہوہیٹ زمین کے  
 میرا دھنی نہیں دور دسا منتر  
 موہے میں ہے موہے سو جھٹ نیچے

تارک الدنیا ایسی حالت میں رہتا ہے۔ جس میں فعل۔ فاعل و مفعول کی تیز  
 نہیں رہتی۔ سمیک درشن گیان چارتر ایک ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں  
 ساوہواپادھیائے آچاریہ کے درجے سے درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہوا کیول گیان  
 دھرم کل حاصل کر لیتا ہے۔ اور بعد ازاں سلسلہ تماشخ کو توڑ ہمیشہ کے لئے  
 نہات حاصل کر لیتا ہے۔

## پرورتی مارگ اور نورتی مارگ

اس طرح سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر روپ جو موکش مارگ ہے اس کا  
 بیان کیا گیا۔ اس پہلنے کے واسطے دو مارگ ہیں۔ ایک پرورتی مارگ۔ دوسرا نورتی  
 مارگ۔ پرورتی مارگ وہ ہے جس میں لگ کر انسان خاص خاص رسومات مذہبی  
 ادا کرتا ہے۔ یہ مارگ گرہبستی کے واسطے ہے اور اس ہی کو گرہبست دھرم۔ یا  
 شرادک دھرم۔ ساکار دھرم۔ یا بھکتی مارگ کہتے ہیں۔ پراتم استی گرہبست کے ہر ایک  
 شعبہ کارج۔ بیاہ۔ شادی۔ وغیرہ کے موقع پر اپنے اسٹ دیو کی پوجا۔ نیت پوجا۔  
 پرثشا۔ دان۔ بن۔ شرادک بھوجن۔ یا برہم بھوجن۔ جو کچھ دھرم۔ بنا۔ جی کام گرہبستی

۴) اسکو آئندہ نبھانے کا عہد کرنا \*

(۳) پر بارش دہی بھٹوں اقسام کے جانداروں کے دل و زبان و جسم سے ایذا رسانی سے پرہیز کر کے آتما کو کلی طور پر پاک کرنا۔ راگ دوش کو تیاگ کر اپنی آتما کی خاص طور پر شدھی کرنا \*

(۴) سوکھشمن پرانے نسخہ۔ اپنی آتما کو کشائے سے علیحدہ کرتے کرتے جب سوکھشمن سو جہرہ جاتا ہے۔ اسکو سوکھشمن سنہرائے کہتے ہیں۔ نیز اس لئے کہ صادق الاعتقاد دی و صادق العلما کے ساتھ خوشنمائی میں محو ہو کر اور کرموں کا ناش کر کے اور جذبات نفسانی کو کلی طور پر قابو میں کرنے سے موہنی کرم اور کشائے ناش ہونے کے قریب رہ جاتے ہیں۔ اس لئے اس کا نام سوکھشمن سنہرائے ہے \*

(۵) تھیکا گھیات چارتر۔ موہنی کرم کے ناش ہونے سے یا اس کے زور گھٹ جانے سے آتما کا اپنی ذاتی صفات میں لگن ہونا۔ اور بھید بگیان کو جان کر پن و پاپ پرو کو چھوڑنا۔

تارک الدنیا مندرجہ بالا ۵ ذریعوں پر عمل کرتا ہے۔ دوست و دشمن کو مٹانے جینے کو۔ تعریف و مذمت کو برابر سمجھتا ہے۔ دنیاوی عیش و آرام کی خواہش نہیں کرتا۔ لذات محسوسات سے غصہ و تکبر و ریاکاری و طمع سے کلی طور پر کنارہ کر کے اپنا تمام وقت دھرم شاستروں کی تعلیم و تلقین اور متووں کے وچار میں گزارتا ہے۔ اپنی ہی آتما میں رہتا تاکہ دیکھتا ہے۔ مگر انہوں کی طرح بھولا بھٹکا نہیں پھرتا۔ جیسا کہ مشہور شاعر ہندی بنارس داس جی نے کہا ہے۔

کبیت

کے مای آرو اس رہیں پر بھوکا دن

کرے تو اسکو برداشت کرنا (۱۳) کسی سے باوجود سخت بھوک و پیاس و بیماری کے کسی چیز کی درخواست نہ کرنا۔ اور مانگنے کی ذلت کو برداشت کرنا (۱۴) تارک الدنیا جب بوجہ لینے کے لئے شہر میں آتے ہیں۔ اگر ان کو کسی دوش کی وجہ سے کھانا نہ ملے تو اس نا اُمید می کو برداشت کرنا (۱۵) بیماری کو مستقل مزاجی سے برداشت کرنا (۱۶) ننگے پاؤں تنگے بدن رہنے سے جو کاسٹے وغیرہ چبے جاتے ہیں انکی تکلیف بہنا (۱۸) بوجہ عربیاں رہنے کے جو بدن پر گرد و غبار پڑ جاتا ہے اس کی تکلیف برداشت کرنا (۱۹) اگر کوئی اہل تعظیم نہ کرے تو کچھ خیال نہ کرنا۔ باوجود عالم کامل ہونے کے اگر کوئی طنزاً برخلاف کہے تو برا نہ ماننا (۲۱) باوجود سخت ریاضت کرنے کے اودھ و من پر یہ وغیرہ گہیاں حاصل نہ ہوتو دل رنجیدہ نہ کرنا۔ (۲۲) ضعیف الاعتقاد می سے بچنا۔

ان ۲۲ پریشہ میں سے ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ ۱۹ پریشہ ہو سکتی ہیں۔ اور جوں جوں تارک الدنیا علم معرفت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی قدر یہ پریشہ کم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ کیوں گہیاں (دعالم کل) کے صرف گیارہ پریشہ مندرجہ نمبر الغایت ۵، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۱۸ بوجہ باقی رہنے بیدنی کرم کے رہ جاتی ہیں۔ گو وہ بھی بوجہ ضائع ہو جانے میں ہی کرم کے کچھ تکلیف نہیں پہنچاتی۔

**چارترکی ۵ تھا** (۱) سلاطین چارتر بہت کلام بامستی کا پانا۔ کشائے کاجینا۔ من چمن کاشے کی اشجہ یوں کو ترک کرنا۔ دل و حواس پر قابو پانا۔ نجم کہلاتا ہے۔ ان سب کا ایک وقت میں ہونا۔ سلاطین چارتر ہے۔ لینے راگ و دلش کو تیاگ کر دل کے یکسو کرنے کو سلاطین کہتے ہیں۔

(۲) چھید و پستھا پانا۔ سستی وغیرہ کی وجہ سے۔ اگر کسی شتم کا کیا ہوا عہد ٹوٹ گیا ہو۔ یا کوئی اور ناکردنی گناہ سرزد ہو گیا ہو۔ تو پشچا تا پ اور تاسف کر کے

تعلقات پر غور کرنا۔ اور نیک افعال کا عرصہ بہشت اور بدکار دوزخ جاننا۔ سنار کی بناوٹ پر غور کرنا۔

(۱۱) بودھ ڈر لہا نو پیکشا (धर्मानु प्ररिक्षा) اس بات پر غور کرنا

کہ دنیا میں علم معرفت کا حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے۔

(۱۲) دہر بانو پیکشا धर्मानु प्ररिक्षा جن دھرم کی غویوں پر غور کرنا جن میں

رحم درستی۔ وانکساری۔ عضو پر ہیزگاری کے کرنے اور غصہ و کجرا اور فریب و حرص۔

انانیت و لذات محسوسات کے چھوڑنے کی ہدایت ہے۔ اور رتن تربہ کو راجہ نجات

و منیج شہر و رکل جاننا۔

پہر لیشہ کی ۲۲۔ اقسام۔ جن کو عارف اور کامل درویش برداشت کرتے ہیں

(دیکھو پارس پران چتپہ چننا۔)

ह्रदावृषा ह्रमउष्णा, हुंसमंसकदुरव भारी ।

निशवरतननअरति; खेद उपजावन हारी ॥

चरियाआसन शयन, दृष्टवायक नथबंधन ।

याचैनहीअलाभदोग तिराफरसनिबंधन ॥

मलजनित मानसत्मानवशा, प्रज्ञाऔरअज्ञानकर ।

हरशनमलीनबार्दिससब, साधुपरिवृद्धजाननर ।

ترجمہ (۱) بھوک (۲) پیاس (۳) سردی (۴) گرمی (۵) پسو و پھر وغیرہ (۶) عریانی۔

(۷) اشیائے دنیا سے دل ہٹانا (۸) عورت سے بچنا (۹) آفتاب کی روشنی

میں چار ہاتھ آگے زمین دیکھ کر ننگے پاؤں چلنا۔ (۱۰) کپڑے کو ٹپے سے پاک

زمین پر بیٹھنا۔ اور بار بار بیٹھک نہ بدلتا (۱۱) پاک زمین پر سونا (۱۲) باوجود شہتالک

غصہ کو روکنا (۱۳) اگر کوئی دوسرا حیوان یا انسان کسی طرح کی تکلیف دے یا قتل

(۴) ایک تو اوجھاؤنا **सकलनु भावना** آتما کو نیک و بد افعال کے نتائج بھو گئے میں اکیلا تصور کرنا۔ بھائی برادر کسی کو شریک نہ سمجھنا +

(۵) ایتو اوجھاؤنا **अन्यत्वनु भावना** جسم سے بھی علیحدہ تصور کرنا +

(۶) اشوجپو بھاؤنا **अज्ञाननु भावना** جسم کو ناپاکیوں کی کان سمجھنا۔ اور ایسا سمجھ کر تجھ نہ کرنا۔ اور لذات محسوسات میں محو نہ ہونا +

(۷) آشرو اوجھاؤنا **आश्रयनुप्रेक्षा** افعال کی سزا و جزا کی جزائی پر غور کر کے اُن سے بچنے کی کوشش کرنا +

(۸) سنہر بھاؤنا **संवर भावना** آشرو یعنی آمد افعال کو روکنے کی تجاو نہ سوچنا +

(۹) نہر جھاؤنا **निर्जग भावना** یہ خیال کرنا کہ ریاضت ہی سے کروں گل ناش ہو سکتا ہے +

(۱۰) لوکا تو بھاؤنا **लोकानु भावना** روح اور مادہ اور اُن کے

ترجمہ (ب) رام کا جو دوست۔ ہریش کا سنگار۔ سمندر کا بیٹا۔ لکشمی کا بھائی۔ ستاروں کا راہ۔ دیوتاؤں کا منظور نظر۔ ناہوں کا پیارا۔ ایسا جو چاند ہے۔ جب اُس کو بخت گرہن راہ ہٹا کر پکڑتا ہے۔ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اِس لئے جو دکھ اور مصیبت کے دن ہیں۔ ان میں کوئی کام نہیں آتا +

نوٹ۔ یہ ایک ہزار تک تلازمہ ہے۔ جس کا ذکر بھاگوت پران کے آٹھویں سگندھ میں ہے جس کے بموجب کنول و برہما و چاند و آب حیات و اپسرا و لکشمی سمندر سے پیدا ہوئے ہیں۔ اپسرا۔ اندکی اور لمبی ناراین کی عورت ہے۔ اِس جی لئے باپ۔ بیٹا و غیرہ وغیرہ رشتے ہیں +

(۱۰) اتم پریم جی **उत्तमप्रियजी** خوشناس ہوتا۔ اور دل اور زبان و جسم سے

ترک مباشرت کرنا :

انوپنچتیا بھاؤنا کی بارہ اقسام۔ (۱) اٹھ بھاؤنا = اشیاء دنیا اور جسم کو ذوال پذیر سمجھنا۔ (۲) آشرش بھاؤنا۔ دوزخ اور دنیاوی دھوکوں سے بچانے والا اس سناد میں اورہ پر۔ زن و بڑا کہ کسی کو نہ سمجھنا۔ صرف ایک نیک افعال پر ہی بھروسہ رکھنا۔

(۳) ہنسار بجاؤ نا۔ ہنسار کو رہبش کی طرح ہمیشہ جلدی رہتا ہوا خیال کر کے اس سے آزادی حاصل کرنے کی تجاویز سوچنا +

لے آفرن بھاؤنانکے ہارس میں ہندو مت کے ایک شاعر نے دو بہت اچھے کبیت کہے ہیں جن کو ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔ ۱۔

(۱) باریکات مٹتے ہیں۔ بدعنوانی اور سوسم۔ شہر حارس بھارت ہیں دو دیو۔ رمبہ۔ راجہ کی بھگتی۔ گھوڑا۔ ہر۔ ہیں جیہ کے پہنوی۔ اڑت سنگ کلڑ کرے۔ اور دیو کین جیہ تیتیس۔ کر دیو۔ تجھ تشارا تو پر دار بھونہ پہلے۔ پہاڑے کڑے۔

(ب) رام کرسار - ہمیش سنگار - ساگر کوست - پچھ کھائی - تارن کی پت - دیوتن کی دھن  
 شقن کو ہوں بڑ سکھ داتی - جاون راہو نے آن گرسو - اتیو بڑو کو دلے نہ چھڑائی جو دکھ کے  
 دن ہیں سمی ایسے تاوان ہیں کوئی چو نہ سہائے ۔

دتر حجبہ (۱) سمند جس کا باپ۔ برہما۔ جس کا بیٹا چاند اور آب حیات جس کے بھائی۔ اپر  
اور لمبی جلی بہنیں۔ انداز ناراین جس کے بہنوئی۔ ہوا جس کا دوست اور ۳۳ کر وڈو پوتا جس کے  
خواں۔ اباجر کنول کا پھول ہے۔ جس وقت اس پر پڑی ہی جھوٹی سی حشیت ولے اولے  
سے چکر اس کو نقصان پہنچا۔ تو تاثر اکنبہ کچھ کام نہ آسکا۔ اور کسی کی تو کیا ہی گنتی ہو (بقیہ آئندہ)



(۱۲) باروان د جاتا لوگوں کو حسب مراتب اعظم و کمکم کے ساتھ اور محتاج و مفلسوں کو بغیر رحم کھانا پلانا (۳) اور شدھی دان د بیماروں کو ادویات تقسیم کرنا۔ انکا علاج کرنا۔ ہسپتال و شفا خانہ کھولنا (۴) ایسے دان د کسی جاندار کو دل و زبان و جسم سے کسی قسم کی رینا نہ پہچانا۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے انکی حفاظت کرنا۔ تکالیف سے بچانا جب یہ دان مٹی وارجکا شر اوک۔ شراد کا کو دینے جاتے ہیں تو پھر دان کہلاتے ہیں۔ اور جب کسی بھوکے پیاسے کو بھی جو کو دینے جاتے ہیں تو کرونا دان کہلاتے ہیں۔ جودان

(بقیہ صفحہ ۲۴۴) پہاڑ کی چوٹی پر جاڑے میں دریائے کنارے مراقبہ میں مستغرق ہونا۔ دشت لوگوں کی دی ہوئی گالی کھوج مار پیٹ کو برداشت کرنا جسم کو تکلیف ہوتے ہوئے بھی دہرم میں مشغول ہونا۔ اور اندرونی چھ اقسام اس طرح ہیں (۱) پر آشمت ~~परअश्म~~ بے اعتیالی سے لگے ہونے دوش کا بموجب ہدایت شاستر پر آشمت کرنا (۲) دے ~~द~~ سمیک دشن گیان پروردے تارک الدنیا لوگوں کا ادب اور تعظیم کرنا۔ دے کے پانچ قسم ہیں (۱) دشن دے (۲) گیان دے (۳) چارو دے (۴) تپ دے (۵) اچھا دے (۶) دو یا درست ~~द्वयद~~ تارک الدنیا لوگوں کی بیماری وغیرہ تکلیف میں خدمت کرنا (۷) سودا بیلائے کی پانچ قسمیں ہیں (۱) اپنا یا پڑھنا (۲) پوجنا۔ شکوک رفع کرنا (۳) آمنایا پرتینا۔ بار بار کتب مقدسہ کی تلاوت کرنا۔ (۴) انوپرکشا دہرم اپیش یا دہرم کٹھا۔ اس طرح پڑھے ہوئے کا دوسروں پر پیش کرنا۔ (۵) پرگرو تیاگ ~~परगुरुत्याग~~ روپیہ پیسہ زمین و مکان۔ دفعہ و غور وغیرہ کا ترک کرنا۔ (۶) دھیان تپ ~~ध्यानतप~~ سب تفکرات کو ترک کر کے دل کا یکسو لگانا۔ اور شکل و بیان میں لگنا اپنے برابر والے کو دیا جاتا ہے۔ جیسے زمین گھوڑا۔ کنیا وغیرہ دینا۔ تو وہ سم و ت کہلاتا ہے۔ اور دتے وقت اپنی جائداد ہر قسم کو اپنے بیٹے یا بیٹے وغیرہ کو دینا شکل و ت کہلاتا ہے۔

(۱۹) آتم آکھن ~~आत्मआखन~~ دنیا کی کسی شے سے محبت نہ رکھنا۔ اور مہر ہی ہونا۔

ہمقاہور کھنا (دب) پران خیم۔ چھٹل اقسام کے جانداروں میں سے کسی کو بھی ایذا نہ پہنچانا +

(۷) آتم تپ۔ کرموں کے ناش کرنے کے لئے بنی بیج خواہشات کو روکنے اور ریاضت کرنے کو تپ کہتے ہیں۔ اس کے تپ۔ اقسام ہیں۔ چھ اندرونی۔ چھ بیرونی۔  
(۸) آتم تیاگ یا دان۔ اسکی وہ اقسام ہیں (۱) نشوونما۔ حصہ۔ تنجہ۔ فریب و طبع  
محبت۔ نفرت وغیرہ کا ترک کرنا (۲) بیرونی تیاگ جس کی چار اقسام ہیں (۱) گیان  
مان۔ دنیاوی و اخلاقی تعلیم دینا۔ مفت کتب تقسیم کرنا۔ مدرسے جاری کرنا وغیرہ وغیرہ

۱۔ (۱) فاک (۲) باوی (۳) ابی (۴) فاشی (۵) نہائی۔ ان پانچوں کو جاندار غیر متحرک کہتے ہیں،  
(۶) دو عوامی نفاہت پانچ عوامی چیتوں کو کہلاتے ہیں

۲۔ تپ سے سبزی ہوتا ہے اور زراعتی ہوتی ہے۔ لہذا سبزی تپ ہوتی ہے۔ انکو زراعتی بارہ قسم کہا جاتا ہے  
دیکھو نوکت پارتھ۔ موفہ۔ لارہ۔ من۔ لال۔ مکمل۔

۳۔ تپ کی چھ بیرونی قسمیں حسب ذیل ہیں (۱) انش (۲) انش (۳) انش (۴) انش (۵) انش (۶) انش  
یا نیا دھ کے لئے خورد و نوش ترک کرنا (۷) انش (۸) انش (۹) انش (۱۰) انش (۱۱) انش (۱۲) انش

پر سکینا (۱) بعد انش تپ کے طعام کے لئے آبادی کی طرف جاتے  
وقت کوئی عہد کرنا مثلاً کہ اگر وہ گھر تک حسب قاعدہ طعام لے گا تو لوٹنا اور نہیں (۲) انش (۳) انش

(۴) انش (۵) انش (۶) انش (۷) انش (۸) انش (۹) انش (۱۰) انش (۱۱) انش (۱۲) انش  
کسی ایک یا دو وغیرہ چھٹوں کا ترک کرنا (۱۳) انش (۱۴) انش (۱۵) انش (۱۶) انش (۱۷) انش (۱۸) انش

مکھوں سے ناپاچیل کوئی عورت اور غنٹ نہ ہو (۱۹) انش (۲۰) انش (۲۱) انش (۲۲) انش (۲۳) انش (۲۴) انش  
گھٹائے خیال سے سخت ریاضت کرنا جیسے جہات میں روخت کے نیچے گرمی میں (۲۵) انش (۲۶) انش (۲۷) انش

نوٹ۔ سویتا سبز اورو کو اوروچ۔ انش کو بھلی چری۔ اس پٹی تیاگ کو۔ پری ساہنہ اور  
بھن نشا کہتے۔ اور چرو تیاگ کو دیت مرگ کہتے ہیں۔

(۱) چارتر۔ دو ترناخ سے بچانے والے احوال کرنا۔ ۵ +

یسنہ اکل۔ ۵۷ +

گپتی کی تین اقسام (۱) منو گپتی۔ دل کی آزادی کو روکنا۔ (۲) بچن گپتی۔

زبان کی آزادی کو روکنا۔ (۳) کائے گپتی۔ جسم کی آزادی کو روکنا +

سمتی کی پانچ اقسام۔ (۱) ایریا سمتی۔ آفتاب کی روشنی میں زمین کو چارہ قسم

آگے تک کیڑے مکوڑے سے صاف دیکھ کر ضرورت کے موافق چلنا (۱۲) بھاشا

سمتی۔ حسب ضرورت شیریں کلامی سے بولنا (۱۳) ایشنا سمتی۔ برائے قیام

جسم دن میں ایک دفعہ پاک طعام کھانا (۱۴) آوان پنچا پانا۔ اپنے جسم و بچھی و

کرمنڈیل کو زمین پر دیکھ بھال کر رکھنا۔ دوا ٹھکانا۔ تاکہ کسی جاندار کو تکلیف نہ ہو۔

(۱۵) مسترگ۔ بول و براز وغیرہ فضلات کو صاف زمین پر ڈالنا +

دھرم کے دس اقسام۔

(۱) اتم کشاد **उत्तम क्षमा**۔ بلا وجہ ہنسی کرنے۔ گالی دینے۔ مارنے پیٹنے

حتیٰ کہ مار ڈالنے پر بھی غصہ نہ کرنا +

(۲) اتم امد **उत्तम मर्दि**۔ آٹھ قسم کا غرور نہ کرنا +

(۳) اتم رجو **उत्तम रज**۔ دل و جسم و زبان کو کیساں رکھنا۔ صاف دل ہونا۔

ریا کاری نہ کرنا +

(۴) اتم شوج **उत्तम शौच**۔ کثافت بیرونی سے پاک رہنا۔ اور حص و طبع اور

ایذار سلتی سے بچنا اور قانع رہنا +

(۵) اتم ست **उत्तम स्त**۔ پاسے جان جائے مگر جھوٹ نہ بولنا +

(۶) اتم پنجم **उत्तम पञ्चम**۔ اسکی دو قسمیں ہیں (۱) اندر کی پنجم۔ دل و دماغ

نذہب میں ہر اچت ہے) کے کلیۃ ترک کا نام ہے۔ جو نبیوں۔ رشیوں۔ یا تارک الدنیاؤں کے ہوتا ہے۔ تارک الدنیا ان پانچوں گناہ کبیرہ کو معافی چاروں کے چھوڑتا ہے اور حق پرچن۔ لگائے۔ کرت۔ کمارت۔ انہو دنا۔ قسم۔ قبیہ۔ سمارنبہ۔ آرنہ سے کسی حالت اور کسی شکل میں بھی نہیں کرتا۔ مال و دولت۔ دوکان و مکان۔ زر و زیور۔ برتن و کپڑا وغیرہ جملہ سب باب ذریعہ کو ترک کر کے مادر و پدر زن و اولاد وغیرہ و مجملہ متعلقین سے قطع تعلق کر کے جنگل میں عریان رہتا ہے۔ ۲۸ گن مول جو اس طرح پر میں ہوتا ہے۔ باپ بیوگوں سے بہت پانچ مہارت۔ پانچ سمتی۔ پانچ اندری فرقت کیس نوع و نسب۔ چھ آدینک۔ سب۔ دیگر اوستھا (عراں رہتا) اشنان نہ کرنا۔ زمین پر سونا۔ و نغن نہ کرنا۔ کٹھن ہو کر بھجن کرنا۔ دن میں ایک دفعہ کھانا۔ داز پر بجن سارا دھیائے ۳۔ شلوک ۸) اور کرموں کی آمد کو روکنے کے جو مند جو ذیل ۴ ذرا بعد ہیں۔ ان پر عمل کرتا ہے +

(۱) گپتی یعنی ضعیف الاعتقادی سے بچنا۔ اور جذبات نفسانی سے حذر۔

و پرہیز کرنا۔ ۳

(۲) ہمتی ہر ایک ہاذا رک کی خاطر کا خیال دل میں رکھ کر چلنا پھرنا۔ بولنا

و کھانا۔ پینا وغیرہ۔ ۵ +

(۳) دھرم۔ روح کے توصات ذاتی کے موافق احوال کرنا۔ اور جو برخلاف ہیں

ان سے بچنا۔ ۱۰ +

(۴) انو پرکھیا۔ دنیا کے عیش و آرام کو بے ثبات سمجھنا۔ اور ان کے ہر پہلو

پر غور کرنا۔ ۱۲ +

(۵) پریشہ ہے۔ بھوک و پیاس۔ مسوی و گرمی وغیرہ تکالیف کو مستقل مزاجی

سے برداشت کرنا۔ ۲۳ +

بات کو نیند نہ آوے۔ اور تمام اُمیدیاں اپنا اپنا کام چھوڑ دیں۔ سانس سخت چلے ورد  
 ہو جائے۔ چمکی لگ جائے۔ سخت پیاس لگے۔ گردن نہ ٹھہرے۔ سب اشیاء لال رنگ  
 کی نظر آویں۔ درخت چلتے ہوئے معلوم ہوں۔ لیکن یہ باتیں عرصہ کی بیماری سے کہیں  
 ہیں۔ جو شخص ایک دم بیمار ہو جائے جس کے لئے یہ علامات لا علاج نہیں سمجھنی چاہئیں  
 جس مریض کے پاؤں گرم ہوں۔ وہ ابھی طرح بات کرے تو لا علاج نہیں ہے۔ جس  
 شخص کی آنکھ کی چمک مرنے کے پانی کی طرح اتر جاوے اور کسی کو نہیں پہچانے  
 تو سمجھو کہ لا علاج مریض کی ابتدا ہوئی ہے۔ جبکہ اپنی زبان اور ناک کی نوک اپنی آنکھ  
 سے دکھائی نہ دے جس کو اپنے سائے میں اپنا دستک نظر نہ آئے۔ اور رات کو قطعی  
 تار نظر نہ آئے۔ ہر دوکان میں انگلیاں دیکر اندہ کا شبہ نہ مٹائی نہ دے تو موت نزدیک سمجھو  
 بیمار کی بیویں ٹیڑھی ہونے پر نو دن زندہ رہے۔ آواز نہ مٹائی نہ دینے پر سات دن۔  
 خوشبو یا بدبو معلوم نہ ہونے پر پانچ دن۔ ہاتھ کی لکیریں نہ دیکھے تو تین دن۔ اور زبان  
 سے ذائقہ معلوم ہونا نہ ہو جائے تو ایک دو دن زندہ رہے۔ اگر چھینک کے ساتھ  
 پیشاب پاشا نہ آوے تو مرنا نزدیک سمجھو۔

سیکھنا سکے پہنچ اتنی چار جو ترک کرنے چاہئیں (۱) جیوت شفسا۔ دھپے زیادہ  
 زندہ رہنے کی خواہش۔ (۲) مرن شفسا۔ زیادتی تکلیف سے مرنے کی خواہش۔  
 (۳) مرن ترانہ۔ اپنی استری و پتر وغیرہ میں مود رکھنا۔ (۴) سکھا نہ بنا۔ پہلے بھوگے  
 ہوئے سکھوں کا یاد کرنا دھندلان۔ مرنے کے بعد دوسرے جنم میں بھوگوں کی خواہش  
 اس طرح بارہ برت۔ چار بھاؤنا۔ سولہ کارن بھاؤنا۔ اٹھ شدھی اور نیاس  
 مرن جب تک چار ترک نہ ہوتا ہے۔ اور جو شرارک یا دھرم آتما خانہ دار کو لازم ہے بیان کیا گیا۔  
 سکل چار تر۔ سکل چار تر کا پاپ ہنساجوٹ۔ چوری نہنا۔ پیر گہ دج پانچ گناو  
 کیرہ کے نام سے معروف ہیں۔ اور جن کے ترک کرنے کی ہر ایک

سامنے دلو اہائے۔ کیونکہ بعض نالایق اولاد بعد میں نہیں دیتی ہے۔ رخِ شکم جتنی محبت اور دشمنی کو ترک کرے۔ مرنے کا کچھ خوف نہ کرے۔ کیونکہ متقیاد رشتہ حقیقت سے غافل ہو جو جہالت تبدیلی قالب کو اپنا فنا ہونا سمجھتا ہے۔ اور جب اسکو ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا چاہیے۔ اور زن و فرزند اور سبب دنیاوی سے جن کو وہ اپنا سمجھ رہا تھا۔ ملحوظ کی جاتی نظر آتی ہے تو اسکو پڑا رخ ہوتا ہے۔ لیکن سمیک و رشتہ۔ یا حقیقت دان کو کچھ رخ نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ جسم پیدمی۔ تکلیف۔ جگر کے فساد کی جڑ ہے۔ قید خانہ کی مانند ہے۔ ایسے جسم سے ملحوظ کی کا کیا خوف۔ مرنے کا رخ اسکو ہوتا ہے جس کا دل اسباب دنیوی میں محو ہوتا ہے۔ حقیقت داں جانتا ہے کہ پیدائش کے بعد موت لازمی ہے۔ اور موت صرف تبدیلی جسم کا نام ہے۔ موت سے روح فنا نہیں ہوتی۔ اس لئے مرنے کا خوف ترک کر کے بارہ انور پر بچھا پر غور کرے۔ اور آہستہ آہستہ اللہ دیہاتی کم کرنا چاہے۔ ہر وقت پر ماتما کا دھیان رکھے یا دھرم شاستہ سنتا رہے۔ اپنے پاس شورو فل یا دنیاوی جھگڑوں کا ذکر نہ ہو سنے دے۔ دھرم اتھا آدمیوں کے سوائے کسی کو پاس نہ آنے دے اور دھرم و دھیان میں ہم کو چھوڑ دے +

نوٹ :- واضح رہے کہ سلیکٹنا یا سادھی مرن کی اجازت صرف اس وقت ہے جب بیماری لاعلاج ہو۔ یا کسی ایسی آفت کا سامنا ہو جس سے موت یقینی ہو۔ اور دھرم و بتا فطرۃ آتا ہو۔ کیونکہ جس شخص کو بہت عرصہ شراوک یا مہنی و محرم انور برت و ہمارت سوا دھیائے۔ پیل۔ تپ ورت۔ دس لکشن دھرم ہوتا دیکھے۔ اسکل بوجھن ترک کر کے مرنا آتم گات یا خود کشی میں داخل ہے۔ سلیکٹنا آتم گات نہیں ہے کیونکہ آتم گات کرودھ کی وجہ سے اور آلات کے فدیہ سے ہوتا ہے +

لااعلاج بیماری کی شناخت | لاعلاج بیماری کی حسب ذیل شناخت ہے

تین شلیہ یہ ہیں :- (۱) ندان شلیہ - ندان آئندہ جنم کی خواہشات کو کہتے ہیں - ندان تین طرح کا ہے - (۱) پرست ندان - عمدہ خواہشات - مثلاً سہم دھارنے کے عوض میں اعلیٰ نالذات - اعلیٰ شگفتن - اعلیٰ طاقت - نیک صحبت - عقل سلیم وغیرہ ہوتا ہے - (۲) ابست ندان - بد خواہشات - مخمضے وغیرہ میں کسی کے مارنے یا عزت بگاڑنے یا محرت و بچہ و دمن وغیرہ کے جاتا رہنے کی خواہش کرنا (۳) ریاضت یا نیک اعمال کا نتیجہ لذات - محسوسات - دمن و دولت وغیرہ ہوتا (۲) یا شلیہ - کہٹ (۳) ہتھیارشن شلیہ - بد اعتقادی +

**سلیکنا یا سماجی مرن**  
سلیکنا کے معنی کمزور کرنے کے ہیں - اور وہ دو قسم کی ہے  
اول کائے سلیکنا - خواہشات نفسانی میں مستغرق نہ ہونے

اور شہوت پرستی میں نکلے غضب و حرص و بکھوریا کے قابو میں بچنے سے بچنے کے واسطے لذات محسوسات سے باز رہ کر کم طعام کھانا - یا صرف دو دو پر ہی گزار کرنا اور اس طرح جسم کو کمزور کرنا - و نم - کشائے سلیکنا راگ و دیش - موہ - وغیرہ جذبات کو کمزور کرنا - سلیکنا کو ہی سماجی مرن اور سنیا مرن کہتے ہیں - اس کے کرینکا طریقہ اس طرح ہے کہ جب بیماری لا علاج ہو جائے - یا کسی ایسی آفت کا سامنا ہو جس سے بچنا ناممکن معلوم ہو - تو اس وقت راگ و دیش و اسباب دنیا سے محبت ترک کر کے صاف دل ہو جاوے - اور پھر اپنوں و بیگانوں سے معافی مانگے - پہلے کہے ہوئے گناہوں کی تلافی کرے - اگر کسی شخص سے کچھ لینا دینا ہے تو لے دے لیوے - اگر کسی کو کچھ قرض دینا ہے - اسکو ادا کرے - اگر کبھی کسی شخص سے کوئی چیز ادا نہ ترم زبور - زمین - مکان - وغیرہ بے ایمانی سے لی ہو - تو واپس کرے - اور ایسے فعل کی بابت اپنی ذمہ داری کو بڑا سمجھ کر اپنے مال و دولت کی بابت و محبت کرے - یا اپنے شوکے - لڑکیوں - محرت وغیرہ میں تقسیم کرے - کچھ حصہ دھرم استخوانوں غریب پرستہ و اراں - اور دیگر محتاجوں - بیواؤں اور یتیموں کے لئے بھی دے اور اپنے

خاص کر تعریف کرنا۔ (۴) پرتی کر من۔ تمام دن میں جو پہاؤ و غفلت و بے پرواہی،  
کے بس ہو کر یا جذبات کے قابو میں آکر کسی سے سخت کلامی سے پیش آیا ہو۔ یا  
جھوٹ بولا ہو۔ کسی کی مذمت یا چغلی کی ہو عشقیہ قہقہے و کہانی پڑھی سنی ہوں۔  
کسی کا مال بدون دینے لیا ہو۔ تو اسکو یا دکر کے شام کے وقت اپنی ذمیت کرنا۔  
(۵) سواو حیائے۔ مطالعہ کتب مقابہ (۶) کاہت سرگ۔ ریاضت۔ دھرم سنگھ  
شراد کا ہار کے نویں ادھیار کے ۲۶ دیں شلوک میں جو اس طرح ہے۔

बन्या बालो तपो दाता दय्यच्छापं सपमस्वधा  
बवट्यपी। री। सुविनयः ॥ बहूनाम्ना हरतावता ॥

پو جا۔ دارتا (درد) تپ۔ دان۔ سواو حیائے۔ بنج۔ شٹ۔ آد شیک کہے ہیں۔  
(۱۵) سن مارگ پر بھارنا۔ موکش۔ مانگہ۔ (دراہ بجات) کی پڑائی۔ بذریعہ اشاعت کتب  
واپیش۔ دھرم وغیرہ دوسروں پر ظاہر کرنا۔ (۱۶) پچھن واسلیہ۔ دھرم اتھانوں  
و دھرم شاستوں و دھرماتما پرشوں سے کمال محبت رکھنا

اشٹ شدھی۔ یا پاکیزگی مشہور گانہ (۱) سبھاؤ شدھی۔ صفائی قلب و پاکیزگی  
خیالات (۲) کائے شدھی۔ پاکیزگی جسم اور ایسے لباس پہننے سے احتراز۔ جس سے

غرو پیدا ہو۔ جیسے آجکل بہت سے ہندوستانی کوٹ پتلون پہنتے ہی مغرور ہو کر لاندہ  
ہو جاتے ہیں۔ نیز ایسے اشارات و کنایات کا ترک جن سے عشق پیدا ہو (۳) بنے شدھی  
بادب گفتگو (۴) اپریاتہ شدھی۔ جلدی جلدی نہ چلنا۔ اور چلتے وقت آگے پار ہاتھ

زمین دیکھ کر چلنا تاکہ کسی کیڑے مکوڑے کو تکلیف نہ پہنچے۔ (۵) بھوجن یا بھکشا  
شدھی۔ پاک طعام کھانا (۶) پرشٹا پنا شدھی۔ بول و باز وغیرہ فضیلت دیکھ بھال کر

زمین پر ڈالنا۔ (۷) شین آسن شدھی۔ ایسی جگہ میں سونا۔ جہاں شور و غل۔ جھگڑا  
وغیرہ نہ ہو (۸) واکیہ شدھی۔ سخت کلامی۔ ذمیت۔ چغلی۔ وغیرہ سے پرہیز کرنا +



(۴) رحمت بجاؤنا۔ جو اشخاص لازمہ حب۔ بہت دھرم۔ غصہ آور۔ مغرور۔  
ریاکار اور طامع ہیں۔ ان سے نہ آفت رکھنا۔ اور نہ نفرت۔ بلکہ میانہ روی سے  
برتاؤ کرنا۔

سولہ کارن بجاؤنا۔ یعنی سولہ قسم کی خصلت جو شر اوک کو اپنی بنا لینی چاہیے  
جو آئندہ جنم میں تیر خنکر ہونے کا کارن (باعث) ہوتی ہیں۔ یہ ہیں۔ (۱) درشن  
ہندھی یعنی پاکیزگی اعتقاد (۲) بنے پختہ۔ ادب و تعظیم جو دو طرح کا ہے۔ ۱۔  
(۱) نشچ بنے۔ اپنی روح کی جذبات اور باعقادی سے مخالفت (ب)  
بیہار رہنے سے زیادہ درشن۔ گیان ہارتروا لے اشخاص اور دیگر لوگوں سے حسب  
مراتب تعظیم و تکریم سے پیش آنا (۳) شیل درتیش دستی چار۔ اپنی آتما کو ہنسنا وغیرہ  
گناہوں سے عموماً اور زنا سے خصوصاً بچانا۔ (۴) اسی چھتن گیانو ہوگ۔ ہمیشہ  
گیان۔ ابھیاں و مطالعہ کتب مقدسہ میں مصروفیت (۵) سم گیگ۔ لذات۔ اور  
محسوسات سے دل کی رکاوٹ (۶) سکیش نیاگ۔ حسب مقدور خیرات دینا۔ اور  
اندرونی و بیرونی پر گرد کو ترک کرنا۔ (۷) سکیش تپ۔ حسب طاقت ریاضت کشی کرنا۔  
(۸) ساوہو سماوہی دھرم سے ڈگتے ہوئے دھرم آتایا ساوہو کو پھر دھرم پر  
لگانا (۹) دو یادرت۔ تارک الدنیائوں کی خدمت (۱۰) ارہنت بھگتی۔ ارہنت  
دیو کی تعظیم و تکریم (۱۱) آچار یہ بھگتی۔ آچار یوں (علمائے دین) کی تعظیم و تکریم (۱۲)  
بھو شریٹ بھگتی۔ کتب مقدسہ کے رموز و انوں کی تعظیم و تکریم (۱۳) پوجن بھگتی۔  
کتب مقدسہ کی تعظیم و تکریم (۱۴) آرشیہ کا پرہان۔ مندرجہ ذیل چھ قرآن فیض بلاناغہ  
ادا کرنا (۱) ساما یک قبیح پھینا (۲) ہستون۔ پرانا تاکو۔ جن۔ سنبھو۔ مشکر۔ شیو  
وغیرہ ناموں سے بلحاظ گتوں (انوصاف) کے یاد کرنا (۳) بندنا۔ چوبیس تیر تنکوں  
میں سے کسی ایک کے یا ارہنت۔ برہم۔ آچار یہ۔ ساوہو میں سے کسی ایک کی۔

کی صفائی دیا کی یعنی طہام پاک کھلانا +  
 دان دینے والے کو مناسب ہے کہ بھوجن ایسا کھلاوے جس سے وہ (مخویت)

کام (شہوت) مستی - فکر - خوف - الفت - نفرت - پیدا نہ ہوں +  
 دوتا دوت کے اتی چار - (۱) ہرت چھان - سبز پتے سے مہانپ کر کھانا دینا -  
 (۲) ہرت نہ جان - سبز پتے میں رکھ کر دینا (۳) انا در - غرت و تعلیم سے نہ دینا (۴)  
 احرن - کسی پاتر کو بھوجن کے لئے بل کر اور کام میں لگ جانا (۵) مت سرتو  
 دوسرے دان دینے والے سے حمد کر کے دان دینا -

मत सारतो  
 شہر اوک یعنی وہ ہر اتاگر ہستی کا فرض ہے - کہ مندر چہ بالا باو ورتوں یعنی پانچ  
 اتوہرت - تین گن برت - چار بیکشابت کہ اختیار کرے - علاوہ اسکے اسکو لازم ہے  
 کہ وہ اپنی زندگی میں مندر چہ بالا چار بھاؤنا - سولہ کارن بھاؤنا - اور اشٹ شدھی کو  
 اپنا شعار بناوے - تین شکیہ کا ترک کرے - اور آخر میں سلیکنا اختیار کرے -  
 بھاؤنا کے سنے برتاؤ اور خلعت کے ہیں - شدھی پاکیزگی کو کہتے ہیں - اور  
 شکیہ سے مراد دل کی گھٹائی سے ہے - چنانچہ چار قسم کا برتاؤ جو شراوک کو ہر ایک  
 جاندار سے رکھنا چاہیے اس طرح ہے +

(۱) میتھی بھاؤنا - ہر ایک جاندار سے محبت سے پیش آنا - دشمنی کا خیال نہ رکھنا  
 اور کسی کے لئے کسی قسم کا دکھ یا تکلیف نہ پہنچانا

(۲) چود بھاؤنا - جن اشخاص میں ہمیک درشن - گیان اور چارتر زیادہ ہے  
 یعنی جو اپنے سے اعتقاد میں علم میں اور عمل میں بڑے ہیں - انکو دیکھ کر خوش ہونا  
 اور انکی تعریف و توصیف کرنا +

(۳) کروٹھا بھاؤنا - بیماروں - اندھوں - بولوں - بکیوں - بیواؤں - یتیموں -  
 بوڑھوں وغیرہ کی تکلیف دور کرنے اور انکی مدد کرنے کا خیال رکھنا +

وان دینے اور تکلیف یا بیماری کے وقت انکی خدمت کرنے کا نام ہے۔ اور جگوان  
 کی پوجا بھی اس میں شامل ہے۔ وان چار طرح کا ہے۔ (۱) آمار دان (۲) اوشد دان۔  
 (۳) وویا دان (۴) ایسے وان۔ گرہستی کو ان چاروں ہی قسم کا دان کرنا مناسبت  
 وان کے مستحق جنکو اصطلاحاً پاتر کہتے ہیں۔ تین قسم کے ہیں۔ (۱) اتم (اعلیٰ) منی  
 یا ہمارک الدنیا (۲) بدھ (متوسط) ورتی شہراک یعنی وہ خانہ دار جو شراوک کے کیا و  
 درجوں میں سے کسی ایک میں داخل ہوں (۳) جگنہ (ادنیٰ) اور ترقی سمیکتی شہراوک  
 یعنی وہ شخص جو صادق الاعتقاد ہوں۔ چارتر کے بہت سے حصہ کے حامل ہوں۔ مگر  
 انہوں نے کسی قسم کا عہدہ نہ کیا ہو۔ یعنی وہ شراوک کے گیارہ درجوں میں سے کسی  
 میں داخل نہ ہوں۔

وان دینے والے میں مندرجہ ذیل سات گٹن (اوصاف) ہونے چاہئیں۔  
 (۱) دن دینے میں دنیاوی شکہ یا دھن یا شہرت کی خواہش نہ رکھنا (۲) دان دینے  
 میں کروہ نہ کرنا (۳) ریاکاری نہ کرنا (۴) کسی دوسرے دان دینے والے سے  
 رشک یا حسد نہ کرنا (۵) اس خیال سے (ان نہ دینا کہ اگر نہ دوں گا تو بدنام ہو گا۔ (۶)  
 خوش ہو کر دنیا (۷) دان دینے میں غور نہ کرنا۔ نیز اس میں حسب ذیل نو قسم کی جگتی  
 (تعلیم) ہونی چاہیے۔

(۱) پرتی گروہ آئیے آئیے کہنا (۲) آج آسن۔ ادبھی جگہ پر بٹھانا (۳) پا دو وک  
 پاؤں دھونا (۴) ارچن۔ پوجا کرنا۔ تعریف کرنا (۵) پنام۔ سیرتیم غم کرنا (۶) من بندھی  
 دل کی صفائی دے، بچن شہسی۔ زبان کی صفائی یعنی کوئی قابل اعتراض لفظ نہ بولنا۔  
 (۷) کائے شہسی جہم کی صفائی۔ یعنی ادب سے چلتا پھرنا (۸) ریشنا شہسی۔ طعام

سے شراوک کے گیارہ درجے آگے بیان کئے جاو چکے۔

ہنس کے۔ تصرف ایک دفعہ پانی پیکر "ان آپ باس" یا ایک دفعہ طعام و پانی پیکر "ایک ٹھگت" کرے۔ اور جیسا کرنے کی اپنے میں طاقت دیکھے۔ اس کا فیصلہ سختی یا تریدوشی کی دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کر لے۔ ایسا نہ کرے کہ ارادہ تو سولہ پہر کے آپ باس کا کیا جاوے پھر جس وقت گرمی کی شدت معلوم ہو وہاں سے گئے۔ اس وقت پانی پیکر "ان آپ باس" تصور کرے۔ یا صبح پانی سے حرکت کے زمانہ بندھے۔ بار بار غسل کرے۔ اور ہر وقت یہی خیال رکھے کہ کب وقت پورا ہو اور آپ باس "ٹھگے" آپ باس کے دن صرف اربع کھانا ہی منع نہیں ہے۔ بلکہ پھل ہار و میوہ جات حقہ متبا کو مچرٹ و پان و دو دودھ و شٹائی سب کچھ منع ہے۔ اور ایسا بھی نہیں ہے کہ دن کو کھانا ترک کر کے رات کو کھاوے۔ رات کو کھانا تو بالکل اور ہمیشہ کے لئے ہی ممنوع ہے۔ آپ باس کرنے سے مطلب صرف اس کو قابو میں کرنے کی مشق کرنا۔ غفلت اور ہستی کو۔ نیند کی دیا دتی کو دور کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ اگلے جنم میں شرگ۔ یا دھن۔ دولت ملیگا۔ ایک ماہ میں ہر دفعہ آپ باس کرنے سے قبض نہیں رہتی۔ انسان بہت سی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ بیمار ہونے سے وہ دھرم اچھی طرح پال سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ باس کو دھرم کا انگ کہا ہے +

۱) پاشدوپ باس کے اتنی چار۔ (۱) بدون دیکھے اور صاف کپڑے سے صاف کئے پوجا کے برتن لینا۔ یا سوا دھیاے کی یا دیگر اشیاء اٹھانا۔

(۲) بدون دیکھے بھالے تو شک یا سولے کا کپڑا بچانا۔ (۳) آپ باس کی بڑائی اپنے دل میں نہ رکھنا۔ بلکہ اس کو ایک رسم سمجھ کر کرنا۔ (۴) آپ باس کے دن پوجن یا ستون وغیرہ کا پائٹ بھولنا۔ یا آپ باس کے دن کے فرائض کو فراموش نہ کرنا +

(۵) بدون دیکھے بھالے کوئی شے زمین پر دھرنا۔

(۶) دو یا درت جن کو آستی سمجھا جاتا ہے۔ چھ تارک الہ تباروں کو

جسم کا سب سے بہت متحرک کرنا (۳) منہ و پرانی دان - دل کو آرت در و در و حیوان سے نہ کرنا (۴) نامور - سامایک کو ایک بیگانی سمجھ کر کرنا (۵) اسمرن - سامایک کرتے وقت پاٹ بھول جانا - یا کام میں ایسا لگنا کہ سامایک کرتے ہی کو بھول جانا +

(۳) پر شد و پ باس - بچنے میں ہر وہ آسٹھی اور ہر وہ چودس کو ہر قسم کے کھانے پینے کا ترک کر کے سب سے باز رہنے کا نام ہے۔ لازم ہے کہ آپ باس سولہ ہر کا کیا جائے۔ آپ باس کے دن نلج تماشہ دیکھنے کا۔ باجہ بچانے کا۔ سب قسم کے لین دین و کاروبار دنیاوی کا ترک کرے۔ تمام دن جین مندر میں یا خلوت میں بیٹھ کر تمام قسم کے جذبات و خواہشات نفسانی کو دل و زبان و جسم کی بدتحریک کو ترک کر دہرم و حیوان میں گزرے صبح و شام سامایک کرے۔ اور رات دو دن جن پوجن - و شاستر سوا دھیاے میں صرف کرے۔ اگلے روز صبح کو کسی پاتر (مستحق خیرات) کو اگر مل سکے۔ کھانا کھلا کر بچا۔ میں آپ کھاوے۔ یہ اعلیٰ ترین آپ باس ہے۔ اگر سولہ ہر کا ورت نہ ہو سکے۔ تو بارہ ہر کا یا آٹھ ہر کا جیسا ہو سکے کرے کارکنی سوامی نے پرہش و پ ورت کی بابت ایسا کہا ہے۔ کہ ششی و چودش کو ہشمان کرتے۔ چن دن وغیرہ لگانے۔ زیور پہننے۔ ہم صحبت ہونے۔ بچھول سو گھنٹے سے پرہیز کر کے آپ باس کرے خواہ دن میں ایک بار کھانا کھاوے۔ یا بلاز کا بھوجن کرے +

سوامی امت گت آچار یہ کرت شراد کا چار میں ایسا لکھا ہے کہ ان ہر وہ دنوں میں دشمنی جو چودش کو ہر قسم کی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک "آپ باس" اور دن میں صرف ایک دفعہ پانی پینا "ان آپ باس" اور ایک دفعہ بھوجن و پانی لینا "ایک شکت" کہلاتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے۔ کہ آپ باس (روزہ) اپنی طاقت کے موافق کر کے۔ اگر سولہ ہر کا آپ باس ہر قسم کی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک

کرے۔ خواہ ہر روز کرے۔ خواہ دن میں دو دفعہ۔ خواہ تین دفعہ کرے۔ دو گھنٹہ کی مساجد  
مقرر کرے۔ سامایک کرتے ہوئے۔ دل و زبان اور جسم کی تحریک کو روکے کسی شخص کو  
مشغول نہ کرے۔ پتھر کی سورتی کی طرح کہ جو غاصک اسی مطلب کی رہنمائی کرنے کے لئے  
ہوتی ہے۔ غیر متحرک ہو جائے کسی طرف نہ دیکھے کسی سے بات نہ کرے۔ لذات  
محموسات کا خیال تک دل میں نہ گزرنے دے۔ جملہ اشتیاء بدرک۔ غیر بدرک۔ جلدنا  
وغیرہ جاذبہ سے کلفت و نفرت ترک کرے۔ خوشی و رنج کے خیال کو چھوڑ دے۔ دشمنی  
و دوستی کو تیل گے۔ امید و بیم کو دل میں جگہ نہ دے۔ اگر کوئی دشمن نام دے۔ یا  
کوئی جانور نقصان پہنچائے۔ یا کوئی ارضی و سماوی آفت آ جاوے۔ سب کو برداشت  
کرے۔ دل کی ایسی یکسو حالت پر۔ پرماتما کا وہ بیان کرے۔ اس کے اوصاف کو یاد  
کرے۔ روح و مادہ وغیرہ چچوہرہ کے خواص و سات تئو کی کیفیت و ماہیت پر غور کرے  
بارہ بجائے۔ یا سولہ گھارن ہو چار کرے۔ دن میں جو جو نیک و بد افعال کئے ہیں ان کو  
رات کے وقت۔ اور رات کو جو کئے ہیں ان کو دن کے وقت یاد کرے۔ اور سوچے کہ  
آج میرا کتنا وقت دھرم کا راج میں لگا ہے۔ کتنا عرصہ ست سنگ (نیک صحبت) میں  
گزارا ہے۔ اور کتنا خواہشات نفسانی کے پورا کرنے میں صرف ہوا ہے۔ جس طرح صراف  
اپنی پونجی کا نفع و نقصان دن میں دو دفعہ پتال کرتا ہے۔ اسی طرح اپنے دھرم و پنی  
و من کا حساب لگا دے۔ جو بڑے افعال ہنسا۔ احسان فراموشی۔ زنا کاری۔ چوری  
وغیرہ سرزد ہونے پہلے۔ ان کے واسطے افسوس کرے۔ اور آمینہ مان کے بچنے کے  
واسطے ارادہ کرے۔ سامایک کرنے میں تکیہ نہ کرے۔ اور اس کا پھل۔ دمن۔ اولاد۔  
دولت وغیرہ نہ چاہے +

سامایک کے اتی چار۔ (۱) بچن دو پر نی دھان۔  
سامایک کرتے ہوئے دنیاوی معاملات کی گفتگو کرنا۔ (۲) کائے دو پر نی دھان۔

(۴) روپا پڑی **रूपाभी** مدت باہر والے کسی شخص کو اپنا جسم دکھانا۔  
تاکہ وہ سمجھ جائے کہ کچھ کام ہے۔

(۵) پھل چھپ **पुवगत छेप** حد مقررہ سے باہر ننگری وغیرہ  
چھپنا۔ یا چھپی وغیرہ بھی کہ اپنا مطلب بھگانا۔

(۶) سامایک۔ سامایک کے فعلی معنی سامیہ بجاوے یعنی اُلفت و نفرت دوستی  
و دشمنی ترک کر کے میانہ روی اختیار کرنے کے ہیں۔ اس عطا کا ایک وقت معبود کے  
واسطے پانچ گناہ کیوں کا ترک سامایک کہلاتا ہے۔ سامایک مختلف طریقوں سے کی  
جاتی ہے۔ مناسب ہے کہ جنالہ دمنہ بن یا کسی اور علحدہ جگہ میں پورب یا اتر کی  
طرف منہ کر کے۔ اور چتر ششدری۔ کال ششدری۔ آسن ششدری۔ تن ششدری۔ تپ ششدری  
شر ششدری۔ بنے ششدری۔ سات طرح کی ششدری کر کے سامایک کرے۔ انگلیوں کے ہر  
حصہ۔ یا ہتھکے کے ہر واسطے پر ایک ایک دفعہ اپنے محبوب کا نام لیوے۔ یا اسی صفات  
بیان کرنے والے کسی منتر کو پڑھے۔ کاغذ یا دیوار پر سیاہ نقطہ بنا کر اس کی طرف یا کسی  
مورتی کی طرف لگاتا رہے۔ اور پراگمنا کا دھیان یا سات تتو کا دھار کرے۔  
اور جب کافی مشق ہو جاوے تب کسی بیرونی ذریعے کی کچھ ضرورت نہیں ہے اس  
وقت خود بخود دل کیس کرے۔ اس دل بھی کے واسطے جگہ ایسی پسند کرے جہاں  
دل کے کھینچنے والی کوئی شے نہ ہو۔ شور و فل نہ ہو۔ عورت یا خنث کے آنے والے کا  
مقام نہ ہو۔ جگنا بجانا۔ ناچنا جس کے نزدیک نہ ہوتا ہو۔ جہاں چندے پرندے نہ آتے  
ہوں۔ زیادہ گرم۔ یا زیادہ سرد ہوانہ آتی ہو۔ بہت بارش نہ لگتی ہو۔ ڈالسن۔ ٹھہر۔

سانپ۔ بچھو۔ وغیرہ موذی جانوروں کا خوف نہ ہو۔ غرضیکہ علیحدہ مکان میں یا مندر  
میں جھل یا یا بچھو میں جہاں دہرم آتما لوگ ورت کرتے ہیں کھڑا ہو کر۔ یا بیچھو کر کپڑوں  
کو اکٹھا کر کے بالوں کو باندھ کر ایک طرف دل کو لگا دے۔ سامایک خواہ ورت کے دن

ایسا کرنے سے خواہشات کم جاتی ہیں۔ پہنک جاتی ہیں جو ہری سبزی نہ کھائے گا اور ارج  
ہے وہ بھی خواہشات کے کم کرنے کے لئے ہے اس لئے اچھا ہے۔ بالکل نہ کھائے  
میں اندھی جنم و پران جنم دونوں ہیں اور کوئی بھی کھائے میں صرف اندھی جنم  
بھوک آپ بھوک برت کے اتنی پار۔ (۱) انور پیکشا۔ خواہشات۔ محسوسات کا  
نہ گنا (۲) انوسمرت۔ گزشتہ زمانے کے بھوکے ہوئے عیش و عشرت کو یاد کرنا  
(۳) اتی لولہیہ **आति लोल पप** محسوسات میں محویت۔

(۴) اتی ترشنا۔ زمانہ مستقبل میں بھوگنے کی خواہش۔

(۵) انوبھو۔ جس وقت میں وحشیوں (ذات۔ محسوسات) کو نہ بھوگتا ہو۔ اس  
وقت بھی یہی خیال کرنا کہ میں بھوگ رہا ہوں +

**سکثارت** سکثارت چار ہیں (۱) ویشیا کا شک (۲) سلاک۔

(۳) پروشد وپ باس (۴) وڈیاورت۔ چونکہ یہ چاروں گہرست پنہ میں  
سنی پنہ کی سکثارت (نصیحت) کہتے ہیں۔ اس لئے ان کو سکثارت کہتے ہیں۔

(۱) ویشیا کا شک۔ وگ برت میں جہرمت میں جانے لانے بھیجنے۔ تنگ کرنے  
کی حد عمر بھر کے لئے مقرر کی گئی۔ اس میں سے ہر روز کے لئے حد مقرر کرنا۔ مثلاً  
وگ برت میں یہ جب کیا تھا کہ میں تا عمر شمال کی طرف کیلاش تک ہی جاؤں گا۔

اس سے آگے نہ جاؤں گا۔ اب ویشیا کا شک برت میں یہ عہد کرنا کہ آج میں صرف  
دس یاہیں کوں تک ہی سفر کروں گا۔

اتی چار (۱) پریشن **प्रेषण** حد مقررہ سے باہر خود تو نہ جانا۔  
مگر وہ سرے کو بھیجنا۔ یا مال وغیرہ منگوانا۔

(۲) شبد۔ حد مقررہ سے باہر بات کرنا یا اشارے سے کام لینا۔

(۳) آہن **आहण** حد مقررہ سے باہر کسی کو بلانا۔



پہل انی تھ۔ نشاد اوس کا پانی پالا یا برن چلت دس جن مت یہ پائیں آکھان۔  
یہ تمام اشیاء دلیغ کے واسطے مضر ہیں۔ بعض میں ہنسا بہت ہے۔ بعض نود ہضم  
نہیں ہیں۔ سستی اور کاہلی پیدا کرنے والی ہیں۔ آکھانا زلیست ترک کرنا لازم ہے  
چونکہ گٹم وغیرہ غلہ میں سرشری و کیرٹے چڑ جاتے ہیں۔ آڑو و مونگ وغیرہ پر  
سفید ٹھٹلی آ جاتی ہے سکھانڈ۔ شکرہ۔ گڑ۔ میں لٹ جو پیدا ہو جاتے ہیں اسلئے  
چاہیئے کہ جاڑے کے موسم میں سات دن گرمی کے موسم میں پانچ دن۔ اور  
برسات میں تین دن سے زیادہ کا سامان بہیا نہ کریں۔ جس چیز میں پانی ملا ہو  
جیسے پکوان۔ اسکو دو دن سے زیادہ کا مال پھا۔ اچار۔ لوبخی۔ ٹکڑا۔ آٹھ پہر سے  
زیادہ کا استعمال نہ کریں۔ دہی پہلے دن سے زیادہ جانی ہوئی۔ اور روٹی۔ و  
کچڑی۔ دال بھات۔ دو پہر کے بعد۔ پکی رسونی۔ لڈو۔ گھیور۔ کھویا جس میں پانی  
کم ہو۔ آٹھ پہر بعد۔ پوڑہ۔ ربڑی وغیرہ جس میں پانی زیادہ ہو۔ چار پہر کے بعد۔ جس  
چیز میں پانی نہ پڑا ہو۔ جیسے گہی۔ شکرہ۔ گڑو کا لڈو۔ جاڑے میں سات روز کے بعد  
گرمی میں ۵ روز کے بعد۔ اور برسات میں تین روز کے بعد چلت دس ہو جاتا ہے  
گرم پانی کے ساتھ جو چھا چھ بنائی جائے اس کی میعاد چار پہر۔ ٹھنڈے پانی والی  
چھا چھ کی میعاد دو پہر ہے۔ کچے پانی کی دو گھڑی۔ پراسک یعنی لڑنگ وغیرہ والی  
ہوئی کی دو پہر۔ معمولی گرم پانی کی چار۔ اور بیلے ہوئے کی آٹھ پہر ہے۔ دو کیہو  
کر یا کوش

دودھ بھی نکالنے کے بعد فوراً گرم کرنے چویں۔ پانی چھان کر استعمال کریں  
پھاگن کے بعد تیل اور نگہاڑے میں جو پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پھاگن کے  
بعد کا نکالا ہوا تیل اور نگہاڑے کا بنایا ہوا کھانا ترک کریں۔ اول تو مندرجہ بالا اشیاء کا  
ترک تمام عمر کے لئے کریں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو ایک عرصہ مقررہ کے واسطے ضرور کریں

جن اشیا کے کھانے سے ہنسنا بہت بڑا عجیبہ کثرت۔ کھل۔ ساوٹھارن ہنسی۔  
 نینی گھی۔ نیم کا پھول۔ کیوڑا۔ جیجا ہوا۔ انلی ٹیڈل۔ جن سے قوت واد بہت پیدا ہو  
 جیسے موصلی بات جو طاقت کا باعث ہوں جیسے سکسکا۔ جن سے کاہلی پیدا ہو قفل  
 خراب ہو۔ جیسے انڈینی کا دودھ۔ گدھی کا دودھ۔ گلے کا پیشاب۔ شراب اور دیگر  
 اشیا پر منشی گندی جگہ۔ خراب جگہ میں پڑا ہوا۔ چڑے سے لگا ہوا۔ شرابی یا  
 مانس خور کے ہاتھ کا پکا ہوا۔ چھوڑا ہوا کھانا جس سے کراہیت آوے جیسے مانس۔  
 ان کا کلی ترک کرنا مناسب ہے +

بائیس ایکسٹ۔ مندر ج ذیل ۲۲۔ اشیا پر بھیا یا ناخوردنی قرار دی گئی ہیں +  
 چھند۔ اوراد اول کہوڑا کا کچی یا دی کا ٹرا۔ نش بھون۔ پشو بجا۔ بگن۔ شد۔ بان۔ چاہ  
 بڑ۔ پیل۔ اور دگر گول۔ کٹھ۔ اور دگھیا گول۔ پا کر پھل (دینگن) جو ہر سٹا جان دہاوی پل  
 کندول۔ مائی دھنی رہیں لاہیر آکھہ (داس) (د شہر)۔ اکھن۔ اور دہا پان (شراب)

۱۔ کندہ وٹے جو زمین کے اندر ہی اندر پیدا ہو۔ جیسے آگ  
 ۲۔ مریں اور جو زمین کے اندر ہی طرح ملی ہائے۔ جیسے موصلی بات  
 ۳۔ ہنسی و نباتات، و طرح کی ہوتی ہے۔ ایک پتیک یعنی ایک جسم میں ایک حیوانی۔ دوسری سادہ مان  
 یعنی ایک جسم میں بہت سے حیوانی۔ ایسی ہنسی کی یہ پہچان ہے اور جس کا سر نیچا ہوا ہو اور جس میں  
 کیریں ہوں اور جو کچی کا ٹھنڈا کھائی شے (د) توڑنے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوےں چال ہی ٹوٹ جائے۔  
 ۴۔ جیکے اندر سوت یا نامہ (د) جو توڑ کر کوئی ماسکے جوڑ دھر چال نئے پنے یعنی کوئل چھٹی شے پتے پھول  
 پھل بچ۔ قلی توڑنے سے توڑا ٹوٹ جائے اور چال کا ٹکڑا ہو جائے تو سادہ مان ہے۔  
 ۵۔ اول لے قلی کی بی ہونی چیز کے (د)۔ دبی یا چاچہ میں ملا کر کھانا جیسے بڑا۔

۶۔ جیسے چاچہ میں بہت سے بچ کر دے سے لگ ہوں اور پھل توڑنے سے نیچے گر پڑیں جیسے تر بوزہ  
 ۷۔ کھانہ کہن ناخوردنی نہیں ہے۔ مانت دیکھ کن کی جو کہن میں تھوڑی دیکھ جو کہن چڑے لگ جاتے ہیں

کھانے مکان سواریاں جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

सुगंधो वनिता वरचमीतं तां हत घोमं  
अदिरं बाहनं यैव सख्यौ मोगाः प्रकीर्तितौ॥

جوشے ایک دفعہ شمال کی جانب اُس کو بھوک کہتے ہیں جیسے روٹی۔ مٹھائی وغیرہ اور جو ایک ہی شے بار بار شمال میں آئے اُس کو آپ بھوک کہتے ہیں۔ جیسے کپڑا حدوت وغیرہ چنانچہ بھوک اور آپ بھوک کے شمال کے لئے ایک حد مقرر کیا وہ جب ہے مثلاً یہ کہ آج میں ایک دفعہ بھوجن کروں گا۔ فلاں فلاں (ناچ فلاں فلاں منبری فلاں فلاں مٹھائی کھاؤں گا۔ فلاں فلاں سواری پرچڑھوں گا وغیرہ وغیرہ مقرر کرنا دو طرح ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ عرصہ خاص کے لئے مثلاً ایک روز دو روز دس روز۔ بیس روز۔ ایک ماہ دو ماہ۔ چھ ماہ۔ ایک سال۔ پانچ سال۔ دس سال۔ وغیرہ کے لئے اسکو نیم (Diyar) کہتے ہیں۔ دوسرے تازلیت جو نیم (Diyar) کہلاتا ہے۔ جن شاستروں میں حکم ہے کہ گرمی کو اپنی خواہشات کم کرنے کے واسطے ہر روز سترہ چیزوں کے نیم کرنے چاہئیں یعنی (۱) بھوجن کتنی دفعہ کھاؤں گا (۲) چھ رسوں میں سے کون کون سے کھاؤں گا (۳) پانی کتنی مچھوئیگا۔ (۴) چندن تیل وغیرہ کتنی دفعہ لگاؤں گا (۵) پھول کتنی مرتبہ سونگھوں گا (۶) پان کتنی دفعہ کھاؤں گا (۷) گیت کتنی دفعہ سنوں گا (۸) ناچ کتنی دفعہ دیکھوں گا (۹) باشرت کتنی دفعہ کروں گا (۱۰) ہشمان کے دفعہ کروں گا (۱۱) زیور کتنے پہنوں گا۔ (۱۲) کپڑے کتنے پہنوں گا (۱۳) سواری پر گئے دفعہ چڑھوں گا۔ (۱۴) کتنی طرح کے لبتونیں سوؤں گا (۱۵) کتنی طرح کے آسن پر سوؤں گا۔

(۱۳) منبری کون کون سی کھاؤں گا۔

(۱۴) بھوجن میں کتنی چیزیں کھاؤں گا +

تام آسکوی بھی تو لازم نہیں ہے۔ کہ خواہ خواہ بلا مطلب وہ افعال کرے جن سے گناہ ہوتا ہو۔ اگر انسان خود گناہ سے نہیں بچ سکتا تو وہ کم سے کم دوسروں کو ترغیب دے کہ تم کسی دوسرے ہاذا کو تکلیف دو۔ میں بچا کرو۔ جال بناؤ۔ پھرو بناؤ۔ کشتہ بناؤ۔ ناخود دنیٰ اشیاء کھاؤ۔ شراب پیو۔ زنا کاری و زنی بازی کرو۔ غیبت کو چلی کرو۔ محوٹ ہو لو۔ بیاہ میں آتش بازی سے جاؤ۔ تعلق تاشا کرو۔ دیکھو۔ مجرورہ فروشی کرو۔ شکار کھیلنے جاؤ۔ بھاڑے کی دلائی کرو۔ ایسا روز گذارو جس میں ہنسنا بہت ہوتی ہو۔ حقہ۔ تباکو۔ چمچت۔ بھنگ۔ گانجہ۔ وغیرہ پیو۔ پڑاؤ لگاؤ۔ اس میں بڑا فائدہ ہو گا وغیرہ وغیرہ +

انترہ ڈنڈ کے اتنی چار۔ (۱) کندھ (कंद्य) ہنسی غول کرنا۔ بھنڈ  
بچن بولنا (۲) کوت کچہ (कोतकच्य) یا گنہرب کھوٹے اشارے کرنا  
(۳) موسر ویہ (मोस्रविह) پیو وہ بھگاس یا مفت کا طول کلام (۴) ہیکلشڈ  
کرن (ससमी लाघि करण) جہن مطلب ول و زبان و جسم کو کسی کام  
میں لانا و من ایمکتا و من (ससमी क्षाघि वारण) لغت  
و لغت۔ یا خواہشات نفسانی کے بڑھانے والے اشارے گیت بچن۔ وغیرہ بنانا۔  
(۵) پسا و من (पसाधन) ضرورت سے زیادہ بھوگ۔ آپ بھوگ کا  
سامان لینا۔ جیسے ایک و سنتن کی ضرورت ہے۔ دس کاٹ لینا۔ نیم کے ایک پتے  
کی ضرورت ہو۔ تمام شاخ کاٹ لینا۔

(۳) بھوگ آپ بھوگ پران۔ خواہشات نفسانی کے کم کرنے کے لئے۔ اور  
دل قابو میں کرنے کے واسطے بھوگ و آپ بھوگ کی ایک مدد مستر رکھنا۔  
بھوگ آپ بھوگ پران کہلاتا ہے۔ بھوگ و آپ بھوگ کی ۸ قسم کی ساگری ہوتی ہے  
خوشبخت۔ عورت۔ کپڑے۔ وزیرہ۔ گانا بجانا۔ پان گھوری۔ انواع و اقسام کے

اس میں شامل نہیں ہے +

(۱۳) آپ دھیان - ایسے خیالات رکھنا کہ فلاں شخص کا لہجہ یا عورت - یا والدین وغیرہ فوت ہو جائیں - کسی کا کان ناک کٹ جائے - اندھا - لنگڑا وغیرہ ہو جائے - دھن لٹ جائے روز گلہ خواب ہو جائے - وغیرہ وغیرہ - دوسرے کے نقصان ہونے کے خیالات فاسد رکھنا جن سے اپنا کچھ فائدہ نہ ہو - آپ دھیان کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) آرت دھیان (۲) رور دھیان - پھر آرت دھیان کی چار فروع ہیں -

(۱) انٹ سینجک - نام خوب طبع اشیاء کے لئے پتھر کرنا (۲) اسٹ پیوگ - مرغوب طبع اشیاء کے علاوہ ہونے کا فکر رکھنا (۳) روگ تدان - تکلیف و بیماری میں بے استغالی رکھنا (۴) سورج - مستقبل کے واسطے طرح طرح کے تردد کرنا -

رور دھیان کے چار فروع اس طرح ہیں (۱) ہنسنا - جہ ہنسنا میں خوشی (۲) مرکھنا - جھوٹ بولنے میں خوشی (۳) چرہا - چوری کر کے یا کرا کے خوش ہونا (۴) سنگ رکھنا - بہت دھیرہ جمع کر کے خوش ہونا +

(۴) دوشرت - ایسی کتابیں - شاستروں کو پھٹنا یا سننا - جن میں کفر و شق - لڑائی جھگڑے - شہوت پرستی - بناؤ سنگھار - مہشی مہول - مارن - تارن - بسی کرن - سائن وغیرہ کا ذکر ہو کسی کتاب کو اس علم کے عیب و ثواب دیکھنے کے لئے پھٹنا - جس کا اس میں ذکر ہے کچھ ہرج نہیں ہے +

(۵) پراہ چرہ - خواہ خواہ زمین کھودنا - پتھر پھوڑنا - پانی سینچنا - چھڑکنا - آگ جلانا - نہات کا کٹنا - دختوں کی شاخیں تراشنا - ادرہ ادرہ طلب مہر گشت کرنا - تاجا - تاش - چوسر - گنجد - وغیرہ کیلوں میں قلعہ اوقات کرنا - پتنگ بازی - شیر بازی میں وقت کھونا - ہمت دین یا ہمت جیوب میں وقت گزارنا +

ہم نے مانا کہ دنیا دار تمام باپوں سے اور دنیا کی کاروائیوں سے باز نہیں رہ سکتا

چونکہ یہ انوہڑوں کے گھٹوں (اوصاف) کو بڑھاتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام گن بہت ہے :

(۱) دگ بہت۔ عمر بھر کے لئے دسوں سمتوں میں خود جانے اور کسی دوسرے کو بلائے کی۔ پنج دیو پار کرنے کی۔ ایک حد مقرر کرنا۔ مثلاً یہ کہ میں شمال کی طرف فلاں ملک تک جانوں گا۔ فلاں ولایت تک لیکن دین پنج دیو پار کروں گا۔ اور یہاں تجارتی بھجوں اور سنگاؤں گا۔ ایسا کرنے سے طمع کم ہوتی ہے۔ سودیشی اسٹیڈ کے دیو پار کی عادت پڑتی ہے۔ اور خواہشات گھٹتی ہیں۔ تیرتہ جاترا وغیرہ کاموں کی حد مقرر نہیں ہوتی۔ دگ بہت کے پانچ آتی چار ہیں۔ (۱) اور دھوتی کرم۔ بے طمع و فطرت۔ سے پہاڑ وغیرہ پر مقررہ حد سے اوپر چڑھنا۔ (۲) آدھے دلی کرم۔ کنوئیں یا باؤلی وغیرہ میں مقررہ حد سے نیچے اتارنا۔ (۳) تریک دیتی کرم۔ پہاڑ کے غار و گھاہ وغیرہ بھی طرف میں حد سے زیادہ دور تک جانا۔ (۴) چھتر برو دھی۔ مقررہ حد کو توڑنا۔ مثلاً ایک طرف سو۔ اور دوسری طرف پچاس کو س جانے کا عہد کیا ہوا ہے۔ تو ایک طرف ہیں ڈیرہ سو کو س تک چلا جانا۔ (۵) بسمترن۔ معتر کی ہوئی حب کو بھول جانا :

(۲) انرتہ ڈنڈ۔ جس کام سے اپنا کوئی مطلب نہ سرے اس کے کرنے کا حرک کرنا۔ اسکی پانچ اقسام یہ ہیں۔ (۱) پاپ اُدیش۔ مویشیوں اور دیگر جانداروں کو تکلیف دینے۔ باندھنے۔ پھرنے میں بند کرنے۔ مارنے پیٹنے۔ بہت بوجھ لادنے۔ اختہ کرنے۔ ناگ۔ کان چھیدنے۔ قتل کرنے۔ خواب دیو پار کرنے۔ قصابوں۔ ابھی گزیرن کہ وہ چھ قرض دینے۔ اور طمع طرح کے پاپ کرنے کا آپدیش دینا :

(۳) ہنساوان۔ پھاوٹا۔ کدال۔ چھری۔ ہونہ۔ ہندون۔ بارہ وغیرہ اسکو ملدینا دینا کیونکہ نہ معلوم ان سے کوئی کیا کام لے۔ آپس میں جاتو۔ موصل وغیرہ لینا دینا

اشرف المخلوقات سے مگر بے دم کا حیوان رہ جاتا ہے۔ اقیون۔ بھنگ۔ معجون۔  
چوست۔ سب نشی اشیاء پر کی مانند قابل ترک ہیں۔

**ونیا میں بد اعمالی** اور تمام گناہوں کی بنیاد تین چیزیں ہیں: (۱) مستحبات۔ یعنی  
کاذب الاعتقادی (۲) انیائے۔ بے ایمانی و بے ایمانی۔ (۳) ابھیم۔ ممنوعات  
کا کھانا۔ چنانچہ جو شخص سمیک و برشتی (جیسے اعتقاد والا ہے) اسکی منیات نہیں دیکھتی  
جس نے پانچ انورث اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہ انیائے نہیں کر سکتا جس نے تین مکار کو  
ترک کر دیا وہ منیات (نشی) اشیاء نہیں کھاتا۔ اس لئے کہ وہ برشتی میں پانچ  
گنہ کرے۔ تین مکار کا ترک ہو اُس میں کل گنہ یا بنیادی نیک اوصاف پائے جاتے ہیں  
بعض تانہوں میں پانچ اہم اور تین مکہ رکے تیک کا نام آٹھ سو گن کہا ہے  
پانچ اہمہ ہیں: (۱) بر کا پھل (۲) پھل کا پھل (۳) ادر یا گوار (۴) کھوٹرا کھٹیا گوار  
(۵) پاک یا کھنکھن کا پھل۔ ان پانچوں میں بہت سے چھوٹے چھوٹے کبڑے ظاہر ہوا نظر  
آتے ہیں۔ اس لئے ان کا نقصان نہ ہو سکتا ہے۔ ساگار، ہرم امرت نام شاستریں آٹھ  
مٹول گن اس طرح شمار کئے ہیں۔ تین مکار، پانچ اہم، پانچ پریشیستی۔ چھان کر  
پانی پینا۔ رات کو بھوجن تیاگ جو، یلہ

### گن برت

گن برت تین ہیں: (۱) وگ برت۔ (۲) انرہ فوٹا۔ (۳) بھوگ آپ بھوگ۔ پران  
مہ کشور ایک مہ کا بھیگی گوار چوتھا ہے جس کے بتے کو لڑکے بچوں سے دیا جیسے ہوتے ہیں۔ اور انکے  
چھوٹے سے ہاتھوں میں بھجول جوتے لگتی ہے۔ اور ان میں سے دو وہ نکلتا ہے۔ ایک بچہ مخصوص ویک شاستری  
سے بیٹھوگ ورت و بھوگ۔ واپ بھوگ وغیرہ کا پرمان کرنے سے تارک کے حد سے باہر کی اشیاء کی  
بابت بھوٹ۔ چوری۔ ہنسا وغیرہ کا خود بخود ترک ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ گن برت انورث کو ترقی  
دیتے ہیں۔

خیال کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔ بھلا خور تو کرو۔ جب پٹن جاتا رہا۔ تو غرت کبے رہ سکتی ہے۔ اگر اس وقت فرض نیکر۔ یا عابد اور گورد رکھ کر طاقت سے زیادہ خچ کر بھی دیا۔ نو اس کا خمیازہ بعد میں اٹھانا پڑے گا۔ اس وقت اگر ایسی جڑ سے کٹے گی کہ جسم کا ٹھکانا نہیں۔ غرضیکہ جھوٹی غرت۔ جھوٹی نمائش سے پرہیز کرنا۔ اور دنیاوی اسباب اور خواہشات سے دل ہٹانا۔ اور اعلیٰ ایک حد مقرر کرنا خانہ دار کے بہت ہی مناسب حال ہے۔

اس طرح پانچوں انوبروں کا ذکر ختم ہوا۔ انکو معہ بھاؤ ناکے اختیار کرنے سے جن میں پنگلی ہوتی ہے۔ غذا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پرگرہ۔ جو پانچ تہا پ۔ یا گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ ہر مذہب و ملت میں ممنوع ہیں۔ انکو معافی چاروں کے چھوڑنے سے ترک مکمل ہوتا ہے۔ مگر اسی بشر اوک کے لئے ان پانچوں کو موداتی چار موداتی یا مودل کے چھوڑنا چاہیے۔

### آٹھ مٹول گن

بایزادی تین مکار (۱) مدھو۔ شہد (۲) اس۔ گوشت (۳) ددرا۔ ستراب۔ اٹھ مٹول گن۔ (۴) دنگ مروت کی بنیاد کہلاتے ہیں۔ دھو۔ ماس۔ مار تینوں مکار میں جائزہ روں کا کہتے ہیں۔ اس کے ممنوع ہیں۔ دھو کے بھائے کو بچھاری کے واسطے ہندو مت کے مشہور شاستر سنو سترقی میں بھی منع کیا ہے (دیکھو اوصیائے ۲ منتر ۷) ماس کے کھانے میں حد درجہ کمی لگتی ہے۔ جو غور و فکر کرنے والے انسان کے ہرگز خیال میں نہیں ہے۔ اور حیوانی طریقہ ہے۔ اور کٹھیا وغیرہ بہت سے امراض کا پیدا کرنے والا ہے۔

دراسے دل دھو اور انسان دھویش ہو جاتا ہے۔ دل کے محو ہونے سے دھرم کا خیال جلتا رہتا ہے۔ اور جب دھرم کا خیال نکلے۔ تو پھر مٹھا وغیرہ پکرنے میں کچھ رکاوٹ نہیں رہتی۔ بیہوشی سے اپنی خبر نہیں رہتی کویں کون ہوں۔ جسم کیا ہے۔ اس لئے خواہشات نفسانی کے قابو میں آ جاتا ہے۔ عقل ٹھیک نہیں رہتی۔ عاقبت کا خوف جاتا رہتا ہے۔ ماں۔ بہن اور بیوی سب یکساں نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ غرضیکہ دراپیکر انسان اور جڑ



ہر کسی ایک حد مقرر کرنا ہی لازم ہے۔ دنیا میں ایسا کون شخص ہے جو عورت کے بس میں  
 نہیں ہے؟ ایسا کون ہے جو شہوت کے قابو میں نہیں آ جاتا؟ خواہشات محسوسات  
 میں کون کچسا ہوا نہیں ہے؟ جذبات کے بس میں کون نہیں ہے؟ جو شخص باطنی  
 مظاہری پر گرہ کو ترک کرتا ہے۔ وہی ان آفات سے بچتا ہے۔ جو شخص حرص و طمع کو  
 چھوڑ کر صبر و استقلال حاصل کرتا ہے وہی شکمی ہے۔ بیرونی پر گرہ ہر دن تو بہت سے  
 مغفیل ایسے دیکھنے میں آتے ہیں۔ جنہوں نے جہنم سے کاسی۔ پتیل۔ تانبے کے برتن  
 نہیں دیکھے۔ جنہوں نے گہی۔ دودھ نہیں پیا۔ برقی۔ تلافند۔ شیشی۔ لڈو۔ پیڑا۔ کبھی  
 نہیں کھایا۔ انگہ۔ پا جامہ۔ کوٹ۔ تہلن نہیں پہنا۔ عورت سے جن کا بیاہ ہی نہیں ہوا۔  
 پیٹ بھر کر کھانا کبھی نصیب نہیں ہوا۔ سونے چاندی کا زیور کبھی نہیں دیکھا۔ محل  
 و مکان تو بڑی چیز ہے۔ جو نیڑی کبھی اپنی نہیں ہوتی۔ لیکن اندرونی پر گرہ چھوڑنا بڑا  
 مشکل ہے۔ دراصل پر گرہ باطنی پر گرہ ہے۔ ظاہری پر گرہ باطنی پر گرہ سے ہوتی ہے۔  
 دنیا دار کے واسطے پر گرہ کا کلیتہً ترک کرنا بڑا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اسکو  
 وقت بیوقوف۔ بیاری۔ بیکاری۔ ناتوانی۔ ضعیفی۔ بیاہ شادی۔ مرنے پہنچنے وغیرہ  
 میں اسباب جنائی ضرورت بنتی ہے۔ مگر وہ اپنی خواہشات کو محدود کر سکتا ہے۔  
 تبارک الذی اگر ذرا سی چیز بھی اپنے پاس رکھے تو گنہگار ہے۔ لیکن اگر خانہ دار نہ رکھے  
 تو پران۔ دول ہو کر دہرم سے ہٹ جاوے۔ اس لئے خانہ دار کو مناسب ہے کہ وہ  
 دہرم سے۔ انصاف سے۔ رکت بازی سے۔ دیا خداری سے۔ ایمان داری سے  
 ملک اور وقت کے مناسب مال اپنے خاندان کی پرورش کو۔ آد سے زیادہ خرچ  
 نہ رکھے۔ بیاہ شادی کے موقع پر چھوہہ نمائش اور دنیا کی بھیڑ پا چال کی پیروی کر کے  
 روپیہ برباد نہ کرے۔ اگر کم خرچ کرنے کی عادت ہے تو یہ خیال نہ کرے کہ ہمارے بزرگوں  
 نے اس قدر روپیہ بیاہ شادی پر لگایا ہے۔ اگر ہم نے کم لگایا تو ناک کٹ جائے گی۔ ایسا

پر گروہ ۲۴ متم کی جوتی ہے۔ چودہ اندرونی اور کس بیرونی۔ تفصیل پچھلے صفحوں میں دی گئی ہے۔ اس جگہ بیرونی پر گروہ کے پر بان سے مطلب ہے۔

**پر گروہ کے اتنی چار** (۱) اتنی باہن۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ بیل وغیرہ جانوروں کو گھر دو تعداد معہودہ سے زیادہ جو چاہیں۔ بھائی یا لڑکے وغیرہ کے نام کر دیتا۔ اور اس طرح ناجائز طور پر رکھنا (۲) اتنی سنگروہ۔ ضرورت سے زیادہ سامان ہیا کرنا۔ اور تعداد مقررہ سے زیادہ روپیہ پیسہ و زیور کو عورت یا لڑکے کے نام کر دیتا (۳) بیسے۔ دور دراز ملک یا ولایت کی اشیاء یا دوسرے شخص کے دھن دولت و سامان کو دیکھ کر۔ یا سنگر جمع کرنا (۴) اتنی بوجہ۔ تعداد مقررہ سے زیادہ روپیہ پیسہ کو بیٹے پوتے کے نام پر طعہ رکھنا (۵) اتنی بھاؤ۔ طبع سے متیل و تانبے کے برتنوں کو تعداد میں تو مقررہ تعداد کے اندر رکھنا۔ مگر وزن میں زیادہ کر دینا +

**اپر گروہ کی بھاؤ نا** (۱) بے ایمانی سے روپیہ کھانے کا ترکہ (۲) ناخودنی۔ ناوشیدنی اشیاء کے کھانے پینے کا ترکہ (۳) قناعت رکھنا۔ اور جو اشیاء حسب خواہش ملیں ان کا گرویدہ نہونا (۴) نفرت انگیز اشیاء سے نفرت نہ کرنا (۵) دوسرے کی عیش و عشرت دیکھ کر حسد و رشک نہ کرنا۔ اشد پاہڑ میں لکھا ہے کہ شہد سپرس رس۔ روپ۔ گندہ۔ مرغوب طبع یا نامرغوب طبع میں راگ دویش نہ کرنا۔

پر گروہ اسباب دنیا کی انہی چیزوں میں طمع کو کہتے ہیں۔ انسان پر گروہ کے بس میں ہو کر ہنسا کرتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ زنا کرتا ہے۔ کروہ کرتا ہے ربا کاری کرتا ہے۔ دوسروں کو قتل اور زنج کرتا ہے۔ خود تکلیف اٹھاتا ہے۔ بلکہ مرتکب جاتا ہے۔ غرضیکہ پر گروہ تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔ اس ہی وجہ سے تمام ناکرانی افعال سرزد ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر گناہوں سے بچنا منظر ہے تو پر گروہ کا ترک کرنا واجب ہے لیکن پر گروہ کا قتل تک تارک الدنیاؤں سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے خاندان کے واسطے

نام محبوب کا بیچ دے۔ جیسا کہ اندر جو ذیل سخن میں کہا ہے :-  
 (مہجین ز کو سیما) سب گائیں ہیں ان نازوں میں جن میں من تہذت بسا ہے نیک  
 بچو پونچھ بٹکے پس جانو ناگن کے نگہ بن پچانو ناری زہر جراثیم میں کامی  
 کامن ڈسار ہے۔ ٹیک۔ نہ گت جال کی بیدگ ہے۔ اور نہ بامت او پٹنگ ہے۔  
 رن پرین کو رے ترک باس جن کامن ران سہل لٹار ہے۔ ٹیک۔

(مطلب: عورت جس میں کام دیو ہر وقت موجود رہتا ہے۔ تمام خوب کی کان  
 ہے مجھ کے تصرف میں ہی ہے۔ اور تان کے صرف منہ میں ہے۔ مگر عورت کی  
 رگ رگ اور ہر جڑ میں۔ رعبہ اہوا ہے۔ اور بچھو او ناگن کا زہر تو چھوٹے سے اثر  
 کرتا ہے مگر عورت کا زہر ایسا ہے کہ دیکھتے ہی چڑھ جاتا ہے عورت دنیا کے جاں ہیں  
 بھلا۔ اس لئے کہ فن میں بڑی مہارت ہے۔ اور مہربانیت اور مہذب کے اوپر میں دینے  
 میں مساف ہے اس لئے دوسری عورت سے مہربان اور محبت سے بھی زیادہ عزیز  
 کرنا اور حب اور لازم ہے۔

(۵) ستھل بگرہ پانچویں کتاب میں

पारोचितपरितरुः सर्पाश्च पापिणी ताम्रवि

ترجمہ: جس قدر دوست۔ مثلاً۔ موشی۔ مکان ملک۔ کپڑے۔ نیز رو وغیرہ اسباب دنیا  
 کی ملکیت سے دل صاب ہو جاوے۔ اس قدر رکھنے کا عہد کر کے زیادہ میں جمع نہ رکھنا۔ ہرگز  
 پران اور بچا پران یا ترک ہو جس وقت پہلے تا ہے۔

مگر کسی شخص کے پاس سہری چیز موجود ہے مگر وہ اس سے زیادہ کا عہد کرنا ہے  
 مثلاً ایک شخص کے پاس ہزار روپہ موجود ہے۔ اور دویہ عہد کرتا ہے۔ کہ میں دس ہزار  
 سے زیادہ روپہ اکٹھا کرے گی ہو جس طرح نہیں کروں گا۔ نو۔ بھی جائز ہے۔ مگر  
 بے اندامی۔ جیوٹ۔ غریب۔ دغا سے حاصل کر سنے کا ترک کرنا لازم ہے۔

ترجمہ۔ گناہ کے خوف سے دوسرے کی عورت سے خود مباشرت نہ کرنا۔ اور دوسرے سے نہ کرنا۔ متھون پر ہم چریہ۔ سودا را سننوش یا ترک زنا کہلاتا ہے۔

اپنی بیاہتا عورت کے سواے دوسری عورت۔ رنڈی۔ کنیز۔ لونڈی یا کنواری کے ساتھ محبت یا محبت آمیز گفتگو۔ جس و کنار وغیرہ سب کا ترک کرنا مناسب ہے۔ برہم چاری اپنی عورت کے سواے دوسری کو مانا بہن۔ اور بیٹی کے برابر سمجھتا ہے۔ اُن سے خلوت میں بات تک نہیں کرتا۔ اور نظر بدست نہیں دیکھتا۔

**زنا کے اتی چار** (۱) ان بیاہ کرن۔ اپنے لڑکے لڑکی کے سواے دوسرے کا بیاہ مان بھاؤ سے کرنا۔ (۲) انگ کیڑا۔ اُغلام کرنا۔ (۳) بی متو **विनत्व** عورت کا سانگ بھڑاد (۴) اتی نہ سنا۔ زنا کاری کا خیال ہر وقت رکھنا۔ اور انیوں و بھون وغیرہ کا استعمال کرنا (۵) اتوار کا اپگرہ ستا گن۔ رنڈی کے ہاں یا زنا کار عورت کے ہاں آمد و رفت رکھنا۔ اُن کو اپنے ہاں بلانا۔ ننگ تماشا۔ کھینا باٹن سے صحت کانا یہ سمجھ کر کہ یہ رنڈی پتھر سے عرصہ کے لئے میری عورت ہے۔ بیوہ اور کنواری سے زنا کرنا۔ یہ سمجھ کر کہ یہ کسی کی عورت نہیں ہے۔

**برہم چریہ کی بھاؤنا** (۱) عشقیہ قصہ بہان کا سننا ترک کرنا (۲) دوسرے کی عورت کے ہاتھان۔ منہ وغیرہ اعضا کو عشق کی نگاہ سے دیکھنے کا ترک کرنا۔ (۳) سابقہ عیش و عشرت کو یاد نہ کرنا (۴) بہت زیادہ قوت باہ پیدا کرنے والی اشیاء کے کھانے کا ترک کرنا (۵) اپنے جسم پر محض پھیل و غیہ نہ لگانا۔ اور کگار وغیرہ نہ کرنا۔ اسٹ پاٹر اگر تھ میں اسکی جگہ استریوں کے نزدیک مکان میں نہ رہنا کہاہے۔

زنا کاری بہت بڑا پاپ ہے۔ دنیا میں دانگ۔ فساد۔ مفلسی بے غرق وغیرہ کا باعث ہے۔ اور آخرت میں عذاب ہائے شدید کا موجب جنگی چاشنی بھل موزاک آتشک۔ و جریان وغیرہ جہلک یہ امراض یہاں ہی نظر آجاتی ہے۔ دوسرے کی عورت

نہ ہو۔ جہاں کوئی چوہ بد معاش۔ قمار باز۔ جگمو۔ وغیرہ جیسی ذرہ ہوتا ہو (۲) ہو جتا دوسرے  
ایسے مکان میں رہنا جہاں کسی دوسرے کا جگمگانہ ہو۔ ایسے مکان بلا شہادت  
دیگر ہے چوہ (۳) پرو پرودہ کرنا۔ جیسا کسی کے مکان میں نہ رہنا۔ اور جس میں آپ بھیرا  
ہو دوسرے کو اس میں آنے سے منع کرنا۔ (۴) بھیچہ شدھیا ایشنا شدھ۔ بچے انصافی  
اور بے ایمانی سے حاصل کی ہوئی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک کرنا (۵)  
سدرہا ہنہواد۔ دھرتا پرشوں سے لڑائی جھگڑا نہ رکھنا۔ انسان دھن کے واسطے  
اپنی جان تک کی پدا نہیں کرتا۔ موتی کے واسطے سمندر میں غوطہ کھاتا ہے۔ گرچہ کا خوف  
نہیں کھاتا۔ روپیہ کے لالچ میں پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے۔ مگر نے کا خطرہ نہیں کرتا۔ عرضیکہ  
دھن جان سے زیادہ عزیز ہے۔ جیسا کہ کہا ہے

گر جاں طلبی مضائقہ نیست      و ز طلبی سخن دریں است

لہذا کسی شخص کے ال کا کھانا اس کے قتل کرنے سے کم نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے  
کو مہرودے کو بھید کر دیتے ہیں۔ اور دھن کو کھڑے ہو کر چوری۔ بڑائی۔ دھرم کرم سب کو  
ناش کرنے والی ہے۔ چور کو ہر شخص بڑا جانتا ہے۔ کوئی اس کا اعتبار نہیں کرتا۔ چور کو  
ہر وقت طمع رہتی ہے۔ چوری کا روپیہ نیک کاموں میں خرچ نہیں ہوتا۔ رنڈی بازی۔  
زنا کاری۔ شراب نوشی۔ قمار بازی وغیرہ عیوب میں آڑ جاتا ہے۔ چرمیشہ متفکر و عکبین  
اور اندیشہ میں رہتا ہے۔ ظاہر ہو جانے پر راج سے ڈرتا پاتا ہے۔ ہندو سلطنتوں  
میں جلیانے و جرانہ و تازیانہ کی سزا پاتا ہے۔ غیر ہند میں ہاتھ پاؤں وغیرہ کاٹے  
جاتے ہیں۔ دنیا میں اس طرح زندگی بسر کر کے عاقبت میں نفلس و بد بخت و دوزخی ہوتا ہے  
(۶) مستقول۔ برہم چرہ یا ترک زنا۔

नच परदात नग चरति नपायगम कीति च पापभीषी  
मुना परदाति मुनिः स्वदार. पेतोय नाम्नाभिः ॥ ५० ॥

نامر و مخن نگفت باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

انسان کے لئے ظلیق ہونا بہت اچھا ہے۔ اس میں اپنا فروغ نہیں ہوتا۔ اپنے آپ کو کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ بہت سے فائدہ حاصل ہوتے ہیں۔ بھوٹ سے سینکڑوں قسم کے جنگل کے فساد ہوتے ہیں۔ خانہ جنگیاں ہوتی ہیں۔ دشمنیاں ہوتی ہیں۔ دوستوں میں نفاق ہوتا ہے۔ حکام میں بغیرتی ہوتی ہے۔ جو پار میں کمی ہوتی ہے دنیا میں ہر طرح کی رسوائی۔ عاقبت میں دوزخ کا دکھ۔ ادنیٰ خاندان میں ختم مغلسی۔ بیماری۔ لنگڑاپن۔ پیراپن وغیرہ ہوتا ہے۔ مستعمل چوری کی تعریف جس کے ترک سے اچرا بہت ہوتا ہے اس طرح ہے۔

निर्द्वन्द्व्या पतितं बामृति समृतं प्रत्यसै विद्वत्

भूषितयत्न च कनेत कृष्ण योषां पादपण

ترجمہ۔ اگر کسی شخص کا زمین میں دھن گڑا ہوا ہو۔ یا مکان وغیرہ میں دھینہ ہو۔ یا کوئی شخص امانت سونپ گیا ہو۔ یا اپنی یاد دوسرے کی جگہ میں بدون اطلاع رکھ گیا ہو یا داد و مستد میں شمار میں بھول گیا ہو۔ تو ایسے روپے۔ پیسے۔ کپڑے۔ برتن کا۔ خواہ بہت ہو۔ خواہ معقول ہو۔ بدون دینے کے خود لینا۔ یا ایک کا مال اٹھا کر دوسرے کو دنیا مستعمل چوری ہے۔

چوری کے اتنی چار (۱) چور پر لوگ۔ دوسرے کو چوری کرنے کی تجاویز بتانا۔

(۲) چور تھوڑا۔ چوری کا مال لینا (۳) بلو پچنگی وغیرہ محصول نہ دینا (۴) سدھن سن

سٹراپتی روپک सप्रासन्ना قیمتی شے میں کم قیمت شے ملا نا۔ جلی مکہ

بنانا (۵) بنیاد رکھ انوں माधिव मयाम्नाते قول کر یا پ کر زیادہ

لینا اور کم دینا

اچور یا برت کی بھاؤنا (۱) سونیا گار۔ ایسے مکان میں رہنا جہاں کوئی رہا

ترجمہ یہ کہ جھوٹ نہ بولنا۔ دوسرے سے نہ بلانا جس لفظ کے کہنے سے اپنے  
یاد دوسرے کو یاد پانچھو مصیبت نازل ہو۔ ایسا ہیج بھی نہ بولنا۔ مستحول جھوٹ کا ترک  
کہلانا ہے ۴

انسان کو چاہیے نہ فتنے سے۔ غور سے۔ ریاکاری سے۔ طمع سے۔ کوئی ایسا  
لفظ نہ بولے جس سے دوسرے کا قتل ہو۔ ہتک غرت ہو۔ جھگڑا ہو۔ کسی کا دہرم  
بگڑ جائے۔ اعتقاد میں فرق آجائے۔ عشق میں گرفتار ہو جائے۔ فتنے کی ہتھ نکالے  
میں آجائے۔ نیز ایسا کلمہ نہ کہے جو راستی سے دور ہو۔ انسان سے گراں ہوا ہو۔  
منہ جہاں نالوں میں ایسا کہے کہ جس لفظ سے کہنے سے اپنے یاد دوسرے کو یاد  
پانچھو مصیبت نازل ہو۔ یہ بات بھی نہ بولے۔ اس سے کوئی صاحب یقینہ نہ نکالے کہ  
میں نہ برب میں بغول سعی شیرازی۔ ”روح مصیبت آمیزہ۔ درستی فتنہ بچھے۔“  
جھوٹ نہ بولنے کی اہانت ہے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر آپ کو کوئی ایسی بات  
معلوم ہو جائے جس کے ظاہر ہونے سے زندہ فساد یا ہمارے یا کوئی مصیبت نازل  
ہونے کا احتمال ہو۔ اور اس کا ظاہر کرنا آپ سے سے ضروری ہو۔ تو ایسا ہیج  
نہ بولے بلکہ ایسے موقع پر خاموشی اختیار کرے ۴

**جھوٹ کے اتنی چار** (۱) پری یاد۔ کہ شیخ کو خود و خود چہرہ رنا کا دغیر

کہنا۔ صحیحاً پیش۔ ایسی بات کا پیش دینا جو جھوٹی ہو۔ خلاف منشا شاستر ہو۔

(۲) ہو یا گھیاں۔ پردہ دری (۳) پس سنیہ یا سا کا منتر۔ غیبت و جہلی۔ راز افشائی

(۴) کوٹ دیکھ جھوٹی و تجزیہ و جملہ بازی (۵) نیا سا پہنا رتا۔ امانت میں خیانت۔

**سست کی بھاؤنا** (۱) ترک غضب (۲) ترک طمع (۳) ترک خوف (۴) ترک

ہنسی و مخمل (۵) ترک موہ (۶) اشت پاہڑ

دنیا میں انسان کا بھلا و برہ اس کی گفتگو ہی سے جانا جاتا ہے کیونکہ

کے تندرست و ذوق چاہیے ترک کرے۔ اور منہاس کی یا نجی سہاؤ کا عامل نہ ہو۔

ہنساکے یا بیچ افق چار

جہنم کے پانچ اقی چار

(۱) جمید کسی جاندار کے۔ ناک۔ کان۔ ہونٹ  
وغیرہ عضو جس میں سولہ ہونٹ۔ یا نون کو خسی کرنا (۲) بندھن۔ حبس بجا کرنا۔ یا نون  
کو سختی سے باندھ رکھنا۔ ہندون کو خیر دیں بند کرنا وغیرہ (۳) پٹن بند انسان و  
جوان کو لات۔ گھومنے۔ چابک وغیرہ سے نالٹا۔ (۴) اقی بھارا۔ طاقت سے زیادہ بوجھ  
لاٹا۔ (۵) نگران۔ کھانے پینے سے روکنا اور بھوکا رکھنا۔

اہمسا کی پانچ بھاؤں

اہم سکی پانچ بجاؤنا (۱) ہنسی گیتی۔ سن کو قابو میں رکھنا۔ بے ایمانی و بیاریستی سے خواہشات انسانی کے پورا کرنے کا خیالی ترک کرنا۔ اپنی جراتی اور دوسرے کی تکلیف باعزت ہتھک یا دین ناش وغیرہ نہ چاہنا۔ ۲۔ بچہ گیتی۔ ہنسی۔ محول کی گفتگو و دگر و باہکی بات۔ فخریہ کلام یا ایہ الفاظ جس کے کہنے سے کسی کی ہتھک عزت یا نقصان ہو۔ نہ کہنا۔ (۳) ایر یا ہستی۔ ۱۔ بچہ حال کر چلنا۔ بھڑانا (۴) آوان پھینک پھینک وغیرہ اشیاء پر بچہ بنال کر دھڑانا اٹھانا تاکہ کسی جاندار کو تکلیف نہ پہنچے۔ (۵) نوکت رپان۔ بھون۔ اشیاء نورانی و روشنی۔ درجہ۔ چھترہ کالٹ۔ بجاؤ کا خیال رکھنا۔ (۶) ہستہول جھوٹ جس کا ترک ست دھت کہا تا ہے۔

सद्यलमतीकं तवदीत न. पातवादपतिस्त्वमपि विवेक  
यचे छुदितं सतः सपूत मृवावाद वैरमाणं

۱۰ اقی یار کے سنے کلنگ کے ہیں۔۔

کے درجہ۔ شے۔ شے چیت رنگ۔ یا مقام۔ کے کمال۔ موم۔ چھوڑو اور بغایت اہمیت۔ جمعہ۔  
کال۔ جہاں۔ کا خیال صرف کھانے کی اشتہا پر ہی قائم رہتا ہے۔ بلکہ برکام میں ان پادوں  
باتوں کا اٹھانا کتنا لازم ہے



کہ ہنسا اگر ہستی سے ترک نہیں ہو سکتی تو خدائی حکم کی ہنسا کو اسے شام - دم - ٹونڈا - بھیدہ -  
 سے ٹالنا مناسب ہے۔ یعنی اپنے حاسد دشمن سے پہلے تو جہاں تک ہو سکے شام یا نرمی  
 سے پیش آدے اور اگر وہ اس سے بھی نہ مانے تو دم پیش کرے یعنی روپیہ پیسہ دیکر ٹالے۔  
 اگر اس سے بھی وہ باز نہ آدے تو ڈنڈے سے ڈنڈا لیکر سامنے ہرگز ٹالنا نہ کرے اور پھر اس کے دوستوں  
 میں بھید بھانہ بھائی کر لے۔

مندرجہ ذیل پندرہ پیشہ جن میں ہنسا بہت ہوتی ہے قابل ترک ہیں (۱) اگمال  
 کرم - آگ کے کام - جیسے پٹاؤہ لگوانا - کولہ بنانا - بھڑ بھونچ کا کام - حلوانی دلو ہار کا  
 کام وغیرہ (۲) بن کرم - لکڑی کٹنا اور چینا - سنہری چینا (۳) گاڑی کرم - گاڑی  
 بیل وغیرہ چینا (۴) بھاری کرم - بیل - اونٹ گدھا وغیرہ کرایہ پر دینا (۵) پھوڑی کرم -  
 کنوؤں تالاب وغیرہ کھدوانے کا کام - ان پانچوں کو کرم کہتے ہیں (۶) دنت کرینج  
 دانتی دانت گلانے کی دم - آہو کے سینگ وغیرہ چینا (۷) لاکھ کوئنج - لاکھ - سخی  
 کھار تیل - صابن وغیرہ چینا - (۸) رس کوئنج - دودھ - دہی - شراب - چینا (۹) کیس کوئنج  
 بھیترو وغیرہ کی اون چینا (۱۰) رس کوئنج - بارود - سکھیا - افیون - گانچ وغیرہ کا چینا  
 ۶ سے لیکر آٹک کوئنج کہتے ہیں - (۱۱) میٹرینے کو من بیلن کرم - تیل سرسوں وغیرہ  
 پٹوانے کا کام (۱۲) نر لائنجن کرم - گھوڑے بیل وغیرہ کو خسی کرانے کا کام (۱۳)  
 واہ اگنی کرم - بن بھیل کو آگ لگانا (۱۴) سوسن کرم - تالاب - باؤلی - وغیرہ کے  
 پانی نکالنے کا ٹھیکہ (۱۵) اسٹی جن پوسن کرم - شکاری کتے پالنا - اون فاحشہ عورت  
 کی پرورش کرنا - اور باہی گیر - اور کھڈیک وغیرہ کو روپیہ قرض دینا - دراصل یہ پیشے  
 برہمن - چھتری - اور ویش جاتیوں کے واسطے نہیں ہیں - اور انکو شور کیا کرتے ہیں -  
 اور بھگودہ سوتر کے صفحہ ۸ پر لکھے ہیں -

جگر ہستی ہنسا کو چھوڑ کر ہنسا ورت اختیار کرے - اسکو لازم ہے کہ وہ ہنسا

نہیں لگھڑتا +

بعض آدمی یہ جبت کیا کرتے ہیں کہ اگر انش کھانے میں گناہ ہے تو دودھ پینے میں بھی ہونا چاہیے۔ کیونکہ وہ بھی جانداروں سے حاصل ہوتا ہے۔ اسکے لئے دھرم سنگھ و شراد کا چار کے پاؤں اور بیکار کا بایا لیسواں شلوک ملاحظہ کریں۔ جو کہ

اس طرح ہے - असं दुग्धं व मयै नमु तो गावे शीघ्रणी

मिषतोः यम पारे न कृन्नलं मृषि कृन्नलोत ॥ ४५ ॥

اس کا مطلب یہ ہے کہ دودھ تو پینے لایا ہے۔ مگر انش نہیں ہے۔ کیونکہ اشیاء

کا حال ہمیشہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ زہر کے درخت کا پتا تو بیماری کو ڈور کرتے والا

ہوتا ہے۔ مگر اسکی جڑ کھانے سے موت آجاتی ہے۔ اسی طرح اگرچہ دودھ اور اس

ایک ہی جگہ سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن دودھ خوردنی اور انش نا خوردنی ہے۔ دودھ

نکالنے سے حیوان کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ وہ ویسا ہی موٹا مازہ اور تیار رہتا ہے

لیکن اگر اس کی بجائے اس کا خون نکالا جائے تو وہ فوراً کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے

دودھ اور خون میں مطابقت نہیں ہے۔

پنسا چار قسم کی ہوتی ہے (۱) آدھی۔ وہ جو پیشہ اور ہمو پار کے طور پر کچا دے۔

جیسا کہ قصاب و چڑیا، دماہی گیر و خیرہ کا پیشہ (۲) شکلی۔ اور جو اسدہ کر کے کچا دے

جیسے بدھن وچہ اور آدھا کسی جاندار کو مارنا۔ اور وہ جو قرار و بیکری جائے۔ جیسے بھلی کا مرغا

بنار گریں و بوتما کی جھینٹ دینا۔ دشمن کی تصویر بنا کر اسکی مہرتی کرنا۔ (۳)۔ دوسری۔ وہ جو

دشمن کی وجہ سے اپنے چاؤ کے لئے کی جائے۔ یا اپنا مطلب حاصل کرنے کے واسطے

کی جائے۔ (۴)۔ اور بھی۔ وہ جو کار و بار دنیاوی کے کرنے میں ہوتی ہے۔ جیسے چلنے پھرنے

دہرے اٹھانے وغیرہ کاموں میں۔ مکان بنانے میں۔ روٹی پکانے میں وغیرہ وغیرہ

ان میں سے پہلی دو قسم کی پنسا کا دھرم آتا اگر مہرتی کو کھلی ترک کرنا چاہیے۔ باقی دو قسم

نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسے کام کرتا ہوا انسان گنہگار نہیں ہے۔ جیسا کہ پرشار احمد مدظلہ  
اوپر نے نام گرفتہ میں سہری امرت چند رسوائی لکھے کہا ہے :-

पतवत्तद्व्याय पोगात प्राप्तं तां दव्यं प्राव तपां ए  
व्यवरो पाणस्प करणं सुखिता भवति सादृशं  
प्रफ्ला चरणम्यसतो रागादनी वेसा संत रेणमि  
तद्विभवति जाह्नवेदिसा प्रणाव्यपेस पाणादेप्र

ترجمہ :- نہ اوہ عمل جذبات کے بس میں ہو کہ جس کے دل میں غامبری و دماغی کے ملوث  
کرتے کو کہتے ہیں۔ صاف دل و ذوق کی نفرت و خیرہ کے۔ ہولے سے کاروبار  
دنیاوی کرے جس بازدارن کا گھات ہوئے جیسا نہیں ہوتا ہے۔ "ہرقت  
انسان کسی کام کے کرنے کا تپ ہی نہ ہو۔ بہت جب اس کو داغ و بیش و مود کے  
سامنے جذبات کھٹاتے ہیں کرتا ہے وہ نہ نہیں ہو۔ آ۔ شہو جن نہایت ہمارے داس  
جی کے ہی کہا ہے۔

سو ۲۴ - پیسے دو پھنگری۔ "کی پ بنا مہین بستر دار و جھٹ۔ رنگ، نیرن  
بہو رہے چنگال سروخانہ ہمال بھیہ نہیں اتر سپیادی رہے ہیں  
تیسے ہی جھیکت دست رنگ و دھن تو دینا۔ رہے جس با مہر گرہی کی بھیہ تہا  
پورب کرم ہرے نیون نہ بند کرے۔ جاپے : جلت مکیر راجے نہ مشریت۔ نہ  
ترجمہ :- جیسے لوہ پھنگری، درہر کی پٹ کے بدھن سفید کپڑا عینہ کے رنگ میں نہواہ  
کتنے ہی عرصے پڑا رہے مگر وہ سفید ہی رہے گا۔ رنگ نہیں چڑھے گا۔ سب سے ہی  
صادق، الا عقاد بدھن راگ و دیش و مود کے باوجود۔ دن رات کا کاروبار چیتا دی کرتا  
ہوا اچھی پیشتر کے گئے ہوئے، اعمال کا ناش کرتا رہتا ہے اور نئے اعمال میں اہل  
نہیں دیتا۔ دنیاوی پیش کی خواہش نہیں کرتا۔ اور جسم کے بناء و سنگار و پالن و پوشن میں

گاڑی۔ گھوڑا ہیں۔۔۔ نوٹ وغیرہ رکھنا۔ اُن پر چڑھنا لگانے۔ بھینس۔ بکری وغیرہ مویشی  
 رکھنا۔ بڑی بڑی چو جا کرنا۔ ایسے کام ہیں جن میں جیو۔ ہنسا اور کرنبھ ہوتا ہے۔ مگر  
 چونکہ اس کے ارادے میں ہنسا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہنسا کرنے کو بھلا جاتا ہے۔  
 ہر کام کو احتیاط سے کرتا ہے۔ اس لئے وہ ان کاموں کو کرتا ہے، انہنگار بنیں ٹھیکرنا۔  
 دنیا میں جیو بھرے بڑے ہیں۔ ہر لمحہ ہزاروں۔ لاکھوں مرتے ہیں۔ اس میں کسی کا  
 کیا قصور ہے؟ گرمہی کو چاہیے کہ وہ بچی ایسا کرے جس سے وہ مر۔ راستی و انصاف  
 میں فرق نہ لے۔ اپنے خاندان کے مناسب حال ہو۔ مثلاً اگر بچہ منہ تو نہ جب  
 باطل کے بڑھانے والے ہنسا کا آپریٹا دینے والے۔ راگ و دیش کے پیدا کرنے  
 والے شاستر (کتب) نہ پڑھاوے۔ اگر چھتری۔ بتا تو محتاج اور کمزور کو نہ ستاوے۔  
 جو پیدا جنگ سے پشت رکھا کر جاگ جاوے۔ اس کا پیچھا نہ کرے۔ کسی کو اس کا مال  
 ٹوٹنے کی غرض سے حق مارنے کی خاطر نہ بھرتے۔ ورنہ مٹی سے یا غور سے نہ مارے۔  
 بلکہ محتاج و کمزور کی۔ محکمیہ و رنگال کی حفاظت کرے۔ گردیش ہے تو ہنسا کے کارو  
 بار چھوڑ کر اچھے چو جا کرے۔ کم نہ تو۔ لے۔ زیادہ نہ لیوے۔ اچھی چیزیں خراب۔ اور گراں  
 میں ارزاں نہ ملاوے۔ جھوٹ بولکر زیادہ لفع نہ بیوے۔ اگر شور دے تو اپنے آٹھائی  
 خدمت کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔ کام سے دل نہ چراوے۔ اگر عمر یا کلرک ہے۔ تو  
 حساب میں دھاو فریب نہ کرے۔ آدھ بیج کا حساب ٹھیک ٹھیک رکھے۔ رشوت نہ لیوے  
 امانت میں خیانت نہ کرے۔ اگر مالی۔ یا کسان یا جاٹ۔ یا فزارے ہے۔ تو کھیتی بکرتے  
 ہونے بھی دیا دہرم کا خیال رکھے۔ زیادہ لاچ نہ کرے۔ مالک کے حق میں سے نہ کھائے  
 ضرورت سے زیادہ درختوں کو نہ کاٹے۔ اگر چھیتی کرنے میں جائداروں کا ہیت گھات  
 ہوتا ہے۔ تاہم دید و دانستہ کسی جائدار کو نہ مارے۔ غرضیکہ جو کام کرے احتیاط سے کرے  
 جو جا وغیرہ دہرم کے کاموں میں بھی ہنسا ہوتی ہے۔ مگر چونکہ اس میں ہنسا کرنے کا نشانہ

بہت سے مالش خور آدمی محبت کیا کرتے ہیں کہ چونکہ نباتات میں بھی جان ہے۔  
 اس لئے اس کو بھی نہ کھانا چاہیے۔ اور چونکہ چٹنے پھرنے اور کار و بار دنیاوی میں بھی  
 ہنسنا ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو بھی نہ کرنا چاہیے۔ ان کو لازم ہے کہ وہ اس رشتی و آئینہ  
 (قول) کا لحاظ کریں جس سے عافیت حاصل ہے کہ اگر مہنتی کے واسطے صرف چار قسم  
 کے جانداروں یعنی دو حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک کے گناہات (قتل و زانیہ) کی  
 ممانعت ہے۔ نباتات کے کھانے کی جو ایک حواسی جاندار ہے ممانعت نہیں ہے۔ مگر مہنتی  
 جب منزل بہ منزل چڑھا ہوا شرادک کے پانچوں درجہ میں پہنچتا ہے۔ اس وقت سب سے زیادہ  
 کے کھانے کا ترک کی قدر الہیہ کرتا ہے۔ باقی رہی چٹنے پھرنے اور دنیاوی کاموں کی  
 ہنسنا اسکو گڑبستی ترک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہسکی ہوجو موجودگی پر تنہا کھان کشا سے اجتناب  
 اور جسم، گھبراہٹ کے کاروبار سے محبت نہیں چھوٹ سکتی۔ لہذا اس کے صرف جانداران  
 متحرک (دو حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک) کے ارادنا ہنسنا کرنے کا ترک ہوتا ہے۔ اگر  
 کوئی شخص حسد سے یا دشمنی سے اسکو قتل تک کرنا چاہے۔ یا اس کے دھن دولت اور زکا  
 و غیرہ کو بگاڑے تو بھی حق الودیع اس کا قتل نہیں چاہتا۔ اگر کوئی شخص بہت رو پیہ دے کر  
 اس سے قتل کرنا چاہے۔ تو بھی ایک چوڑی ہتھیار تک کو تکلیف نہیں دیتا۔ اگر کسی جاندار کے  
 مارنے سے یا مالش کھانے سے کوئی بیماری دور ہوتی ہو۔ تو بھی ایسا نہیں کرتا۔ دھرتا  
 خدا دار اگر کسی جاندار کو ارادنا قتل نہیں کرتا۔ مگر دنیا کے دھندوں میں جو ہنسنا ہوتی ہے  
 اس سے وہ بیچ بھی نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی وہ ہر کام کرتا ہوا دھرم کو نہیں بھولتا۔ چھلے  
 میں آگ جلاتا۔ پکی میں پیسٹا۔ اوکھلی میں کوٹتا۔ جادوب دیتا۔ برتن دھوتا۔ دھن اکٹھا  
 کرتا۔ ایسے کام ہیں جو ہر روز اس کو کرتے پڑتے ہیں۔ لہذا لوگوں کی مشادی کرنا۔ مندر  
 یا مکان بنوانا۔ لیٹھنا۔ پختا۔ چھلانا۔ رت کو اور اندھیرے میں چھلانا۔ وصات۔ پتھر لکڑی  
 وغیرہ بچ کرنا۔ تو خشک بچانا۔ برتن دھونا۔ آٹھانا۔ دوست آشناؤں کی منیافت کرنا۔

چارترو طرح کا ہے (۱) بکل یا محدود جسکو مشراوک یعنی وہ دنیا دار و حرام تھا کرتے ہیں جو زن و فرزند کے ساتھ رہتے ہیں۔ پاپ سے ڈرتے ہیں۔ وفا و غریب سے روپیہ نہیں کھاتے۔ اور رہتہ بازی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بکل یا غیر محدود۔ نہیں رشتہ ہیں۔ اور تارک الدنیاؤں کے ہوتا ہے۔ جو زن و فرزند سے قطع تعلق کر کے دنیا کے دھن دولت کو چھوڑ کر شغل میں رہتے ہیں۔ اور اپنا تمام وقت گیان و صیان میں صرف کرتے ہیں +

بکل چارتر - بکل چارتر کی تین اقسام ہیں (۱) انودرت (۲) گن ورت (۳) سکشا ورت۔ انودرت - پانچ گناہ کبیرہ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگروہ کے مستعمل دھوٹے تک کہ کہتے ہیں۔ ہنسا کا ترک اہنسا۔ جھوٹ کا ترک سست۔ چوری کا ترک اچوریہ۔ زنا کا ترک برہمچریہ۔ اور پرگروہ کا ترک اپرگروہ و ترک ہوس و طمع (دورت کہلاتا ہے + (۱) مستعمل ہنسا کی تعریف جس کے ترک سے اہنسا ورت ہوتا ہے :-

संकल्पात् कृतकारितमननाद्योगात्स्यक्सत्वात् ।  
न हिनस्ति यत्तदाहं सुखं वधाद्विरमराणि पुराणः ।  
ترجمہ :- من (دل) بچن (زبان) کا سے (جسم) کرت (دھو کرنا) کا بت (کسی سے کرانا) -  
اور ہذا دہوتے ہوئے کار کا بھید بانٹا۔ چار قسم کے جانداروں کا نکات ذکر کرنے کو گندھردیو  
مستعمل ہنسا کا ترک کہتے ہیں +

لے مستعمل ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگروہ سے مراد ایسی ہنسا وغیرہ ہے۔ جس کے کرنے سے راجہ  
نیشہ اور لوک بھٹکے لہجہ راجہ منراد ہے۔ اور نہ نیکے لوگ بھاکیں + مستعمل سے مراد معمولی  
ہنسا ہے۔

دلیل نہ دینا۔ (۱۳) آدھک۔ بلا ضروری بات بولنا۔ (۱۴) پوتر و کتی۔ تکرار کلام کرنا (۱۵) انونو بھاشن۔ مطلب کے پہنچنے پر جواب نہ دینا۔ (۱۶) اگیان۔ مطلب کو نہ سمجھنا۔ (۱۷) اپرتی بھا۔ جواب نہ آنا۔ (۱۸) وکشیپ۔ ضروری کام کا بھانہ کرنا۔ (۱۹) متنا انو گیا۔ مدعی کے دعوے میں جو نقص دکھلایا گیا ہے اسکی بابت کہنا کہ یہ نقص متعارف دعوے میں ہے۔ (۲۰) پریا انو یو جیو سپکیشن۔ جو نگہ استھان میں آگیا ہے اسکو ظاہر نہ کرنا۔ (۲۱) نرا نو جیو سپکیشن اگر نگہ استھان میں نہ آیا ہو اسکو کہنا کہ نگہ استھان میں آگیا ہے۔ (۲۲) آپ سد بانت اپنے سد بانت کے خلاف کہنا۔ (۲۳) ہیو تو ابھاس۔ غلط دلیل دینا۔ منطق کا زیادہ حال نیلے۔ دیکھا۔ پرے کھل۔ مارنڈا۔ پرمان۔ پریشا۔ پریشا کہہ۔ نما کے مکد۔ چند رادے وغیرہ جین گرنعتوں سے ماننا۔

## سیمک چارتر۔ سچا چلن عمل

سیمک چارتر حقیقت میں تمام دنیاوی دیرونی جگڑوں کو چھوڑ کر روحانی خیالات میں لگنے کو کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ دنیاوی جگڑوں سے اُس وقت تک چھٹکارا نہیں ملتا۔ جب تک کہ ہنسنا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور بے گھرہ کا جو بچھا پاب یا گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ کلی ترک نہ کیا جائے۔ اس لئے سری رتن کرند شرا د کا چار نام گرنقہ میں سیمک چارتر کی تعریف اس طرح کی ہے:-

हिसानुत चौर्येभ्यो मैथुनसेवापरिग्रहाभ्यां च  
पाप प्रणालिकाभ्यो विरतिः संशस्य चास्त्रिम  
ترجمہ ہنسنا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور بے گھرہ۔ یہ پانچ جو پاب یا گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔  
انہیں ترک کر سست پرش سیمک چارتر کہتے ہیں۔

کہ جس نے شراوک — کے ورت دہران کئے ہیں۔ وہ ایسا فعل نہیں کرتا۔ لیکن  
دوسرے شخص کہے کہ میں نے بہت سے شراوکوں کو رنڈی باز دکھا ہے۔ تو اس میں سلامتیہ  
چھل ہے۔ کیونکہ اس نے شراوک سے مراد ہر ایک چینی سے لے لی ہے +  
(۳) اچھا چھل۔ آپکار سے کہی ہوئی بات میں اعتراض نکالنا۔ مثلاً جب ایک  
شخص کہے کہ فلاں جیو مر گیا۔ تو دوسرا اس پر اعتراض کرے کہ جو تو امر ہے۔ اس نے  
تم یکے کہتے ہو کہ فلاں جیو مر گیا۔ دوسرے۔ جب ریل میں سفر کرتے ہوئے ایک  
شخص کہے کہ کرناں آ گیا۔ تو دوسرا کہے کہ کرناں تو ساکن ہے۔ وہ انہیں آسکتا۔ بلکہ  
ہم خود کرناں آ گئے۔ ایسا کہنا چاہیے تھا۔ اس قسم کے اعتراض اچھا چھل کہلاتے ہیں۔  
اور ان سے کوئی مطلب حاصل نہیں ہوتا +

## نگرہ استھان

جب بحث کرنے والا اپنے دعوے کے برخلاف یا فضول دلائل دینی شروع  
کرے۔ تو وہ نگرہ استھان میں آجھنگا ہے۔ یعنی وہ بار بار ہوا سمجھا جاتا ہے۔ ایسے موقع پر  
پہنچ یا جلسہ کے پرنیڈٹ کو مناسب ہے کہ بحث کو ختم کرا دے۔ نگرہ استھان ۲۲ ہیں۔  
(۱) پہنکیا پانی۔ دعوے سے گر جانا۔ (۲) پہنکیا منتر۔ اصل دعوے کو چھوڑ کر دوسرا  
دعوے قائم کرنا۔ (۳) پہنکیا بودہ۔ دعوے کے برخلاف ہو جانا اور برخلاف دلائل دینا  
(۴) پہنکیا سنیاس۔ دعوے سے انکار کرنا اور کہنا کہ یہ میرا دعوے نہیں تھا۔  
(۵) ہنیو منتر۔ دی ہوئی دلیل کے۔ دھوئے پر دوسری دلیل پیش کرنا۔ (۶) ارتھان منتر  
اصل مطلب کو چھوڑ دوسرے مطلب کو لینا۔ (۷) نارا تھک۔ بے سنیے بحث کرنا۔  
(۸) او گیا تارکتہ۔ ایسی بات کہنا جسکو عام سمجھا اور مخالف نہ سمجھے (۹) اپار تھک مطلب  
کو خبط کرنے والی بحث کرنا (۱۰) اپا پت کال۔ بے موقع بات کہنا۔ (۱۱) پتون۔ پوری



ختم نہ ہو۔ مثلاً کوئی کہے کہ ہم اودیت ہیں۔ اس پر سوال کیا جائے کہ پھر گت کا کارن کیا ہے۔ اس پر جواب ملے کہ مایا۔ تو ایسا کہنے میں اودیت کا گھنڈن ہوتا ہے۔ کیونکہ مایا یعنی ایک دوسری شے کی ہستی ثابت ہوتی ہے۔ اس پر پھر جواب ملے کہ مایا کوئی نیتہ شے نہیں ہے، بلکہ انیتہ ہے۔ اس پر سوال کیا جائے کہ انیتہ ہونے کی وجہ سے وہ معلول ہو جائے گی۔ پھر اسکی علت کیا ہے۔ جواب ملے کہ مایا۔ پھر سوال کیا جائے کہ اس مایا کی علت اور مایا اور اسکی اور۔ اس طرح جو یہ سلسلہ بندہ گیا۔ اسکو انوستھا کہتے ہیں

(۵) اتی پوسنگ۔ جرات زیر بحث تھی۔ اس سے زیادہ پر بحث کرنا۔ اور اس طرح اپنے اصل معنوں سے پرے چلے جانا۔

(۶) بیگمات۔ اپنی بات کو خود کا ثنا۔ جیسے پہلے کہنا کہ کوئی شے بدون بننے والے کے نہیں بنتی۔ اور پھر جب پوچھا جائے کہ ایٹو جسکو آپ بگت کرتا کہتے ہیں اسکو کس نے بنایا تو کہنا کہ اسکو کسی نے نہیں بنایا۔ ایسا کہنے میں بیگمات دوش ہے۔

## چھل و نگرہ استھان

گوتم کے نیاے درشن میں جو چھل اور نگرہ استھان چلائے گئے ہیں۔ ان کا استعمال بھی جین منطق میں ہوتا ہے۔ چھل یعنی دھوکے کی تین قسم ہیں؛—

(۱) وہا کہ چھل یا غلطی دھوکہ۔ ذہنی لفظ کے دوسرے معنی لیکر اسکی تردید کرنا۔ مثلاً جین مت میں دھرم کو ایک درمہ مانا ہے۔ اس کے دوسرے معنی پون کے لیکر جین سدھانت کی تردید کرنا۔ ایسے چھل کو غلط نہ تو سمجھ جاتے ہیں۔ لگو بے سمجھ غلطی میں پڑ جاتے ہیں۔

(۲) سامانیہ چھل یا عام دھوکہ۔ جو صفت خاص پر مانہ ہوتی تھی۔ اسکو عام پر مانہ کرنا۔ جیسے ایک شخص ملے کہ ہاکہ شہر اوک رہی باز نہیں جوتا۔ تو اس کا مطلب یہ تھا

جب کوئی شخص اپنا خود کوئی سہ حانت نہ رکھتا ہو۔ بلکہ دوسرے کے خیال کی تردید کرنا ہی جسکی غرض ہو۔ اُس کو متنازع کہتے ہیں، بحث میں پہلے جو شخص سوال کرتا ہے اُسکو ہادی یا معترض اور جو اسکو جواب دے۔ اُسکو پرتی ہادی کہتے ہیں۔ ہادی کا جو پکشن ہو اُس کو پورب پکشن۔ اور جواب دہندہ کا جو پکشن ہو۔ اُس کو اتر پکشن کہتے ہیں +

## جگیا سا۔ ترک۔ دوش

کسی شے کی ماہیت معلوم کرنے کی خواہش کو جگیا سا کہتے ہیں۔ اس کے متعلق سوال و جواب کرنے کو پاؤ۔ اور باو میں جو اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو ترک کہتے ہیں اعتراض کو ہی بعض دفعہ دوش کہتے ہیں۔ جسکی چہ نہیں ہیں (۱)، آتم شرے وہ دوش ہے کہ جو دعوے ہے۔ وہی اس کا ثبوت ہے۔ جیسے کہیں کہ وید ایشور واکہ ہے۔ اور ثبوت میں کہیں کہ وید میں لکھا ہے۔ (۲) ان ائیتہ آشرے یا اتر آشرے۔ اُس دوش کو کہتے ہیں۔ جہاں دعوے اور ثبوت کا ایک دوسرے پر انحصار ہو۔ مثلاً کوئی شخص سوال کرے کہ ایشور کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ اس کا جواب دیا جاوے کہ وید میں لکھا ہے پھر سوال کیا جائے کہ وید کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ جواب ملے کہ کیونکہ وہ ایشور کا کلام ہے۔ اس گفتگو میں ان ائیتہ آشرے دوش ہے۔ یعنی ایشور کی ہستی کا ثبوت دیوے اور وید کی صداقت کا ثبوت ایشور واکہ ہونا دیا گیا ہے جس میں ایک بات کا انحصار دوسری پر ہے (۳) چکرک دوش اُسے کہتے ہیں۔ جب دو سے زیادہ باتوں کا انحصار ایک دوسرے پر ہو۔ جیسے کہیں۔ ایشور سا گوی۔ شاہد ہے۔ اور وہ سرب شکتیمان ہے۔ اور سرشٹی کرتا ہے۔ اس میں پہلے اگر ایک شاہد ایشور کی ہستی ثابت ہو تو وہ سرب شکتیمان اور سرشٹی کرتا ثابت ہو۔ اگر سرب شکتیمان ثابت ہو تو شاہد اور سرشٹی کرتا ثابت ہو۔ اگر سرشٹی کرتا ثابت ہو تو شاہد اور سرب شکتیمان ثابت ہو (۴) انوس تھا دوش اُسے کہتے ہیں جس کا سبب

کیونکہ وہ انسان کے آشرے ہے۔ لیکن یہ آگم کے بچن کے کڈھرم سکھ کا دینے والا ہے  
برخلاف ہے ۴

(۴) سوچن با دھت وٹے جیسے کہیں کہیری والد ماجد ہے۔ وغیرہ وغیرہ ۵

## درشٹا نٹا بھاس

درشٹا نٹا بھاس (مخالطہ تیشیل) وہ ہے جو اصل تیشیل نہ ہو۔ مگر تیشیل جیسی معلوم ہو۔  
اس کی دو بڑی تئیر ہیں۔

(۱) سادھرم یا آکرے درشٹا نٹا بھاس یعنی مثبت مخالطہ تیشیل۔ یعنی ایسی تیشیل  
جو نفی کی بابت دینی متی۔ مگر وہ مثبت ہو۔ جیسے کہیں کہ سر و گئی کی ہستی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ  
جو اس سے معلوم نہیں ہوتا۔

(۲) دینی دھرم یا دینریک درشٹا نٹا بھاس۔ یعنی منفی مخالطہ تیشیل۔ ہستی والی شے  
کے واسطے مثبت تیشیل دینی متی۔ مگر تیشیل منفی کی دی گئی ہو۔ جیسے کہیں کہ پیل سر و گئی ہے  
کیونکہ وہ اچھا نہیں ہے۔ جیسے ارنہت۔ لیکن ارنہت اچھا ہست نہیں ہے۔ لہذا  
یہ دینی دھرم درشٹا نٹا بھاس ہے ۶

## بادیا بھٹ

گرد اور چیلے کے درمیان جو کسی تئو کی تحقیقات کرنے کی غرض سے بات چیت ہوتی ہے  
اس کو بہت راگ کٹھا کہتے ہیں۔ اور دو شخصوں کے درمیان اپنا اپنا سدھانت ثابت کرنے  
کی غرض سے جو گفتگو پران ترک وغیرہ کے ذریعہ ہوتا ہے اس کا نام بگیش کٹھا विजिगी कथा  
कथा یا بادیا بھٹ ہے۔ گوتم کے نیائے درشن میں لکھا ہے کہ دو شخصوں کے  
درمیان جو ست است کی تحقیقات کی غرض سے گفتگو ہو۔ است باد کہتے ہیں۔ اور جو اجڑت  
کے خیال سے گفتگو ہو اور جس میں چوں وغیرہ سے کام لیا جائے۔ اس کو مطلب کہتے ہیں۔ اور

دھواں ہی ہے یا بھاپ +

برودہ - وہ ہیتو ہوتا ہے جس کا تعلق سادھید کے مخالف کے ساتھ ہو جیسے کہیں  
کہ آواز غیر فانی ہے - کیونکہ وہ مصنوعی ہے - لیکن مصنوعی کا تعلق فانی کے ساتھ ہے -

جو غیر فانی کا مخالف ہے +

ایک ٹانگ - وہ ہیتو ہوتا ہے - جو بکیش - پکس اور بکیش - تینوں میں رہے - اسکی  
دو اقسام ہیں - ایک نشیٹ بکیش ورتی جس کا بکیش میں رہنا یقینی ہو - جیسے کہیں  
کہ یہاں پر دھواں ہے - کیونکہ یہاں آگ ہے - لیکن اگر آگ اٹھارہ ہوتی ہوئی ہے - تو  
دھواں نہیں ہو سکتا - اس لئے ایسی حالت میں یہ دلیل نشیٹ بکیش ورتی کہلاتی ہے  
دوسری مشکیٹ بکیش ورتی - جس کا بکیش میں رہنا مشتبہ ہو - جیسے کہیں کہ زید کا  
حل والا لڑکا دوسرے لڑکوں کی طرح سیاہ خام ہو گا - کیونکہ وہ زید کا لڑکا ہے - لیکن یہ  
امر مشتبہ ہے

انکھت کر - اس ہیتو کو کہتے ہیں - جس سے کوئی مطلب حاصل نہ ہو - اسکی دو قسمیں  
ہیں - ایک سدہ سادھن جس کا سادھید دوسرے پر ان سے ثابت ہو گیا ہو - جیسے کہیں  
کہ آواز کان سے سنائی دیتی ہے - کیونکہ وہ آواز ہے - چونکہ یہ بات پر تنکیش ہے - اسلئے  
یہ دلیل بیفائدہ ہے - دوسرے بادھت وشنے جس کا مفہوم کسی پر ان کے برخلاف ہو  
اسکی حسب ذیل اقسام ہیں - (۱) پر تنکیش بادھت وشنے جو پر تنکیش پر ان سے اپنے ظاہر  
غلط ہو جیسے کہیں کہ آگ گرم نہیں ہے - اس کا غلط ہونا سپرٹ اندر می (دوبت لاسمہ)  
ظاہر ہے - (۲) انومان بادھت وشنے جو انومان کے برخلاف ہو جیسے کہیں کہ آواز تبدیلی  
پذیر نہیں ہے - کیونکہ وہ غیر مصنوعی ہے - مگر آواز کا غیر مصنوعی ہونا اس انومان کے  
برخلاف ہے کہ آواز تبدیلی پذیر ہے - کیونکہ وہ محسوس ہے +  
(۳) آگم بادھت وشنے - جو آگم کے برخلاف ہو جیسے کہیں کہ دھرم دکھ کا دینے والا ہے -

کہتے ہیں۔ اس لئے ان کو بد ہی سادہ کہ یا "ابرو دھوپ بدھی" کہتے ہیں۔  
 ٹکید سادہ کہ یا برو دھوپ بدھی وہ ہیت ہے۔ جو خود مثبت ہو۔ اور کسی شے  
 کی نیستی کو ثابت کرے۔ جیسے اس ہيو کے متضامات نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے آسٹکٹا  
 ہے۔ بھگوان سروگہ دو کے فرائے ہوئے جو دیگر متوؤں میں شردہاں ہونے کو  
 "اسٹک پنا" کہتے ہیں +

پرتی کھید روپ ہیتو کی بھی دو متیں ہیں۔ ایک بد ہی سادہ کہ جو موجودگی کو  
 ثابت کرے۔ جیسے اس انسان کے سمکت ہے۔ کیونکہ اسکے متضامات نہیں ہے۔  
 دوسرا ٹکید سادہ کہ جو غیر موجودگی کو ثابت کرے۔ جیسے یہاں دھواں نہیں ہے۔  
 کیونکہ یہاں آگ نہیں ہے +

اس طبع ہیتو کا بیان ختم ہوا۔ اسی طبع ہیتو سادہ کہ کی رسدی کہتے ہیں۔ دیگر طرح  
 کے باقی سب ہیتو ہیتو نہیں۔ بلکہ وہ ہیتو ابھاس ہیں +

## ہیتو ابھاس یا مغالطہ

میں منطق شاستروں میں ہیتو ابھاس کی چار اقسام بتلائی ہیں۔ جن کے نام (۱) آسیدہ  
 (۲) برو دھ (۳) آئے کاٹنگ اور (۴) انکٹ کر ہیں +

اسد ہیتو دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک سروپ اسدہ جس کے سروپ کا نہ ہونا یقینی ہو  
 جیسے کہیں کہ آواز فانی ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتی۔ اس بحث میں آنکھ سے  
 نظر نہ آنے کی جو دلیل ہے۔ وہ مغالطہ ہے۔ کیونکہ آواز کا آنکھ سے تعلق نہ ہونا ایک  
 یقینی امر ہے + دوسرا سنی وگدا سده सद्धिश्चिश्चि جو شنبہ ہو۔ جیسے  
 دھوکے اور بھاپ میں متیزہ کو کے کوئی شخص کہے کہ یہاں آگ ہے۔ کیونکہ یہاں دھواں  
 ہے۔ لیکن اس میں شعبہ ہے کہ آیا دھوئیں کی جو دلیل دی گئی ہے وہ دلیل

ہے۔ اس میں اتوار کا روز کی پیش ہے۔ اور کل ہونا سادھیہ ہے۔ آج سنچر ہونا دلیل ہے۔  
یہ دلیل یعنی سنچر کا ہونا اتوار کی پیش میں نہیں رہتی۔ مگر تعلق لازمی کی وجہ سے درست  
ہے۔ آئندہ اگر قمر رسی کے بیان کئے ہوئے ہیتو کی تعریف کہ جس میں ۵ بائیں مندرجہ  
بالا پائی جاویں ٹھیک نہیں ہے۔ اور اس میں ایسا پتی روش ہے۔ کیونکہ یہ تعریف  
تمام ہیتوں پر صادق نہیں آتی۔ نیز اس تعریف میں اتی سیا پتی روش بھی ہے۔  
مثلاً یہ ایک محبت ہے کہ زید کا لڑکا جو محل میں ہے۔ وہ سیاہ فام ہوگا۔ کیونکہ وہ زید  
کا لڑکا ہے۔ زید کا جو کوئی لڑکا ہے وہ سیاہ فام ہے۔ جیسے زید کے موجود لڑکے  
اس محبت میں اگرچہ زید کا لڑکا ہونا جو دلیل ہے۔ اس میں ہیتو کے متعلق جو پانچ  
بائیں ہیں وہ سب صادق آتی ہیں تاہم یہ دلیل ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے  
کہ محل والا لڑکا سیاہ فام نہ ہو۔ اس لئے جن شاستروں میں ہیتو یا دلیل کی تعریف  
کی ہے یعنی کہ اس میں اور سادھیہ میں تعلق لازمی ہو۔ یہی ٹھیک ہے +

ہیتو کی دو متیں ہیں۔ (۱) بدھی روپ۔ مثبت۔ (۲) برتی کپ۔ روپ منفی۔ پھر  
بدھی روپ کے دو بعد ہیں۔ ایک بدھی سادھک جو کسی شے کی ہستی کو ثبوت کرے  
دوسرا کیمید سادھک۔ جو ہستی کو ثبوت کرے۔ بدھی سادھک کے اقسام ۲ ہیں (۱) کارن  
روپ۔ جیسے یہ پہاڑ آگ والا ہے۔ کیونکہ اس میں دھواں ہے۔ (۲) کارن روپ جیسے  
یہاں بارش ہوگی۔ کیونکہ بادل جو رہا ہے +

(۳) کشیش روپ جیسے یہ درخت ہے۔ کیونکہ اسکی شاخیں ہیں +

(۴) پورب چر۔ جیسے اتوار کل ہوگا۔ کیونکہ آج سنچر ہے +

(۵) آترچ۔ جیسے کل اتوار تھا۔ کیونکہ آج سوموار ہے +

(۶) سچر سہار جیسے ہم میں رنگ ہے۔ کیونکہ اس میں رس ہے۔

مندرجہ بالا تمام تشبیہوں میں ہیتو مثبت ہیں۔ اور سادھیہ کا بھی مثبت ہونا ثابت

سم باست ہتی پکش۔ یا مستحالیث۔ جو دعویٰ کا اُلٹ ہو۔ جیسے کہیں کہ کلام خانی  
ہے۔ کیونکہ اس میں غیر خانی کی صفات نہیں پائی جاتیں۔  
نیز گوتم کے نیائے درشن میں ہیتو کی ۲۴ متیں بیان کی ہیں۔  
(۱) اَنوے بتریکی (مثبت منفی) (۲) کیول اَنوئی۔

(صرف مثبت) (۳) کیول بتریکی (صرف منفی)۔

اَنوے بتریکی اُس کو کہتے ہیں جو پکش اور سپکش میں رہے۔ مگر پکش میں  
نہ رہے۔ جیسے کہیں کہ اَو از خانی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے۔ جو جو مصنوعی ہے وہ خانی  
ہے۔ جیسے گھڑا جو خانی نہیں ہوتا۔ وہ مصنوعی بھی نہیں ہوتا۔ جیسے آکاش۔ اس بحث  
میں جو مصنوعی پنا دلیل دی ہے وہ اَو از پکش اور گھڑے سپکش میں رہتی ہے۔ مگر  
آکاش سپکش میں نہیں رہتی۔ کیول اَنوئی اُس ہیتو کو کہتے ہیں۔ جس کا پکش اور  
سپکش تو ہو مگر پکش میں کا کوئی نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ جو چیز ہم کو نظر سے نہیں دیکھتی۔  
اُس کا دیکھنے والا کوئی ضرور ہے۔ کیونکہ وہ محسوس ہے جو محسوس ہوتی ہے۔ وہ  
کسی کو ضرور دکھائی دیتی ہے جیسے کہ گل۔ اس محبت میں پکش کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ چیز  
کا اطلاق تمام چیزوں پر ہے

کیول بتریکی۔ اُس ہیتو کو کہتے ہیں جو پکش میں رہے اور پکش میں نہ رہے۔ مگر  
سپکش جس کا کوئی نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ زندہ جسم میں جان ہونی ہے۔ کیونکہ اُس میں  
سائنس ہوتا ہے۔ جو زندہ نہیں ہوتا اُس میں سائنس نہیں ہوتا۔ جیسے مٹی کا ڈھیلا۔  
اُس میں زندہ جسم پکش اور مٹی کا ڈھیلا سپکش ہے۔ مگر سپکش کوئی نہیں ہے۔  
کیونکہ تمام چیزیں پکش اور پکش ہی میں آگئی ہیں۔ اس طرح ہیتو میں جو پہلی باتوں کا  
جو نا ضروری بیان کیا گیا تھا۔ وہ اَنوئی بتریکی ہیتو میں ہوتا ہے۔ کیول اَنوئی اور کیول  
بتریکی میں نہیں ہوتا۔ نیز مثلاً یہ ایک محبت ہے کہ اقوار کار روز کل ہو گا۔ کیونکہ آج پیپھر

کے کہ جب ہیئت سادہ میں یا دلیل، میں پانچ باتیں ہونی ضروری ہیں (۱)، پکیش میں  
 رہتا ہو جیسے تمثیل بالا میں دھواں پہاڑ میں ہے (۲)، پکیش میں رہتا ہو۔ جیسے  
 رسونی گھر میں۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہیئت سیکش کے ہر پہلو میں رہتا ہو۔ بلکہ  
 اگر وہ صرف ایک پہلو میں پایا جائے۔ تو بھی کچھ ہرج تہیں ہے (۳)، پکیش میں  
 نہ پایا جاوے جیسے کہ تالاب میں (۴)، سادہیہ کے برخلاف ثابت کرنے والا کوئی  
 قوی ثبوت جس میں ممکن نہ ہو۔ جیسے کہ مذکورہ بالا تمثیل میں ہے۔ کیونکہ آگ اور  
 دھواں میں تعلق لازمی ہونے کی وجہ سے کوئی پرمان پر تیکش وغیرہ اس کے برخلاف  
 نہیں ہے (۵)، جیسا ثبوت سادہیہ کو ثابت کرتا ہو۔ ویسا ہی کوئی اور ثبوت اس کے  
 برخلاف نہ ثابت کرتا ہو۔ مذکورہ بالا تمثیل میں یہ بات بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جہاں  
 دھواں ہوتا ہے وہاں آگ کے نہ ہونے میں کوئی ویسا ہی انومان پران نہیں ہے  
**نوٹ۔** بروہ منطق و ان ہیئتوں میں صرف پہلی تین باتوں کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔  
 اگر ہیئتوں میں پانچ باتیں نہ پائی جائیں تو وہ ہیئت ابھاس (مغالطہ) کہلاتا ہے۔ جسکی  
 پانچ قسمیں ہیں (۱)، سادہ یا سادہیہ سم با محتاج ثبوت = جس کا پکیش میں رہنا ثابت  
 نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ آواز زفانی ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتی ہے۔ اس میں  
 یہ غلطی ہے کہ آواز کا تعلق آنکھ سے نہیں ہے۔ بلکہ کان سے ہے (۲)، بروہ دھ  
 یا متضاد = جب پکیش میں نہ رہتا ہو یا جس کا پکیش کے متضاد کے ساتھ تعلق ہو۔ جیسے آواز  
 غیر زفانی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے (۳)، اسلئے کا ٹنک یا دھجاری۔ یا غیر حقیقی۔ و  
 ہرجاتی۔ وہ ہیئت ہے جو پکیش۔ سیکش۔ اور پکیش تینوں میں رہے۔ جیسے کہیں کہ  
 آواز زفانی ہے۔ کیونکہ وہ ایک شے ہے۔ لیکن شے زفانی و غیر زفانی دونوں طرح  
 کی ہونی ہے (۴)، کالاتی یا پپرٹشٹ یا کالائیت یا دھت و شے یا مخالف = جو پرمان  
 کے برخلاف ہو۔ جیسے کہیں کہ آگ گرم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ شے ہے (۵)، پر کرکن



جو منطق کا بخوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اُس میں صرف تین قضیہ دتیسرا۔ چوتھا پانچواں مانے جاتے ہیں۔ جن میں سے پہلے دو کو مقدم اور تیسرے کو نتیجہ کہتے ہیں۔ جس مقدمہ میں طرف اصغر ہوتی ہے۔ اُسکو قضیہ صغریٰ کہتے ہیں۔ جیسے مثال بالا میں۔ اس پہاڑ میں دھواں ہے۔ جس میں طرف اکبر ہوتی ہے۔ اُسکو قضیہ کبریٰ کہتے ہیں۔ جیسے اوپر کی مثال میں۔ جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ ہوتی ہے؟

جین شناسٹروں کے بموجب اعلیٰ ہینتو وہ ہے جو سادھیہ کے سواے اور کہیں نہ رہے۔ یا یوں کہئے کہ (سادھن دلیل) سادھیہ (معرفی بحث) میں ویاکب ویاپ یا کارج و کارن والا تعلق ضرور ہو۔ یا یوں کہئے کہ ہینتو اور سادھیہ میں سہ بھاؤ ویاکرم بھاؤ جو ۱۰ ایسے تعلق کو ہی تعلق لازمی کہتے ہیں +

## آبھاس یا مغالطہ

آبھاس اُسے کہتے ہیں۔ جو اصل بات نہ ہو۔ مگر اصل جیسی معلوم پڑے۔ آبھاس کی تین قسمیں ہیں (۱) کچشا آبھاس (۲) ہینتو آبھاس (۳) درست ثانت آبھاس۔ کچشا آبھاس ایسے دعوے کو کہتے ہیں (۱) بدون ثبوت کے مان لیا جائے۔ جیسے ایشور کرتا ہے۔ جو (۲) ثابت نہیں ہو سکتا۔ جیسے ہر شے فانی ہے۔ جو (۳) پرتیکش کے برخلاف ہو۔ جیسے سامانیہ (جنس) اور وشیش (فروع) کو بالکل جدا جدا ماننا۔ جو (۴) الزامان کے برخلاف ہو۔ جیسے کوئی سرورگیہ نہیں ہے جو (۵) عام رائے کے برخلاف ہو۔ جیسے بہن کو عورت سمجھنا جو (۶) خود دعوے کے ہی خلاف ہو۔ جیسے ہر شے نیست ہے +

## ہینتو آبھاس

اگر ہینتو میں تعلق لازمی نہ ہو تو وہ ہینتو نہیں کہلا سکتا۔ گو تم نے نیاے درشن

راہم ذات ہوتا ہے۔ محمول اسم صفت اور لفظ وصل کوئی فعل ہوتا ہے۔ پڑ گیا اور گھن  
 میں جو موضوع ہوتا ہے۔ اسکو ”کپش“ یا طرف اصغر اور محمول ہوتا ہے اسکو سادھیہ  
 یا طرف اکبر۔ یا معرض بحث (ثابت کرنے والی بات) ہوتے ہیں۔ دوسرے اویب  
 (تضییہ) میں جو محمول ہوتا ہے۔ اسکو تہو یا سادھن یا دلیل یا حد واسطہ کہتے ہیں پکش  
 اسے کہتے ہیں جسکے ساتھ سادھیہ کا قابل ثبوت تعلق دکھایا جائے۔ مذکورہ بالا پڑ گیا  
 میں پڑ پکش یا طرف اصغر ہے۔ آگ سادھیہ یا طرف اکبر۔ اور دھواں ہیئت یا سادھن  
 یا حد واسطہ ہے۔ ہیئت وہ ہونا چاہیئے جسکے ساتھ سادھیہ کا تعلق لازمی ہو۔ ہیئت کہ اوپر  
 کی مثال میں دھوئیں کا آگ کے ساتھ ہے۔ درمیان ثابت اسے کہتے ہیں جو سادھیہ  
 اور کپش کے تعلق کو ثابت کرادے۔ اور فریقین کی تسلی کر دے۔ یہ دو طرح کا ہوتا  
 ہے۔ ایک سادھرم یا انوسے روپ (مغبت یا موجب) جس میں صفت کی موجودگی  
 پائی جاوے۔ جیسے کہ تیسرے تضییہ میں دھوئیں کی موجودگی پائی جاتی ہے۔ دوسرے  
 وحی دھرم و ترکیب روپ (منفی یا سالب) جو سادھیہ کی نفی سے سادھن کی نفی کا ثبوت  
 دے۔ جیسے جہاں آگ نہیں ہے وہاں دھواں نہیں ہے۔ جیسے تالاب۔ سادھیہ۔  
 اور سادھن میں جو تعلق لازمی ہوتا ہے اسکو دیا پتی کہتے ہیں۔ اور سادھن سے  
 جو سادھیہ کا علم ہوتا ہے۔ اسے انوان بولتے ہیں۔ جہاں سادھیہ اور سادھن دونوں  
 پائے جاویں اسے پکش کہتے ہیں۔ جیسے رسوائی گھر۔ سادھیہ سے متضاد صفت رکھنے  
 والے کو پکش کہتے ہیں۔ جیسے آگ کے واسطے تالاب۔

اوپر چنانچہ تضییہ بیان کئے گئے ہیں۔ گوتم رشی کے نیلئے شاستریں بھی یہی پانچ  
 تسلیم کئے گئے ہیں۔ مگر بعض دفعہ دوہی سے مطلب براری ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ  
 تین سے۔ بعض دفعہ چار سے۔ بعض دفعہ پانچ سے۔ اس کا انحصار سمجھنے والے کی  
 عقل پر ہے۔ عقلمند آدمی صرف پہلے دوہی تضییوں سے مطلب نکال لیتا ہے۔ آجکل

کو جانچتے ہیں کہ کونسا قیاس درست ہے۔ چنانچہ اگر چھڑ کا ڈھوتا تو سرک کے  
 ادھر کا دھڑ زمین خشک رہ جاتی۔ مگر یہاں تو تمام سرک تھکے۔ اس لئے چھڑ کا ڈھین  
 ہوا ہے۔ تو شاید مینہ برس ہو۔ اس قیاس کو لے کر ہم آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔  
 تو بادل بھی نظر نہیں آتا ہے۔ اور ادھر ادھر کے مکانات کی چھتیں بھی تر ہیں۔ اس  
 طرح کی جانچ پڑتال کو آدے یا استخراج کہتے ہیں۔ اب ہم نے جانچ پڑتال کے بعد  
 یقین کر لیا کہ صحرانہ برسا ہے۔ تو اسکو دہاڑنا یا تصدیق کہتے ہیں۔ پارہ انومان  
 (دلیل استخراجی) دوسری چیزوں کے ذریعے جانچ پڑتال کرنے کو کہتے ہیں۔ اور یہ  
 دہی ہے جبکہ ہم نے سوار تھ انومان کے تیسرے مرحلے آدے میں بیان کیا ہے۔  
 فرق انتخاب کہ ”آدے“ میں پرانا قیاس کرنے والے کو خود بخود گمان ہوتا ہے۔ اور  
 پارہ انومان میں دوسرے کے کہنے یا گرو کے اوپر پیش سے۔ پارہ انومان اس طرح  
 کیا جاتا ہے۔

یہ پہاڑ آگ والا ہے

کیونکہ اس میں دھواں ہے۔

جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ ضرور ہوتی ہے۔ جیسے، سوئی گھر۔

ایسے ہی اس پہاڑ میں دھواں ہے۔

اس لئے یہ پہاڑ آگ والا ہے۔

انومان (دلیل یا حجت) کے ان پانچوں جملوں کو اویب یا بچن (دقتیہ) کہتے ہیں۔

ان میں سے پہلے جملے کا نام پرگیا (دعوئے) ہے۔ دوسرے کا نام ہتیو (دلیل)

تیسرے کا نام درشانت یا آدہرن زلفیل، چوتھے کا نام آپ نے (مطابقت)

پانچویں کا نام بگن (دقتیہ) ہے۔ ہر ایک اویب میں تین جزو ہوتے ہیں۔ پہلے کو

دہری یا موضوع، دوسرے کو دھرم یا محمول۔ تیسرے کو لفظ وصل کہتے ہیں موضوع

نام پنجپ۔ کسی شخص کا نام صرف اسکو دوسرے سے تمیز کرنے کے لئے رکھنا جیسے کسی کا نام شیر سنگھ رکھنا۔ اس میں یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جس کا نام شیر سنگھ ہو۔ اس میں شیر جیسے صفات یا بہاوری وغیرہ بھی ہو۔

سخت پنا پنجپ۔ کسی ایک شے کو دوسری قرار دینا یہ دو طرح ہوتا ہے۔ ایک تبادلاکار۔ دوسرے انداکار۔ تبادلاکار سے مراد ہم شکل ہے۔ جیسے مٹی کے کھلونے کو گھڑے کی شکل کا بنا کر اس کو گھوڑا کہنا۔ کسی شخص کی مورتی بنا کر اس کا وہی نام رکھنا۔ جیسے لکھ کے مورتی کو لکھ کہنا۔ جہاں ہر سوامی کی مورتی کو جہاں ہر سوامی کہنا۔ انداکار جیسے غیر شکل ہے جیسے نقشہ پر ایک نشان لگا کر کہنا کہ یہ لاہور ہے۔

دریہ پنجپ۔ ہونے والی بات کو اب خیال کرنا۔ جیسے راج کے بیٹے کو راج کہنا۔  
بھانہ پنجپ۔ بوجہ موجودہ حالت کے کہنا۔ جیسے راج کرتے ہوئے کو راج کہنا۔

## انومان پرمان

انومان پرمان کو اوروں میں قیاس۔ یا دلیل و محبت کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔  
(۱) سوارتھ انومان یا دلیل استقرائی۔ (۲) پرارتھ انومان۔ یا دلیل استخراجی۔  
سوارتھ انومان کسی شے کو جس سے محسوس کرنے کے بعد اسکی نسبت یقین کر کے کہتے ہیں۔ اس کے چار مرتبے ہیں۔ جنکو اوگرہ (مشاہدہ) (۲) ایہا (قیاس) (۳) آواس (استخران) (۴) دھاناد (تقدیق) کہتے ہیں۔ مثلاً فریض کر کے جب ہم ہوا خوری کر کے گھر واپس آئے۔ تو مڑک بالکل خشک تھی۔ مگر اب ایک گھنٹہ بعد جو مڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ تو بالکل تر معلوم ہوئی۔ اس پر ہم سوچتے ہیں کہ کیا ہوا۔ ابھی تو مڑک خشک تھی اور ابھی تر ہو گئی۔ لہذا مڑک کا تر دیکھنا۔ اوگرہ یا مشاہدہ کہلاتا ہے۔ اس پر کئی قیاس کئے جاسکتے ہیں۔ کہ مثلاً مینہ ببارا ہو۔ یا چھڑکاؤ ہوا ہو۔ یا کوئی نل چھٹ گیا ہو۔ ایسے قیاسات کو ”ایہا“ کہتے ہیں۔ پھر ہم ان قیاسات

کس نے کائنات کو دیا تو وہ آپ کو بالالاکر نہیں دے گا۔ کیونکہ پرچار شک نے سے کنگن اور بالے میں فرق ہے۔ اس طرح ایک ہی شے سونا بلحاظ دیوار شک نے کے ایک ہر اور بلحاظ پرچار شک نے کے ایک ہے۔ اور پھر وہی ایک ہی ہے۔ ایک ہی ہے۔ اور جب ایک ہی شے ایک ہی ہووے۔ اور ایک ہی۔ تب وہ ناقابل بیان ہو گئی۔ اسکو اوک تیبہ یا انزو چنی کہتے ہیں۔ اس طرح ہر ایک شے کے زیادہ سے زیادہ سات پہلو ہو سکتے ہیں۔ جنکو چین منقہ میں سہت بنگ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) استی (۲) ناستی (۳) استی ناستی (۴) اوک تیبہ (۵) استی اوک تیبہ (۶) ناستی اوک تیبہ۔ (۷) استی ناستی اوک تیبہ۔

ہر ایک شے اپنے گن اور پریے کے لحاظ سے ہست ہے۔ اسکو ہستی کہتے ہیں۔ دوسری شے کے لحاظ سے نیست ہے یعنی اس میں دوسری شے کے گن۔ اور پریاے نہیں ہیں۔ اس لئے نیست یا ناستی ہے۔ جب ہر ایک شے اپنے گن سے ہست اور دوسری شے کے گن سے نیست ہے تو وہ استی ناستی ہے۔ ایک ہی شے میں استی ناستی دونوں گنوں کے ہونے کی وجہ سے ناقابل بیان ہے۔ اسکو ہی شک تیبہ یا انزو چنی کہتے ہیں۔ پھر چونکہ شے میں سہی کا گن بھی ہے۔ اور وہ بیان بھی نہیں ہو سکتی اس لئے استی اوک تیبہ ہے۔ جبکہ شے نیست اور ناقابل بیان ہے لہذا ناستی اوک تیبہ ہے۔ پھر جب ایک ہی شے میں ہستی نیستی اور ناقابل بیانی تینوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ تو وہ استی ناستی اوک تیبہ ہے۔ زیادہ حال سہت بنگ ترکنی اور شیا دباؤ، مغوی سے معلوم کریں ۛ

نچھپ کی چار تہیں ہیں (۱) نام نچھپ (۲) استھان نچھپ (۳) درہ نچھپ

(۴) بھاد نچھپ ۛ

(۱) سد بھوت = گمن اور گمنی کو علیحدہ علیحدہ تصور کرنا۔ پھر اس کے بھی دو بھید ہیں۔  
 (۱) اچھا پارت = آپادھک گمن اور گمنی کو علیحدہ تصور کر کے ذکر کرنا۔ جیسے کہنا کہ جو میں متی  
 گمان ہے (ب) آن اچھا پارت = ناپادھک گمن۔ اور گمنی کو علیحدہ تصور کر کے ذکر کرنا۔  
 جیسے کہنا کہ جو میں کیوں گمان ہے۔

(۲) اسد بھوت۔ دوسری چیز کو علیحدہ تصور نہ کرنا۔ اس کے دو بھید ہیں۔  
 (۱) آپ پارت = اپنے سے علیحدہ شے کو علیحدہ نہ سمجھنا۔ جیسے کہنا کہ یہ روپیہ میرا ہے  
 (ب) آن اچھا پارت۔ ایسی دوسری شے کو علیحدہ نہ سمجھنا جو مل رہی ہو۔ جیسے یہ کہنا  
 کہ چہم میرا ہے۔

## سیت بھنگ

ہر ایک شے کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اس لئے اُس شے کا جاننا اور اُس کا بیان کرنا کئی  
 پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک ہی شخص اگر ایک کا باپ ہے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے  
 تیسرے کا امں ہے۔ چوتھے کا نانا ہے۔ پانچویں کا تایا ہے وغیرہ وغیرہ۔ کسی شے کو  
 مختلف پہلوؤں سے جاننے اور بیان کرنے کو ایکانت کہتے ہیں۔ اور اسکو صرف ایک پہلو  
 سے جاننے کا نام ایکانت ہے۔ آپنے سات انجوں اور باطنی کی کہانی سنی ہوگی۔  
 جنہوں نے اُس کو ہاتھ سے ٹھونک کر کسی نے ستون۔ جیسا۔ کسی نے چھلجھیا۔ کسی نے لاشی  
 جیسا وغیرہ وغیرہ بتلایا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کا بیان علیحدہ علیحدہ ایکانت روپ کہلاتا  
 ہے۔ اور سب کے بیان کو اکٹھا کر کے یہ کہنا کہ باطنی وہ جانور ہے جو کان کے لحاظ سے چھلج  
 جیسا۔ پاؤں کے لحاظ سے ستون جیسا وغیرہ وغیرہ ہے۔ اس طرح کا بیان ایکانت روپ  
 کہلاتا ہے۔ لہذا ہر ایک شے ایکانت روپ ہے۔ اسکی اور تفصیل سنئے۔ مثلاً ایک شخص سے  
 کہیں کہ سونالے آؤ۔ اور وہ آپ کے پاس سونے کا ایک بالا اٹھالائے۔ تو دیوار تک گئے  
 سے وہ ٹھیک ہے۔ کچھ نکلے بالا بھی دربیہ کے لحاظ سے سونا ہے۔ لیکن اگر آپ کسی کو کہیں

(۲) آسد بھوت (۳) آپ چرت + دستود شے، اور اس کا گن علحدہ علحدہ نہیں ہیں۔ اور ایسے ہی دستود اور اس کے پرپائے غلطیہ علحدہ نہیں ہیں۔ مگر گن اور گنتی اور پرپائے اور پرپائی میں بھید، دقیقہ کر کے ان کا علحدہ ذکر کرنا۔

”آسد بھوت پر بارے ہے کسی ایک شے کی خاصیت کا دوسرے میں اطلاق کرنا۔ آسد بھوت پر بارے ہے۔ اسکی تین قسمیں ہیں (۱) اپنی قسم میں اطلاق کرنا۔ جیسے چاند کے عکس کو چاند کہنا (۲) دوسری قسم میں اطلاق کرنا۔ جیسے مٹی گیان کو مہدیک کہنا (۳) سجاتی بجاتی میں۔ سجاتی اور بجاتی دونوں کا اطلاق کرنا۔ جیسے چو اور اچھو کو دونوں گیان کاوشے ہیں۔ گیان کہنا۔ آپ چرت نے جسکو آپ چرت۔ آسد بھوت پر بارے ہے، یہی کہتے ہیں) کا اطلاق لجا غرض و تعلق کے ہوتا ہے۔ اسکی تین بھید ہیں۔

(۱) سجاتی = اپنی قسم والی شے میں اطلاق کرنا۔ جیسے جیسے کو کہنا کہ پر میرا ہے (۲) بجاتی = دوسری قسم والی شے میں اطلاق کرنا۔ جیسے محل و مکان کی نسبت کہنا کہ یہ میرے ہیں۔

(۳) سجاتی بجاتی = دونوں قسم کی اشیا میں اطلاق کرنا۔ مثلاً یہ کہنا کہ یہ گاڑی میری ہے۔ گاڑی میں چو اور اچھو دونوں شامل ہیں۔

کسی کسی شاعتر میں نے کے بھید اس طرح بھی بیان کئے گئے ہیں۔

نچھہ نے = کسی شے کو اس کے گن سے علحدہ تصور نہ کر کے اس کا ذکر کرنا۔

اسکے دو بھید ہیں (۱) شدہ = شے کا اسکے شدہ گن کے مطابق ذکر کرنا۔ جیسے چو کو سرو گیہ یا پرمانند کہنا۔ (۲) اشدہ = اشدہ یا ادا دھک گن کے لحاظ سے ذکر کرنا۔ جیسے میو کو شگبی گوکھی کہنا۔

چو بارے = شے کا اس کے گن سے علحدہ تصور نہ کر کے اس کے دو بھید ہیں

لے سجاتی = جس میں سجاتی و بجاتی سے گیان کاوشے = ہانے کے لایق +

۱۔ بھائی کسی شے کا بیان بجا اس کے پہلے حالت کے نیگم لئے ہے +  
 نیگم لئے کی تین قسمیں ہیں (۱) بھوت نیگم لئے = جو حالت شے کی پہلے گزری ہو  
 اس کا اطلاق حال میں کرنا۔ جیسے دیوالی کے دن کہنا کہ آج جہاں سو اسی کے موکش کا  
 دن ہے (۲) بھادی نیگم لئے = ہونے والی حالت کا اطلاق حال میں کرنا مثلاً راج کے  
 بیٹے کو راج کہنا (۳) برتان نیگم لئے = جو حالت شروع میں ہو گئی ہے۔ مگر مکمل نہیں ہوئی۔  
 اس کے لحاظ سے ذکر کرنا۔ مثلاً کوئی شخص چلے میں آگ شعلہ لگے۔ اس سے پوچھیں کہ کیا  
 کرتے ہو۔ وہ جواب دے کہ روٹی پکانا ہوں۔ تو اس کا یہ کہنا برتان نیگم لئے ہے۔  
 ”سنہ“ یعنی جنسیت ذکر کرنے کو کہتے ہیں مثلاً گھوڑے یا آدمی کا ذکر بھاٹا اس کی  
 جنسیت کے کرنا۔ فردیت کے ساتھ نہ کرنا۔ فردیت کے لحاظ سے ذکر کرنے کو ”بیروہ“  
 کہتے ہیں۔ جیسے گھوڑے کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہنا کہ یہ تازی یا ترکی ہے۔ ”پریا رتھک“  
 کے چار معنی ہیں (۱) رچو شوتر (۲) مشبد (۳) سمہی رڈوڈ (۴) اسے دم بھوت۔  
 رچو شوتر = دستہ کی حالت سابقہ اور آئندہ کو چھوڑ کر اس کا ذکر کیا حالت موجودہ کے کرنا  
 مثلاً اموالک رام پہلے بابو تھا۔ اب نیاز ہے۔ تو ہولک رام نیاز کہہ کر اس کا ذکر کرنا۔  
 مشبد = غصوں کا مفہوم اس کے معنی کے لحاظ سے جہنا۔ مثلاً اربنت اسکو کہنا۔ جس نے  
 کرموں کا ناش کر دیا ہو۔ اسکو نہ کہنا جو صرف نام ماتر ہو۔ جیسے اگر کسی کا نام اربنت ہو۔  
 تو اس کو اربنت نہ مانا +

سمہی رڈوڈ = یاسم بدوہ لفظ کے سے منظم کی مشاد کے مطابق سمجھنے۔ مثلاً بجلی کو  
 کہہ کتے دیکھ کر کوئی کہے کہ دیکھو کیسے نقار سے ج رہے ہیں۔ تو یہاں نقار سے  
 مراد کوک ہے۔ نہ کہ اصلی نقار سے۔ ”ایو بھوت“ کسی شے کا نام بجا اس کے  
 موجودہ جن کے کہنا۔ جیسے انسان کہتے ہوئے کو شخص کہنا۔ ”وہ سہے وقت نہ کہنا  
 اس طرح لفظ کے سات معنی بیان کئے گئے ہیں۔ ”پریا رتھک“ تین معنی ہیں (۱) سد بھوت



ایک بات سے دوسری بات نکالنے کو کہتے ہیں۔ مثلاً ہم یہ کہیں کہ لامو کوک رام اکاو ٹٹٹ ہے اس لئے وہ اس خاص سوال کو ضرور حل کر سکتا ہوگا۔ اہماؤ (لفظی)، ایک شے کی غیر موجودگی سے اس کی مخالفت شے کا نتیجہ نکالنا۔ جیسے اگر کہیں آج گرمی نہیں ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آج سردی ہے۔ لیکن یہ آہٹان۔ آہتہ۔ ارتقا جی یہ سنبھو۔ اور اہماؤ سب انومان کی قسمیں ہیں۔ اور اس کی ذیل میں داخل ہیں۔ اس لئے جین منطق میں پرتیکش۔ انومان اور آگم۔ تین ہی پرمان مانے ہیں۔ ایسے ہی یوگ۔ اور ساکنہ۔ اور ویشٹیک۔ درشن میرا بھی تین ہی پرمان مانے ہیں۔ منوجی بھی تین ہی پرمان لیتے ہیں۔ گوتم رشی کے پناے درشن میں آہٹان کو حلقہ پرمان سمجھ کر چار پرمان تسلیم کئے ہیں۔ اور جینی رشی ارتقا جی۔ اور اہماؤ کو ملا کر چھ پرمان مانا ہے۔ بودھ پرتیکش اور انومان۔ دو پرمان لیتے ہیں۔ چارواک ناستک صرف ایک پرتیکش کو ہی پرمان مانتا ہے۔

پرمان سے جانی جوئی شے کے ایک پہلو کو سنے "کہتے ہیں سنے کی دو طرحی نہیں ہیں (۱) نشہ لے یا بھوتارت لے ایک شے جیسی وہ اپنی خاصیت جلی سے ہے اس کو ویسا ہی کہنا۔ جیسے یہ کہنا کہ جیو متا ہی نہیں ہے +

(۲) جیو مارنے یا بھوتارت لے۔ یا اچھارنے۔ یا آپ لے۔ ایک شے کو دوسری شے کے تعلق کی وجہ سے کسی اور طرح پر بیان کرنا۔ جیسے جسم کے لحاظ سے کہنا کہ جیو متا ہے۔

نشہ کے (بہید ہیں) (۱) دبیا رتھک (۲) پر یار تھک۔ ہر شے میں دو طرح کے گن ہوتے ہیں۔ ویشٹیک اور ستانہ۔ سامانیہ گن دو ہوتے ہیں جو اور دو ستو میں بھی ہوں۔ اور ویشٹیک گن میں جو خاص ان ہی دستو میں ہوں۔ ستانہ جنہیت اور ویشٹیک فردیت کہتے ہیں۔ دستو کے ویشٹیک گن کا لحاظ نہ کر کے ستانہ گن کے لحاظ سے کہنا دبیا رتھک لے ہے۔ جیسے کرٹے۔ کنڈل وغیرہ کو سونا کہنا۔ اور سامانیہ گن کا لحاظ کر کے ویشٹیک گن کے لحاظ سے کہنا۔ پر یار تھک لے ہے۔ جیسے کرٹے کو کوٹا کہنا۔ دبیا رتھک کے تین بہید ہیں (۱) نیگم (۲) سنگو

یہ وہی دیودت ہے۔ دوسرا سادرسہ پرتیہ بھی گیان " یا مشاہدت۔ جیسے پیل۔ گائے  
 جیسا جوتا ہے۔ تیسرے " وہی سادرسہ " یا غیر مشاہدت۔ جیسے جھینس گائے جیسی نہیں  
 ہوتی۔ دیاجتی (تعلق لازمی) کے گیان کو ترک کہتے ہیں۔ دھلانا۔ سمرتی۔ اور پرتیہ بھی  
 تینوں ترک کے کارن ہیں۔ ترک سے جانے ہوئے تعلق میں سے کالج کو دیکھ کر کارن کے  
 جاننے کو انومان کہتے ہیں۔ مثلاً گھر سے دھوئیں کو دیکھ کر یہ سمجھنا کہ یہاں آگ ضرور ہے  
 سمرتی اور ترک انومان کے کارن ہیں۔ ہم انومان کا ذکر آگے چکر تفصیل کے ساتھ کر چکے۔  
 آہٹ کے چرن کو آگم کہتے ہیں۔ اور آگم کے ذریعہ جو گیان ہو۔ اسکو آگم پرمان کہتے ہیں۔  
 آہٹ سے مراد وہ شخص ہے جو ستر و گریہ۔ دیتراگ اور مہتو پدیشک ہو۔ اور جس کا کہنا۔ قابل اعتبار  
 ہو۔ اس طرح ہر دکش پرمان کی دھتیں۔ سمرتی۔ پرتیہ بھی اور ترک۔ انومان۔ اور آگم پرمان  
 کی گئی ہیں جسکو غور سے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ سمرتی۔ پرتیہ ہی۔ اور ترک۔ یہ تینوں۔  
 انومان کے مرحلے ہیں۔ لہذا مختصر تین شاخوں کے بموجب ہر دکش پرمان کی وہی  
 دھتیں سمجھنی چاہئیں۔ یعنی انومان۔ اور آگم۔ ان میں چٹیکش کو ملا کر۔ پرمان تین قسم کے  
 ہیں۔ پرتیکش۔ انومان۔ اور آگم۔ پرمان کی زیادہ سے زیادہ آٹھ اقسام مانی جاتی ہیں۔  
 پرتیکش۔ آلمان۔ شبد۔ آہمان۔ آیتہ۔ ارتھاجتی۔ سنبھو و آتھاؤ۔ ان میں سے پہلے تین کی  
 قرین کو پہلے ہر چکی ہے۔ آہمان۔ آیتہ۔ شبد کہتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ نیل گلے عام گلے  
 جیسی ہوتی ہے۔ اب ایک شخص جنگل میں گیا۔ اور اُس نے وہاں گلے جیسا ایک جانور  
 دیکھا۔ تو اسکو معلوم ہوا کہ یہ نیل گلے ہے۔ اس طرح کی تشبیہ کو آہمان کہتے ہیں۔  
 آیتہ رواہت یا راج کہتے ہیں۔ یعنی جو بات بزرگوں سے سنتے چلے آئے ہیں۔ اس کا  
 نام آیتہ پرمان ہے۔ ارتھاجتی مطلب محالے کہتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ ہر نام اس  
 دن کو نہیں کھاتا۔ لیکن خوب مٹا ہے۔ تو ایسا کہنے سے یہ مطلب نکالنا کہ اگر ہر نام اس  
 دن کو نہیں کھاتا تو رات کو کھاتا ہو گا۔ اس کا نام ارتھاجتی ہے۔ سنبھو (مکمل) سے مراد

بھی ہو سکتا ہے۔ جو ہر شے کو جان سکتا ہو۔

اس زمانہ میں ہجرت جدید ترین کوئی شخص ایسا نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔  
 جمہور سوامی دیکھو صراطِ ام کے بعد پھر کوئی شخص ایسا نہیں ہوا۔ چھ زمانہ میں ایسے بہت سے  
 رشی متی گذرے ہیں۔ جن کا بتایا ہوا ستاروں۔ سیاروں کا حال اور لاکھوں۔ قسم کی  
 اودیات کا علم آج تک رائج ہے۔ پرنیکش کے لئے کسی پران کی ضرورت نہیں ہے بلکہ  
 مشہور ہے کہ آتھ نلگن کو آرسی کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شے آتا کہ خود بخود  
 بذریعہ آدھ۔ آتمن پر یہ پاکیزگی کیلئے گناہوں کو آسان بنا دیتا ہے جو اس حسد و مین کے بلا شاک  
 و مشہدہ جانتا ہے۔ اس میں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ دلیل کرنے کی ضرورت  
 جب ہی ہوتی ہے۔ جب کوئی شے ظاہر طور پر معلوم نہ ہو سکے۔ تہذیب و تمدن ہر شے کے معلوم  
 کرنے کے پانچ ذریعہ ہیں۔ یا یوں کہیے کہ پوکش پرمان کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) سمرتی۔  
 (۲) پرتیہ ہی (۳) ترک (۴) انومان (۵) آگم \*

جمہور ہر پرنیکش کے ذریعہ سے جس چیز کو۔ اوگرہ۔ ایہا۔ آوانے۔ اور دھارنا۔ یا  
 انوسو کے سلسلے سے جانی متی۔ اس جانی ہوئی شے کو لفظ ”وہ“ سے یاد کرنے کا نام  
 سمرتی ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ وہ دیوت جس کو ہم نے پہلے دیکھا تھا سمرتی دھارنا کے بدون  
 نہیں ہوتی۔ دھارنا اور سمرتی کے جوڑ سے جو گیان ہوا ”سکو“ پرتیہ ہی“ کہتے ہیں۔  
 دھارنا کا اطلاق لفظ ”مید“ کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اور سمرتی کا لفظ ”وہ“ کے  
 ساتھ۔ ان دونوں کے جوڑ سے پیدا ہونے والا۔ یادوں میں مشابہت کا جملہ سنے والا  
 گیان ”پرتیہ ہی“ ہے۔ مثلاً یہ وہی دیوت ہے۔ گائے بیل کے مشابہ ہے۔ بھینس گائے  
 جیسی نہیں ہوتی۔ وغیرہ وغیرہ \*

مذکورہ بالا تئیسوں سے ”پرتیہ ہی“ کی تین بڑی قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک ”ایکوت پرتیہ  
 ہی گیان“ جس میں پہلے جانی ہوئی اور اب موجودہ دونوں ایک ہی شے ہوں۔ مثلاً

ان سک یا بولگ پر تکیس کہتے ہیں۔ یہ ہر ایک شخص کو نہیں ہوتا۔ بلکہ خاص خاص انھماں کو صفائی قلب۔ صدق عقیدت و کثرت ریاضت سے ہوتا ہے۔ جین فلاسفی اور منطق میں ایسے ہی پرتیکش کو۔ پرتیکش کہلے۔ ہر ہارک پرتیکش کو جین فلاسفی میں ہر وکش کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ آتما کو پر (دوسرے) لینے کو اس غم سے سہارے ہوتا ہے۔

ہر ہارک پرتیکش کے چابید ہیں۔ اوگرہ۔ ایہا۔ آداسے۔ اور وحانا۔ انکا نشا اور طلب متی گیان کے ذیل میں صفحہ ۱۸۰ کتاب ذرا پر بیان کیا جا چکا ہے۔ ہر تھک پرتیکش کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بکل دجروی، پرتیکش۔ دوسری سکل اکل، پرتیکش۔ اودہ اور من پر یہ گیان بکل پرتیکش یا جروی پرتیکش ہیں۔ کیونکہ ان سے اشیاء کا علم ایک خاص مدت تک ہوتا ہے۔ اور کیول گیان سکل پرتیکش ہے۔ کیونکہ یہ کل اشیاء کا علم ہر سہ زمانہ کے متعلق جانتا ہے۔ جین مذہب کے موجب جب کسی جو سے کرم کی آلودگی عکس ہو جاتی ہے۔ تو اسکو کیول گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ شخص ایسی حالت میں ہر ایک کی ہر ایک حالت سابقہ۔ آئندہ اور موجود کو من و عن ایسی جانتا ہے جیسے ایک معمولی۔ شخص اپنے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ سکتا ہے۔ عام لوگ ایسے شخص کے ہونے میں شبہ کرتے ہیں۔ مگر جین شاستروں میں اس کے ثبوت میں انومان ہونے کی دلیل دی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شے لطیف ہوتی ہے جیسے پرمانو۔ جو شے گذشتہ زمانہ میں گذری ہے جیسے رام و راون۔ جو شے بہت دور ہے جیسے ملک امریکہ۔ اگرچہ ہر ایک شخص کو پرتیکش نہیں ہے۔ مگر ان کو کسی نے ضرور دیکھا ہے۔ اس لئے اس کا ماننا مناسب ہے۔ جب ان اشیاء کو اپنے انومان سے مان لیا۔ اور انومان اس کی موت ہے جس کا کسی بھی شخص کو پرتیکش ہو۔ اس لئے جب پرمانوؤں کا ہونا اپنے مان لیا۔ تو ایسے ہی اس شخص کا ہونا بھی تسلیم کر لینا چاہیے جو انکو دیکھ سکتا ہے۔ نیز دنیا میں کسی کا گیان کم کسی کا زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ اس سے بھی یہ انومان کیا جاسکتا ہے کہ کوئی شخص ایسا

بتلائے میں ہے۔ کیونکہ یہ گن آکاش میں بھی پایا جاتا ہے۔ اشبو (نامکُن) اسکو کہتے ہیں جو چٹکیش و خیرہ پرمان کے ہر بلاں نہر۔ جیسے گریں کے گڑھے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔  
ایشور نراکلموب ویاکب ہوتا ہمارا سرشتی مکر تاپے۔

سمیک گیان کو پرمان کہتے ہیں۔ سمیک سے مراد اصلی سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پرمان بھی وہی ہوتا ہے۔ جس سے شے کا علم من و ہن ہو جائے۔ اور جس میں تین نفس سنشے و پرے پاو ہرم اور آندہ و سائے یا ہمو و ہر۔ سنشے سے کہتے ہیں جہاں دنیا باہہ باتوں میں سے کسی ایک پر یقین نہ کیا جاسکے۔ جیسے دوسرے وقت کے ٹنڈ کو دیکھ کر یہ کہیں کہ آیا یہ ٹنڈ ہے یا کوئی آدمی ہے۔ ایسے موقع پر ٹنڈ اور آدمی دونوں کے ہونے میں مشہو ہے۔ اسکو سنشے کہتے ہیں۔ ایسے ہی ایغور کو دیاو اور نیائے کاری بتلائے میں۔

دپر ج۔ (دستار) کسی شے کے باطل بر خلاف سمجھ کر کہتے ہیں۔ جیسے سیپ کو ٹپلی سے چاندی سمجھنا۔ پاک ذات پر اتھا کر کرم پھل دینے والا بتلانا۔ اہنسا ملی پگ اور قربانی میں دہرم پانا۔

اندہ و سائے اسکو کہتے ہیں۔ جب کچھ بھی پتہ نہ ہو سکے کہ کیا ہے۔ مثلاً رستہ چلنے آدمی کے پاؤں میں کچھ لگے۔ اور وہ کہے کہ یہ کیا ہے۔ جس گیان میں سنشے۔ دپر ج۔ اور اندہ و سائے نہ جوں وہی اصلی گیان سمجھا جاتا ہے۔ اسکو ہی سمیک گیان کہتے ہیں۔  
اور یہی پرمان ہو سکتا ہے۔ شکیہ علم پرمان نہیں ہو سکتا۔

پرمان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک پر تیکش یا ثبوت بدیہی۔ دوسرے پر تیکش یا ثبوت غیر بدیہی و قیاسی۔ پھر پر تیکش کی دو قسم ہیں۔ ایک بیو مارک۔ دوسرے پر مارک بیو مارک پر تیکش وہ ہے جو حواس خمسہ اور من کے ذریعے ہوتا ہے۔ پر مارک پر تیکش وہ ہے جو آتما کو بدہن حواس خمسہ کی مدد کے خود بخود ہوتا ہے۔ ایسے پر تیکش کو ہند و خلا سنی میں

گلابی رنگ کا ہوتا ہے تو یہ اس کا لکشن ہے۔ اور پھر جب لکشن کے ذریعے ایک خاص  
 پھول کو پہن کر دیکھیں کہ آیا یہ لکشن اس میں ہے یا نہیں تو اس کو پہچان سکتے ہیں۔ جب  
 یہ کیش کے ذریعے یقین ہو جائے کہ یہ گلاب کا ہی پھول ہے تو اسکو سمیک گیان کہتے ہیں۔  
 اس قسمی علم منطق کا جاننا جو سمیک گیان ہونے کا ذریعہ ہے نہایت ضروری ہے۔  
 لکشن ایسا ہونا چاہیے جس کے ذریعہ ہم ایک خاص مطلوبہ شے کو جسکو چاہتے  
 ہیں کہتے ہیں۔ مثلاً کیش کے ذریعہ میں سے پہچان لیں۔ لکشن دو طرح کا  
 ہوتا ہے۔ ایک آتم بھوت۔ دوسرا ناتم بھوت۔ جو لکشن شے سے علو نہ ہو۔ جس کو  
 آتم بھوت کہتے ہیں۔ جیسے آگ کا لکشن گرمی جو کہ لکشن گیا تا دور مشاد دانتے والا۔  
 دیکھنے والا جو لکشن شے سے علو نہ ہو کے اُسکو آتم بھوت کہتے ہیں۔ جیسے اموگ دام  
 کا لکشن ٹوٹی ہوئی بوتل سے والا۔ آتم کا لکشن ایسا ہونا چاہیے کہ وہ لکشن پر تین۔ لکشن۔ دو لکشن والا۔

اصلی لکشن وہ ہوتا ہے جس میں تین نفس۔ بیانیاتی۔ اتنی بیانیاتی۔ اور استنبوری  
 پائے جادیں۔ جس لکشن میں ان میں سے کوئی نفس پایا جائے۔ وہ لکشن نہیں ہے۔ بلکہ  
 لکشن بیانیاتی ہے۔ لکشن بیانیاتی سے مراد ایسا لکشن ہے جو اصل لکشن تو نہ ہو۔ مگر غلطی  
 سے لکشن جیسا معلوم پڑے۔ بیانیاتی سمجھ سکتے ہیں جو شے کے صرف ایک حصہ میں پایا جائے  
 مثلاً یہ کہنا کہ جیسا کہ وہ ہے جن کے سر پر سینگ ہوں۔ مگر بہت سے حیوان برحق سینگ  
 کے بھی ہوتے ہیں۔ جیسے ہاتھی گھوڑا۔ نیز یہ کہنا کہ ایشور مرشدی کرتا۔ نیانے کاری ہے۔ مگر  
 پر نے کاری میں جیکر رہتا ہے۔ اس لئے ان لکشنوں میں بیانیاتی ہوش ہے۔ اور وہ مشاخذ  
 کا کامل ذریعہ نہیں ہے۔ اتنی بیانیاتی وہ ہوش ہے جو شے مطلوبہ میں بھی ہوا اور بہت سی  
 اور چیزوں میں بھی ہو۔ جیسے کوئی شخص چرواہا ہے۔ سے سوال کرے کہ کوئی چاند کی گائے کو لانی  
 ہے۔ وہ اس کا جواب دے جس کا رنگ گورا ہے۔ گھگھے میں گورے رنگ کی بہت سی گائیں  
 ہیں اس لئے گوری صفت کہنے میں بیانیاتی ہوش ہے۔ ایسا ہی ایشور کو سرب دیا پک

## کیول گیان کی تعریف

(۵) کیول گیان۔ ہمہ دانی کو کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے اعلیٰ مستقبل و حال کا دھندلکا مٹا دیا جاتا ہے۔

ارٹھی۔ وسادی کا۔ روح مادہ وغیرہ درمیوں کی حرکات اور کیفیت کا حال یک نکت معلوم ہوتا ہے۔ اس گیان کی کوئی قسم نہیں ہے۔

حس۔ شہرت۔ آوہ۔ سن پر۔ و کیول گیان۔ جو لوہ پر بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں گوشت۔ گو شہرت۔ گو آوہ۔ طا کر گیان کی آٹھ قسمیں کہلاتی ہیں۔ متبادر مشتی دکا ذوب الاعتقاد کو جہتی گیان ہوتا ہے۔ و گو مشتی کہلاتا ہے۔ اور اسکو جہتی گیان ہوتا ہے وہ گو مشتی کہلاتا ہے اور نا۔ کیوں کو جہاد وہ گیان ہوتا ہے۔ و گو و مشتی کہلاتا ہے۔ غلط گو کے سے کھڑے کے ہیں۔ لہذا گو مشتی سے مراد کھڑا مشتی گیان۔ گو مشتی سے۔ کھڑا مشتی گیان۔ اور گو و مشتی سے مراد کھڑا و مشتی گیان ہے +

درہوں۔ یعنی دنیاوی اشتہار کا گیان "پرمان" اور "نئے" کے ذریعہ اور ان کا ہیرو یا برتاؤ پنجپ کے ذریعے ہوتا ہے۔ پرمان وہ ذریعہ ہے جس سے کوئی شے باقی جاوے۔ جاننے والے کو پرمانا اور اس شے کو پرے کہتے ہیں۔

"نئے" کسی شے کو اس کے ایک خاص سہاؤ کے لحاظ سے ہنٹا کر کہتے ہیں پنجپ، قرار دینے کا نام ہے۔

## منطق

پران اور نئے کی جس طرح میں تشریح کی جاوے اس کو نیا نئے یا منطق کہتے ہیں۔

منطق میں پرمان اور نئے کا، گرد و پیش۔ لکشن۔ اور پیکشا کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

گرد و پیش کسی شے کے نام سے کہتے ہیں۔ جیسے اگر ہم کو گلاب کا حال معلوم کرنا ہے تو جب

ہم گلاب کا نام لیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ وہ ایک پھول ہوتا ہے تو یہ اس کا گرد و پیش

چند ہے۔ اور جب ہم یہ بیان کریں کہ اس میں سے خوشبو آتی ہے۔ اور وہ

معلوم ہوتا ہے اسدودو قسم کا ہے۔

(۱) جو پرتیہ **मवप्रत्य** جو دیونا کی بنے بہشتیوں و دوزخیوں کے  
پیدائش سے ہی ہوتا ہے۔

(۱) چھوٹے سم نعت۔ جو کرموں کے ناش اور کمزور ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے  
اسکی چھ اقسام ہیں۔ (۱) انوکھی۔ جو دوسرے قالب میں بھی ساتھ جاتی ہے (۲)  
افردہ لکھی۔ جو دوسرے قالب میں ساتھ نہیں جاتی۔ (۳) بردھان۔ جو جس مقدار سے  
پیدا ہوتا ہے اُس سے جو جو سمیک درشن وغیرہ اوصاف کے زیادتی کے باعث چلا جاتا  
ہے (۴) ہے مان۔ جو بوجہ ان اوصاف کی کمی کے گھٹتا چلا جاتا ہے (۵) اوستھت  
وہ ہے جو مقدار سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی مقدار میں کیوں گیان ہونے تک قائم رہتا رہی  
(۶) ان اوستھت جو سمیک درشن۔ گیان وغیرہ کی کمی و بیشی کے ساتھ کم و بیش ہوتا  
رہتا ہے۔

**من پر یہ گیان کی**  
**تعریف اور اقسام**

(۱) جو متی۔ جس کے ذریعے دوسرے کے ارادہ کی اور دل و جسم و زبان سے کی چوٹی  
سیدھی بات جانی جاتی ہے۔ اس گیان سے اگلے و پچھلے و جنم کی اور زیادہ سے زیادہ  
آئندہ جنم کی اور فاصلہ کے لحاظ سے کم سے کم چار کوس کی اور زیادہ سے آٹھ یو جن پینے  
۳۲ کوس کی بات جانی جاتی ہے۔ یہ گیان حاصل ہو کر پھوٹ بھی جاتا ہے۔

(۲) ٹہل متی۔ اس کے ذریعے دوسرے کے ارادے میں جو بات ہو۔ ایک دوسرے  
کے دل و زبان اور جسم سے کی ہوئی نیو سی بات بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ اس سے کم سے  
کم اگلے و پچھلے سات جنم کے اور فاصلہ کے لحاظ سے چار یو جن پینے ۳۲ کوس کی بات معلوم  
ہوتی ہے۔ زیادہ کی کچھ حد نہیں۔ یہ گیان حاصل ہو کر پھر نہیں چھوٹتا۔



جسکی حالت کبھی تبدیل نہ ہو (۵) الپ **پ** متحرکی چیزیں (۶) الب بدہ متحرکی قسم کی چیزیں (۷) پچھت = ظاہر شے (۸) لنی صرت۔ وہ چیز جس کا کس حصہ باہر نکلا ہو یا ظہر آدے (۹) اکت کسی کی بتلائی ہوئی چیز (۱۰) آدہ۔ جلد جلد حالت بد۔ لئے والی چیز۔ لہذا ارتھ کے

$$\left\{ \begin{array}{l} (۱) \text{ آنکھ } (۲) \text{ کان } (۳) \text{ ناک } (۴) \text{ زبان } (۵) \text{ جسم } (۶) \text{ دل } = ۶ \\ (۷) \text{ اوگڑ } (۸) \text{ ایہا } (۹) \text{ آدے } (۱۰) \text{ دھارنا } = ۴ \\ (۱۱) \text{ ہونہ } (۱۲) \text{ ہونہ } (۱۳) \text{ ہونہ } (۱۴) \text{ ہونہ } = ۱۲ \end{array} \right.$$

اور انہی کے جس کا صرف اوگڑ ہی ہوتا ہے۔ ایہا۔ آدے  
دھارنا نہیں ہوتا۔ اور جس کا علم آنکھ و دل کے سولے باقی

چار حواسوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔  $۴ + ۱۲ = ۱۶$  عید

اس طرح مت گیان کے کل = ۳۳۶ عید یا اقسام ہیں

### شرت گیان کی تعریف

وہ شرت گیان وہ علم ہے جو حواس خمسہ و دل کے ذریعے معلوم ہونے ہوئے علم میں کوت تیز و اور تخیل کے شامل کرنے سے ہوتا ہے متی اور شرتی گیان میں یہ فرق ہے کہ متی گیان حواس کے ذریعہ جاسے ہوئے گیان کو کہتے ہیں۔ جیسے ایک راگ کی آواز کان میں پڑنا۔ اور شرتی گیان متی گیان سے جانی ہوئی چیز کو کوت تیز و اور تخیل کے ذریعے دلیل کر کے اسکی تفصیل کرنے کو کہتے ہیں جیسے کان سے راگ کی سنائی ہوئی آواز سے یہ پہچاننا کہ یہ مالکوس راگ ہے۔ یا ہندوئل۔ متی گیان کو ہندو میں مشاہدہ اور شرتی گیان کو تجربہ کہتے ہیں۔ متی اور شرتی گیان ہر ایک چہرہ کو ہوتا ہے۔ مگر کسی کو کم اور کم زیادہ +

اور وہ گیان کی تعریف و اقسام (۳) اور وہ گیان وہ علم ہے جسکی وجہ

سے اپنے یاد دیگر جانداروں کے چند جم سابقہ اور دیگر امور متعلقہ کا حال ایک خاص درجہ

## مت گیان کے ۳۳۶ بھید یا اقسام

مونیاس جتنی اشیاء ہیں۔ وہ سب حواس خمسہ  
 ڈانگھ۔ کان۔ ناک۔ زبان۔ جسم۔ اور دل۔ ان چھ کے  
 ذریعے سے جانی جاتی ہیں۔ لیکن کسی شے کے جانتے کے لئے یہ ضرور ہے کہ وہ حواس خمسہ  
 میں سے کسی ایک جس سے ملے۔ اور دل اسکی طرف متوجہ ہو۔ جس شے کو اس طرح جانکر  
 اس کی موجودگی یا یقین ہو جائے اسکو ارتقہ کہتے ہیں۔ اور جسکی موجودگی میں شک ہے  
 اس کو پنچن **अज्ञ** کہتے ہیں۔ مثلاً کان میں بنگ سی پڑی اور لپکا یک محل  
 گئی یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ بنگ کہ جس سے آئی تھی۔ ناک میں کچھ خوشبو سی آئی اور جھٹ بند  
 ہو گئی۔ یہ نہ معلوم ہوا کہ کہاں سے آئی تھی۔ بلکہ یہ بھی شک رہا کہ آئی بھی تھی یا نہیں۔ ایسی  
 مشتبہ شے یجن کہلاتی ہے۔ یجن لطیف شے ہوتی ہے جو آنکھ سے دکھلائی نہ دے  
 باقی چار حواسوں کے ذریعہ سے محسوس ہو یجن شے کے ساتھ دل کا بھی تعلق ہوتا ہے  
 کسی شے کو کسی جس کے ساتھ شے کے بعد و درشن کہلاتا ہے اس کا جاننا پار مٹم کا  
 ہند (۱) اور **अवगच्छ** درشن کے بعد ذرا تفصیل سے جاننا۔ مثلاً یہ کہ یہ شے سفید ہے۔  
 (۲) **इहा** ایسا اس شے کو شبہ کے ساتھ یہ خیال کرنا کہ آیا یہ کوئی جھنڈی ہے۔  
 یا جگن کی قطار (۳) آواز **प्रवाय** اس شبہ کو بھی دور کر کے یہ یقین ہو جانا  
 کہ یہ جھنڈی ہی ہے (۴) دانا۔ اس یقین کی ہوئی چیز کو ہمیشہ یاد رکھنا اور پھر نہ بھولنا۔  
 منطقی میں ان چاروں قسموں کو دلیل استقراری کے چار مرحلے کہتے ہیں۔ اور ان کا نام  
 مشاہدہ۔ تیاس۔ طیل استراجمی۔ اور نقدیق ہے۔ جن اشیاء کو جاننا جاتا ہے۔ انکی ۱۲  
 حالتیں ہیں (۱) **बहु** بہت سی قسم کی بہت سی چیزیں (۲) **विध्य** وہ  
 بہت سی قسم کی مختلف چیزیں۔ (۳) **विषय** وہی جوئی چیزیں۔ (۴)  
 انی سرت **अविस्त** وہ چیزیں کا تصور واحد۔ باہر نکلا ہوا نظر آوے (۵) **लोक**  
**प्रती** وہ ان کی دوسرے کے تھلائی ہوئی چیز (۶) **बहु** ایسی چیز

۱۳۹۱ء ترنچ گیتا نو پرمی (۱۴۱) ترنچ آریو (۱۴۲) اورت - ہے اعتقاد والا جم آئندہ میں  
 ترک اور ترنچ گیتی لینے دونوں اور حیوانات مطلق کے قالب میں تو جاتا ہی نہیں ہے  
 انسانی قالب میں بھی اسی فائدہ میں نہیں پیدا ہوتا۔ غفلت نہیں ہوتا۔ کم نہیں  
 ہوتا۔ بلکہ عظمت والا۔ علم والا۔ خوب صورت۔ طاقتور مشہور و معروف۔ نیک صفت  
 نیک خلعت۔ فارغ البال (دکھی، فلاح۔ راجہ ہاراج۔ شاہنشاہ۔ زاہد۔ پارسا۔ تیر خنجر  
 وغیرہ ہوتا ہے۔ دیوتا ہونے کی حالت میں اندھ ہونے کے سکھ بھوگتا ہے۔ اور  
 آخر کار نجات حاصل کرتا ہے +

**سمیک گیان یا سچا علم** سچا گیان دھرم ہشیار کی کیفیت و ماہیت بلا افزا  
 و تفریق و اختلاف جیسی ہے ویسی بڑا شک۔ و شبہ جاننے کا کام ہے۔  
 گیان کی وہ قسمیں ہیں۔ (۱) بہت گیان (۲) شرت گیان (۳) اودہ گیان (۴) ہن  
 پرہ گیان (۵) کیرول گیان۔ +

**مست گیان کی تعریف** (۱) بہت گیان وہ علم ہے جو اس غمہ اور دل کے  
 ذریعہ سے ہوتا ہے۔ سمرتی۔ سنگیا۔ چٹا۔ ایسی بنود یا انومان بھی مست گیان میں داخل  
 ہیں۔ گو غمہ و غمہ نام ہونے سے غمہ و غمہ معلوم ہوتے ہیں۔ جانی ہوئی چیز کے یاد رکھنے  
 کو سمرتی و حافظہ یا یادداشت کہتے ہیں۔ پہلے دیکھی ہوئی چیز کو پھر دیکھ کر پہچاننا کہ یہ وہی  
 ہے سنگیا یا پہچانی بھی گیان و شناخت کہلاتا ہے۔ مقررہ حلقہ کو دیکھ کر کسی بات کا  
 جاننا و یا پہچاننا کہ دلیل یا پتلا ہے مثلاً برسات کے موسم میں سورہ پورے ہوئے دیکھ کر  
 بارش کے موسم میں چیزوں کو نہ لیکر دیوار پر چڑھتے ہوئے دیکھ کر یہ نتیجہ نکالنا کہ بارش  
 ہوئی۔ نشان کو دیکھ کر اصل چیز کو معلوم کرنا۔ انومان یا بھی بنودہ (دلیس ہستواجی) کے نام  
 سے موسوم ہے۔ مثلاً زمین پر ہستی کے پاؤں کے نشان دیکھ کر یہ معلوم کرنا کہ یہاں سے  
 باقی گزرا ہے۔ موسمی کو دیکھ کر یہ معلوم کرنا کہ یہاں آگ ہے۔ وغیرہ وغیرہ +

ہوسنے پر جب چونکا یہی طاقت ماحول چھوٹے۔ کہ دو گھنٹیا کروں کی سختی میں ایسا  
 فوقی کرتے جیسے کہ دھت کی سختی اور ہسکی ہیل کی سختی میں ہے۔ جو بدخت پر ہوتی ہے  
 اور گھنٹیا کروں کی تیزی کو ایسا گھنٹے کہ اس میں نہ ہر پہل اور نیم کی کرو اور ہسٹ  
 میں بد رفت ہے ایسا فرق رہ جاوے تو ایسی طاقت کے حاصل ہونے کو پریوگ  
 بسببی کہتے ہیں (۵) کرن لبدھی۔ جذبات کی کمزوری سے روحانی خباہت کا  
 پیدا کرنا۔

سبب درشن: سچا عقلاور گیان (علم) اور چار تر دھم (ہر دوسے افضل ہے۔  
 درشن چار ہے اور گیان و چار تر شلخ اور پھول پتے ہیں جیسے بدون جڑ کے شلخ اور  
 پھول خیمہ ناجوہر نامکن ہے۔ ایسے ہی بدون اعتقاد کی درستی کے علم و عمل کی درستی  
 نامکن ہے۔ سچے اعتقاد کے ہوئے بدون شاستروں کا جانتا۔ جیسی جیسی ریاضتیں  
 کرنا سب فسون ہے جسکے سچا اعتقاد ہو تا ہے۔ اس کے منہ جڑ ذیل اسم کر مر پکرتیوں کا  
 بندہ نہیں ہوتا (۱) تنہیات (۲) ہرنگ شستھان (۳) پننگ بند (۴) سچا لنگ شگھن  
 (۵) ایک بندھی (۶) شتھار (۷) آتاپ (۸) سوکھتر (۹) اپریا پت (۱۰) مے اندری  
 (۱۱) چرا ندھی (۱۲) چتر اندھی (۱۳) سادو ارن (۱۴) رنگ گت (۱۵) رنگ گیتانو پودی  
 (۱۶) رنگ آوی۔ دیہ سو پر کرتیاں تنہیات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ باقی ۲۵ پر کرتیاں۔  
 اثنافونڈھی کی وجہ سے ہوتی ہیں (۱۷) اثنافونڈھی کرو دھ (۱۸) اثنافونڈھی مان  
 (۱۹) اثنافونڈھی پایا (۲۰) اثنافونڈھی لوبھ (۲۱) ستیاں گرو ہی (۲۲) ہندانتہ را۔  
 (۲۳) چچلا پر چلا (۲۴) مد بجاگ (۲۵) دوسو (۲۶) انوسے (۲۷) نیر کرو دھ پری شتھان  
 شستھان (۲۸) گوبک شستھان (۲۹) کوبک شستھان (۳۰) باداج شستھان  
 (۳۱) پکرتا لوج شگھن (۳۲) لوج شگھن (۳۳) ارو دھ لوج شگھن (۳۴) کیلک  
 شستھان (۳۵) اپست ہار گت (۳۶) اٹھری پن (۳۷) پنج گوتہ (۳۸) تیج گت

طرح کی بیماری ہے۔ بیماری کے دور ہونے کے تین درجہ ہوتے ہیں۔ ایک بیماری کا ظاہر طور پر ہٹ جانا اگر اس کے ٹم کا ناش نہ ہوتا۔ اور اس کے پھر آجانے کا اندیشہ رہتا ہے آپ سم کہتے ہیں۔ دوسرے اس کے سبب کا کچھ دھبہ ہو جاتا اور کچھ باقی رہتا ہے اس کو چھ آپسم کہتے ہیں۔ اور بالکل دور ہو جانے کو "چھ" کہتے ہیں۔

سنگسی جو انا دسے آٹھ کرموں سے بندھا ہوا ہے جس کے نام یہ ہیں (۱) گینا (۲) (۳) درشننا (۴) انترئے (۵) موہنی (۶) ایو (۷) ہیدی (۸) گوترو (۹) نام۔

انہی اقسام اور تشریح و توضیح پہلے بیان کر چکی ہے۔ ان میں سے موہنی کرم کی ایک نوع جو درشننا کہلاتی ہے اس کی تین پرکرتیاں (۱) متھیات (۲) سمیکت متھیات (۳) سمیکت پرکرت متھیات۔ اور موہنی کرم کی دوسری نوع جو ریموہنی ہے اس کی چار پرکرتیاں (۱) انتا نو بندھی کروہ (۲) انتا نو بندھی مان (۳) انتا نو بندھی مایا (۴) انتا نو بندھی لوبھ۔ یہ سات پرکرتیاں سمیکت ہونے میں ملتی جلتی ہیں۔ ان کے آپسم ذکر رہی اس سے آپسم سمیکت اور چھ آپسم (درشننا حالت) سے چھ آپسم سمیکت ہوتی ہے۔ اس میں آپسم سمیکت کا دوسرا نام ہیدک سمیکت بھی ہے۔ پہلے جو کہ آپسم سمیکت کہلاتی ہے۔ پھر چھ آپسم۔ اور پھر چھ ایک پٹ

سمیکت کے حاصل ہونے کے پانچ موقع ہیں جو پانچ لبدھی کہلاتے ہیں ان

میں آپسم لبدھی لینے ایسا موقع کہ جس پر مندرجہ بالا آٹھ کرموں کی تمام اچرست پرکرتیوں کی طاقت لمحہ بہ لمحہ روبرو غفلت ہوتی ہے (۱) بشد لبدھی۔ جسے آپسم لبدھی بھی کہتے ہیں۔ (۲) سانا بیدی وغیرہ مشہور پرکرتیوں کا بندہ ہو جاتا ہے۔ ان سب پرکرتیوں کے بندہ کے سبب اس کے خیالات پاک ہوتے ہیں۔ اس کا نام بشد لبدھی ہے۔

(۳) درشننا لبدھی۔ چھ درجہ۔ نو پدارتھ کے آپدیش کرنے والے آچاریہ (عالم) کا غنا اس کے آپدیش کار بننا (۴) پرکرت لبدھی۔ متذکرہ بالا تینوں لبدھیوں کے حاصل

کے دس انگوں سے۔ دھرم آتما پرشوں سے محبت رکھتا ہے۔ ان کا وقت کیل تماشوں میں نہیں گزرتا۔ بلکہ وہ کتب مقدسہ کے مطالعہ میں صرف ہوتا ہے۔

(۲) نہید۔ ترک خواہشات نفسانی۔ سمیک درشتی نادان ہرن کی طرح دنیاوی اشتہار کو جسے اب کی مانند ہیں۔ پانی نہیں سمجھتا۔ اور مست ہامتی کی طرح خواہشات کا غلام ہو کر فار میں نہیں گرتا +

(۳) آتم نندا (خود جوئی) سمیک درشتی (صادق الاعتقاد) اپنے گناہ بد اخلاقی و ترک نیک اخلاقی پر اپنے آپ کو برا جانتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ اس قالب انسانی کا ایک لمحہ بھی جو بدون دھرم کے گزرتا ہے۔ بڑبڑ ہے +

(۴) اگر ہا۔ اپنے عیوب اپنے گرو یا بزرگ کے پاس بیان کرنا۔ ایسا کرنے سے آئندہ عیوب کرنے سے بچتا ہے۔

(۵) آپ سم۔ مضہ۔ منجور بدکاری۔ طبع۔ الفت۔ نفرت۔ شہوت۔ دشمنی۔ راستی۔ این جذبات کا کلیہ ترک کرنا ناممکن کے برابر ہے۔ مگر سمیک درشتی میں یہ باتیں بہت ہی کم درج میں پائی جاتی ہیں +

(۶) بھگتی آسنکنا پنچ پریشی۔ کلام مقدس۔ جن بہاتما۔ دس لکشن دھرم۔ دھرم آتما پرش۔ تارک النیا انسان کی تعریف و توصیف۔ تقسیم و تکریم میں محویت اور دھرم میں بچی شردھا +

(۷) واسل۔ نیکدل۔ دھرم آتما پرشوں سے خصوصاً اور عام لوگوں سے عموماً محبت سے بڑا کرنا۔

(۸) اونیپا۔ چھوٹوں قسموں کے جانداروں پر دھرم +

سمیک (صادق الاعتقاد) تین طرح کی ہوتی ہے (۱) آپ سمیک (۲) چھوپ سمیک (۳) چھاپک سمیک۔ بھیات کے دھرم کا نام سمیک ہے۔ بھیات ایک

کوشا سترود ہے جس میں عشقیہ معنائیں ہوں۔ یا شکار کتھا۔ یا کتھا۔ استری کتھا ہو  
 یا ستر۔ منجر۔ منتشر۔ بستی کرن۔ اچاٹن۔ بے زبان جانوروں کی قربانی۔ گیگ۔ ہوم۔ دفعیہ  
 ذکر ہو۔ یا جو گدیو کی پرستش۔ کودھرم کی اشاعت کراٹے والا ہو۔ سچے اعتقاد والا ایسے  
 شاستروں کو نہ تصنیف و تالیف کرتا ہے۔ اور نہ لکھتا پڑھتا و پڑھاتا ہے۔ اُسکو طبع نہیں  
 ہوتی کہ میرے باپ دادا نے ایسے شاستروں کے ذریعہ ہزاروں روپے کمائے ہیں۔  
 یہ خواہش نہیں ہوتی کہ انکی تصنیف سے دنیا میں میری تعریف ہوگی۔ میں بڑا مصنف  
 اور شاعر سمجھا جاؤں گا۔ اُس کا یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس کتاب کے پڑھنے سے بڑا لطف  
 آتا ہے۔ یہ داستان بڑی اچھی ہے۔ یہ ناول بڑا دلچسپ ہے۔ غرضیکہ سمیک درشتی  
 چتہ اٹائے تو میں سے کسی کو بھی اپنے دل اور اپنی مرضی سے سخت خواہش اور محبت  
 سے شکار نہیں کرتا۔ اگر کوئی جبراً شکار کر اویسے تو اُس سے اُس کے اعتقاد میں فرق نہیں  
 آتا۔ یا ستر۔ یا شکار۔ یا تارک الدنیا تو راجہ کو۔ دیوتا کو۔ مانا کو۔ پنا کو۔ کسی کو بھی شکار نہیں کرتا۔  
 ابرنی سمیک درشتی۔ اپنے اُمی سے گدیو۔ گوگرد۔ کوشا ستر کو شکار نہیں کرتا۔ حکام  
 والدین۔ یا بدست۔ آشناؤں کی تعظیم و تحکیم حسب مراتب کرتا ہے۔ جو لوگ بنے یا  
 جو مار بنے۔ یا روم و راجہ تعظیم و تحکیم کھلاتی ہے۔ سمیک درشن۔ گوگرد۔ گوگرد۔ کوشا ستر کو  
 شکار نہ کرنے سے ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ حیوانات بھی ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ روح مادہ  
 وغیرہ جو ہر دوں کی کیفیت و اہمیت جاننے سے ہوتا ہے۔  
 سمیک درشتی یا سچے متقد میں مندرجہ ذیل آٹھ باتیں اور بائی جانی ہیں۔  
 سمیک درشتی کے باجمہ گن یا غاہری اوصاف کہا کرتے ہیں۔

۱۔ اسم گیگ۔ دھرم میں توجہ۔ جو شخص تمہارا درشتی یا کاذب الاعتقاد ہوتا ہے اُسکی  
 توجہ دھرم میں نہیں ہوتی۔ وہ اپنے جسم کے بناؤ سنگار میں۔ پرورش میں۔ زن و فرزند  
 اور دولت کی محبت میں۔ یہ کاروں کی محبت میں لگا رہتا ہے۔ مگر سمیک درشتی دھرم

آٹائے تن کہتے ہیں۔ جو اس طرح ہیں:-

(۱) گودیو۔ کھوٹے دیو (۲) گرو۔ کھوٹے گرو۔ (۳) گوشا ستر۔ کھوٹے شاستر (۴) کو دیو کو ماننے والے (۵) گرو کو کو ماننے والے (۶) گوشا ستر کو ماننے والے۔ سچا شر دھان ان چپوں کی جو چہ "اٹائے تن" کہلاتے ہیں۔ سنگت (صحبت) نہیں کرتا +

کو دیو وہ ہے جس میں کام دشووت (کروہ) غضب (جیسے خوف) (آچھا دھڑلش) چھٹھا (بھوک) (ترشاد پیاس) (راگ) (الفت) (دویش) (نفرت) (موہ) (محبت) (تندما دینند) ہریش (خوشی) (بلاو) (غم) (جسم ترن) وغیرہ دوش پائے جاویں۔ اور جو باوروں کی قربانی سے خوش ہو +

صاوق الاعتقاد یہ خیال نہیں کرتا کہ فلاں دیوتا کی راجہ وغیرہ ہزاروں انسان پرستش کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ پرستش کرتے رہے ہیں۔ اگر میں اسکی پرستش نہ کروں گا۔ راجہ خفا ہو جائیگا۔ حاکم ناراض ہو جائیگا۔ ماں باپ اور دنیا کے لوگ برا مانیں گے۔ دیوتا میرے زن و فرزند کو مار ڈالے گا۔ یا بیمار کر دیگا۔ یا میرے دھن دولت کا ناش کروے گا۔ فلاں دیوتا نے اندھوں کو آنکھیں دی ہیں مفلوسوں کو دولت دی ہو فلاں دیوتا کی پرستش سے اولاد برباد ہو جائیگی۔ یا وہ ہو جائے گا۔ دھن بڑھ جائے گا وغیرہ وغیرہ +

گرو۔ وہ ہے جس کے دل میں کپٹ ہو کسی سے محبت۔ کسی سے دشمنی ہو وہ پیہ و پیہ۔ کپڑا مکان وغیرہ اسباب دنیا سے محبت رکھے۔ اپنی بڑائی دوسروں سے کرا یا چاہے۔ میں میں ایسے ایسے عیوب پائے جاویں۔ سچے اعتقاد والا اسکو بدین خوف کہہ رہا گا گرو ہے۔ حاکم کے دین کا پیشوا ہے۔ ہزاروں آدمی اسکو اپنا رہبر سمجھتے ہیں۔ اس کے پاس نارن۔ اٹھان وغیرہ بہت سی دیوتا آتی ہیں۔ بدین خواہش کہ یہ مجھ کو کیا آگرمی۔ منطق۔ جانش۔ طب وغیرہ سکھلا دیگا۔ وغیرہ و مشکا نہیں



دنیا اور دین کے واسطے - لکشی کی پوجا - بیلاری ڈور ہونے کے واسطے - تاناساتی کی پوجا  
اولاد وغیرہ ملنے کے واسطے - چنڈی - بھوانی وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں مگر ماوجودان کی  
پوجا کرنے کے انکی اولاد و دین وغیرہ کا ناش ہوتا ہوا نظر آتا ہے - اس لئے دنیاوی  
اغراض کو لئے ہونے دینے کی پوجا کرنا مناسب نہیں تو - دین - دولت - نون و فرزند - آرام  
و تکلیف - سابقہ نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں - اس میں کسی دین و تاناکا کچھ اختیار نہیں ہے  
اعتقاد کی درستی اور نجات حاصل کرنے کے واسطے صرف پرما کی پوجا کرنا مناسب ہے  
(۳۶) کرو موڑنا - دنیا داری کے کاموں میں جن میں بگڑو - آرنجہ اور ہنسا ہوتی ہے -

لگے ہوئے آدمیوں کو گردانگراؤ کی تعلیم و تکریم کرنا - بہت سے آدمی اپنے آپ کو فقیر و وریش  
کے لقب سے لقب کرتے ہیں - مگر باقی - گھوڑے - کوکر چاکر - سب کچھ سامان دنیا داروں  
کی طرح کہتے ہیں - فاقہ - قحط - یاد آہمی و ریاضت وغیرہ اوصاف میں سے جتنی میں  
ہونے ضروری ہیں - ان میں ایک بات بھی نہیں ہوتی - ایسے شخص جو خود دنیا کے دھندوں  
میں پھنسنے ہوئے دنیاوی اشیاء سے محبت رکھتے ہیں - خود گمراہ ہیں ہم کو راہ نجات میں بدرقہ کا  
کام نہیں دے سکتے - ایسے پاکھنڈیوں - ریاکاروں - گندم ناجو فروشوں کو گرداناسرا سنا فانی ہو  
آٹھ دہائی میں جگوترک کے سیک کے آٹھ انگ فی شا کتا وغیرہ پہلے بیان کئے گئے ہیں حاصل ہوتے ہیں -

آٹھ دہائی کاغور (۲) جو سیک یعنی سچے اعتقاد ہونے میں جاس جہتے ہیں اور جن کا ترک  
کرنا لازم ہے - یہ ہیں :-

(۱) گیان مدھ - علم کاغور (۲) تپ مدھ - زہد و تقویٰ کاغور (۳) نکل مدھ - بڑے خانان  
کاغور (۴) جاتی مدھ - بڑی ذات کاغور (۵) بل مدھ - طاقت کاغور (۶) روپ مدھ - خوبصورتی  
کاغور (۷) لکھ مدھ - آمدنی کاغور (۸) ادھیکار یا ایشوریہ مدھ - اختیار حکومت مال و دولت کا  
غور (۹) غور کرنے کو ہر ایک مجرا جانتا ہے - بے ثبات اشیاء پر غور کرنا نادانی ہے - اس لئے حقیقت  
ہیں کسی کاغور نہیں کرتا - چھ انانے تن - دھرم کے آشہے کو مانے تن - اور کوٹے آشہے

دھرم ہیں۔ چنانچہ ان کا جس طرح ہو پرکاش کرنا پرہیز کرنا ہے۔ اپنے دھرم میں از حد محبت رکھنے۔ بے لوث دے دینا یا ریاضت کرنے۔ نعل برت رکھنے۔ بلا غصہ گمان دان بھوجن دان۔ اوشد دان وابھے دان دینے۔ نیک چلن رہنے۔ بدکاری و زنا کاری۔ قمار بازی۔ شراب نوشی وغیرہ عیوب سے پاک رہنے۔ پرمانہ میں پرہی رکھنے سے عام لوگوں پر عین مذہب کی سچائی کا اثر ڈالنا۔ بڑی بڑی پوجا کرنا۔ لیکھ دینا۔ کتب تالیف و تصنیف کرنا۔ مفت ہانڈنا۔ سبھا میں قائم کرنا۔ جلسے کرنا۔ وغیرہ وغیرہ کاموں کے ذریعہ سے اپنے مذہب کی بڑائی ظاہر کرنا۔ اور غلط فہمیوں کا دور کرنا وغیرہ وغیرہ سب پرہیز کرنا ہے۔ جس سے اعتقاد کو بڑی کوشش۔ تحقیقات اور چھان بین کے بعد حاصل کیا ہے۔ اس کو دوسروں پر ظاہر کرنا اور اسکی سچائی کا ثبوت دینا۔ صادق الاعتقاد آدمی کا اعلیٰ ترین فرض ہے۔

سچے اعتقاد پر مضبوط رہنے کے لئے ۲۵ ل کا دور کرنا بھی مناسب ہے جو ۳ موڑ تھا

۸ دوسرا ۹ اور ۱۰ اسے تین ہیں۔

**تین قسم کی موڑ تھنا** تین قسم کی موڑ تھنا (ضعیف الاعتقادی) اس طرح ہے۔

(۱) لوک موڑ تھنا۔ دنیا کی دیکھا دیکھی بلا سچ جھوٹ کی تمیز کئے۔ دیالوں۔ پہاڑوں۔ درختوں۔ جانوروں وغیرہ کو دیوتا سمجھ کر پوجنا۔ قبر چستی۔ پیر چستی۔ ستارہ پرستی۔ آفتاب پرستی۔ آتش پرستی کرنا۔ ناما مسانی وغیرہ کو ماننا۔ گنگا گوداوری وغیرہ دیوالوں میں اشنان کرنے کو تپن سمجھنا۔ چاند سورج گرہن کے موقعہ پر رو پیہ۔ پیہہ حتیٰ کہ جڑ و تک کو ان کر دینا۔ پہاڑ سے گر کر۔ یا آگ میں جل کر۔ یا آہ سے کٹ کر مرنے میں دھرم جاننا۔

(۲) دیو موڑ تھنا۔ اولاد۔ دھن۔ استری۔ وغیرہ لینے۔ اور دے۔ تکلیف۔ سوچ و فکر

وغیرہ دھرموں کی غرض سے دیوتا کی پوجا کرنا۔ مندر چرھانا۔ منٹ ماننا وغیرہ وغیرہ۔

سے کھڑے اپدیش سے تنگدستی سے۔ مذہب تبدیل کر لیتے ہیں۔ بیماری کی وجہ سے ناخوردنی اشیا کھا لیتے ہیں۔ اعتقاد بدل لیتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو پھر راہ راست چلانا صادق الاعتقادوں کا فرض ہے +

(۷) واسئل کے سنے محبت سے برتاؤ کرنے کے ہیں۔ صادق الاعتقاد و دھرم اتنا نیک دل و نیا داروں اور گناہ سے پاک تارک الدنیاؤں کا ادب و لحاظ کرتا ہے۔ ان کو آتے دیکھ کر تعظیم سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ ان کے اوصاف بیان کرتا ہے۔ خاطر و تواضع کرتا ہے۔ اونچی جگہ بٹھاتا ہے۔ اور متعیا دھرمیوں (جموٹے اعتقاد والوں) اور پاپیوں سے بھی نفرت نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ اپنے افعال کے ذمہ دار ہیں۔ اپنے کئے کا پھل ہاؤنیٹے۔ جس انسان میں واسئل انگ ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے دیوا اپنے دھرم اپنے شاستر اور انکے ماننے اور ماننے والوں سے محبت سے پیش آتا ہے۔ مگر وہ دوسرے مذہب کے مندروں۔ عبادت گاہوں۔ شاستروں۔ مقدس کتابوں۔ عالموں سے بھی نفرت نہیں کرتا۔ کیونکہ جو شخص اشیا کی حقیقت و ماہیت سے واقف ہو جاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر شخص اور ہر شے اپنی اپنی خاصیت کے مطابق کام کرتی ہے۔ اپنی خاصیت کو چھوڑ کر ہمارے منشا کے مطابق کیسے ہو سکتی ہے۔ زہر کا خاصہ ہلاک کرنے کا ہے۔ جم اس سے اس خاصہ کو غلطی نہ کر سکتے۔ غرضیکہ واسئل انگ والا ہر شخص سے محبت سے پیش آتا ہے کسی سے بھی دشمنی و فساد نہیں کرتا +

(۸) پر بھاؤنا۔ نادان و ناواقف انسان۔ جہالت میں ایسا پھنسا ہوا ہے کہ اسکو یہ خبر نہیں ہے کہ میرا کیا سروپ ہے۔ میرے کرنے کے لائق کیا چیز ہے؟ کھانے کے لائق کیا ہے؟ چھوڑنے کے لائق کیا ہے؟ مجھے کیا چال و چلن رکھنا ضروری ہے؟ سکھ کیا ہے؟ دکھ کیا ہے؟ زن و فرزند سے میرا کیا تعلق ہے؟ چاچا۔ بچہ۔ گرو۔ دھرم کیا ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب باتوں کے ہٹلانے والے جین شاستر اور جین

مکالیف میں ایک طرح کا اتفاق ہے۔ اور اصولئے زندگی میں چینستان ہے۔ حقیقت وان  
ایسے ماضی سکھ کو سکھ نہیں سمجھتا۔ اور اس ہی سے وہ اسکی خواہش بھی نہیں کرتا۔ اور  
پن۔ روپکم دھرم سادھن وغیرہ سے دنیاوی پھل کی آرزو نہیں رکھتا  
(۳) نہ چمکتا۔ یعنی وہ بول و ہزار و زخم و حیر و نفرت انگیز اشیا دیکھ کر کراہت  
نہیں مانگا۔ بیماروں اور دکھیاؤں کی تیار داری دل سے اور بدن کسی بدے کی  
امید کے کرتا ہے +

(۴) موڑھ و ریشی۔ یعنی وہ نرک اور ترینج گئی دو نرک و حیوانات مطلق کے قالبہ  
میں لے جانے والے متقی مارگ (جھوٹے مذہب و رسوات) اور اس متقی مارگ میں لگے  
ہوئے انسان کی دل و زبان و جسم سے تعریف نہیں کرتا۔ اور انکو بھلا نہیں مانتا۔  
دیوتاؤں پر نذر وغیرہ چڑھانے۔ منٹ انگنے۔ ہنساکے کام۔ قربانی دیگ وغیرہ کو نہ  
میں وہرم نہیں سمجھتا۔ اور لوگوں کی دیکھا دیکھی دیو۔ گرو۔ دھرم اختیار نہیں کرتا۔ بلکہ  
انکو بعد آزمائش کے مانگا ہے

(۵) آپ گوہن نام پر وہ پستی کا ہے۔ اگر کسی دھرم آتما و نیک آدمی میں کسی  
وجہ سے کوئی ویشل لگ گیا ہو۔ اور اسے نادانی اور غلطی سے کوئی ناکردنی فعل صادر  
ہو گیا ہو۔ اور سمیک و ریشی و صادق الاعتقاد کو وہ معلوم ہو جاوے۔ تو وہ اس کو ظاہر  
نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ بصدق "الانسان مرکب من الخطا و النسیان" جانتا ہے کہ انسان  
سے بھول بھی ہو جاتی ہے۔ وہ عام لوگوں کی طرح دوسروں کی پر وہوری اور نکتہ چینی  
نہیں کرتا +

(۶) استستی کرن۔ یعنی اگر کسی کے اعتقاد میں بوجہ نہت دھرمیت بیماری  
منطقی۔ کہوٹے اپدیش وغیرہ کے فرق آگیا ہو۔ تو صادق الاعتقاد اسکو پھر دھرم پر  
پر قائم کر دیتا ہے۔ ہیئت سے آدمی کرہ وہ۔ مان۔ لیا۔ لوبھ۔ وغیرہ باتوں سے بڑی محبت

ہدایت کیا ہوا پیش دیا ہوا سزا و نجات سچا ہو۔ اور روح و مادہ کی کیفیت اور ماہیت درست ہو غرضیکہ اس کا اعتقاد راغ اور غیر تذبذب ہوتا ہے اور چونکہ اس کا اعتقاد راغ صحیح ہوتا ہے اور وہ اشیاء کی حقیقت و ماہیت کا حق جاننا ہے۔ اس لئے اس کو منہ پر جو ذیل سات قسم کا بچے (خوف) بھی نہیں ہوتا۔

**سات قسم کا بچے** (۱) اٹل لوک بچے۔ کنبہ وغیرہ کے لوگوں کے سر جانے۔ بچہ نہ لے اور روزگار وغیرہ بگڑنے کا خوف (۲) پر لوک بچے۔ عاقبت کا خطرہ (۳) بید نہا بچے۔ بیامنی وغیرہ تکلیف کا خوف (۴) ان رکھشک بچے۔ مرنے کا خوف (۵) اگت بچے۔ مال و اسباب چوری ہلانے کا خوف (۶) اکسات بچے۔ اچانک کسی مصیبت و آفت میں گرفتار ہونے کا خوف (۷) مرنے کا خوف۔ کیونکہ وہ بخوبی جانتا ہے۔ کہ بھائی بند۔ زن و فرزند۔ وطن و دولت۔ آرام و تکلیف جو کچھ ملتا اور علمیدہ ہوتا ہے وہ سب کچھ نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہے اور اٹل ہے۔ اس لئے کسی قسم کا خوف و خطر حاصل ہے (۲) فی کائنات۔ یعنی اسکو دنیاوی شکموں کی جو اس کے ذریعے محسوس کیئے جاتے ہیں۔ لوگوں سے گھر سے رہتے ہیں۔ خواہش نہیں ہوتی۔ وہ جانتا ہے کہ شکہ۔ نیک اعمال کا نتیجہ ہے۔ نیک اعمال کرنے سے خود بخود ملتا ہے۔ بدن سابقہ نیک اعمال کے ہزاروں طرح کی تجاویز کرنے پر بھی نہیں ملتا۔ نیز وہ سمجھتا ہے کہ یہ سکھ جہنم و فرزند۔ وطن و دولت وغیرہ دو سرے کے سہارے ہیں اور ان وسائل کے بگڑ جانے پر قائم نہیں رہتا متواتر اور قابل اعتبار نہیں ہے۔ پاپ کا بیج ہے۔ اور اگر اسکی اصلیت پر غور کیا جائے تو دراصل اندری سکھ۔ سکھ ہی نہیں ہے۔ بلکہ تکلیف دہ کرنے کا پادوس ہے۔ یا سلسلہ

۴۔ سہا مہر پرستھانا نگ سوتھیں اسلوک بچے سے مراد انسانوں سے ہے۔ اور پر لوک بچے سے

مراد حیوانات وغیرہ۔ دوسرے چیزوں کا بچہ ہے ۴

مشکہ کہ ہلا تین صفات سے موصوف دیو۔ چھ صفات سے موصوف شاستر اور چار صفات سے موصوف گرد کے سوا کسی اور سے یہ امید نہیں ہو سکتی کہ وہ اشیاء کی حقیقت و اہمیت کو ٹھیک ٹھیک بیان کرے۔ اس لئے انہوں نے جیسے سات توہیان کئے۔ نیکے اور بتلائے ہیں۔ انکو بلا کم و کاست ویسا ہی سمجھنا۔ سمیک درشن یعنی سچا اعتقاد ہے۔ جس شخص کا ویسا تھا اعتقاد ہوتا ہے اس میں مندرجہ ذیل آٹھ باتیں پائی جاتی ہیں جو سمیک کے آٹھ انگ یا سچے اعتقاد کے آٹھ اعضاء کہلاتے ہیں :

**سمیک کے آٹھ انگ** (۱) فی شاکنت۔ یعنی اٹکے اعتقاد میں کسی قسم کا شک

دشہہ کمزوری نہیں ہوتی۔ چنانچہ وہ دنیا میں جو بہت سے لوگوں کو ایسے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہوئے جو ترسوں و گداؤں وغیرہ اسلحہ لئے ہوئے صورت کو ساتھ رکھتے ہوئے بکراؤ بیٹھا وغیرہ بے زبان جانوروں کی بھینٹ لیتے ہوئے۔ توہیوں و جانوروں کو ٹھیک دیتے ہوئے جو نیکے خوف۔ شہوت پرست۔ بھوکے۔ پیاسے۔ لوبھی۔ ظالم۔ غصہ در۔ مغرور۔ وغیرہ ہونے پر دل ہے۔ ایسے شاستروں کو مانتے ہوئے جو ہنسا۔ مالش خوری۔ شراب نوشی۔ زنا کاری وغیرہ کی ہدایت کرتے ہیں۔ ایسے گروؤں کی سیوا کرتے ہوئے جو پاکندھی پر گری۔ لوبھی۔ کرودھی۔ مانی۔ وغیرہ ہیں۔ ایسے دھرموں کو مانتے ہوئے جنکی روت سے یک۔ ہوم۔ قربانی وغیرہ۔ ہنسا کے کام کرنے سے ہیشت و نجات ملتی ہے۔ دیکھتا ہے تو اس کے دل میں ذرا بھی یہ خیال نہیں گذرتا۔ کہ شاید ایسے دیوتاؤں کے ماننے۔ ایسے شاستروں کے سننے۔ ایسے گروؤں کی سیوا کرنے میں کچھ فائدہ ہو۔ یا شاید ان کا بتلایا ہوا

بدن سدا بنوں میں جن میں خود ان کرنے سے سمیک پیدا ہوتا ہے کسی طرح کا شک و شبہ نہ کرنا کہ آیا وہ سچ ہیں یا جھوٹ شاکا کہلاتا ہے۔ سمجھنے کے واسطے بھا کرنا۔ ان کے اعتراضات کا جواب دینا اور زیادہ علم دار سے پوچھنا شاکا نہیں ہے ۔

ترجمہ :- سچا کردہ ہے جس میں چار گن ہوں (۱) خواہشات نفسانی سے بریت۔  
 (۲) چھوٹے ختم کے جانا۔ روں کو نقصان پہنچانے والے کار و پیہر سے بریت۔ (۳)  
 اندونی و بیرونی پر گہر سے بریت (۴) گیان۔ و حیان۔ تپ لینے معرفت و مراقبہ۔  
 و ریاضت میں محویت۔

چھ قسم کے جاندار جن کو سچا کردہ نقصان نہیں پہنچاتا یہ ہیں (۱) خاکی (۲) بادی  
 (۳) آبی (۴) آتش (۵) نباتاتی جن کو ستار یا ایک حواسی یا جانداران غیر متحرک  
 کہتے ہیں (۶) دھواسی سے لیکر پانی حواسی تک جو جگم یا متحرک کہلاتے ہیں۔  
 ہر گہر جن سے سچا کردہ بری ہوتا ہے ۲ قسم کی ہے۔ چودہ اندرونی۔ اور  
 دس بیرونی۔

اندرونی پر گہر کی تفصیل۔ (۱) استمات۔ اعتقاد کا ادب (۲) استری یا پریش  
 یا نپنسک ہیدہ خواہش مادیہ و نرینہ و مہنٹانہ (۳) ناگ و لغت (۴) دویش۔ نفرت  
 (۵) ماسیہ و مہشی۔ مخول۔ (۶) رتی۔ اشیا پر بندیدہ کے حاصل ہونے کی آرزو۔  
 (۷) ارتی۔ اشیا پر بندیدہ کے دور رہنے کی خواہش۔ (۸) شوکن۔ فکر (۹) بے۔ خوف  
 (۱۰) جوگسپا۔ حسد و کراہت (۱۱) کردودہ۔ غصہ (۱۲) مان۔ غرور (۱۳) مایا۔ ریاکاری۔  
 (۱۴) لوبھہ۔ طمع +

بیرونی پر گہر کی تفصیل۔ (۱) چھتیر۔ زمین (۲) وستو۔ مکان وغیرہ۔ دیگر اشیا  
 (۳) ہرن۔ سکہ (۴) سورن۔ سونا (۵) دھن۔ گائے بھینس وغیرہ چار پائے۔ (۶)  
 دہانیہ۔ اٹل (۷) داسی۔ کنیز (۸) داس۔ خدمتگار (۹) کوٹھ۔ کپڑے (۱۰) بھانڈہ  
 برتن سویتا مہر شاستروں میں نمبر ۷ سے ۱۰ تک اس طرح لکھے ہیں (۱) دہیدہ۔ داس  
 داسی۔ (۲) چوپہ۔ مویشی۔ (۳) شین آسن۔ چار پائی بستر (۴) بان۔ رختہ گاڑی۔  
 یا سواری وغیرہ +

(۹) موت (۱۱) تکلیف (۱۲) غرور (۱۳) تعجب (۱۴) خواہش (۱۵) پسینہ (۱۶) نیند۔

(۱۷) بیماری (۱۸) غم (۱۹) جہنم +

سرگدیہ اسکو کہتے ہیں جو چھ درجیہ یا چھ ہر (۱) روح (۲) پدھل = مادہ (۳) و حرم = وہ شے جو روح یا چھ گل کو متحرک کرنے میں مدد کرتی ہے (۴) آدھرم جو ان کو ساکن ہونے میں سہارا بنتی ہے (۵) کال۔ وقت (۶) آکاش۔ فضا کی ہر ایک خاصیت و حالت کو جزانہ ماضی میں تھی۔ حال میں ہے۔ اور مستقبل میں ہوگی۔ یک نکتہ جانتا ہو۔

پہم ہمت او پدیشک اسکو کہتے ہیں جو ہر ایک کو اس کے فائدے کی کیفیت دیوے چونکہ ہر جیو کا فائدہ اس میں ہے کہ وہ سنار کے دکھ سے رہائی پا کر نجات حاصل کرے اس لئے پہم ہمت او پدیشک وہی ہے جو جیو کو وہ تباہ و برباد سے۔ جن کے تباہیہ اسکو نجات حاصل ہو۔ آپت کو ہی دیو کہتے ہیں۔ چنانچہ دیو ایسا ماننا چاہیے جس میں مذکورہ بالا تین باتیں پائی جائیں۔

अप्रोचन मनुष्यं दयमदृष्ट

سچے شاستر کی شناخت

द्विरोधकं

सुखे पदेश कृतसार्धं शास्त्रं कापय दृष्टं

ترجمہ :- سچا شاستر وہ ہے جس میں چھ باتیں پائی جائیں (۱) آپت کا کہا ہوا ہو۔ (۲) جس میں اعتراض کی گنجائش نہ ہو (۳) تپیکش الومان (ثبوت بدیہی و قیاسی) کے خلاف نہ ہو (۴) ہر شے کا بیان دیسا ہی کرنا ہو جیسی کہ وہ ہے۔ (۵) ہر ایک جیو کو فیض پہنچانے والا ہو (۶) جو شے مذاہب کا مد کوئے والا ہو۔

سچے گرو کی پہچان

विषयासाधारणीतो निसरम्भो परिगतः :

ज्ञानध्यानतपोरक्त सप्तस्थीस प्रशस्येत



شرع کر دے کہ آلف کا نام ہے اور تے کا نام آلف کیوں نہیں ہے تب تک اس کو علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کسی چیز کے علم ہونے سے پہلے اس کو محقق علم و ماہر علم کے قول اور سچی علمی کتب کی تحریر پر اعتقاد کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ اعتقاد بنیاد ہے۔ اور علم عمارت ہے۔ عمارت سے پہلے بنیاد کا رکنا ضروری ہے۔ یہ تحقیقات بعد میں ہو سکتی ہے کہ آیا یہ بنیاد پختہ ہے۔ یا کمزور ہے۔ اعتقاد و ہر کم کی بنیاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سو تر میں درشن دا اعتقاد کو گیان و علم سے پہلے رکھا ہے۔ اعتقاد سچا و جھوٹا دونوں قسم کا ہو سکتا ہے۔ اس لئے سچے اعتقاد کے لئے اعتقاد کے منبع کا سچا ہونا ضروری ہے۔ ان سات تئوں کا سچا اعتقاد بدون سچے دیو۔ سچے گرو اور سچے شاستر کے نہیں ہو سکتا۔ لہذا رتن کنڈ شراد کا چار صنف شرعی سمیت بعد رسوامی میں سمیک درشن کی قرین اس طرح کی ہے۔

प्राश्नन पर्माध्यानात्मा प्राग्म तथाभता  
मि सुद पोट मन्वागे समक देश नम्ययन  
ترجمہ سچے آپت (دیو)، سچے گرو اور سچے شاستر کا اعتقاد جو آٹھ انگ والا ہو۔ اور تین موڑ متا اور آٹھ مد سے متبر ابو۔ وہ سمیک درشن یا سچا اعتقاد ہے۔  
سچا آپت کس کو کہتے ہیں اب سچے آپت کی شناخت بتلاتے ہیں۔

प्रोसुतो धिस्त दोषेण सर्वज्ञे नपापोशित  
भरि त्वयं म्बिगेतनाम्यथा प्रखत भवेत  
ترجمہ آپت وہ ہے جس میں تین گن (وصف) ہوں (۱) نردوش۔ مبرا از عیوب و کمزوری (۲) عالم کل یا مجہ دان (۳) پرم ہتو پدیشک۔ ناصح نیک وشن جن سے آپت متبر ہونا چاہیے ۱۸ ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے۔  
(۱) بھوک (۲) پیاس (۳) آفت (۴) فقرت (۵) موہ (۶) خوف (۷) فکر (۸) ضعیفی

ہما سو تر میں کہا ہے۔

सम्यक् दर्शनं ज्ञानं चार्ता ब्राह्मण मोक्ष मार्ग १२४

سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کا اکٹھا ہونا ہی راہ نجات ہے۔ انہی کو صدق عقیدت۔ صدق علم۔ صدق عمل یا رستی اعتقاد۔ رستی علم۔ رستی عمل یا راسخ الاعتقاد کہا جاتا ہے۔ بلخ اعلیٰ بلخ اعلیٰ بھگتی مارگ۔ گیان مارگ۔ اور کرم مارگ کہتے ہیں۔ مگر بات اتنی ہے کہ دیگر مذہبوں میں سے بعضوں نے صرف بھگتی مارگ کو۔ بعضوں نے بھگتی اور گیان کو۔ اور بعضوں نے صرف گیان کو موکش کا ذریعہ مانا ہے۔ مثلاً پورانک صرف بھگتی سے مکتی مانتے ہیں۔ مہانک کرم آچارک وغیرہ سے سمکھے۔ ویدانت۔ وشیشک۔ نیائے صرف گیان سے یوگ درشن کے کرنا پانچبلی رشی صرف یوگ سے۔ مسلمان۔ عیسائی۔ صدق عقیدت و عمل یعنی ایمان و دین سے نجات حاصل ہونا مانتے ہیں۔ لیکن جین مذہب کا اُپدیش ہے کہ جب تک سمیک درشن (سمکھ اعتقاد) سمیک گیان (سمکھ علم) سمیک چارتر (سمکھ عمل) تینوں نہیں ملتی مکتی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جین مذہب میں ان تینوں کو رتن تریہ یا تین رتن کہتے ہیں۔ ان ہی تینوں کا ٹکڑا ہم اس باب میں کرینگے۔ سات تنوؤں (جیو۔ اجیو۔ آشرو۔ ہند۔ شیز۔ نرجوا۔ موکش) کی کہ جن میں دنیا اور دنیا کی سب چیزیں۔ دھرم۔ کرم وغیرہ سب کچھ آگیا ہے۔ کیفیت و ماہیت کو خوب تحقیقات کے بعد مفصل و مشہج جیسی ہے۔ ویسی جاننے کا کام سمیک گیان یا سمکھ علم ہے۔ اور اس تحقیقات سے جانے ہوئے پر پختہ اعتقاد کو بنا سمیک درشن یا سمکھ اعتقاد یا ایمان کہلاتا ہے۔ اور پھر اس جانے ہوئے اور اعتقاد کے جوئے پر پورا پورا عمل کرنے کو سمیک چارتر یا سمکھ عمل و چلن یا دین کہتے ہیں۔

اگر کسی چیز پر اعتقاد کرنے سے پہلے اس کا کھاتہ علم حاصل کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ علم پہلے اعتقاد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ جب تک مجتہدی۔ استاد کے اس کہنے پر کہ جس حرف کا نام الف ہے اور اس کا اب اعتقاد نہ کرے۔ اور اس بات کی بحث

موافق رہتی ہے۔ اور چونکہ نجات یافتہ روح مادی جسم اور مادی اعمال سے مخلوق نہیں رہتی۔ اور نہ اس کو کسی قسم کی خواہش باقی رہتی ہے کیونکہ خواہش کا ہونا ہی تو وہ کہہ سکتا۔ جس کو دور کر کے نجات حاصل کی ہے اس لئے وہ مادی دنیا میں جس سے اس نے ربانی پائی تھی بھگتی نہیں پھرتی۔ وہ جو جگیاں مجسم ہونے کے خوب جانتی ہے کہ دنیا وہی قید خانہ ہے۔ جس سے جبری مشکل سے ربانی ملی ہے۔ اس لئے وہ اس کا پھر منہ دیکھنا نہیں چاہتی جو لوگ نجات یافتہ روح کو ”دنیا میں پھرتا“ بتلاتے ہیں وہ روح کے اصلی سروپ کو نہیں سمجھتے۔ وہ روح کو ایک ایسا عادی قیدی سمجھتے ہیں جو بہت عرصہ قید خانہ میں رہنے کی وجہ قید خانہ سے مانوس ہو جاتا ہے۔ اور ربانی کے وقت دوسرے قیدیوں سے کہتا ہے کہ بھائی میری جگہ اسی طرح رہنے دینا۔ میں بہت جلد پھر تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ اور قید سے پھر باہر نکلتے ہی کوئی خلاف قانون کام کر کے اور گرفتار ہو کر قید خانہ کی ہوا کھاتا ہے۔

ناظرین! اس مسئلہ کے حسن و قبح پر آپ خود اپنے دل میں غور فرما سکتے ہیں۔ اس طرح اس باب میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ حیواد مادہ کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم حیو کو سنسار میں گھماتا ہے۔ مادہ اور حیو کا تعلق اگرچہ مادی ہے مگر سانت ہے۔

## حیو کو کرم سے ربانی

سمیک روشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چار تکے اکٹھا ہونے سے ملتی ہے۔ اس ہی ربانی کا جام وہ کمیتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ کمیتی جس کا بیان مذکور کیا ہے اور جس کو ہر شخص حاصل کرنا چاہتا ہے اور جس کو ہر ایک مذہب نے چار پرشار عقول دہرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش ہیں پرم پرشار تھ یا اعلیٰ مقصد انسانی قرار دیا ہے۔ کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ شری اور ماسوا کی کرت متواتر تھ۔

نام سے ظاہر ہوتا ہے کوئی پتھر کی چٹان یا شہر نہیں ہے۔ جس پر یا جس میں کت یافتہ جیو  
 بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ الفاؤں مثلاً اور پور صرف جگہ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں  
 جہن مت میں کت یافتہ روجوں کے رہنے کی جگہ دنیا سے علیحدہ سب سے اونچے طبقہ  
 پر قرار دی ہے اور یہ سائنس اور علم کے مطابق ہے۔ کیونکہ روج لطیف ترین شے ہے  
 جب تک اس کے ساتھ کثیف اعمال اور جہم رہتے ہیں ذہنی سنساری حالت میں،  
 تب تک وہ اسکو دنیا سے دور سے اوپر کی طرف جانے نہیں دیتے۔ اور جب انکا تعلق  
 چھوٹ جاتا ہے تب پھر کوئی شے روج کو روکنے والی نہیں رہتی۔ کثیف شے ہمیشہ نیچے  
 اور لطیف شے اوپر جا کر کرتی ہے۔ روج دنیاوی اشیاء سے لطیف ترین ہے اس لیے  
 اس کا سب سے اونچے جانا اور رہنا مناسب اور درست ہے۔ مگر اگلی سورتا دھیائے وا  
 سورتا دے میں کرم سے چھوٹنے کے بعد اوپر کی طرف جانے کی چارہ جو بیان کئے ہیں  
 پورٹ پر یوگ یا بیاس جیسے کہا کا چاک ڈنڈے سے پھر انا بند کرنا کے بعد میں چلتا  
 رہے۔ تیسے ہی جیو پہلے جوا پر جانے کا بیاس کر رہا تھا اسکی وجہ سے اوپر جاتا ہے۔  
 آشٹک نیچے سے جیسے مٹی سے بھرا ہوا تو بنا پانی میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے یعنی دور ہوتا  
 سے پھر اوپر چلا آتا ہے۔ اسی طرح جیو کرم سے علیحدہ ہو کر اوپر جاتا ہے۔  
 بندہ رہت ہوئے سے جیسے ازنا کا بیج جو ڈوسے میں بند تھا جب ڈوڈا سو کہ کر بھٹ جاتے  
 پونج اونکے اچھلتا ہے۔ ویسے ہی جیو کرم بندہ سے رہت ہوئے پر اوپر جاتا ہے۔  
 گئی پڑا نام۔ جیسے آگ کا سہاؤ اوپر جانے کا ہے۔ ویسے ہی جیو کا سہاؤ اوپر جانے کا ہے  
 مگر اس پر اعتراض ہو سکتا ہے کہ ایسا ماننے سے روج ایک مقامی اور مقید ہو جاتی ہے۔  
 یہ غلط فہمی اور غلط مشق ہے۔ کیونکہ جب کوئی لطیف شے نیچے رہے ہی نہیں سکتی۔ اور جب تک  
 اس کے ساتھ کثیف شے کو نہ لایا جائے تب تک نیچے نہیں آسکتی۔ پھر یہ سمجھ کا قصور ہے  
 کہ ان آوازوں کو کوئی کج حالت میں مقید مانا جائے۔ جہاں وہ اپنے سہاؤ و خاصیت کے

میں ابدی نجات سے بچنے ایک درجہ سرگ کا نام ہے جو دو قسم کا نام ہے۔ سرگ ادنیٰ جہاں اندری بھوگ ہیں۔ اور سرگ اعلیٰ جہاں صرف مانسک بھوگ ہیں۔ ان ادنیٰ و اعلیٰ بھوگوں کے بھی کئی کئی درجے ہیں۔ جتنی تشریح جین شاستروں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ان سرگوں کے مختلف درجوں میں برج کا عرصہ قیام دھرم بھی کم و بیش ہے اور نیاوی عمر سے بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ اعلیٰ سے اعلیٰ سرگ میں جو کی عمر ساٹھ لاکھ کر کے ہے جو آریہ سلج کی مکتی کے عرصہ سے بھی بہت ہی زیادہ ہے۔ ان سرگوں میں جو کہ اپنی مدت العمر ختم کر کے پھر دنیا میں آنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ آریہ سلج مکتی واپس آنا مانتی ہے۔ مگر یہ اصل مکتی نہیں ہے سنساری حالت ہے۔ مکتی صرف وہی ہے۔ جہاں سے روح واپس نہیں آتی۔ آریہ سلج مکتی سے واپس آئے ہیں۔ وہیل پیش کرتی ہے کہ مکتی نیک اعمال کرنے سے ملتی ہے۔ اعمال محدود ہیں۔ اس لئے ان کا نتیجہ غیر محدود نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ سرگ کی نسبت میں یہی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ نیک اعمال سے سرگ ملتا ہے جس میں عرصہ قیام محدود ہے۔ اصل مکتی اعمال کا نتیجہ نہیں ہے۔ کیونکہ اعلیٰ مکتی اس وقت حاصل ہوتی ہے جس وقت کسی فعل کا بھی نتیجہ جھگٹنا پاتی نہیں رہتا۔ بلکہ حالت بزرگ (مراقبہ) میں دل جو ہم زبان کی تحریک کو جس سے نیک و بد اعمال سرزد ہوتے ہیں، روکنے سے پہلے ایسی حالت میں رہنے سے جس میں ایسے کرم جن کو کہنا چاہیے گئے ہی نہیں جاتے۔ گویا مکتی کرموں کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ کرموں کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔

بعض ناواقف جین مت کی مکتی کے مقام سدھ شلاہ اور اس کے نام شب پر پڑھتے ہیں کیا کرتے ہیں۔ ہم اس کے متعلق ناظرین کو آگاہ کرتے ہیں کہ سدھ شلاہ اور شب پر جیسا کہ ان کے

سارگ سے جو مراد جین شاستروں میں پوجائی ہے وہ تو بہت ہی زیادہ ہے لیکن اگر مثلاً ساگر کے عام مٹیائے جاوہی جیسا کہ عظیم صاحب نے لکھا ہے تو یہی ۲۲ ساگر کے مٹی..... ۳۳ سال کا عرصہ ہے اور آریہ سلج کی مکتی کا عرصہ صرف ..... ۳۱۱۰۴ ہی سال ہے

ماننا ہے۔ جب روح ہی کوئی چیز نہیں۔ تو کتنی کس کی؟

جین مت ایسی ہمارے کتنا دکھ سے باطل ہری ہے۔ بدودہ مت کے مطابق جو کتنی  
اس ہی زندگی میں مٹی ہے۔ وہ جین مت کی ترو سے جو کو کیوں گیان حاصل ہونے کی  
حالت ہے۔ ایسی حالت میں جیو جیون مکت یا سکل پر ماننا یا ایٹور کہلاتا ہے۔ اس میں گھانا  
کرموں کی صرف چند پر کرتیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ ایٹور کا اپدیش دینا۔ ایسی ہی حالت  
میں رہتا ہے جو لوگ ایٹور کو ناکار۔ اور سرب دیاپک ہوتے ہوئے ویہوں کا اپدیش دینے  
دراستہ ملتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ اپدیش بغیر تاتوہ زبان وغیرہ اعضا کے نہیں ہو سکتا جو  
پدرانک مت کی سالوک مکتی لینے چیشور کے مقام میں بدودہ باش رکھنا جین مت میں  
مانا ہی جاتا ہے۔ بیشک جیو اتا مکتی کو حاصل کر کے موکش استھان میں جو رہتا ہے مکت  
یافتہ جیوؤں کے رہنے کی جگہ ہے رہتا ہے۔ جین مت میں جیو اتا اھ پر ماننا میں صرف  
حالت کا فرق ہے۔ یعنی سناری جیو جیو اتا کہلاتا ہے۔ اور مکت یافتہ پر ماننا سا مہپ  
مکتی لینے ایٹور کے نزدیک مثل خادم کے رہنا۔ اگرچہ وہ حقیقت مکتی نہیں ہے۔ لیکن شاید  
اس سے یہ مراد ہے کہ جو پریشد کے نزدیک مثل خادم کے رہتا ہے۔ چونکہ اسکی مکتی لادہ کی  
ہے۔ اس لئے گویا وہ مکتی میں ہی ہے۔

سلخ مکتی جین مت میں کسی طرح نہیں مانی جاتی۔ ویسے سناری جیو اتا کو نہایت  
یافتہ پر ماننا کا جھوٹا جانی بوجہ اس کے کرم کے آلودہ ہونے کی حالت کے تدار  
دے سکتے ہیں۔

سیلخ مکتی۔ ایسی ہے۔ جیسی ویدانت مت کی مکتی جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

صیائی مت کی مکتی پورانک مت کی سا مہپ مکتی جیسی ہے۔

دام ملک اور اسلام کی مکتی لذات۔ محسوسات کے حصول کی ہے۔ اور اریہ سلج کی  
مکتی جو انبیا سکھوں کی ہے۔ وہ جین مت کے ادنیٰ و اعلیٰ سترگ ہیں۔ جین مت



ہے۔ اس پر نازا دی کا اطلاق نہیں آسکتا۔

عیسائی مت کی نجات بھی پورے ایک مت کی سائب کتی جیسی ہے۔

وام مارگ میں لذات، محسوسات کے حاصل ہونے کو کتی بتایا ہے۔ مگر یہ کتی۔ اور آزادی کیسی۔ یہ لذات محسوسات ہی تو دنیا میں دکھ کا بیج تھے۔ یہی نجات میں بھی قائم ہے لہذا یہ کتی اور نجات ہی نہیں۔

اہل اسلام کی کتی وام مارگ کی کتی کی مانند ہے۔ اور وہ بھی کتی کہلانے کی مستحق نہیں۔ آریہ سلج کی کتی ایک عجیب اور نرالی ہی کتی ہے۔ اسکی مد سے جیسا جیو دنیا میں محدود علم۔ محدود صفات والا تھا۔ ویسے ہی کتی حاصل کر کے بھی محدود علم اور محدود صفات والا رہتا ہے۔ اور خواہش۔ محبت۔ نفرت۔ دیکھنا۔ چکھنا وغیرہ جو باتیں دنیا میں تھیں۔ وہ سب کچھ قائم رہتی ہیں اور جسم بھی بشکل ارادہ کے رہتا ہے۔ پھر نجات اور نازا دی کس سے ملی۔ سب کچھ کشش تو قائم رہا۔ علاوہ انہی آریہ سلج نے سب مذاہب سے ملحدہ کتی سے واپس آنے کا ایک نیا ہی مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ جس نے کتی کی حیثیت کو بالکل ہی خاک میں ملا دیا ہے۔ ہر دیگر مذہب کی رو سے روح اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر دنیائیں نہیں آتی۔ مگر آریہ سلج کے قول کے مطابق روح کو کبھی بھی جنم مرن سے رہائی نہیں ملتی۔ آریہ سلج کی کتی ایسی ہے۔ جیسے ایک عورت کے لئے ”پیر“ یعنی باپ کا گھر۔ جیتک جی چاہا وہاں رہی اور جب خاوند یا ”آپا“ سامنے ”چلی آئی۔ پہلے ایک جیو کہ مت تھا۔ وہ ایسی کتی مانتا تھا۔ جتنی مت کے مطابق جیو کی کتی ہوتی ہی نہیں ہے۔

جین مت چونکہ ایجات مت جیسے حرارت کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے والا ہے۔ اس لئے اس میں ہر مذہب کی مذکورہ بالا دیوز مدد ملانی جاتی ہیں۔ ساگندہ یوگ۔ نیاسے ویشیشک۔ اتریمانسا۔ جھاندو پ نشد۔ بگوت گیتا کے مطابق جو آخری نجات ہے وہ اس میں بھی آتی جاتی ہے اور یہی ہی نجات ہے کہ جبکو حاصل کر کے جیو روحانی شک



ہیں (۱) سمیکتہ مکمل ہستی (۲) اعتقاد (۳) گیان (۴) روشن (۵) چوبیدہ (۵) شوکتیہ طیف  
ترجم (۶) ادگار ہنا (۷) اگر والگہ (۸) ایبا پادہ مسلسل سکہ پاسروکل۔

مختلف مذاہب کی مکتبی پر  
ایک سرسری نظر

ہر ایک روح کا جسم۔ جلد و کھوں۔ خواہشوں۔ لذات۔ محسوسات۔ اور جنم مرن سے پیشہ کے  
لئے آزادی حاصل کرنے کو نجات قرار دینا ہے۔ اور یہی ٹھیک ہے۔ کیونکہ اس میں نجات  
کے معنی جو مکمل آزادی کے ہیں ہر سے طور پر عائد ہوتے ہیں۔ ویدانت میں روح کا پریشور  
میں اور ناستک مت میں روح کا مادہ میں تحلیل اور فنا ہو جانا جو نجات ٹھہرایا ہے وہ درست  
نہیں ہے۔ کیونکہ روح نے جب اپنی ہستی ہی کو کھو دیا تو آزادی تو کیا حاصل کی۔ دراصل  
ویدانت میں روح کو پریشور کا عکس۔ اور ناستک مت میں مادہ کی ایک حالت بتلایا ہے۔  
اسکو علیحدہ ہستی رکھنے والی شے قرار نہیں دیا۔ چونکہ اول میں کوئی ہستی نہیں ہے اس لئے آخر  
حالت نجات میں بھی اسکی ہستی کو نہیں انا۔

نیائے اور ویشیشک کے مطابق مکتی میں جیو کو گیان نہیں رہتا۔ اس لئے جیو کو وہ  
جڑ بنا دیتی ہے۔ لہذا مکتی نہیں کہلا سکتی۔

بودھ مت کے مطابق نجات خواہشات و لذات۔ محسوسات سے آزادی حاصل  
کر کے شانتی پیدا کرنے کا نام ہے اور وہ اس ہی زندگی میں مل سکتی ہے۔ چونکہ موجودہ زندگی  
کا فائدہ ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ لہذا بودھ مذہب کی نجات بالکل چند روزہ ہے اور اس لئے وہ  
نجات کہہ نہیں ہے۔ پورانک مت کی نجات کے مطابق روح بطور رعیت و خادم کے رہتی

۱۔ اگاننا۔ ایک جگہ میں بہت سما جانا۔ ۲۔ بعد مت میں دوسری زندگی نہیں لگتی ہے۔

۳۔ اگر والگہ۔ تبدیلی برقرار رہتے ہوئے بھی جلی میں لہر کی طرح اپنے من کو نہیں چھوڑنا۔

روح اور مادہ کا جو تعلق غیر مشی ہا نزل اور تس کے متعلق قائم نہیں رہتا۔ آلودگی جاتی رہتی ہے  
روح پاک بن جاتی ہے۔ اس ہی کا نام موکش ہے۔

**موکش سکھ کیا ہے؟** نجات کی حالت میں آتما کو خطہ روحانی و سرور اعلیٰ حاصل  
ہوتا ہے۔ وہ سرور دنیا کے عیش و آرام سے جو پذیر و رد اس جسد معلوم ہوتا ہے۔ بالکل مختلف  
ہوتا ہے۔ حور و غلمان وغیرہ سے اس حالت آزادی میں کچھ واسطہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان ہی لذات  
محسوسات کو جو شل شراب کے ہیں ترک کر کے تو یہ رستہ جاری ملی ہے۔ نجات کے سکھ کو رتن کانٹ  
شراد کا چار میں اس میں بیان کیا ہے۔

जन्म मरा भयमणौ लोकैर्दुःखैर्मयै  
मया पिप्लुक्तं निर्वाणं उद्धा त्रुखं तिष्यसतिसेतित्वं  
रिख्या र्वक्षत क्षतिके स्वस्व्य प्रवृत्ता द्दुःखीह दुःखि दुःख  
लिखित शपाम्निष्वि धियो निद्रापसमा वृष्टांत सुखं  
कोते कल्पयेते पिचगते शिवाना वविह्वयात चूय्या  
उतपवे। पिपादि ह्यात जलोक संभ्रात करण्ड

ترجمہ۔ نربان یا نجات۔ پیدائش۔ ضعیفی۔ بیماری۔ موت۔ فکر۔ تکلیف۔ خوف سے بالکل آنکلی  
جسم سے علیحدگی۔ اور ہمیشہ قائم رہنے والے پاک شکہ کا نام ہے۔ دکت میں، امنت گیان۔  
ہمہ تنی، امنت برہمن، امنت ویرج دطاقت کلی، امنت سکھ۔ ہم دیر لگتا۔ عدم موجودگی خود  
کرم سے بریت۔ گیان وغیرہ جنوں میں کمی و بیشی کا نہ ہونا۔ بلا تعین وقت اننتا امنت کال تک سر  
ہے۔ متانت نہ ملے۔ نہ تھکنا۔ نہ زمانہ ختم ہو جاویں۔ تب ہی مکت جبو کی حالت تبدیل نہیں  
ہوتی۔ اور نہ پران کر جاتی ہے۔ اگر بغیر من محال تینوں جگت کو الٹ پٹ کرنے والی کوئی آفت  
ہی آجائے تب ہی نجات یافتہ رعوں کی حالت میں برتر فرق نہیں آتا۔

نجات یافتہ جو کو سیدہ کہتے ہیں اس کے گن بہ شمار ہیں۔ مگر آٹھ سب سے زیادہ شہ

پیدا ہونے کے کارن ہیں۔ انکسا کرنا۔ دوسروں کی بڑائی کرنا۔ دوسروں کے نیک اوصاف و اطوار کو ظاہر کرنا۔ دلا و صاف و اطوار کو چھپانا۔ اپنے میں باوجود علم و ہنر ہونے کے شیخی نہ اڑانا۔ غرور نہ کرنا۔ کسی کی غیبت و غلطی نہ کرنا۔ کسی سے نفرت و حسد۔ و لڑائی جھگڑا نہ کرنا۔ دوسروں سے آفتا پریشوں کی نفرت کرنا۔ دوسروں میں دل لگانا وغیرہ وغیرہ نیک افعال سے اوج گوشت و اعلیٰ انسل میں پیدائش ہوتی ہے۔

یہ بن و باپ یا شمعہ اشعہ کرم پر کرتیوں کے اسباب کی تفصیل دیکھئے۔ ان میں بعض اسباب ایسے کہ گئے ہیں جو کئی پر کرتیوں کے مشترک کارن ہیں۔ مگر چونکہ کئی قسم کی کرم پر کرتیاں ایک قاسم میں جمع ہو کر روح کو آرام و تکلیف پہنچاتی ہیں اس لئے اس مشترک سے کہہ ہر جہ واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ کچھ کارن شمعہ یا شمعہ ہیں وہ ہر حالت میں حمد و ثناء کو پیدا کرنے والے ہیں اور جو شمعہ یا شمعہ ہیں وہ ہمیشہ خراب کرم پر کرتیوں سے واسطہ ڈالتے ہیں جس فریاد سے سندرجہ بالا ۱۴۸۔ اقسام کی پر کرتیوں کی آمد کرتی ہے اس کو سبزی کہتے ہیں۔ سبز یا سیاہ جیسے بیمار کے واسطے پر سبز یا سبز یا سبز کا ہے۔ ایک جھاؤ سبز یعنی وہ بڑا نام و خیالات پر جھاؤ آخرو کو روکتے ہیں۔ دوسرے دیر جھاؤ یا سبز یا سبز کو روکنے کا سبب ہے۔ جھاؤ سبز کی ۵۷ قسمیں ہیں۔ یعنی یہ سبب کہ ۵۷ باتوں پر عمل کرنے سے کرموں کی آمد کرتی ہے۔ ان ۵۷ باتوں کا ذکر ہم تفصیل چاہتے ہیں تو یہیں تک کہ جیل تکسٹ۔

بندھے ہوئے کرموں کا فرد آفرود و دیو جانا نجر ا کہلاتا ہے۔ نجر او متسم کی ہوتی ہیں ایک "سے پیاک" یا "اکام نجر او" **प्रकाम** یعنی سزا و جزا دیکر کرموں کا فرد نجر او علیحدہ ہو جانا اس سے دور تماش سے رہائی نہیں ہوتی۔ دوسری پر پیاک **अवलि पापी छि** یا سکام نجر او یعنی کرموں کو قبل سزا و جزا دینے کے بذریعہ سخت یا صحت دور کرنا۔ بندھے ہوئے کرموں کو بذریعہ ریاضت دور کرتے ہوئے کرموں کی آمد کو بذریعہ شبنک کے روکنے سے کرموں کے پھندے سے رہائی ہو کر دور تماش منقطع ہو جاتا ہے اور روح کو نجات ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔

جو افعال ہیں ان کو نہ کرنا۔

د ۶، شکیتس خیال حسب مقدمہ غیرات کرنا۔

د ۷، شکیتس تپ۔ اپنی طاقت کے موافق تپشیا اور ریاضت کرنا۔

د ۸، سادھو سلوہی کسی پتے جاتما کے بہت بیل یسجہم تپ میں کسی وجہ سے فنی پڑتا ہے۔ اس کو دور کرنا۔

د ۹، دیادرت کسی عالم کو کوئی تکلیف جہاں میں اسکی مدد اور خدمت کرنا۔

د ۱۰، اردنت بھگتی کیوں گئیانی دعالمل کے اوصاف پر باہار غور کرنا۔ اور اس میں محبت رکھنا

د ۱۱، آچاریہ بھگتی۔ آچاریہ دکتب مقدسہ کی تعلیم دینے والے درجہ یافتہ عالم کے اوصاف کی قدر و منزلت کرنا۔ ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا۔ اور تعلیم و تکریم کرنا۔

د ۱۲، بھوشرت بھگتی۔ کتب مقدسہ کے معنی و مطلب و رموز دانوں کی تعلیم و تکریم کرنا۔

د ۱۳، پوجن بھگتی۔ کتب مقدسہ کی تعلیم و تکریم کرنا۔

د ۱۴، آدوشیہ کا پرمان۔ چہ ضروری کاموں کا ہر روز وقت مناسب پر دل سے کرنا۔

د ۱۵، ارگ پر بھاؤنا۔ جین و ہرم کی بزرگی پدیریا اشاعت کتب ورت تپ و چو جائیسہ ظاہر کرنا۔

د ۱۶، پرچین بات سید۔ دھرم استخوانوں و دھرم شاستر میں دھرم آتما پرشوں سے محبت رکھنا۔

### گوتز کرم کے آشورو کے اسباب

دوسوں کے عیب خواہ ہوں یا نہ ہوں۔ ظاہر کرنا اپنے اوصاف و خواہ موجد ہوں یا نہ ہوں، ظاہر کرنا۔ وہ سب شخص کی موجودہ صفات کو چھپانا۔ اور اپنے میں باوجود کسی وصف کے ہونے کے ظاہر کرنا۔ آٹھ قسم کا غور کرنا۔ کسی کی بے ادبی کرنا۔

ہنسی کرنا کسی میں لطافتی جھگڑا کرنا۔ استاد کے نقص ظاہر کرنا۔ بے ادبی کرنا۔ تکلیف دینا۔ قہر کرنا۔ جھگڑان کے کہے ہوئے شاستر پر عمل نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بیچ گوتز داؤنی نسل میں

**نام کرم کے آشر و کے کارن** اعتقاد باطل رکھنا کسی کی فہیت کرنا۔ دل کر قابو میں نہ رکھنا کم تولنا قیمتی شے میں کم قیمت شے کا ملانا اور فروخت کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ کسی جائدار کے اعضاء سے ہم کاٹنا۔ جانوروں کو تکلیف دینے والے اوزار بنانا۔ کپٹ رکھنا۔ دوسرے کی بُرائی کرنا۔ اپنی تعریف کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ آٹھ قسم کا فرو کرنا سخت کلامی کرنا۔ شوق ہونا۔ کسی کے رتبہ وغیرہ میں ہر نہ پہنچانا۔ منتر خیر کرنا۔ دوسروں کو پیہر و مکمل و تماشوں میں لگانا۔ بھگوان کے مندر کی اسٹیا چرانا۔ دھرم شناس ترو وغیرہ کی ہنسی کرنا۔ نپاؤہ لگانا۔ بت شکنی کرنا۔ مندر لوٹنا۔ مال و خف کا تصرف بجا کرنا۔ انسان یا حیوان کے رہنے یا بیٹھنے کی جگہ میں خواہ مخواہ نجاست طہ النسا۔ باغ باغیچہ وغیرہ آکھاڑنا۔ از حد غصہ و کبر و ریاد طبع رکھنا۔ ناجائز طور سے روپیہ کمانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسبجہ نام کرم کے آشر و کے اسباب ہیں۔

مندرجہ بالا باتوں کے برخلاف کرنا یعنی دھرم آتما کو دیکھ کر خوش ہونا۔ اعتقاد راست رکھنا۔ سنسار بحر میں سے ڈرنا۔ سست نہ رہنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسبجہ نام کرم کے آشر و کے کارن ہیں۔ مندرجہ ذیل سولہ بھائو اکوٹے سے غیر متکرر مہاراج۔ یعنی شکل پر ماما ہوتا ہے (۱) درشن بیدھی۔ اذہنت بھگوان کے کہے ہوئے میکش مارگ۔ یعنی طریقہ نجات میں دل لگانا اور اس میں کسی طرح کا شبہ نہ کرنا۔

(۲) بنے ستمپا۔ غرو صاوق الا اعتقاد و صاوق العلم و صاوق العمل ہونا اور جو اشخاص ان عنفات سے موصوف ہوں۔ ان کا ادب و لہذا کرنا۔

(۳) شیل پریش دتی چار۔ الفت و نفرت سے پاک رہنا۔ اور دل جسم و زبان سے کسی کو ضرر نہ پہنچانا۔

(۴) گیان پر یوگ۔ تحصیل علم میں لگنا۔ جین شاستروں کا ہمیشہ مطالعہ رکھنا۔

(۵) سم بیگ۔ سنسار بحر میں سے ہمیشہ ڈرتے رہنا۔ یعنی ذہر تناخ میں پھنسانے والے

کوئی گالی دے دے برا بھلا کہے۔ اس کو بچے بچہ تپشیا کرتے۔ دھرم آتما آدمیوں سے دوستی رکھتے۔ دھرم استھانوں کی حفاظت کرنے دیتا ہے۔ برت کوٹنے۔ بیکسوں پر رحم کسانے۔ دافنی الاقتادہ ہونے۔ بچوں۔ کروہ۔ ان۔ ایما۔ لوبھ ہونے۔ ٹیکلن میان میں مرنے وغیرہ وغیرہ سے سورگ و بہشت ملتا ہے۔

**بیدنی کے آشر و گے کارن** اپنے کسی مرنے کے چلا جانے یا فوت ہونے پر از حد رنج و غم کرنے سے جسے شوک کہتے ہیں۔ بڑائی جملہ کڑے کے بعد از حد تاسف کرنے سے جسے تپ کہتے ہیں۔ کسی وجہ سے از حد گریہ و زاری کوٹنے سے جو اگر دن **पराधन** کہلاتا ہے۔ کسی کے اعضائے صبر کاٹنے۔ دل کو رنج پہنچانے و قتل کرنے سے جو بد **वध** کے نام سے موسوم ہے۔ اور دیا گریہ و زاری کوٹنے سے جسے دیکھ کر دوسروں کے دل میں غم پیدا ہو۔ جو بری دیوان **परिदेवन** معروف ہے۔ ان سب باتوں کے آپ کرتے دوسروں سے شکرا لے۔ کسی میں نفاق ڈالنے چغلی کوٹنے۔ خوت دینے۔ تکلیف دینے۔ بُرائی کرنے۔ کبھی بھی ہارنے۔ ضرورت سے زیادہ سامان چپا کرنے۔ احسان فراموش ہونے۔ بلا ضرورت رنج پہنچانے۔ زہر دینے۔ چھانسی ریا جال۔ یا پتھر بنانے۔ جانوروں کو پکڑنے و قید کرنے۔ چھری وغیرہ اوزار بخشش کوٹنے۔ عاریت دینے۔ کپٹ رکھنے وغیرہ وغیرہ سے اساتما بیدنی کا آشر و ہوتا ہے۔

عالم آدمیوں و جانداروں و سچے رویشوں و سادہوں پر رحم کوٹنے۔ زائد ہونے۔ بے طمع ہونے۔ عصبہ نہ کرنے۔ برہمت دیو کی پوجا کوٹنے۔ صاحبِ ادب ہونے وغیرہ وغیرہ سے ساتا بیدنی کا آشر و ہوتا ہے۔

لے شکل دیہان اپنی آتما میں بھر دینا ہوتا ہے۔ انکی تفصیل اور اقسام کے لئے ہین دھرم شاستر دیکھئے جاہیں۔ یہاں بون طوالت وجہ نہیں کئے گئے۔

سلمان اکشاذ کرتے۔ قاضی ہونے پر متعصب نہ ہونے۔ اپنے سے بڑوں کا ادب کرنے  
 و عدم تعصب میں مرنے۔ بدون تعلیم کے ہی نیک خصلت و نیک اطوار ہونے۔ زاہد ہونے  
 وغیرہ وغیرہ سے انسان ہوتا ہے۔ سچ بولنے۔ برت رکھنے۔ دوسرے کے بس میں ہونے  
 ہونے بدون خیالات بگاڑنے کے بھوک و پیاس کی تکلیف برداشت کرنے۔ زاہد رہنے

(بقیہ صفحہ ۱۵۰) علاوہ ان میں تین لکھا ہے۔ پدم شکل امدھوتی ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ بیت لکھا اور  
 انسان زیرک۔ جیم۔ بڑے بھلے میں جیم کر لیا والا۔ نفع و نقصان کو سمجھنے والا ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

प्रसुङ्ग कद्रवा पुष्टो कामप्रकाशे चित्तः ।

नामसामेयस्त प्रीतिः पथितेतथपि कोः ॥

پدم لکھا والا نیم دل پر عزیز کار۔ ناز و خیرات کرنے والا۔ بھگوان کی لہجہ وغیرہ میں دل لگائے والا۔ ہمیشہ  
 پاک و خوش و خوش رہتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

वमर्षिशीमपाव्वागी। ववतार्जनतखरः ।

शूचिरभूतसबत्स्ये सवतलेखमाघतोः ॥

شکل لکھا والا کسی سے الفت یا لغت نہیں رکھتا۔ کسی حالت میں بھی غم و فکر نہیں کرتا۔ سب سے نہیں ہٹتا  
 دوسرے کے آرام و تکلیف میں شریک ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

रागवेषविति प्रकी। प्रौकनिका विवर्जिता ॥

परात्मस्तास स्वपत्नः। पाकुले श्याधकातरः ॥

ان خیالات والا انسان بھی یا اعلیٰ نسل انسان میں پیدا ہوتا ہے یا سوگ میں جاتا ہے۔  
 شے آرت و ہیان خیالات و تصورات و فکر و غم و خواہشات لغات۔ محرمات کو کہتے ہیں۔

نوشہ منو ہذا سہلہ و ہم و بیان دُن نیک خیالات کو کہتے ہیں۔ جن سے ذہن ناسخ کی برائی کی تباہی پر غور  
 کیا جاتا ہے۔ اور نیک اعمال کی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

پہلے اس کو سچ بولنے کا لکھا ہے۔ پھر اس کو سچ بولنے کا لکھا ہے۔ پھر اس کو سچ بولنے کا لکھا ہے۔ پھر اس کو سچ بولنے کا لکھا ہے۔

محبت میں غرق رہنے، خلافت مذہبِ ہال وطن رکھنے۔ اختتامِ بندگی کرو دھ۔ مان۔ مال۔  
 لوبہ کے چھوٹے۔ دوسروں کو تکلیف پہنچانے۔ قتل کرنے۔ قید کرنے کا ارادہ رکھنے۔ اور  
 اس ارادہ کو عمل میں لانے۔ جھوٹ بولنے چوری کرنے۔ حاشق خراج ہونے۔ ایشیا منغول  
 کے کھانے۔ درویش صفاق کی عیب جہنی کرنے۔ بھگون کے بتلائے ہوئے دہرم پر نہ چلنے  
 کرشن لیٹشیک کے ہنام رکھنے۔ دروہر حیان میں مرنے وغیرہ وغیرہ سے روزِ خِمتا ہے۔  
 کھوٹی باتوں کا آپدیش دینے۔ اپنی کھان کرو دھ۔ مان۔ مال۔ لوبہ کے رکھنے۔ کسی کا دل کھانے  
 کسی کی عزت بگاڑنے۔ علم و ہنر کو چھپانے۔ بیجا عیب لگانے۔ قیل کہوت لیٹشیک کے ہنام رکھنے  
 آیت و حیان سے مرنے وغیرہ وغیرہ سے حیران مطلق کا قالب لٹنا ہے۔ ضرورت سے زیادہ

ملک کرشن لیٹشیک کی علامات یہ ہیں۔ آرت اور دور و حیان میں رہنا۔ ہمیشہ ضد رکھنا۔ ضد کرنا۔ زنا کار ہونا۔  
 دہرم کے خلاف چال میں ہونا۔ بے علم ہونا۔ اور دشمنی رکھنا جیسا کہ کہا ہے۔

प्रीतरौद सवा कीधी। सत्सेरार्थम बर्जि।  
 तिष्ठियोद्वैसंयुक्तौ। कृपूालोषाधिकीतरः।  
 سہ دروہر حیان اسد خیالات کو کہتے ہیں جو دوسرے کا ناروں کے حق میں باعث  
 انہو اسانی ہوں۔

سے قبل ایشیا و الا انسان کا بل الوجود۔ کم عقل۔ زنا کار۔ ریا کار۔ کم محبت۔ اور ضرور ہوتا جیسا کہ کہا ہے  
 प्रावस्य मंदवद्वय सत्रोत्तुवस्य पयस्वः।  
 कातपुस सवा माती, नीनलेशयाधि कीतरः।  
 سہ کہوت لیٹشیک والا ہمیشہ ٹھہرین اور خفا رہتا ہے۔ دوسرے کی خرابی میں خوش ہوتا ہے۔ اگر جنگ کا  
 موقع آوے تو اپنی موت مانگتا ہے۔ یعنی بہت حوصلہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

शोकाकुलोसदारष्टर ययिषा प्रशंका।

(بقیہ آئندہ) सर्गप्रोप्रातसुखं करोतोये पुरिषे



ہو۔ اس کو روکنے سے کسی کو جس بچا کوٹنے سے۔ قتل کرنے سے۔ آخرت کرم کا خسرو چاہے

**موتی کے اسباب** حاکم باطل پر عیب لگاتے سے۔ دھرم کا پھل لٹا کھنے سے۔

درشن موتی کا آشرہ ہوتا ہے۔ پچیس قسم کے کشائے (جذبات) کے بس میں ہو کر فاسق کلمات و ارادات کے کرنے سے چار تر موتی کا آشرہ ہوتا ہے۔ زنا دہان ہے۔ سیاہ یا صنت کشاں حسدا

شناس کی عیب جوئی کرنے سے ان کے زہد و تقویٰ کے بگاڑنے سے۔ ریاکاری کا پھل پھینچنے

سے۔ کھوٹی تپش یا کرنے سے۔ آپ غصہ و گبر و ریا و حرص کرنے سے یا دوسروں کے کرانے سے

کشائے بیدنی کا آشرہ ہوتا ہے۔ بے فائدہ ہنسی و دوسروں کی ہنسی و محول اڑانے۔ مشہوت

پرستی کا ذکرہ اذکار کرنے۔ بیفائدہ باتوں میں تفتیح اوقات کرنے سے۔ ماسید بیدنی کا آشرہ

ہوتا ہے۔ کھیل تماشوں وغیرہ میں دل لگاتے سے بلی بیدنی کا آشرہ ہوتا ہے۔ کسی کے میٹھ

و آرام کے سلمان کے بگاڑنے سے۔ خواب آدمیوں کی صحبت میں رہنے سے۔ برسے کاموں

میں غم ہونے سے۔ شوک بیدنی کا آشرہ ہوتا ہے۔ دوسروں کو خوف دکھانے سے۔ بے رحم

ہو کر ایذا پہنچانے سے بے بیدنی کا آشرہ ہوتا ہے۔ برہمن یا پھتری یا ویش یا شور جنہوں نے

ست و صرم کو اغنیار کر لیا ہو۔ ان کے خاندان یا ذات کے غراب رسم و رواج کی وجہ نفرت کرنے

سے۔ کسی کی بے عزتی کرنے سے جو گپا بیدنی کا آشرہ ہوتا ہے۔ بہت غصہ کرنے سے بہت

تکبر کرنے۔ حسد کرنے۔ جھوٹ بولنے۔ ریاکار ہونے۔ عیاش ہونے۔ نرنا کرنے۔ عورت کا

سامنگ بھرنے سے استری بید کا آشرہ ہوتا ہے۔ عقوبت غصہ کرنے۔ ریاکار و عیاش و حرص

و ماسد وغیرہ نہ ہونے۔ صرف اپنی عورت پر مایہ زہنے سے پُرش بید کا آشرہ ہوتا ہے۔

بے حد غصہ و گبر و ریا و حرص کرنے سے۔ کسی کے آلت ناسل کاٹنے سے۔ غلام وضع نظری

مباشرت کرنے سے۔ زنا و تکلیف پہنچانے سے۔ بہت زنا کرنے۔ نفس پرست وغیرہ ہونے

سے جو غنٹ ہوتا ہے۔

آلیو کرم کے آشرہ کے کارن۔ ضرورت سے زیادہ سامان ہیرا کرنے۔ اور نیلکی

اُس میں ابچ ہونا اور سب باب تعلیم کا بگاڑ دینا۔ کوئی شخص ترقی معلوم و ہنر کے واسطے کوشش کر رہا ہو۔ اُس کی ہمت توڑ دینا۔ اسکو اُتارنے کہتے ہیں۔ دھرم شاستروں میں خواہ مخواہ ہمت نکالنا اس کو اچھٹات کہتے ہیں۔ اور مذہب و ذیل باتیں بھی اِس ذیل میں آتی ہیں۔ عالم سے جنس رکھنا۔ کتب مقدسہ کا بے وقت چھیننا۔ اور ان میں اعتقاد نہ رکھنا۔ علم سیکھنے میں سستی ظاہر کرنا۔ شاستر کی سنی و نشا کو بے قیدی کی نگاہ سے دیکھنا۔ دھرم استہانوں کو بگاڑنا۔

اپنے علم پر بھوکھ کرنا۔ ناجائز کاموں کی ترغیب دینا۔ عالموں کی بے عزتی کرنا۔ جھوٹ پھیلانا۔ گمراہ کرنے والی و اخلاق بگاڑنے والی کتب شائع و فروخت کرنا۔ کسی کو ایذا پہنچانا۔ وغیرہ وغیرہ **دوستناورنی کے اسباب** دوسروں کی مینائی پر حسد کرنا۔ یا کسی کی مینائی میں

ضرر پہنچانا۔ اپنی تیز مینائی پر بھوکھ کرنا۔ بہت سونا۔ دن میں خواب کرنا۔ سست رہنا۔ بے اعتقاد ہونا۔ وفاق الاعتقاد میں نقص نکالنا۔ کھوٹے تیرتھوں کی تعریف کرنا۔ جائداروں کو قتل و زبح کرنا۔ دوسروں کی غیبیت کرنا۔ وغیرہ وغیرہ +

**اُتارنے کے اسباب** کوئی شخص تجسّش یا خیرات کرنا چاہتا ہو۔ یا کرتا ہو۔ اُس میں ابچ جھوٹنے سے دان اُتارنے کے کرم کا اُتار دیتا ہے۔ کسی شخص کو فائدہ ہوتا ہے اُس میں باوج ہونے سے لا بہرہ اُتار دیتا ہے۔ کسی کے عیش و عشرت میں خلل انداز ہونے سے بھوگ و آپ بھوگ اُتار دیتا ہے۔ کسی جاندار کی روحانی و جسمانی طاقتوں کے بڑھانے کے ذرائع میں خلل ہونے سے یا اعضائے جسم کا ٹٹنے سے ویرج اُتار دیتا ہے۔ کسی کے ذرائع تعلیم میں یا اشاعت کتب مقدسہ یا پڑانے و دھرم استھانوں کی مرمت و تعمیر میں باوج ہونے سے کسی کی خدمت پہنچتی ہو۔ اُس میں ہرج کر دیتے۔ کسی کے جائز عیش و آرام کے بگاڑنے سے۔ حسد کو دیتے۔ کنوسی برتنے سے۔ مال و دولت کی بہت خواہش سے دیوتا پر بڑبڑی جھوٹی شے کے لینے سے۔ مال وقف و ختم کرنے سے۔ دھرم میں نقص نکالنے سے۔ عالم باعمل کے حق سے۔ سوتلی گھنٹوں کو دے۔ کوئی شخص کسی غریب و عیاس کی مدد کرتا

کرشن **संक्रामण** کسی کرم کا جو مستحق اور انوبھاگ چھٹے تھائے

کرم کے ٹٹنے سے اس میں زیادتی ہوتا ہے، آپ کرشن - کئی ہونا دہم ہسنگرن

**संक्रामण** ایک کرم پر کرتی کے کچھ پرمانوں کا دوسری پر کرتی میں تبدیل ہو جانا

جیسے سلاہیدی کا سلاہیدی میں تبدیل ہونا۔ تو کرم کی جوارفتیں ہیں۔ ان میں آپس

میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی، اودے - کرم بندہ کے چچے جب تک وہ کرم پہل نہیں

دیتا۔ اس کو "آباد کال" کہتے ہیں۔ آباد کال سے پیچھے کرم کی سستی تک جتنے سے ہوتے

ہیں۔ اتنے جو حصہ کرم پرمانوں کے ہو جاتے ہیں۔ اسے حصوں کو ٹھیک **ववेक**

کہتے ہیں۔ ایک ایک ٹھیک ایک ایک سے میں اودے آتا ہے۔ یعنی پہل و دیگر اکل ہوتا ہوتا

ہے (۶) اور نا۔ جو ٹھیک ابھی اودے میں نہیں آئے۔ انکو جلد اودے میں لاتا ہے، اپ شانت

ان کا حصے میں لاکر ازل کر دیتا (۸) نہ صحت **नष्ट** وہ ٹھیک جو ابھی اودے

میں نہیں آئے یا ان کا سنگرن نہیں ہوا۔ مگر اودے ہونے والی ہے (۹) نکلیخت

**निवांचित** وہ ٹھیک جو ابھی اودے آئے والے یا سنگرن ہونے والی - یا

ات کرشن آپ کرشن ہونے والی نہیں ہیں۔ مگر ان کی اودے نا ہو سکتی ہے (۱۰) پاپ ستو

**सुतव** کرموں کا موجود رہا۔

**पुनः प्यापके तिया** اب ہم پہن و پاپ کرمیوں کی تشریح مختصر اہمہ ناظرین کرتے

ہیں تاکہ انکو معلوم کر کے ناظرین کو نیرے افعال سے بچنے اور نیک کے کرنے کی ترغیب ہو۔

**गिानावर्णि कर्म के اسباب** علماء دین کے ہندو فصل کو مسٹرکاران سے

فلسفہ جا کر مد سے ان کی تعریف نکھانا اور خاموش رہنا۔ اس کو اصطلاحاً پروش کہتے ہیں

اپنی جانی ہوتی باتوں کو دوسرے کے استفسار پر بھی نہ بتلانا اور کہنا کہ میں نہیں جانتا اس کو

اصطلاحاً **निवृत्त** کہتے ہیں۔ کسی کو اپنا سر ہونے کے خیال سے شاسترو علم و

ہنر سکھانا۔ اسکو اصطلاحاً **मात्सी** کہتے ہیں۔ کوئی شخص علم سیکھتا ہو۔

ایک کا بندہ ہوتا ہے۔ مٹی کی کرم کی باقی سب اتر پر کرتیوں اور گیا کا مٹی۔ درشتنا درتی اور انترائے کی سب پر کرتیوں کا بندہ ایک ہی سے میں ہوتا ہے۔ نام کرم میں جو اتر پر کرتی ایک دوسرے کے برخلاف ہے اُن میں سے ایک ہی قسم کی پر کرتی کا بندہ ہوتا ہے۔

اس طرح جن جن پر کرتیوں کا ایک سے میں بندہ ہوتا ہے اُن سب میں کرم پر مانو ایک ہی سے میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ مگر جس حالت میں اور جس گن استخوان میں جس پر کرتی کا بندہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اُس میں کرم پُگل کا جواہر ہی نہیں ہوتا۔ ایک وقت میں جو شے انسان کھانا ہے۔ جس طرح اُس کے خلات سے ہڈی۔ خون۔ غلغلیہ اشیا وغیرہ بن جاتی ہیں۔ ٹھیک ہی طرح کرموں کی تقسیم ہوتی ہے۔ اور جس طرح کسی کھائی ہوئی شے کا اثر غصہ و عصبہ۔ اور کسی کا زیادہ عصبہ رہتا ہے۔ اسی طرح کرموں کا استہتی بندہ ہے۔ اور جس طرح کسی شے کے کھانے سے کچھ تکلیف اور کسی کے کھانے سے کچھ فائدہ ہوتا ہے اسی طرح انوبھاگ بندہ کا حال ہے۔ اور جس طرح کھائی ہوئی شے جسم کے حصوں میں بٹل جاتی ہے ویسے ہی پریش بندہ سمجھنا چاہیے۔ اور جس طرح بعض اشیا کا کھانا پہلی کھائی ہوئی اشیا کے اڑ میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح کرموں میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ مثلاً فرسن کرو کر پہلے ہم نے ایک تیل چڑھائی۔ اور اُس نے وہ پیدا کیا۔ پھر اُس پر کوئی چرن کھالیا۔ تو اُس نے اُس کو رو کر دیا۔ اسی طرح کرموں کا بھی حال ہے۔ اور جس طرح بلغم کی زیادتی میں انسان جو شے کھاتا ہے بلغم بن جاتی ہے۔ اسی طرح ایک خاص کرم کے سخت اثر سے بھی ہوتا ہے۔ غصہ کرموں کا حال سمجھنے کے لئے کھانا کھانے کی تھیل کے ہر پہلو پر غور کرنا چاہیے۔ کرم پر کرتیوں کے ایک دوسرے میں تبدیل ہونے کو اصطلاحاً یہ جن **विसंयोग** کہتے ہیں۔ یہ تبدیلی مول پر کرتیوں میں نہیں ہوتی صرف اتر پر کرتیوں میں ہوتی ہے۔ اس کے متعلق۔ جو اصطلاحات مقرر ہیں وہ اس طرح ہیں۔ دا، بندہ کرم۔ پگل کا جیو کے ساتھ ملنا ملاآت



بڑے بڑے اور چوٹی کے لئے چھوٹے چھوٹے اور نستان زمان جس کی وجہ کو مناسب مقام پر ہوں۔

(۸) ترشنگ جس کی وجہ ترشنگ کا جسم مناسب ہے یہ جسم درناخ کا خانہ کرنے والا ہوتا ہے۔  
(۹) پر پائت۔ مکمل جسم (۱۰) اپر پائت۔ نامکمل جسم جس کو پیشتر پورا اور مکمل ہونے کے چھوڑنا پڑتا ہے۔ جیسے استقامت میں ہوتا ہے۔

(۱۱) پر چٹک۔ ایسا جسم جس کا خلق ایک ہی روح سے ہوتا ہے۔  
(۱۲) سادہ مارگ۔ ایسا جسم جس میں بہت سی روئیں ایک دفعہ ہی پیدا ہوں۔ ایک دفعہ ہی فوت ہوں۔ ایک دفعہ ہی سائنس وغیرہ لیوں۔

(۱۳) استقامت۔ جس کی وجہ جوچ کو ایک حواسی جسم ہوتا ہے۔  
(۱۴) نس جس کی وجہ جوچ آتا اور اس سے لیکر پانچ حواس تک جسم ہوتا ہے۔  
(۱۵) کچشم جسم۔ جسم لطیف جو کسی شے سے نہڑ کے لینے پھرو وغیرہ سب پنجمیاتی ہیں سے گذر جاتے۔

(۱۶) بادیاست قبول جسم کثیف۔ (۱۷) سوسور یہ۔ خوش الحان۔  
(۱۸) دور سور۔ ناخوش گوار آواز۔ (۱۹) شہجہ۔ جس کی وجہ جسم کے خط و خال خوبصورت ہوں  
(۲۰) آشہجہ۔ خوبصورت نہ ہوں۔ (۲۱) مستقر۔ قابل برداشت مسوی و گرمی وغیرہ۔  
(۲۲) استقر۔ ناقابل برداشت (۲۳) آویژہ۔ صاحب غرت۔

(۲۴) آوایہ۔ بے غرت۔ (۲۵) سو بگ۔ خوش خمت و خوش حال جس کے دیکھتے ہی محبت پیدا ہو جائے۔ (۲۶) نہ تگ۔ محبت و پانصیب کہ باوجود دھم و خفیات برائے کے بھی کسی کو پیارا نہ لگے (۲۷) پیش گیری۔ ناموس (۲۸) ایش کیرتی۔ بے ناموس۔

اس طرح کرم بندہ کی ۱۴۸ ہر کہ تہاں ہیں جن میں سے ۱۰ لینے پھرس۔ رس۔ گذر۔  
۱۰ رس۔ یہ ہر دو قسم نہات ہی میں ہوتی ہیں۔

### انوپوروی کی چار اقسام۔

(۱) نرک گیتا نوپوروی (۲) ترنچ گیتا نوپوروی (۳) منش گیتا نوپوروی (۴) دیو گیتا نوپوروی۔

بھایوگت جس کی تصویر مندرجہ ذیل دو اقسام کی رفتار ہوتی ہے۔

(۱) پرستنت بھایوگت۔ خوش رفتار (۲) اپرست بھایوگت۔ یعنی بد رفتار۔

پندرہ کرموں کی ۲۸ اقسام حسب ذیل ہیں۔

(۱) اگر لگھو وہ کرم ہوتی ہے جسکی وجہ سے جسم خواہ ہلکا ہو۔ خواہ بھاری ہوتی ہو۔ پر قائم رہتا ہو۔

(۲) سواسو سواس۔ جسکی وجہ سے سانس چلتا ہے۔

(۳) اچھا تک۔ جسکی وجہ سے ایسا جسم مٹا دے جس کے اعضاء اپنے ہی لئے باعث ہلاکت

ہوتے ہیں۔ جیسے ہرن کی ٹانف۔ بارو شے کے سنگ۔

(۴) پڑھا تک۔ وہ جسم جس کے اعضاء دوسروں کے لئے باعث ہلاکت ہوتے ہیں۔ جیسے

عقرب کا تیش۔ شمشیر کا پتہ۔

(۵) آناپ۔ جسکی وجہ سے گرمی پیدا کرنے والا مٹا ہے۔

(۶) ادویت۔ چمکدار جسم مثل کریم شب تاب (۷) زمان کی دو خیمیں۔ پرمان۔ زمان۔ جسکی وجہ سے

اعضائے جسم حسب مناسب قالب چھوٹے و بڑے پیدا ہوں۔ جیسے کہ باغی کے سائے

سائے عکس کے ختم ہونے پر جو چھوٹے جسم میں موجود رہتے ہوئے باہر چلتا ہے۔ اور اس جگہ تک جاتا ہے۔

جہاں اس کو دوسرے جسم میں جاتا ہے۔ تو وہاں پہنچ کر پہلے جسم کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسرے میں سما جاتا ہے

ایک شریہ سے دوسرے شریہ میں اس طرح جانے کو گرہ مٹی کہتے ہیں۔ اس میں تجس اور کار مال۔ وہ شے

رہتے ہیں اور نیند ایسا ہی رہتا ہے جیسے کہ پھل کا قبا۔ اس نمونے کے رہنے کا کارن انوپوروی ہے

جب جب یہ شریہ میں سما جاتا ہے۔ تب تجس اور کار مان شریہ سے شریہ کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ ایک

قالب سے دوسرے قالب میں جانے کے واسطے زیادہ سے زیادہ تین سے لگتے ہیں۔

اور تنگ ہوں اور بالائی بڑے اور کشادہ ہوں۔

(۳) کھانک مستحان جس کی جھونریں اعضا مثل سانپ کے پی کی بڑے اور بالائی چھوٹے ہوں۔

(۴) بادن مستحان جس کی وجہ بادن اور پاؤں چھوٹے ہوں شکم اور پیشانی بڑے ہوں۔  
(۵) بکھک مستحان جس کی وجہ سے جسم بکڑا ہو۔

(۶) ہنڈک مستحان جس کی وجہ تمام جسم غیر موزوں و نامتنا سب و بد بنا ہو۔  
سہر جس کی وجہ مندرجہ ذیل ۸ قسم کے لمس والا جسم ملتا ہے۔

(۱) عروہ - نرم و ملائم (۲) کرکس - سخت (۳) شیت - سرد (۴) امشن - گرم (۵) لکھو۔  
ہلکا (۶) گرو بھاری (۷) سچکن - چکنا (۸) روکش - روکھا۔

رس جس کی وجہ مندرجہ ذیل ۵ قسم کے ذائقوں والا جسم ملتا ہے۔

(۱) آمل - ترش مثل لیموں (۲) اندھر - شیوں مثل گڑ (۳) کٹک - تلخ مثل نیم (۴) کشائے  
کھاری مثل نمک (۵) نمکشن - چروا مثل مریخ۔

نق فٹ - دیگر ذائقوں کے جسم ان ہی کی ملاوٹ سے بنتے ہیں۔

گندہ - جس کی وجہ مندرجہ ذیل دو اقسام کی بوء الا جسم ملتا ہے۔

(۱) سنگندہ - خوشبودار (۲) ذرگندہ - بدبودار۔

ورن جس کی وجہ مندرجہ ذیل پانچ اقسام کے رنگ والا یا انکی ملاوٹ سے بنے ہوئے  
دیگر رنگ والا جسم ملتا ہے۔

(۱) کرشن - سیاہ مثل بھونڈا (۲) ثیل - نیلا مثل گڑ (۳) ہرت - سبز مثل طوطا (۴) رکت  
سرخ مثل پیر پٹی (۵) فصل - سفید مثل بکلا۔

یہ پانچ رنگوں کے نام تھوڑے سوتر کی سدا سکھ جی مکت میٹک کے مطابق ہیں۔ در یہ سنگو اور

کونٹ سدا ہیں ہرت کے بجائے نیلا اور ہکٹک میں ثیل کے بجائے پیلا رنگ لکھا ہے۔



### سنگمات کی پانچ اقسام۔

- (۱) اوو ارک سنگمات (۲) ویکریک سنگمات (۳) آہارک سنگمات (۴) تجیس سنگمات  
(۵) کاران سنگمات +

### سنگمن کے چھ اقسام۔

- (۱) بجز شبد ناراج سنگمن **बज्र रश्म नाराच** وہ کرم پر کرتی ہے جس کی  
بج سے جسم میں استخوان اُن کے پٹھے اور کیلیں مثل ہیرے کے مضبوط ہوں۔  
(۲) بجز ناراج سنگمن۔ جسکی وجہ استخوان اور ان کی کیلیں میرے جیسی مضبوط ہوں  
مگر پٹھے ایسے مضبوط نہ ہوں۔

- (۳) ناراج۔ ایسے استخوان جن کی کیلیں معمولی ہوں۔ مثل ہیرے کے مضبوط نہ ہوں۔  
(۴) اردھ ناراج۔ یعنی ایسے استخوان جن میں کیلیں ایک طرف ہوں ایک طرف نہ ہوں  
(۵) کیلیک۔ ایسے استخوان جن کی کیلیں ٹھکی ہوئی نہ ہوں۔

- (۶) اسم پانچا سچا لک۔ جس سے استخوان بذریعہ کیلوں کے بڑے ہوئے نہ ہوں۔  
صرف نشیں لپٹی ہوئی ہوں۔ اور باہر کی طرف پوست لپٹا ہوا ہو۔  
نقیٹ۔ سنگمن۔ صرف انسان اور حیوان کے ہوتے ہیں یہ ہستی۔ اور نارکی۔ اور ایک  
حواسی غالب والوں کے نہیں ہوتی۔

### سنتھان کی چھ اقسام۔

- (۱) اسم چتر سنتھان۔ وہ کرم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے اعضائے جسم نہایت موزوں  
و متناسب ہوں۔

- (۲) نہو گروہ پری منڈن سنتھان۔ جسکی وجہ شل بڑے درخت کے زیریں اعضا چھوٹے

بہ جسم کی ڈاڑھیں کو سنگمن نہیں اور پٹھوں کو شبد بجز شبد کیلیوں کو ناراج کہتے ہیں۔

۴) تجسس۔ برقی جسم جس کے ذریعے کمال یافتہ درویش رحم یا غصہ کر کے کسی شخص کو فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بعض صاحب کمال جو مرعین کو اپنا ہاتھ لگا کر چکا کر دیتے ہیں انکے ہاتھوں سے یہ تجسس جسم ہی نکلتا ہے۔ برہمن لوگ اس ہی کو برہمن تیج کہتے ہیں۔  
(۵) کارمان۔ لطیف جسم جس میں افعال روح کو گھیرے رہتے ہیں۔

نفاٹ۔ مندرجہ بالا پانچوں شریروں میں سے روح کے ساتھ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چار اور کم سے کم دو شریر ہوتے ہیں۔ انسان و حیوان مطلق و نہات۔ جمادات کے ادراک و تجسس و کارمان اور ہستی فرشتوں اور دوزخیوں کے ویکریک و تجسس و کارمان تین شریر ہوتے ہیں۔ جب فحشی کی پیشانی سے آہارک شریر نکلتا ہے تو اس تھوڑے سے وقت میں ہارک شریر ہو جاتے ہیں۔ اور جب روح ایک قالب سے دوسرے قالب میں جاتی ہے تو اس کے درمیانی وقت میں جو زیادہ سے زیادہ تین سے دلچہ ہو تا ہے۔ اس کے صرف تجسس اور کارمان و دوشریر ہوتے ہیں۔ یہ دو شریر نہات ابدی تک روح کے ساتھ رہتے ہیں۔ نہات کی حالت میں روح کا کوئی جسم نہیں ہوتا۔

انگو پانگ کی تین اقسام  
(۱) ادراک انگو پانگ (۲) ویکریک انگو پانگ (۳) آہارک انگو پانگ۔  
بندھن کی پانچ اقسام۔

(۱) ادراک بندھن (۲) ویکریک بندھن (۳) آہارک بندھن (۴) تجسس بندھن۔ (۵) کارمان بندھن۔

سہ علم ٹیگیگراف نامہ الادب لکھتا روالا اسکی ہی تشریح ہے۔

نوٹ نمبر ۱۰ سر اور چھاتی۔ چوڑا۔ پیٹہ۔ دو ہاتھ۔ دو پاؤں ان آٹھ کو انگو کہتے ہیں۔ ناک، انجلی وغیرہ۔ جو انگوں میں سے نکلے ہوئے ہیں انگو پانگ کہتے ہیں۔ اور جو پاؤں میں سے نکلے وہ انگ و پانگ کہلاتے ہیں۔ جیسے ناخن۔ یہاں بان سبب مراد ہے۔

(۵) پانچ اندری جس میں قوت لاسہ۔ ذائقہ و شامہ۔ دباورد۔ و سامہ۔ ہوتی ہے  
جیسے انسان۔ ہانتی و گھوڑا +

نوٹ۔ قسم مندرجہ بالا لغات ۵ کو ترس (अस) یا جگم یا بازاری متحرک کہتے ہیں۔  
چار اندری تاک کے ماہزار کے من نہیں ہوتا۔ پانچ اندری من واسے بھی ہوتے ہیں جن کو  
سینی کہتے ہیں۔ جیسے انسان۔ دیو۔ ناری۔ گھوڑا۔ گائے وغیرہ۔ اور بدن من کے  
بھی ہوتے ہیں جو سینی کہلاتے ہیں۔ جیسے ایک تم کے طوٹے وغیرہ جو گھولنا نہیں  
بناتے۔ سینی کو "سنگی" اور سینی کو "سنگی" بھی کہتے ہیں۔

شہرہ کی پانچ اقسام۔

(۱) دو ایک۔ ہاڑ۔ ماس۔ لہو۔ نس۔ والا جسم جس کی دو اقسام ہیں (۱) سمور پھن لینے  
بلا مباشرت پیدا ہوا ہوا۔ سب سے کچھ اور غیرہ (ب) گرج پھن لینے مباشرت سے پیدا ہوا  
ہوا۔ انکی بھی تین اقسام ہیں (۲) انڈج لینے انڈے سے پیدا ہوا ہوا جیسے بطخ۔ و مرغ وغیرہ  
(۳) تچ۔ جو جھلی لئے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے گائے۔ بھینس وغیرہ (۴) پونج۔ جن کے  
جھلی یا انڈے جیسا خول کچھ نہیں ہوتا۔ اور جو پیدا ہوتے ہی چلنے پھرنے لگ جاتے ہیں  
جیسے شیر و غیرہ۔

(۲) ویکریک جیسے فرشتوں اور دوزخیوں کا جسم لطیف۔ جس کو وہ اپنی مرضی سے  
چھوڑنا یا بڑا بنا سکتے ہیں۔

(۳) آہارک۔ وہ جسم لطیف جو چھٹے گن استھان والے مہنیوں کی پیشانی سے نکل کر  
بعض وقت کسی مسئلہ خلوصنی کے متعلق کسی کیولی دھبہ واں کے پاس دلی شکوک رفع  
کرنے کے لئے ملتا ہے۔

۱۴ اسکی تشریح علم حیوانات ہے۔

۱۵ مسموم یا ماس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔

(۲) جو فشی اپنے اجرام فلکی آفتاب و ماہتاب و سیارات و ستارگان و چھتریں رہنے والے (۳) و نیز اپنے بہوت و پریت و حیر و جات (۴) ہوں باشی اپنے بھوانی و چند فشی غیر

(۲) منش گت یعنی انسانی قالب -

(۳) ترنچ گت یعنی قالب حیوانی و نباتاتی و جاداتی -

(۴) نرک گت - یعنی قالب دوزخی -

انہری یا جات کی ۱۵ اقسام -

(۱) ایک اندری یعنی کھو اسی قالب - خاک - باد - آب - آتش - نباتات - ان میں صرف ایک قوت لاسہ ہوتی ہے - ان کو ستھار یعنی جاذا ماراں غیر متحرک کہتے ہیں - کیونکہ ان میں خود بخود حرکت کرنے کی قوت نہیں ہوتی -

یہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں - ایک باہر یا کثیف - اور دوسرے سوکھم یا لطیف نباتات میں جان ہونا منو سمرتی میں بھی مانا ہے - دیکھو منو سمرتی اوہیا سے اول - شلوک ۸۸ جادات میں جان کا ہونا محال ہی میں ہو اکثر بوس نے ثابت کر دیا ہے - آریہ سلج نباتات و جادات میں جان نہیں مانتی - دیکھو کلیات آریہ مسافر مطبوعہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۰ یہ انکی نادانی جو (۲) ورا ندری - جن میں قوت لاسہ و ذائقہ ہوتی ہے - جیسے لٹ وغیرہ -

(۳) تین اندری جن میں قوت لاسہ و ذائقہ و شامہ ہوتی ہے جیسے چوہنٹی - جوں شرشری - ڈھور - کھنسل - بھونگے -

(۴) چار اندری - جن میں قوت لاسہ و ذائقہ و شامہ و باصرہ ہوتی ہے - جیسے بھڑا و کھمی - بچو - وائس - وغیرہ +

دقیقہ صفحہ ۱۳۸ - دیوگنتی - اور نرک گنتی کو بند وول نے بھی مانا ہے - دیکھو منو سمرتی -

سہ انکی تشریح کا نام علم ہیئت و علم جوتس ہے -

دبہ وقت موت بھی مافی ہے (۱) بہت خوشی اور بچ سے (۲) ہتیار سے (۳) زیادہ کھانے اور زیادہ بھوکا رہنے سے (۴) اعضاءے رفیعہ میں سخت تکلیف ہونے سے (۵) اوپر بے گرنے یا کنٹیں وغیرہ میں ڈوبنے سے (۶) زہر کھانے یا زہر دار جانور کے کاٹنے سے (۷) سانس رکے اور گلا گھٹنے سے۔ اکال مر تو سورگ اور نرگ میں نہیں ہے۔ اکال مر تو کی تغیل ایسی بھیجی چاہیے جیسے کہ چراغ باوجود تیل اور بتی کے موجود ہونے کے یک لمٹ ہوا کے جھونکے سے بجھ جاتا ہے۔

**بیدنی کے دو اقسام ہیں** (۱) سانا بیدنی وہ کرم پر کرتی ہے جس سے پیش و پشتر کے سامان ہم پہنچتے ہیں (۲) اسانا بیدنی جس سے دکھہ و ترکانیف کا سامنا ہوتا ہے۔  
**گو تر کے دو اقسام** (۱) اچ گو تر وہ کرم پر کرتی ہے جس کی اپنی سوج دیر اور منش کی اعلیٰ نسل میں پیدا ہوتی ہے۔

(۲) بچ گو تر جس سے انسان کا ادنیٰ نسل (شودر) یا حیوانات مطلق و نباتات و جمادات کے قالب میں جنم ہوتا ہے۔

نام کرم کی ۹۳ پرکرتیں ہیں سے ۶۵ پنڈ اور ۲۸ اپنڈ کہلاتی ہیں۔  
 پنڈ پرکرتیاں اس طرح ہیں۔

۱۔ گت۔ قالب ۴ (ب) اندھی یا جات۔ عکس۔ ۵ (ج) شدید۔ جسم ۵ (د) انگوٹھا ۱  
 اعضاءے جسم ۳ (ح) بندھن۔ نسیں ۵ (و) سنگمات۔ گوشت و پوست ۵ (ز) سنگھنہن  
 استخوان کے پرندوں کی مضبوطی ۶ (ح) سنستھان۔ قدامت ۶ (ط) سپرس۔ پس ۸  
 (ی) ریس۔ ذائقہ ۵ (ل) گندہ۔ ۲ (ل) دل۔ ورن۔ رنگ ۵ (دھ) انوپرہوی۔ وقتہ  
 نقل قالب ۴ (ن) بجاو گت۔ قسم حرکت ۲۔ میزان ۶۵  
 گت کی چار اقسام ہیں۔  
 (۱) دیو گت جس کی چار نہیں ہیں (۱) کلب باسی یعنی مٹی فرشتہ۔

پنڈ گت کے اعلیٰ حصہ ہانے والے جسم کی حرکت کرنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاح میں قالب کو کہتے ہیں (بقیہ آئیے)

- (۲۱) مٹی کو نیا دہی میش کے سلمان مثل مال و دولت زن و فرزند و غیرت و لغت -  
 (۲۲) آرزوئی - لغت (۲۳) شوک - رنج و غم (۲۴) پھٹے - خوف (۲۵) بگڑا ہوا - گڑبست  
 (۲۶) پشش بید - خواہش برینہ -  
 (۲۷) استری بید - خواہش بادیہ -  
 (۲۸) ہنسک بید - خواہش مختلفانہ - یعنی زو مادہ ہر دو سے مباشرت کرنے کی خواہشیں  
 جینی ہے -

نویات - اقسام مندرجہ ۲۰ لغات ۲۸ " دکشا سے بیدنی " کہلاتی ہیں ۔ ۹۰ روح کو درجہ  
 اس متفرق میں کہ باج ہیں ۔ موہنی کارم کی ۲۵ - اقسام مندرجہ ۸۸ نہایت ۲۸ پارہ  
 مدہنی کے نام سے موسوم ہیں - کیونکہ یہ روح کو مادی فعل میں جو نے دیتے -  
 نہ پہنچانے پارتھاتیاں کریموں کی ۸۸ - اقسام میں سے گیا ناوری کی ایک کیوں  
 گیا ناوری ویرشاوری کی نویں سے آخری چھ اور موہنی کی ۲۸ میں سے تیسری  
 اسمیکت پرزرت (تعمیلات) چھوڑ کر ازل سے چند رجوں تک ۴۴ اکل ۳۳ سرب بھانیا  
 کہلاتی ہیں - کیونکہ انہیں نے روحانی طاقتوں کو بالکل زائل کر رکھا ہے اور باقی  
 ۲۲ ویش گھاتیاں کہلاتی ہیں - کیونکہ انکی طاقت محدود ہوتی ہے -  
 آیو دھم کی چار اقسام حسب ذیل ہیں -

(۱) آیو جس سے بہشتی قالب ایک مدت محدود کے لئے ملتا ہے -

(۲) منش آیو جس سے جسم انسانی " " "

(۳) ترنچ آیو جس سے حیوانات مطلق و نباتات و جادات کے قالب میں ایک

مدت معینہ کے لئے رہنا ہوتا ہے -

(۴) ترک آیو - جس سے ایک خاص عباد کے لئے دہنی میں رہنا پڑتا ہے -

ویسے تو ہر جو اپنی آیو طبیحی حمر کو پوری کر کے مرنے لگتا ہے - لیکن ان سات ذریعوں سے اکل ہر

ہوتا ہے۔

(۵) سجون یا۔ فریب شل گامے کے سینک کے جوہیت ہی کم پیدا ہوتا ہے۔  
(۶) ایتنا لوندھی لوبہ۔ وہ کم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے چڑھتا اعلیٰ درجہ کی طبع کرتا ہے  
مثل قمری رنگ کے۔ چوکھی پھیکا نہیں پڑتا (۱) پرتیا کھان لوبہ۔ طبع مثل جھینڈ کے  
رنگ کے جو غصہ دھلکے بعد چڑھتا ہے (۱۸) پرتیا کھان لوبہ۔ طبع مثل کسب کے رنگ کے جو غصہ قیل  
میں جلتا تازہ (۹) پرتیا لوبہ طبع مثل ہلدی کے رنگ کے جو خورا پھیکا پڑ جاتا ہے۔

نقۃ۔ اقسام مندرجہ ۴ نہایت ۱۹ کو کشائے (ذبات) کی چار چوڑی اور ۱۶ کشائے  
بہدنی کہتے ہیں۔ اور یہ روح کو سمیک چار تریعنے دل و حواس پر قابو پانے کا عمل نہیں  
کرتے دیتے اور حصول درجہ استغراق میں سخت باوج ہوتے ہیں۔ درشن موہنی  
کی ہرہ اقسام مندرجہ ۴ نہایت ۳۔ اور انتہا لوندھی کشائے کی چوڑی مندرجہ  
۵ و ۸ و ۱۲ و ۱۶۔ جب تک رہتی ہے۔ آتما کو سمیک درشتی یعنی اثنیٰ الاعتقاد  
نہیں ہونے دیتی۔ اور ایسے ایسے ناجائز افعال کرتی ہے جس کی وجہ سے ترک  
گئی (دو نزع) طبعی ہے پرتیا کھان کشائے کی چوڑی۔ مندرجہ ۵ و ۹ و ۱۳ و ۱۷  
روح کو شادک کے برت لینے نہیں دیتی۔ اور ایسے بذفعال سرزد کرتی ہے جس سے  
ترنج گت (قالب حیوانی) طبعی ہے۔ پرتیا کھان کی چوڑی (۱۷ و ۱۹ و ۱۲ و ۱۸) والی  
روح کرنسی کا دھرم لینے نفس پر قابو پانا اور تارک الدنیا ہونا ممکن بناتی ہے اور وہ ایسے افعال  
کراتی ہے جس سے غش غیم (قالب انسانی) نہیں ملتا ہے۔

سجون کشائے کی چوڑی مندرجہ ۵ و ۱۱ و ۱۹ و ۱۷ والی۔ روح متبیا کیات جائز  
نہیں دھارن کر سکتی۔ سو رگ (ہیشت) میں جاتی ہے۔ مگر جب تک یہ چوڑی رہتی ہے۔  
کیول گیان و علم کل حاصل نہیں کر سکتی۔

(۲۰) دسیہ وہ کم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے روح کو مہسی آتی ہے۔

(۳) سمیکت پر کرت متعینات۔ جس سے صادق الاعتقاد ہی کسی قدر کثافت کے ساتھ ہوتی ہے۔ مگر کامل نہیں ہوتی۔

نوٹ۔ متذکرہ بالا ہر سہ اقسام کو کرشن موہنی کہتے ہیں۔ کیونکہ انکی موجودگی میں روح واثق وصادق الاعتقاد نہیں ہوتی۔

(۴) انتہا نو بندھی۔ کروہ وہ کرم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے جو آتما کو اعلیٰ درجہ کا خضہ آتا ہے اور مثل پتھر کی لکیر کے کہی دور نہیں ہوتا۔

(۵) پرتیا کھان کروہ۔ ہرے درجہ سے کم خضہ مثل ہل کی لکیر کے جو بہت عرصہ میں دور ہوتی ہے۔

(۶) پرتیا کھان کروہ۔ اوپر واسے بچے کی خضہ مثل ریت کی لکیر کے جو عرصہ قلیل میں مٹ جاتی ہے۔

(۷) سنخون کروہ جس کی وجہ سے خضہ آتا ہے۔ مگر مثل پانی کی لکیر کے فوراً دور ہو جاتا ہے۔  
(۸) انتہا نو بندھی مان۔ جس کی وجہ سے روح کو اعلیٰ درجہ کا غور مثل ستون سنگی ہوتا ہے جو کہی غم نہیں کھاتا۔

(۹) پرتیا کھان مان۔ غور مثل ستون استخوانی۔ جو عرصہ دراز میں غم کھاتا ہے۔

(۱۰) پرتیا کھان مان۔ غور مثل ستون چینی۔ جو عرصہ قلیل میں غم کھاتا ہے۔

(۱۱) سنخون مان۔ غور مثل ستون بید جو فوراً غم کھاتا ہے۔

(۱۲) انتہا نو بندھی اما۔ فریب درجہ اعلیٰ مثل بانس کی جڑ۔ یا بارہ سٹنگے کے سینگ کے جو پیچ و پھینچ ہوتا ہے۔

(۱۳) پرتیا کھان اما۔ فریب مثل مینڈھے کے سینگ کے جو پہلے درجہ کے لحاظ سے کم پیچا ہوتا ہے۔

(۱۴) پرتیا کھان اما۔ فریب مثل ہرن کے سینگ کے جو پہلے درجہ کے لحاظ سے کم پیچا ہے۔



(۷) پچلا انداز جسکی وجہ سے بیٹھے ہوئے بھی نیند کی خاموشی آتی ہے۔

(۸) پچلا پچلا جس کی وجہ سے زور سے گہری خاموشی یعنی خاموشی پر خاموشی آتی ہے۔

(۹) ستیان گروہی جس کے سبب حالت خواب میں کچھ کام کر لیا جاوے اور جاگنے پر یاد نہ رہے اسکو انگریزی میں سومنیل ازم *Somnambulism* کہتے ہیں۔

**انتہائی ۵۔ اقسام** (۱) مان انتہا سے جس سے روح کی خیرات دینے کی آرزو پوری نہیں ہوتی۔ یعنی جس کی وجہ سے خیرات کرنا چاہے مگر نہ کر سکے۔

(۲) لاجہ انتہا سے جس سے شبائے مطلوبہ حاصل نہیں ہوتیں۔ اور جہاں سے قائمہ کی امید ہو۔ پوری نہیں ہوتی۔

(۳) بھوک انتہا سے دنیاوی عیش از قسم اکل و شرب وغیرہ حاصل نہیں ہو سکتے اور باوجود سامان عیش کی موجودگی کے ان سے خفا نہیں اٹھایا جاسکتا۔

(۴) آپ بھوک انتہا سے جس کی وجہ سے عیش از قسم زن و زور و پارچہ وغیرہ باوجود وسیع کرنے کی بھی بھوگے نہیں جاسکتے۔

(۵) دیرج انتہا سے جس کی وجہ سے ہمتی اور بکڑاری جاتی ہے۔ اور جس کا کم کرنے کا ارادہ کیا جاوے۔ مگر نہیں ہوتا۔

**موتی کی ۲۸۔ اقسام** (۱) متعیت جس کی وجہ سے روح ضعیف الاعتقاد ہوتی ہے یا یوں کہو کہ جس سبب سے روح کو سمیت (صادق الاعتقاد ہی) بالکل نہیں ہوتی۔

(۲) سر متعیت جس کے سبب روح کو عمدہ عقل کے لئے تھوڑی سی صادق الاعتقاد ہو جاتی ہے۔

۱۔ بھوک اور آپ بھوک میں فرق۔ بھوک اس کہتے ہیں جس سے صرف ایک دفعہ غذا تناول جاوے اور جبکہ صرف ایک بار استعمال کیا جائے جیسے تلوار پوری۔ مثلاً ڈھیرہ۔ اور آپ بھوک وہ ہوتا ہے جو بار بار بھوگا جاسکے۔ جیسے زن و پارچہ وغیرہ۔

(۳) او وہ گینا اور فی جروح کو او وہ گینا (وہ علم جس کی وجہ سے اپنے یا دیگر جانداروں کے چند جنم سابقہ و غیر دیگر امور متعلقہ کا حال ایک خاص حد تک معلوم ہو جاتا ہے، جنہیں ہوئے دیتی +

(۴) من یہ گینا اور فی جروح کو من یہ گینا (وہ علم جس کے ذریعہ سے دوسروں کے دلی خیالات معلوم ہو جاتے ہیں) ہونے نہیں دیتی +

(۵) کیوں گینا اور فی جروح کو کیوں گینا (یعنی ہمہ دان ہونے سے روکتی ہے اسکے دور ہونے سے انسان سرا یا علم ہو جاتا ہے۔ اور ہر سلسلہ تناسخ میں نہیں پھنستا اور ہر چکر پر اتنا پہنچ جاتا ہے +

**درشناورنی کے ۹-۱۰ اقسام** (۱) کچھ درشناورنی جروح کی قوت باصرہ کو روکتی ہے۔

(۲) کچھ درشناورنی جروح کی قوت باصرہ کے علاوہ دیگر حواس (سامعہ۔ لامسہ۔ فاعقہ۔ شامعہ) میں فعل اٹھاڑ ہوتی ہے۔

(۳) اور درشناورنی اس باطنی بصارت کو روکتی ہے جو ایک محدود فاصلہ یا زمانہ تک اپنا کام کر سکتی ہے۔

(۴) کیوں درشناورنی جروح کی قوت ہمہ بینی کو ڈھانپتی ہے +

(۵) اندر جس کی وجہ سے نیند آتی ہے۔

(۶) اندھا اندھا۔ جس کی وجہ سے خواہشیں بھڑکی جاتی ہیں۔

دقیقہ ۱۵ ص ۳۱ (۱) شہرت گینا۔ اس میں قوت متیز اور تخیل کے شامل کرنے سے متصل اور واضح معلوم ہوتا ہے کہ ان سے لڑنے کی تدارک نہایت گینا ہے اور اس کو سنگریہ جانا کہ یہ لالگوں یا ہری راگ ہے شہرت گینا ہے +

عمل میں لانے نہیں دیتی۔ اسکی پہنچ اقسام ہیں  
(۴) ، سوہنجی جو روح کو سرور تک حاصل نہیں ہونے دیتی۔ اور دنیا کے اسباب زن و فرزند  
وغیرہ کی الفت میں گرفتار کر کے خطرہ روحانی نہیں اٹھانے دیتی اسکی ۲۸ اقسام ہیں  
نوشٹ مندرجہ بالا چار اقسام گھاتیا کہلاتی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے روح کی چار ذاتی صفات  
کو روک رکھا ہے۔

(۵) ، آہ وہ کرم پر کرتی ہے جو روح کو کسی خاص جسم میں ایک خاص مدت کے لئے مقید  
رکھتی ہے۔ اسکی چار اقسام ہیں۔

(۶) ، بیدنی جو روح کے لئے دنیوی آرام و تکلیف کے سلمان بہم پہنچاتی ہے اس کی  
دو اقسام ہیں۔

(۷) ، گو تر جس کے سبب روح کی پیدائش ادنیٰ و اعلیٰ نسل و خاندان میں ہوتی ہے  
اسکی دو اقسام ہیں۔

(۸) ، نام جس کی وجہ سے کسی قالب کہ جس میں روح جاتی ہے اعضا روقہ و قامت  
وغیرہ بنتے ہیں۔ اس کی ۹۲ اقسام ہیں۔

نوشٹ۔ اقسام مندرجہ نمبر ۸ لغایف ۸۔ اگھاتیا کہلاتی ہیں۔ کیونکہ یہ روح کی ذاتی  
صفات کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتی۔

اب گیاورنی کے ۵ اقسام یہ ہیں

(۱) ، سستی گیاورنی وہ کرم پر کرتی ہے  
جو روح کو مت گمان میں سے وہ علم جو اس غمہ اور دل کے ذریعے سے ہوتا ہے نہیں جانتے  
دیتی۔ اور جبکی وجہ سے جلد جانداروں کے قوار و حواس میں کمی و بیشی ہے۔

(۲) ، شرت گیاورنی جو روح کو شرت گمان (دوہ علم جو حواس و دل کے ذریعے سے حاصل  
ہوئے ہوئے علم میں قوت متمیزہ و تغلیذ کے شامل کرنے سے ہوتا ہے) ہونے نہیں دیتی  
اور جبکی وجہ سے فروغ و اہر انسان و حیوان کی عقل و تمیز وغیرہ میں کمی و بیشی ہے۔

۳۔ مت اور شرت گمان میں فرق ہے کہ مت گمان میں اس کے ذریعے سے ہوا بہم جو علم ہوتا ہے (بغیر آئندہ)

باقی ہے اور اس سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ من بچن کاٹے کی تحریک میں کشایوں کے شامل ہونے سے سختی اور اذیہاگ ہوتا ہے۔ کشائے کے ساتھ جو لوگ ہوتا ہے اس کو دلشیا کہتے ہیں۔ لیشیا کی چھ قسمیں ہیں جن کو شکل، پدم، پیت، کپوت، نیل، اور کریشین، رنگوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کرم کا بندہ ان ہی ”لشیا“ سے ہلکایا بھاری ہوتا ہے۔ یعنی اگر کشائے بہت گہری ہوگی تو کرم بندہ سخت پڑ گیا۔ اور عرصہ دراز تک قائم رہے گا۔ اگر کشائے ہلکی ہوگی تو کرم بندہ بھی ہلکا ہو گیا۔ اور تھوڑے عرصہ تک قائم رہے گا۔ من بچن، اور کاٹے کی کر یا در تحریک بہتین طرح کی ہوتی ہے جس کو سم، رنبہ، سارنبہ، اور آرنجبہ کہتے ہیں۔ سم رنبہ کشتی فعل کے کرنے کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ سارنبہ، اس کے اسباب اکٹھا کرنے کا نام ہے۔ اور آرنجبہ کا روانی کے شروع کر دینے کو کہتے ہیں۔ پھر اسکی بھی تین اقسام ہیں دو کرت، کسی فعل کو خیر کرنا، دکارت، کسی دوسرے سے کرانا اور ”انودتا“ کرتے ہوئے کو بھلا جانا۔

**کرم پر کرنی** اب پر کرنی بندھا کر کیا جاتا ہے۔ جب انسان کوئی خوراک کھاتا ہے تو اس کے ذرات سے ڈی، خون، ماس، ویرج، پھینہ، پیشاب، اور پٹانہ وغیرہ بن جاتے ہیں۔ اور پھر انکی تقسیم سر کی ڈی، پاؤں کی ڈی، وغیرہ حصوں اور آنکھ، کان، ناک، دل وغیرہ اعضاء میں ہوتی ہے۔ اسی طرح یوگوں اور کشایوں کے ذریعے کشمش کئے ہوئے کرم پر پٹانوں کا جو ارد، مختلف قسم کا پر کرنی بندھ کر رہا ہے۔ کرم پر کرنی کی جین آچاریوں نے آٹھ بڑی قسمیں اور ان کے ۱۲۸ بھید کئے ہیں۔ ۸ بڑی قسموں کو ٹمول پر کرنی، اور ان کے ۸۸ بھیدوں کو موتر پر کرنی کہتے ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے۔

۱) گینا اورنی۔ یعنی وہ کرم پر کرنی جو روح کی طاقت ہمہ دانی کو روکتی اور ڈھکتی ہے۔ اسکی پانچ اقسام ہیں۔

۲) درشناورنی جو روح کی طاقت ہمہ بینی کو ڈھکتی ہے اسکی نو اقسام ہیں۔

۳) انٹرے۔ جو روح کی صفت طاقت کل کو روکتی ہے۔ اور اسکو اپنی طاقتیں بہ آزادی

دل بجانہ صادق و کذب ہر دو (۴) انویسے منویک (تحریک دل نہ بجانہ صدق و نہ بجانہ کذب (۵) مست بچن یوگ - تحریک زبان بجانہ صدق (۶) است بچن یوگ - تحریک زبان بجانہ کذب (۷) بچے بچن یوگ - تحریک زبان بجانہ صدق و کذب ہر دو (۸) انویسے بچن یوگ - تحریک زبان نہ بجانہ صدق نہ بجانہ کذب (۹) اودارک کائے یوگ - تحریک اجسام اودارک (۱۰) اودارک شرکائے یوگ - تحریک اجسام اودارک باشتراک دیگرے (۱۱) ویکریک کائے یوگ - تحریک اجسام ویکریک باشتراک دیگرے (۱۲) ویکریک غیر کائے یوگ - تحریک اجسام ویکریک باشتراک دیگرے (۱۳) کائے یوگ - تحریک اجسام آہارک (۱۴) آہارک غیر کائے یوگ - تحریک اجسام آہارک باشتراک دیگرے (۱۵) کارمان کائے یوگ - تحریک اجسام کارمان - اس طرح آشر و کلابیان ختم ہوا۔

**کرم بندہ** آشر و سے جو بندہ نیرتا ہے وہ دو قسم کا ہے ایک بھائو بندہ یعنی وہ دو کا بھادو خیالات و جذبات کا ذبیحہ جس سے کرم آتما سے بندہ ہوتا ہے۔ دوسرے دربیہ بندہ یعنی آتما اور کرم کے پردیشوں کا دھوا اور پانی کی طرح مخلوط ہونا۔ دربیہ بندہ کی چار قسم ہیں۔ پرکرتی بندہ، سستی بندہ، انوبھاگ بندہ، اور پردیش بندہ۔ کرم جس بھادو آٹے ہرے ہوتا ہے۔ اس کو پرکرتی کہتے ہیں۔ جتنے وقت تک کرم آتما کے ساتھ رہتا ہے اس کو مستی کہتے ہیں۔ کرم کی استی، عمر، کشائے کم و بیش ہونے پر منحصر ہے۔ بلکایا بھاری، اچھایا بھاری جیسا کرم کا پھل ہوتا ہے اس کو "انوبھاگ" کہتے ہیں جیسے کسی چیز کے کھانے سے مرنے والا ہوتا ہے۔ کسی کے کھانے سے پیٹ میں ایسی طرح بعض کرم کا پھل ترک ہوتا ہے۔ بعض کا سورگ - آتما و کرم کے پردیشوں کے مخلوط ہونے کو "پردیش بندہ" کہتے ہیں۔ من بچن کائے یوگوں سے پرکرتی اور پردیش بندہ ہوتا ہے۔ اور کشایوں سے سستی اور انوبھاگ بندہ ہونے میں بچن کائے یوگ میں تحریک پیدا ہونے سے آتما میں جو تمام شریک کے اندھا پاک ہے تحریک پیدا ہوجاتی ہے۔ اور یہی وہ تحریک ہوتی ہے ویسی ہی اسکی پرکرتی ہوتی ہے۔ اور وہ کرم آتما کے ساتھ مخلوط ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس تحریک میں کشائے (جذبات و خواہشات) نہ ہو تو تحریک فوراً زائل ہو

تختہ چھایا کسی نے چھلج بیسا وغیرہ وغیرہ بتلایا تھا۔

(۲) وہ بہت دانتھلا تھی حقیقت کے باطل برغلاف اعتقاد رکھتا تھا۔ مثلاً پیشگی میں دھڑلہ  
(۳) ششے دانتھلا و ششے کسی بات کو جاننا تو مگر اس میں شبہ رکھتا۔ مثلاً یہ خیال رکھتا  
کہ سیک روشن۔ گیان چارہ۔ معلوم ہو کہ کش مارگ ہے یا نہیں۔ اعتقاد میں بچگی کی بڑی ضرورت  
ہے اس ہی کے "ششے" کو تھیل کہتا ہے۔

(۴) بنی سے (बनिय) اعتقاد غیر امتیازی یعنی سچے جھوٹے میں امتیاز نہ کرنا۔  
اور کہنا کہ سب ہی منزل مقصود کے رہتے ہیں۔

(۵) آگیاں (اعتقاد جاملانے) لاعلم رہنا اور وہ ہم کرم وغیرہ سب باتوں سے لاعلم رہنے کو  
یہی اچھا ماننا۔

اہت کی پانچ اقسام۔ ہٹا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرو (دھوس) ہیں۔ بعض جگہ اہت کے  
بارہ اقسام بیان کئے گئے ہیں۔ وہ پانچوں اندریوں کے دسے بھوگ۔ من کا قابو میں نہ رکھنا اور  
چودھم دستھاد اور ایک ترس کے چودوں کو اندر اپنا نا ہے۔

ہرادی کی ۱۵۔ اقسام۔ چار بھینتا (استری کتھا۔ بھوجن کتھا۔ چور کتھا۔ راج کتھا) چار کتھے  
دکروہ۔ ان۔ مایا۔ لوبھ۔ پانچ اندری دسے۔ یعنی آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان۔ اور جسم۔ اس جسم  
کی خواہشات۔ رگ۔ عجمت یا شوق۔ اور مندرا یا منہ ہیں۔ سو تیا مبرہین اورش کے مطابق۔ راک  
کے پائے نہ بیٹنے نشے کا استعمال پر او میں لیا گیا ہے۔ یہ پندرہ باتیں ایسی ہیں جن میں  
گناہ کرنا ان کو دہرم کی طرف سے لاپرواہی ہو جاتی ہے اور اس کا دل ان ہی باتوں میں لگا رہتا  
ہے کٹھائے کی جو ۵۰ اقسام بیان کی جاتی ہیں انکی تحصیل صفحہ ۱۱۹ پر درج ہے۔

یوگ تین ہیں۔ من یوگ۔ دھرمیک دل۔ بچن یوگ۔ دھرمیک زبان۔ کائے یوگ۔ دھرمیک جسم،  
مکلی زیادہ تشریح کرنے سے یوگ کے جو ۱۵۔ اقسام ہوتے ہیں وہ اس طرح ہیں (۱) ست منو یوگ  
دھرمیک دل۔ بطرف صدق (۲) ست منو یوگ۔ دھرمیک دل۔ منجانب کذب (۳) ست منو یوگ۔ دھرمیک

سحاک چنہ یا پرکار جو پہلے سکھ لہر کے نزد اس یاد باد کی آچرنی (نقطہ)  
 آتما کا سروپ پر مدھارتوں میں راگ و دوش سے طغیانی اور اپنے شدہ خیال میں گن  
 رہتا ہے۔ ایسی حالت کو سمیکت کہتے ہیں۔ گرو آتما کا اصل سجاؤ مثل ایک ساکن جمیل کے  
 ہے۔ جس میں جمیل میں تندہی کے گھنے سے یا کسی ڈھیلے وغیرہ کے پھیکے سے لہریں اٹھتی ہیں  
 ایسی صرح آتما میں پانچ ذریعوں سے ترنگیں اٹھتی ہیں۔ وہ پانچ ذریعہ متعینات۔ ابرت۔ پرماؤ  
 کشائے۔ اور لوگ نہیں۔ متعینات۔ کا ذب الاعتقاوی کو کہتے ہیں۔ ابرت ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری  
 زنا۔ اور گروہ کا نام ہے۔ پرماؤ دھرم کی طرف سے لاپرواہی کو کہتے ہیں۔ کشائے۔ جذبات حیوانی  
 سے مراد ہے۔ یوگ من یجن اور کائے کی تحریک کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ متعینات۔ ابرت  
 پرماؤ اور کشائے کی وجہ سے من یجن اور کائے میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس تحریک سے  
 آتما میں ترنگیں اٹھتی ہیں۔ ان ترنگوں کو ہی بھاؤ کرم کہتے ہیں۔ بھاؤ کرم سے پھل۔ پرماؤ  
 دھرت مادہ کو پھل کہتے ہیں۔ ان پھل پرانوں کو ہی ”دریدہ کہتے ہیں۔ جو آتما کے ذریعہ  
 کے ساتھ غلط ہو کر اس کے شفاف پن کو مکر کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آتما کے اصلی  
 گن ٹوٹکے جاتے ہیں۔ لہذا کرم بندہ پڑتا ہے۔ اب پیشتر اس کے کہ ہم ”کرم بندہ“ کا ذکر کریں۔  
 آشرو کے اب باب کی کچھ تشریح کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

بوجب شاستر۔ دریدہ سنگو کرم آشرو کے ۲۸۔ اقسام ہیں۔ متعینات۔ ابرت۔ پرماؤ  
 یوگ۔ چار قسم جو کشائے کی ہیں اس شمار میں وہ بھی پرماؤ کے اندر آگئے ہیں۔  
 مگر کسی کسی شاستر میں کرم آشرو کے ۷۷ و ۷۸ سے اس طرح لکھے ہیں متعینات۔ ابرت۔  
 کشائے یوگ۔ اب انکی تفصیل سن لیجئے۔

متعینات کی پانچ قسم دریا کی انت (اعتقاؤ جردی) یعنی روح و مادہ اور ان کی باہمی تعلقات  
 کے صرف ایک پہلو پر غور کرنا اور اس ہی کو کل سمجھنا۔ جیسے کہ اندھوں کی اور باہمی کی مشہور کہانی  
 ہے کہ ہر ایک اندھے نے باہمی کے ایک ایک حصہ کو چھو کر کسی نے اسکو موسل دیا کسی نے

مفصل ذکر کرم پر کرتی کے ذہن میں کیا جاویگا۔ یہاں صرف اتنا بتلادینا ضروری ہے کہ ہر دو قسم کے کرموں کی دو دو قسمیں ہیں ایک پن روپ دوسرے پاپ روپ۔ سات تتوں میں پن روپ کو شامل کر کے سوتیا میر جہن، "توتو" کہتے ہیں۔ دیگر ان نو کا نام دو نو پدارتھ، "دیکھتے ہیں۔ پن روپ بھاؤ کرم سے پن روپ کرم پر کرتی کا بندھ جوتا ہے۔ اور پاپ روپ بھاؤ کرم سے پاپ روپ کرم پر کرتی کا بندھ جوتا ہے۔ لیکن کرم خواہ پن روپ ہو خواہ پاپ روپ ہر حالت میں جیو کے لئے سنسار میں گھمانے کا باعث ہے پن روپ کرم سونے کی جڑی اور پاپ روپ لوسے کی جڑی کے مانند ہے۔ جب تک کرم کالیں باقی ہے۔ بھاؤ کرم سے مدد میر اور مدد کرم سے بھاؤ کرم مثل تخم و درخت کے پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اور جیو اور پگل کا تعلق تو تم رہتا ہے اور نہات یا رہتی نہیں مل سکتی۔ آتما کی پرمتی درجوان جب پاپ روپ کرموں کی طرف ہوتی ہے تو اس کو اشد پرمتی کہتے ہیں۔ جو پاپ روپ کرم ہنسنا۔ جھوٹ چوری۔ دغا۔ دغیر کراتی ہے۔ جن سے ترک (دورنخ) اور ترنخ گنتی (دقالب جیو امانی و نباتاتی و جماداتی، متی ہے۔ اور جب پن روپ کرموں مثل دان پن ورت وغیرہ کی طرف ہوتی ہے اس کو اشد پرمتی کہتے ہیں اور اس سے سوگ۔ سکھ۔ راجہ راجہ کادرجہ جڑی جڑ وغیرہ ملتی ہے۔ اور جب آتما راگ و دیش سے علیحدہ ہو کر پن روپ ہر دو قسم کے کرم نہیں کرتا۔ بلکہ صرف گیان و حیان اور خوشناسی میں محور رہتا ہے تو اس کو "شدہ پرمتی" کہتے ہیں۔ ایسی حالت سے کہتی ہوتی ہے۔ اس ہی ضمن میں کو نہت بھاگ چند جی نے ایک جہن میں کہا ہے جو اس طرح ہے۔

بھجمن

پن پتی سب جیووں کی تین بھانت برنی	ایک پن ایک پاپ ایک راگ ہرنی (دیکھ)
تائیں ششہ دو نہ کر پی کرم بندھ	دیت راگ نہت ہی نہ ہند درتنی (دیکھ)
یامت شدہ ہو گپاوت تائیں متو گپ	تاوت ہی کان یوگ کہی پن کرنی (دیکھ)
پن پوج دشا د رچت پر ناد کو دوا	اد پھی دشا ست مت گرد او ہمد رتی (دیکھ)



جو اس سے غمناک رہائی پا تا چاہتا ہے۔ لیکن کسی مریض کا علاج کامل طور پر نہیں ہو سکتا جب تک یہ معلوم نہ کیا جاوے کہ یہ مریض کن باتوں سے پیدا ہوا ہے۔ پیدا ہو کر کیا کیا حالت کرتا ہے۔ کن چھوڑنے سے رکھتا ہے دکن، ادویات سے آہستہ آہستہ دور ہوتا ہے سنساری ڈکھ سے کی تشخیص کے متعلق ان باتوں کے اصطلاحی نام ہیں دہرم میں آشرو۔ بندہ۔ سبزو اور نرجاہیں جیسے معمولی بیماری کے لئے پیرہنری سے مریض بھٹکتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ ایسا ہی ”بندہ“ دنیاوی تکلیف کا نام ہے۔ بیماری میں پیرہنری کرنے کی مانند ”سنبھرا“ اور بیماری دور کرنے کی کوڑی ادویات کے کھانے کی طرح ”نرجاہا“ ہے۔ موکش مارگ میں ان چاروں باتوں۔ آشرو۔ بندہ۔ سنبھرا۔ اور نرجاہا میں۔ جو اور اجرو۔ اور موکش کو ملا کر سات بتو کہتے ہیں۔ گویا یہ سات تمنن کی باتیں ہیں جن کا غور اور فکر کرنا تلاشی بہنات کے لئے از بس ضروری ہے۔ ان میں سے تیرہ۔ اجرو کا ذکر ہم پہلے کرچکے ہیں۔ اب آشرو کی بات لیتے ہیں۔ آشرو نئے کوڑوں کی آمد کو کہتے ہیں۔ ہم نے پیشتر بیان کیا ہے کہ جیواں۔ پھگل کا تعلق فیری نداد سے ہے۔ یہ تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ اس لئے پہلے اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ کرم کیا جو کیا اور چھ درجوں سے جن کا اوپر ذکر ہوا اعلیٰ کوئی ساتواں درجہ ہے۔ نہیں کرم ساتواں درجہ نہیں ہے۔ بلکہ چلک سے بنا ہوا ہونے کی وجہ سے چلک ہی میں شامل ہے۔ کرم کئے ہوئے فعل کو کہتے ہیں۔ بعض آدمی اس کے سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ فعل کو ہی کرم خیال کرتے ہیں۔ دراصل فعل کے کرنے سے جو ماحصل ہوتا ہے اس کا نام ”کرم“ ہے۔ فعل کا نام ”کرکرا“ ہے۔ مثلاً ایک شخص پکھا جھلتا ہے تو پہلے کا جھلکا ”کرکرا“ ہے۔ اور اس سے جھپا پیدا ہوتی ہے۔ ”کرم“ ہے۔ جیسے ننکے سے پیدا ہوتی ہوئی ہو اتندرت۔ اور پھار آدمی کو سکھ۔ وکھ۔ دیتی ہے۔ اس ہی طرح جیواں کا کیا ہوا کرم اسکو سکھ یا وکھ۔ دیتا ہے۔ کرم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بھاؤ کرم۔ دوسرے درجہ کرم۔ بھاؤ کرم۔ خیالات۔ جذبات۔ وغیرہ شات کو کہتے ہیں۔ درجہ کرم بھاؤ کرم کی کشش سے جیواں ہلکے گرد۔ چلک۔ پالوؤں کے اکٹھا ہونے کا نام ہے۔ ان کا

انمازہ لگا سکتے ہیں۔ جب بادشاہ تک دکھی ہے تو اور معمولی آدمیوں کا کیا ذکر ہے۔ بانیانِ مملکت  
معبودانِ خلائق پرستہ پیغمبر جو کوئی دنیا میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہونگے۔ کوئی بھی دکہ  
سے بری نہیں رہے حضرت عیسیٰ کا پھانسی پانا حضرت محمد کا دشمنوں سے بھاگا بھاگا پھرنے۔  
اور ایک خارجی میں چھپنا۔ سری رشب دیو جی کو چھ ماہ تک آوارہ لٹنا۔ سری راجندر جی کا بن باس جانا  
وغیرہ وغیرہ۔ اس کی بڑی تفلیس ہیں۔ آپ خود اپنی حالت کو دیکھ سکتے ہیں۔ کہ آپ کی  
طبیعت میں کیا کیا لال۔ کیا کیا رنج۔ کیا کیا فکر۔ کیا کیا تکلیف ہے۔ اسی طرح تمام دنیا کے  
لوگ خواہ وہ یورپ کے باشندے ہیں۔ خواہ امریکہ کے خواہ افریقہ کے خواہ ہندوستان  
کے سب ہی کسی نہ کسی طرح کے دکہ میں مبتلا ہیں۔ دکہ صرف بیماری ہی کی تکلیف کا نام نہیں  
ہے۔ بلکہ سوچ۔ فکر۔ خواہش۔ نا اُمیدی وغیرہ بھی دکہ میں شامل ہیں۔ سانکھہ دیش کے مصنف  
کپل رشی نے دکہ تین اقسام مقرر کی ہیں۔ (۱) ادھیاتک جو اپنے جسم یا اس یا من کے  
ذریعہ پیدا ہوں۔ جیسے۔ بیماری۔ حمد۔ رنج۔ حرص۔ غصہ۔ وغیرہ (۲) آدمی بھڑک۔ بددوسرا  
جانداروں سے پیدا ہوں۔ جیسے سانپ کے کاٹے۔ شیر کے مار ڈالنے۔ چور کے چوری کرنے  
وغیرہ سے (۳) آدھی دیک۔ جو آگ ہوا۔ پانی و آفات ارضی و سماوی کے سبب سے ہوں  
حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی کو روزگار کا فکر ہے تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر کسی کو دشمن کا شکار  
تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر کسی کو اپنے دلیر و محبوب سے ہم آغوش ہونے کی خواہش ہے۔ تو وہ بھی  
دکھی ہے۔ اگر کسی کو اپنی دنیاوی ترقی کا خیال ہے۔ تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر اولاد کا غم ہے تو  
وہ بھی دکھی ہے۔ غرضیکہ دنیا میں ہر ایک انسان خواہ وہ کیسی ہی حالت میں کیوں نہ ہو دکھی  
ہے۔ اور آپ یہ بھی نہ سمجھیں کہ دکہ ہر ایک میں ملتا ہے۔ نہیں نہیں۔ دکہ کے  
دو اسطے کل یک۔ ست یک۔ سب ایک ہیں۔ قصہ کو تاہ جب سے انسان ہے۔ تب ہی سے

دکھ ہے +

کرموں کا آشرو  
جب دنیا دکہ کا گھر ہے۔ اور یہ دکہ ایک پُرانا مرض ہے کہ ہر ایک

ملائے سے ملتا ہے۔ قدرتی نہیں ہوتا ان تینوں سنبھروں سے علحدگی کو ”سبب“ یا باہنی  
رستگاری کہتے ہیں۔ یہ ساوی انت ہوتی ہے۔ یعنی رستگاری کا شروع ہوتا ہے۔ آخر  
نہیں ہوتا۔ جیسے کشتی کو کسور اعلیٰ رہی نہ توالی۔ چنانچہ جو اور پنگل کا سنبھرو اپنا دھک سنبھرو  
یا تعلق بغیر۔ مثل چانوں و تفس کے ہے۔ جب تک چانوں اور تفس اکٹھے رہتے ہیں۔ تب  
تک دامن بوجا جاتا ہے۔ جب وہ علحدہ ہو جاتے ہیں پھر رانگی پیدا ہوتی ہے۔ اسی  
طرح جو اور پنگل کا سنبھرو ہے۔ جب یہ سنبھرو بدیع سبز اور نرجس جاتا ہے۔ تب چوب  
اور پنگل علحدہ ہو کر جو کشتی یا نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اور عہدہ کے لئے جنم مرثیہ سے  
رہائی ملتی ہے۔

دنیا میں ایسا کونسا جاندار ہے جو کسی نہ کسی آدمی میں مبتلا نہیں ہے۔ کیا چند کیا ہند  
کیا میوان کیا انسان کیا امیر کیا خیر کیا شاہ۔ کیا گلا۔ کیا حاکم کیا محکوم۔ غرضیکہ جو کوئی ہے  
اس موزی کا شکی ہے۔ اگر سیر کے پاس دولت ہے تو اسے اولاد کی خواہش ہے۔ اگر اولاد بھی  
ہے تو زندگی نہیں ہے۔ کبھی کسی عزیز و اقارب کے مرنے کا غم ہے۔ کبھی کسی سودے  
میں خسارے کا کھٹکا ہے۔ کبھی کسی مقدمہ کے لڑانے کا فکر ہے۔ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے۔  
خیر کو پیٹ بھرنے کا سب سے بڑا دھندا ہے۔ طرح طرح کے بہروپ بناتا ہے۔ کبھی کہتا ہے ایک  
ٹھکانہ بنانا ہے۔ یا کنواں کھا۔ وانا ہے۔ روپیہ دہ کار ہے۔ کبھی کہتا ہے میرا کپڑا بھٹ گیا ہے۔  
جاڑے کا موسم ہے کبھی کہتا ہے۔ دور در سے کھا نہیں ملا ہے۔ بادشاہ جو سب سے زیادہ  
سکھائی معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی سبھی نہیں ہے۔ ملک کا انتظام کرنا۔ رعیت کا بندوبست رکھنا۔  
دشمن سے ملک کو بچانا۔ فوج کو باغی ہونے سے بچانا۔ ایسے بڑے بڑے کام ہیں کہ ان کو  
سر انجام دنیا بدشاہوں کا ہی کام ہے۔ بیٹے بھٹانے کا یہ حکومت میں کھٹکائی کرنا آسان بات  
ہے۔ مگر لاکھوں کروڑوں آدمیوں کا جن کی مختلف رائیں۔ مختلف زبانیں۔ مختلف رسوم۔ مختلف  
حالات ہیں۔ اہمیت رکھنا کچھ ذرا سی بات نہیں ہے۔ اس سے آپ بادشاہ کے غم و فکر و دھوکہ کا

مرکب ہستیاں ہیں۔ کان ہستی تو ہے مگر اُس کا ایک ہی پردیش ہے۔ دیگر دیوں کی طرح اُسکے انت پر دیں نہیں ہیں۔ اِس لئے اُس کو ”استی کائے“ نہیں کہا گیا۔ لوکا کا کاش کے اسنکیات پر دیں ہیں اور جو تمام لوکا کاش میں پھیل سکتا ہے۔ اِس لئے جو اسنکیات پر دیں ہے۔ وہرم دریمہ اور وہرم دریمہ تمام لوکا کاش میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اِس لئے وہ بھی اسنکیات پر دیں ہیں۔ اکاش لوک سے بھی باہر ہے۔ اِس لئے اُس کے انت پر دیں ہیں پھل کا ایک پرانا لوگ بھی جوتا ہے اور دو چار دس میں ہزار لاکھ وغیرہ ملکر جوتا اور پڑا سکتا ہے (مرکب) بھی جوتا ہے۔ اِس لئے پھل کو اسنکیات۔ اسنکیات اور انت پر دیں بھی کہا ہے۔

کال کے جزو ایک ایک غلطہ ہیں (اور وہ ملکر سکنڈہ نہیں بنتے۔ اِس لئے اُس کو ”دکائے“ نہیں کہا ہے۔ پھل کے چھوٹے سے چھوٹے جزو کو ”انڈ“ یا ”پرمانڈ“ کہتے ہیں۔ اِہیگی انڈ جزو طاہری جتنے اکاش کو دکتا ہے اُس کو ”پردیش“ کہتے ہیں۔ پرانوں میں اوگا نام لکھی ہوئی ہے یعنی وہ کسی شے سے رکتے ہیں اور نہ کسی شے کو روکتے ہیں۔ وہ دوسری ایشیا میں اِس طرح داخل ہو جاتے ہیں جس طرح آگ بہے ہیں۔ ایک ”پردیش“ میں تمام پرانوں کو جگہ دینے کی طاقت ہے۔ میں شاستروں میں دشمار ۱۹۴۴ ذکر ہے۔ اِس کے بعد ”اسنکیات“ ہے ”انت“ اسنکیات سے جڑا ہے۔

سنبندھ کی اقسام۔ دنیا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ان ہی چھ درجوں۔ جیو۔ پدگل۔ وہرم۔ ادہرم۔ کال اور اکاش کا مجموعہ ہے جس میں جیو اور پدگل کا سنبندھ انا دس ہے سنبندھ تین طرح کا ہوتا ہے (۱) تہانگ یا سبھاوک یعنی ذاتی تعلق و جلی۔ یہ انا دانت ہوتا ہے یعنی نہ اِس کا شروع ہوتا ہے اور نہ آخر جیسے جو گیان آگ و گرمی (۲) سموا یا آپادہک۔ یعنی بخیری و غلامی یہ اادی سانت ہوتا ہے یعنی اُس کا شروع تو نہیں ہوتا۔ مگر آخر ہوتا ہے جیسے جو پدگل۔ پانول ولس۔ یہ دونوں سنبندھ قدرتی ہوتے ہیں (۳) سنجوک۔ یا اتفاقی و عارضی۔ یہ ساوی سانت ہوتا ہے یعنی اِس کا شروع انا خیرہ دونوں ہوتے ہیں جیسے پتا۔ پتر۔ زن و مرد۔ پانی و گرمی۔ یہ سنبندھ

تو ہر گز ورت دہارن گویے (دھ) ویش ورت - ایک خاص حد تک ورت لینے کو کہتے ہیں۔  
 اسکے گیارہ حصے ہیں جگیا رہ چکا کہلاتے ہیں (۶) پرمت ورت (प्रमत्त वित्त)  
 پانچ جہادرتوں کو پانچ گز پر اوکے ساتھ (۷) اہرمت - پرا د کا جلی، چھوڑ کر پانچ جہادرتوں  
 کو پالنا (۸) اہورب کرن - ساتویں گن استھان سے زیادہ اچھی حالت میں رہنا (۹)  
 ان ورت کرن (अनवृत्ति कारणा) آٹھویں سے بیسی زیادہ ترقی کرنا (۱۰) سوکشم سپرے  
 ایسی حالت جس میں اور کشائے بالکل ناش ہو جاتے ہیں مگر وہ کچھ ٹھوسا ساقی رہتا ہے  
 (۱۱) آپ شانت موہ ایسی حالت میں کشائے اوکے میں نہیں آتے۔ مگر موجودگی ضرور  
 ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں نیچے گر سکتا ہے (۱۲) جھین موہ - کشائے اوکے بالکل ناش  
 ہو جانے کی حالت (۱۳) بنجوگ کیوں وہ حالت ہے جس میں کیوں گیان ہو جاتا ہے۔ مگر  
 یوگ کی پورقی ہوتی ہے۔ لینے میں بچوں اور کائنات میں تحریک رہتی ہے۔ ایسی حالت میں کیوں  
 بنگوان دہرم آپریش دیتے ہیں (۱۴) یوگ کیوں۔ وہ حالت ہے جس میں من چن کالے کی  
 تحریک بھی مٹ جاتی ہے۔ اس حالت کے ہر جسم چھوڑ کر سیدھ پڑھتے۔  
 (۱۵) سیدھ لینے کثافت۔

(۱۶) دورہ گن سبھاوی - اوپر کی طرف چلنے کا سبھاؤ رکھنے والا۔  
 اس طرح جیسے گن بیاں کئے گئے۔ پدگل - دہرم ادم کے گن منہ ۴۴ وغیرہ پدگلھے جا چکے ہیں۔ اب  
 کال اور آکاش کا ذکر نہیں۔

کال نشیچہ اور یو ہارنے کے لحاظ سے دو طرح کا ہے۔ نشیچہ کال تو وہ ہے جو چیزوں کے گزرنے  
 میں اور پرا نا ہونے میں لگتا ہے۔ اور یو ہار کال مٹری۔ پیر جھینے وغیرہ کو کہتے ہیں۔ آکاش طبقات  
 سفلی (ذکر) ارضی (زمین) اور سماوی (سورگ) کے باہر بھی ہے۔ ان طبقات والے آکاش کو سوبھا کاش  
 اور ان سے باہر والے کوہ انوکا کاش "بوسنے ہیں۔ جیو۔ پدگل - دہرم۔ اور ہرم۔ اور آکاش کو "ہستی  
 کائنات" کہتے ہیں "ہستی" کے معنے ہستی اور "کائنات" کے معنے مرکب شے کہیں۔ لینے یہ

(۵) ساسا دن (۶) ہرشو۔

(۱۳۱) مگنی دمن والا ہونا اس کے دو بھید سگلی اور سگلی۔

(۱۳۲) آہارک تین شریذ کاران۔ چیس۔ ویکریک، اور چھ پرانچھ تکے مطابق پچھل۔ پرانوں کا حاصل کرنا آہار یا خوراک ہے۔ مرنے کے بعد بچہ گتی میں ایک دو یا تین سے تک کیل کی حالت میں سمگھات میں دسدو کی حالت میں جواں آہارک یعنی بدون خوراک رہتا ہے باقی سب حالتوں میں آہارک رہتا ہے یعنی خوراک حاصل کرنا ہے

اب ۴۴ کن استھان کے نام سنیں۔

۴۴ کن استھان (۱) استھیات۔ جھڑا اعتقاد (۲) ساسا دن۔ سمیک سے گر کر

استھیات میں پہنچنے کے درمیان کی حالت (۳) مسرری علی حالت (۴) ابرت سمیک۔ سمیک

آہارک کے پردیشوں کا جسم سے باہر نکلا سمگھات کہلاتا ہے۔ آہارک کے پردیش اپنے جسم سے سات موقعوں پر باہر نکلتے ہیں۔ آہارک سمگھات کی سات متبیں ہیں میدہ سمگھات، شدت بھلیک کے وقت۔ (۲) کٹالے سمگھات۔ شدت غضب کے وقت (۳) ویکریک سمگھات۔ ویکریک شریک بناتے وقت (۴) چیس سمگھات۔ جسم سے بیج نکلتے وقت۔ جیسے کہ بعض دفعہ کسی زور و داری رشی کے جسم سے بیج نکلے دوسرے شخص کو بچہ مڑ دیتا ہے (۵) آہارک۔ جب کسی زور و داری مہاتارک کسی مسکین شریک ہوتے ہیں۔ تب وہ اپنے جسم سے ایک پتلا سا نکال کر کسی زیادہ گنواں رشی کے پاس جو بہت دور گزارا کوں کے فاصلہ پر پڑتا ہے جبکہ اپنے خلک کو رنج کرتا ہے۔

(۶) کیول سمگھات۔ جب کیولی کی عمر تھوڑی اور کم زیادہ باقی رہ جاتے ہیں تو وہ اپنی آہارک کے پردیس تمام پر پڑتا ہے ایک پہلا سکتا ہے۔

(۷) مزانگ سمگھات۔ مرنے وقت آہارک کے پردیسوں کے پہلے شری سے نکل کر دوسرے شریک جانا۔ ان سب موقعوں پر آہارک کے ان پردیسوں کا جسم سے باہر نکلتے ہیں جسم کے ساتھ مسلسل تعلق رہتا ہے۔

۵) وید دغا ہشس مباحثرت، تین ہیں۔ پشش وید۔ استری وید۔ پنہک وید۔

۶) کشائے (جذبات جس کی چار بڑی تئیں ہیں) (۱) کروہ (۲) مان (۳) ملیا (۴) لوبھ ہیں۔ ان ہر ایک کے چار چار درجے۔ مختلفان ہندی۔ اپرتیا گیان۔ پرتیا گیان۔ اور بنجمن ہیں۔ اس طرح ۴ × ۴ = ۱۶ درجے۔ ان میں نو کشائے۔ اس۔ مختلفا رتی دیپار، ارتی ڈاٹاشکی، شوک (فکر، پیچہ، غنہ، جگہیا، ذکر اہمت، پریش وید دغا ہشس مباحثرت، استری وید دغا ہشس مباحثرت، پنہک وید دغا ہشس مباحثرت، ماکرہ ۲۵ کشائے، کھلا تے ہیں۔

۷) گیان، ۱۸ درجے ہیں جن کی تفصیل صفحہ ۱۱۴ پر ہے۔

۸) بنجمن (جذبات و خواہشات کار و کنا، سات ہیں) ۱) سا ایک (۲) چید و ستھاپنا (۳) پر اپنشی (۴) سو کشم پہرے (۵) تھاکلیات (۶) بنجنا بنجمن بنجمن اور بنجمن دونوں ملے جلے۔ ایسی حالت گہرستی کی ہوتی ہے (۷) بنجمن بنجمن بنجمن کا بالکل نہ ہونا۔

۹) درشن چار ہیں تفصیل صفحہ ۱۱۶ پر ہے۔

۱۰) لیشیا (من بچن اور کالے کا کشائے کے ساتھ ہونا جس سے کرم بندہ ہوتا ہے) دو طرح کی ہوتی ہے شنبہ اور شنبہ شنبہ سے ہیں اور شنبہ سے پاپ کا بندہ ہوتا ہے۔ ہر دو قسم کی لیشیا کے تین تین درجے ہیں (۱) انکرشت شنبہ۔ جسکو کرشن لیشیا کہتے ہیں (۲) دم شنبہ جسکو نیل لیشیا کہتے ہیں (۳) جگین شنبہ۔ کہوت لینا (۴) جگین شنبہ۔ بہت لیشیا (۵) دم شنبہ۔ پدم لیشیا (۶) انکرشت شنبہ۔ شکل لیشیا۔ اس طرح لیشیا کی چوتھیں ہیں۔

۱۱) بھبتیر (भवत्तर) رکش جانکی قابلیت کہنے والے جہول کو بھبت ورنہ کہتے ہوں کا بھبت کہتے ہیں (۱) سمیکت (समयकत्व) تتوں کے شر و دان کو اپنے دہرائے کی پہچان ہو کر آتما کے پتے شر و دان (۱) اٹھا ہو جائے۔ کو سمیکت کہتے ہیں اس کے چوتھے درجے ہیں (۱) اپتھم سمیکت (۲) چھے اسم سمیکت (۳) چھ ایک سمیکت (۴) ستھیا ورنشن۔

دبا دی، جو اسی ہے جسم جن کا (۵) بنسپتی (سبزی و درخت وغیرہ) تمام قسم کی سبزی و درخت  
 و پودے وغیرہ۔ ان سب کے صرف ایک سپرٹنڈنڈ ہوتی ہے۔ ترس چار ہیں جن میں حرکت  
 پائی جاتی ہے۔ وہ دو اندری سے لیکر پانچ اندری تک ہوتے ہیں۔ کل جیووں کے سات بھید  
 ہیں (۱) سکشم ایک اندری جو آنکھ سے نظر نہیں آتے (۲) باد۔ ایک اندری جو آنکھ سے نظر آتے  
 ہیں (۳) دو اندری (۴) تین اندری (۵) چار اندری (۶) سنگلی پانچ اندری یعنی پانچ اندری و نئے  
 مگر بدون من کے (۷) سنگلی پانچ اندری یعنی پانچ اندری و من والے جیووں کی تقسیم پر پاپتی  
 اور پاپتی کے لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ جسم کے نشانات بن جانے کو ”پریاپتی“ اور نشان  
 نہ بننے سے پہلی حالت کو ”اپریاپتی“ کہتے ہیں۔ پریاپتی چھ ہیں۔ (۱) اہر (۲) طر (۳) اندری  
 (۴) سواسو سوانس (۵) بھاشا (۶) من۔ ایک اندری جیو میں بھاشا اور من کے سوا سہ چار پاپتی  
 ہوتے ہیں دو اندری ۳ اندری ۴ اندری اور سنگلی پانچ اندری کے بھاشا لاکر پانچ پریاپتی  
 ہوتے ہیں۔ اور سنگلی جیو کے من لاکر چھ پریاپتی ہوتی ہیں۔ جیووں کے جوسات بھید کہے ہیں  
 انکی دو قسم پریاپتی و اپریاپتی ہونے کی وجہ سے جیو کی ۴ قسم ہیں جن کو ”جیو ساس“ کہتے  
 ہیں۔ علاوہ ان میں سنساری جیو کے بلحاظ حالت کے چودہ مارگن اور بلحاظ گن کے ۴ اگن اتھان  
 ہوتے ہیں۔

جیو کی چودہ مارگنا یہ ہیں۔

(۱) نکشی۔ جو چاہیں۔ جیو۔ منش۔ نارگی۔ اور ترسج۔

(۲) اندری جو پانچ ہیں جسم۔ زبان۔ ناک۔ آنکھ۔ اور کان۔

(۳) کانے جو چھ ہیں (۱) پرتھوی کانے (۲) جبل کانے (۳) تیج کانے (۴) باہر کانے۔ (۵)

بنسپتی کانے۔ (۶) ترس کانے۔

(۴) یوگ (غریب) تین ہیں۔ من یوگ۔ پن یوگ۔ کانے یوگ۔ انکی زیادہ تفصیل کرنے سے پتہ چڑ

یوگ ہوتے ہیں۔



ہے۔ یہ مرد گیان ہر ایک جیو کے ہوتے ہیں۔

انہیوں کے سہارے بدن آتیک شکتی سے روپی چارمقد (اکھ سے نظر آتے والی شے) کے جانے کو اودھ گیان کہتے ہیں۔ اور وہ گیان دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک بہو پر تہ۔ جو خود بخود دیو ناسکی۔ اور تہ تو فکر کے جنم سے ہی ہوتا ہے۔ دوسرے گن پر تہ جو تپش پاکر نے کی وجہ سے کسی کسی انسان کے ہو جاتا ہے متصیاورشٹی کا ذب الاعتقاد کے جو متی۔ شرقتی۔ اور اودھ گیان ہوتا ہے۔ اُس کو گنتی۔ کو شرقتی۔ اور کو اودھ کہتے ہیں۔ کسی دوسرے جیوں کے من کی بات جانا من پر یہ گیان ہے۔ تمام دنیا کی ہر حالت سابقہ۔ موجودہ اور آئندہ کو جانا کیوں گیان ہے۔

گیان کی زیادہ شرح اہم گپل کر کرینگے

(۳) امور تیک۔ اصل میں جیو امور تیک ہے مگر جسم کے۔ اتھ مور تیک ہت جیسا جسم جیو کو تیک ہے ہی اسکی شکل ہو جاتی ہے

(۴) کرتا جیو۔ پگل کے تعلق کی وجہ سے راک۔ دلشس۔ کرودھ۔ مان۔ اپن۔ بوجہ۔ ریغیو۔ جذبات کا کرتا ہے۔ جن سے پگل کرم پیدا ہوتے ہیں اور اتما کے ساتھ ان کا سنہندہ (تعلق) ہوتا ہے۔ کرموں سے شریرہ (جسم) بنتا ہے۔ اُس سے ہر قسم کے کام۔ چلنا۔ بھڑنا۔ چوڑنا۔ ملانا مکان بنانا۔ کپڑا بنانا۔ برتن گھڑنا۔ وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے جیوان سب کا کرتا ہوتا ہے۔

(۵) اپنی دیہ پر ان جیو کی جسامت اُسکے جسم کے مطابق ہوتی ہے جیسے چوڑی میں چوٹی اور باقی میں بڑی۔ ویسے جیو سنگھیات پر دیشی ہوتا ہے۔ تمام دنیا میں پھیل سکتا ہے

(۶) بھوگنا۔ جیو سکے۔ دکھ۔ کا بھوگنے والا ہوتا ہے

(۷) سناسرگت۔ سناس میں جیو دو طرح کے ہیں (۱) استھارہ یا غیر متحرک (۲) ترس یا متحرک سنہارہ وہ جیو ہیں جو اپنی غشی سے بل بل نہیں سکتے۔ انکی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) پرتھوی کانے دھاکا۔ رینے وہ جیو پرتھوی ہی ہے جسم جن کا رینے تمام قسم کی دھات و پتھر وغیرہ۔ (۲) جل کانے۔ جل دھانی۔ اسی ہے جسم جن کا (۳) تیج کانے (آتش) آگ ہی ہے جسم جن کا (۴) پایو کانے

(۱) سپریش اندری (۲) آچو (۳) کائے بل (۴) سانشو سو اس۔ دو اندری کے ۶ پلان ہرستہ ہیں  
 ہونہ کوہ بالا۔ اور زبان وچکن بل۔ تین اندری کے ناک اور ملا کر پان ہوتے ہیں۔ ہا اندری  
 کے آنکھ زیادہ کر کے ۸ پان ہوتے ہیں۔ پانچ اندری جیو دو طرح کے ہوتے ہیں۔ سنگی اور سنگی  
 سنگی میں کان زیادہ ہو کر پان اور سنگی کے من زیادہ ہو کر دس پان ہوتے ہیں جیووں  
 کا جنم سنار میں تین طریقوں سے ہوتا ہے (۱) گر بیج۔ حل سے جیسے انسان و جیوان کا (۲)  
 سنو ورجین۔ ہر من حل مختلف چیزوں اور مٹی کے ٹٹے سے جیسے بہت سے کیڑے مکوڑوں کا (۳)  
 آتیا دک۔ خود بخود جیسے دیو اور نار کی کا۔ یہ سب جیو پان و حاری ہوتے ہیں

۱) آچو کی مٹی۔ آچو کی گ کے سنے ہانے کے ہیں جس کی دو چیز ہیں۔ درشت ہو چوگت۔  
 گیان آچوگ۔ درشن سے مراد کسی شے کی صرف موجودگی معلوم کرنے سے ہے۔ گیان اُس شے  
 کے تفصیل و اربا سے کہتے ہیں۔ درشن کا رستم کا ہوتا ہے (۱) اچکھو درشن۔ آنکھ سے دیکھنا (۲)  
 اچکھو درشن۔ آنکھ کو چھوڑ کر باقی چار اندریوں سے محسوس کرنا (۳) اودہ درشن۔ اودہ گیان کے  
 ذریعہ کسی چیز کی موجودگی معلوم کرنا (۴) کیول درشن۔ کیول گیان کے ذریعے سے مدہنی (دکھت) آنکھ  
 سے نظر آنے والی (مدہنی) دلیف یا آنکھ سے نظر نہ آنے والی شے کی صرف موجودگی کو جاننا۔ اگرچہ  
 کیول بھگوان کی نسبت یہ نہیں کہل سکتا کہ پہلے اُن کو شے کی موجودگی کا گیان ہوتا ہے پھر آہستہ  
 آہستہ تفصیل و اکیونکہ وہ ہر شے کی ہر حالت کو کلیخت جانتے ہیں تاہم بجا طلاس امر کے کہ دفنا  
 دیتی اور گیان دینی علیحدہ علیحدہ کہہ ہیں۔ اس لئے کیول درشن۔ اور کیول گیان علیحدہ علیحدہ کہے  
 گئے ہیں +

گیان آٹھ قسم کا ہوتا ہے (۱) جتی (۲) شرقی (۳) اووسی (۴) من بہو کیول (۵) کو شتی  
 (۶) کو شتی (۷) کو شتی اندری۔ ورن کے ذریعہ جو جانا جاتا ہے وہ مٹی گیان ہے۔ مٹی گیان سے  
 کسی شے کو جان کر جانی ہوئی بات کے تعلق سے دوسری بات کو جاننا شرقی گیان کہلاتا ہے۔  
 مثلاً ہوا کا بدن سے گھاسی گیان ہے۔ مگر یہ جاننا کہ اُس کے گلنے سے تکلیف بخشی شرقی گیان



پہل و اتنا نہیں ماضا و داستک ہنہ تو ایسا تو سانگہ ورشن کا کرتا کہل رشی اور پر ب  
 میاں سا کے مصنف یعنی رشی بھی اتنے تھے۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ ان کے مت میں تو خود  
 ایشور کی ہستی تک کا کھنڈن پایا جاتا ہے۔ مگر ان کو کوئی ہاستک نہیں کہتا۔ جن مت  
 میں ایشور کی ہستی سے انکار نہیں ہے۔ اگر ہے تو صرف اُس کی تین صفات بگت  
 کرتا۔ کرم پہل و ۱۶۔ اور سرب و پاک سے جس طرح کہ نیائے۔ و شیشک اور ویدانت میں  
 مانا ہے۔ انکار ہے۔ لیکن صفات کی بابت تو اور مذاہب میں بھی بہت سا اختلاف ہے۔  
 چند صفات کے نہ ماننے سے جن مت ہاستک نہیں کہلا سکتا۔ اور باقی آپ کو میری اس  
 کتاب کے پڑھنے سے خود معلوم ہو جاوے گا کہ جن لوگ سوگنک اور پُن واپ سب کو لکھتے  
 ہیں کہ ان میں مت کو ہاستک کہنا سراسر جہالت ہے۔ ہاستک کی چار بڑی قسمیں ہیں۔  
 ۱: برہم۔ وجوہ۔ وایا بادی یعنی ان ہر سہ کو علوہ و علوہ نادہی انے دان جیسے نیائے  
 و شیشک ہوتا ہے سماجی (۲) جیو وایا بادی یعنی پر ماتما اور جیو آتما کو ایک۔ اور مایا مادہ کو  
 علوہ ماننے والے جیسے جن اور سانگہ (۳) برہم بادی یا جہ ازوست کے ماننے والے جیسے  
 مسلمان و عیسائی (۴) برہم ہی برہم بادی یا جہ ازوست کے قائل جیسے ویانہی نامتک۔ وہ  
 جس جو صرف مادہ ہی کو ماننے ہیں اور پر لوک کو نہیں اتنے۔ ایسے چار واک ہیں

## دوسرا عقیدہ

جیو اور مادہ کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو سنسار میں گماتا ہے  
 جیو اور مادہ کا تعلق اگرچہ بادی مگر سانس ہے

دنیا میں ہر شے اپنے گُن اور پریائے سے جانی جاتی ہے۔ گُن (صفت) وہ ہوتا ہے جو ایک شے  
 کو دوسری شے سے تیز کرے۔ جس شے کی ہر حالت میں موجود رہے اور تین دو شوں کے





کٹے نہیں چھو سکتے۔ شاید اسی واسطے ہندوؤں نے سرشٹی پیدا کرنے کا کام پہنچا کے سپرد کیا  
 ناش کرنے کا ہمیش کے اور پائے کاوشنوکے۔ اس طرح ایک ایثور سے تین ایثور بنائے  
 لیکن دراصل یہ سبھی کے تین گنوں اپنا واسطے۔ اور دھرو کے نام ہیں جن کا مطلب ہم نے  
 صفحہ پر بیان کیا ہے ایثور کو نیا نئے کاری استے ہیں۔ اس کے تین بڑے گنوں۔  
 سر و گیہ۔ سر و شکتی مان۔ اور دیا کو پڑا و عا لگتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی کو تو ال کسی چور کو  
 نقب لگاتا ہوا دیکھ کر ہٹ پٹ پٹ کرے اور کھڑا تماشا دیکھتا رہے۔ اور جب وہ چر مال  
 اٹھا کر لے جائے تو فوراً گزرا کر لے آئے آپ ہی تلماسے کہ آپ ایسے کو تو ال کی نسبت  
 کیا خیال کریں گے؟ اسی طرح دیا لو ایثور کا فرض ہے کہ وہ جیوؤں کو گناہ کرتے وقت منع  
 کرے۔ نہ کہ اس وقت تو چپ ہوا تماشا دیکھتا رہے اور پھر منہ دینے کے لئے تیار ہو جائے  
 شہر کا حاکم اگر پیشتر سے یہ جان لیرے کہ ڈاکوؤں کا ایک گروہ شہر کو لوٹے والا ہے۔ تو  
 اُسکو مناسب ہے کہ وہ فوراً بند و بست کرے۔ کہ جان بوجھ کر شہر کو لوٹے والے۔ اور  
 بعد ازاں ڈاکوؤں کو گزرا کرے اگر کوئی چور چوری کرتا ہے تو یا تو وہ ایثور کے حکم سے کرتا  
 ہے۔ اگر حکم سے کرتا ہے تو پھر گزرا کیوں ہوتا ہے؟ اگر وہ ایثور کے بد و ن خبر کے کرتا  
 ہے تو ایثور سر و گیہ نہیں ہے۔ اگر ایثور سر و گیہ ہے۔ تو منع کیوں نہیں کرتا۔ اگر منع نہیں کر سکتا  
 تو سب شکستہ مان نہیں ہے۔ اگر مرزا دینا چاہتا ہے تو دیا لو نہیں ہے۔

**معترض۔** جو کرم کرنے میں سو معتر (خود مختار) ہے مگر پھل بھوگنے میں پرتختہ (محتاج) ہے  
**جینی۔** پرتختہ سے کیا مراد ہے؟

**معترض۔** پرتختہ کے معنی دوسرے کے اذہین (محتاج) کے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ  
 پھل بھوگنے میں وہ ایثور کے اذہین ہے۔

**جینی۔** یہاں پر آپ نے لفظ ”پر“ سے ایثور مراد لینے میں غلطی کائی ہے۔ ایثور کے کرم پھل  
 دینے پر جو اعتراض ہیں وہ آپ سب سن چکے ہیں۔ ان کو پھر دہرانا فضول ہے۔ دراصل

تو اس میں اور کتنی میں کیا فرق رہا؟

**معتبرض**۔ ان سوالات کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں رہا جاکمنا کہ یہ بات نیم روپ ہوتی ہے۔ اس میں دلیل نہیں چل سکتی۔

**جیمینی**۔ جس میں دلیل نہیں چل سکتی وہ بات حقولیت سے گر جاتی ہے اور عقلمندوں کے ماننے لائق نہیں رہتی۔ اچھا اگر ان باتوں کا جواب آپ نہیں دے سکتے تو یہ تو بتلائیے کہ ایثار کی سرشتی پڑنے میں کیا غرض تھی۔ کیونکہ اپنی غرض تو معلوم ہوتی ہی نہیں۔ کیونکہ وہ پلو من پر ہم ہے۔ اس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے آپ ہی کہیں گے کہ وہ حیووں کی خاطر ہے۔ اس صورت میں وہ غرض یا رحم پر مبنی ہو سکتی ہے یا انصاف پر۔ مگر سرشتی پڑنے میں یہ دونوں باتیں بھی حاصل نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ جب جو پہلے کی حالت میں سہستی اور سہما میں پڑے تھے تو ان کو کچھ دکھ نہ تھا۔ لیکن ایثار نے ان کو سنسار پرکھ میں ڈال دیا اور دکھ دیدیا۔ یہ کونسا رحم ہے اور اگر رحم ہی کو منظور ہوتا تو ایثار سنسار میں سب حیوؤں کو سبکی پیدا کرتا۔ لیکن سنسار میں کوئی امیر اور کوئی غریب۔ کوئی سبکی اور کوئی دکھی ہے۔ اس نے سرشتی رہنے کی غرض رحم پر مبنی نہیں ہو سکتی۔ باقی رہا انصاف اس کو پہلے کا مسئلہ رکھتا ہے۔ آپ نے پہلے کا مسئلہ مسلمانوں کے مسئلہ قیامت دیا ہے۔ جیسے وہ لوگ انسان کو مسیح کے بعد قیامت تک قبر میں پھا سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی کہوں گے پہل کو چار ادب ۳۲ کروڑ سال تک زیرِ غور رکھ کر حیووں کو اس عرصہ دراز تک حیات میں رکھتے ہیں۔ جس میں وہ سب چارے متعلقہ رہتے ہیں کہ دیکھتے ہمارے کہوں کی منہ کیا جھڑپ ہوتی ہے۔ اس قدر عرصہ دراز تک کہوں کے پہل کو محل التوا میں رکھنا ایثار میں کمزوری دکھاتا ہے۔ اور اس کے انصاف پر مدد لگاتا ہے۔ دیگر سرشتی بھٹا اور پرے لکھنا وہ متضاد جن ایک ایثار میں نہیں ہو سکتے پیدا کرنا جس کا سمجھاؤ ہے وہ ناش نہیں کر سکتا۔ موت اور زہر دونوں ایک جگہ



جینی۔ دوست! آپ کا بدن مذہب کے پیدا کرنے کا مسئلہ تو مسلمانوں کے مسئلہ کن فیکون سے بھی بڑھ کر ہے۔ پھر ان بیچاروں پر کیوں نامکانات کا الزام لگاتے ہو۔ ایشور میں خواہش کا پیدا ہونا اس کے اندر سے کن کے خلاف ہے۔ کیونکہ نئی خواہش جب ہی پیدا ہوتی ہے جب پہلی حالت میں کچھ دکھ ہوتا ہے تو کیا ایشور بھی دکھی رہتا ہے۔ ؟

معترض۔ نہیں۔ خواہش جیوں کے کروں کے پرینا اسہا ہے ہوتی ہے۔

جینی۔ تو پھر جیوں کے کرم جو ایشور کے آئندہ نئی کن تک میں بگھن ڈال دیتے ہیں۔ اور ایشور

کو بھی کام کھانے کے مجبور کرتے ہیں۔ آپ کے سرب شکنتیان ایشور سے بھی زیادہ طاقتور ہوتے۔ اور ایشور بھی کرموں کے بس میں پڑا۔ اور اس طرح تین چیزوں سایشور۔ چو۔ پرکئی کے علاوہ جن کو آپ انادی مانتے ہیں کرم ایک اور شے انادی ہو گئی۔ اور ایک اور شبہ پیدا ہوا کہ جیوں کے کرم چار رب ۲۴ کروڑ سال تک کیوں خاموش چرے رہے۔ اور اس وقت وہ ان تک ایشور کیوں بیکار پڑا۔ کیا اس نے بھی ایک رب ۲۴ کروڑ سال تک سرشٹی کا کاروبار کرتا رہنے کے بعد تنگ کر اس ہی عرصہ تک آرام کرنا چاہا جیسے کہ انسان دن کی محنت کے بعد رات کو آرام کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو وہ سرب شکنتیان نہ رہا۔ اور مثل دنیا داروں کے کمزور ہو گیا۔ جن کو کاروبار کرنے کے بعد زائل شدہ طاقت حاصل کرنے کے واسطے آرام کرنا ضروری ہے۔ اور ہاں یہ بھی تو بتلائیے کہ جیو اس عرصہ تک کبھی حالت میں رہے یا دکھی میں۔ ضریر واسے رہے یا بددن ضریر۔ کرم انکے ساتھ رہے یا ان سے علیحدہ۔ اگر آپ کہیں کہ کبھی رہے تو پھر سرشٹی رچکار اور جگت میں پیدا کر کے جیوں کو دکھ دینا دینا پھر ہمیشہ کو مناسب نہیں تھا۔ اور اگر کہیں کہ دکھی رہے تو عرصہ تک بلا وجہ دکھ دینے سے ایشور نیلے کاری اور دھالو نہ رہا۔ اگر دکھ مسکبہ دونوں رہے۔ اور کرم انکے ساتھ رہے تو اس عرصہ تک بیکار کیسے رہ سکتے ہیں۔ کرموں کی خاصیت جو مسئلہ کو چھوڑ دینے کی ہے۔ نسل نہیں ہو سکتی۔ اگر بددن کرم اور بددن ضریر رہے۔

جیسے کہ ریشم کا کپڑا اپنے اندر ہی سے ریشم نکال کر خود اس میں پھنس جاتا ہے۔ اسی طرح یہ جو آتما خود اپنے کئے ہوئے کرم سے بندھ جاتا ہے۔ اس میں کسی دوسرے کا دخل نہیں۔ ایٹھ کو کرتا اور کرم پھل داتا ماننے میں ایٹھ کے کدھرے ڈرے ڈرے الزام عائد ہوتے ہیں۔

**مقصر ص** وہ کیا الزام ہیں؟ **جی** جی۔ آپ ایٹھ کی صفات کون کون سی مانتے ہیں؟  
**مقصر ص** سرب ویا پاک۔ امور تیک۔ شرب بکیتیاں۔ آخذ می سکتا۔ نیائے کاری۔ دیوالو وغیرہ وغیرہ۔ **جی** جی۔ جو شے سرب ویا پاک ہوتی ہے اس میں حرکت نہیں ہو سکتی جیسے کہ آکاش۔ حرکت بدون کوئی فعل نہیں بن سکتا۔ اور امور تیک۔ امور تیک شے نہیں بنا سکتا۔ اس لئے سرب ویا پاک اور امور تیک ایٹھ رجکت کرتا نہیں ہو سکتا۔ امور تیک سے امور تیک شے نہ بنایا جاسکتی وجہی سے تو اسلامی مذہب میں خدا کو امور تیک بنا کر اس کو عرشِ معلیٰ پر بٹھلایا ہے اور اس کے ہاتھ سے انسان کا پتلا جوایا ہے۔

**مقصر ص** جب سرب بکیتیاں ایٹھ چار ارب ۲۴ کروڑ سال کے عرصہ تک جس کو ہم بزمِ لوری کہتے ہیں بالکل بیکار پڑا رہتا ہے تو پھر اس کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ  
**राकोह बहू बस्मान** میں ایک ہوں انیک ہو جاؤں "تو وہ اسی وقت اپنی انتہا شکتی سے جلّت کی رچنا کرتا ہے۔

**جی** جی۔ کیا ایٹھ رجکت کی رچنا مسلمانوں کے مسئلہ کن فیکون کے مطابق کرتا ہے؟  
**مقصر ص** نہیں۔ مسلمان تو ایسا مانتے ہیں کہ خدا دنیا کو نیستی سے ہستی میں لایا۔ ہم ایسا نہیں مانتے۔ کیونکہ نیستی سے ہستی تو ہر جی نہیں سکتی۔ جیسے صفر میں سے ۱۰۰ مچھ تفریق نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم تو یہ مانتے ہیں کہ مادہ جو پہلے کی حالت میں پرمانوہ پرتتا ہے اسے ایٹھ رجکت کر جتا ہے اور جو ذوں کو اس نے اعمال کے مطابق بد و ن مان باپ کے ایک دم جو ان حالت میں پیدا کر دیتا ہے۔

نہیں آتا۔ جیسے کہ آواز نظر نہیں آتی۔ مگر وہ مادہ کی ایک نہایت ہی لطیف شکل ہے  
 اور بڑی طاقتور ہے۔ آپ نے نو نو گراف تو بہت دھندہ دیکھا ہو گا جس وقت اس میں  
 آواز بھرتے ہیں اگر آپ اس وقت دیکھیں تو کرم فلوئمنی کا مسئلہ بھی آسانی  
 سے آپ کی سمجھ میں آ جائے۔ نو نو گراف کے اندر صلیح کا بنا ہوا ایک گول سلنڈر  
 ہوتا ہے۔ اس سلنڈر پر ایک سوئی لٹائی جاتی ہے۔ جب کوئی آدمی ہورن کے  
 سامنے اپنی معمولی آواز میں گاتا ہے یا ہلنا ہے تو اس آواز کا زور جو نظر نہیں  
 آتی ہے سوئی پر جا کر پڑتا ہے۔ سوئی سلنڈر پر باریک باریک لکیریں نکال دیتی ہیں  
 سلنڈر مشین کے ذریعے چلتا رہتا ہے اور سوئی اس پر لکیریں کھینچتی رہتی ہے۔  
 یہ لکیریں ایسی کھج جاتی ہیں جیسی ہر سات کے موسم میں سڑک پر گاڑی کے چلنے  
 سے کھانچے پڑ جاتے ہیں۔ جب سوئی کو ان نشانات کے ایک سرے پر رکھ دیتے ہیں  
 اور مشین کے ذریعہ سلنڈر کو چلاتے ہیں تو پھر وہی آواز نکلنے لگ جاتی ہے۔ حال  
 میں آواز کو سلنڈر کی بجائے پلیٹ میں بھرتے ہیں۔ جیسے نو نو گراف میں آواز  
 نہایت لطیف شکل بن کر سلنڈر پر لکیریں بنا دیتی ہے۔ اسی طرح من بچن کا سکہ کچھ  
 سے منہی کرم ایک حرکت پیدا کرتے ہیں اور اس سے ایک لطیف غلاف سامع  
 پہن جاتا ہے۔ اور جیسے نو نو گراف کے ہول کے سلنڈر گانے کی آواز سے گھلا۔  
 رونے کی آواز سے رونے۔ اور جیسی کی آواز سے ہنسنے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح  
 جس قسم کا کرم انسان کرتا ہے اس سے اسی قسم کا نتیجہ بھوگتا ہے۔ بس یہی کرم فلوئمنی  
 کا اصول ہے۔ ملوہ میں بڑی بڑی طاقتیں ہیں۔ نہر میں مارڈ اسنے کی قوت۔ اویات  
 میں شفا کی طاقت۔ غذا میں خون۔ ہڈی۔ ویرج وغیرہ بن جانے کی قوت طاہرا  
 شاہیں ہیں۔ یہ جہاں آتا خدا اپنے ہی کردہ۔ مان۔ لایا۔ لوہہ وغیرہ جذبات سے جن کو  
 بھلا کرم کہتے ہیں اپنے گرد پھیل روپ کرم جن کو دربیہ کرم کہتے ہیں صبح کر لیتا ہے۔

الذیان کی کیا طاقت تھی کہ اُس کے کام میں دخل درمغول کر سکتا۔ دوسرے سنساریں  
گیان جہاں پایا جاتا ہے۔ جان اور جسم کی سوج دگی میں پایا جاتا ہے۔ یایوں کہو کہ جیو میں  
گیان پایا جاتا ہے۔ جیو کے سوائے گیان کہیں نہیں پایا جاتا۔ لہذا جیو کے سوائے  
کوئی اور گیان دان پر میسر ثابت نہیں ہو سکتا۔

**معترض۔** اچھا خیر۔ ایٹور سرکشی کرتا تو یہ بھی لیکن نیانے کاری تو ضرور ہے۔ کیونکہ  
کوئی چور غور جو جیل میں نہیں جا پڑتا۔ چور کو چوری کی سزا دیکر جیل میں بھیجنے کے واسطے  
ایک ماحکم نہانے کاری کی ضرورت ہے۔

**جینی۔** یہ بھی متہارا بھرم ہے۔ کیونکہ غم کرو کہ ایٹور کو کسی شخص کی بد اعمالی کی بدست یہ منظور ہے  
کہ اُس کا دوجہ چھین لیا جائے تو وہ خود تو چھیننے آتا ہی نہیں۔ آخر کسی چور کو کچھ کچھ چوری  
کراتا ہے۔ لیکن اُس چور کو چوری کی سزا ملتی۔ کہتے ہیں۔ اس میں چور کا کیا قصور ہے۔  
اُس نے تو چوری ایٹور کے حکم کے مطابق کی ہے۔ لہذا آپ کی مثال غلط ہے۔ کسی  
بد عمل کی سزا ملنے کے واسطے کئی کارنوں کی ضرورت ہے۔ اصلی کارن تو بد فعلی ہی ہے  
دوسری سزا (علت غلطی) کارن ہیں۔ جیسے چوری کے معاملہ میں۔ ماحکم۔ پولیس۔ جیل وغیرہ  
ہو جاتے ہیں۔

**معترض۔** لیکن کرم بے جان اور بے گیان ہونے کی وجہ سے خود جزا سزا کیسے دے سکتے ہیں۔  
**جینی۔** اصل میں کرم غلطی کو آپ اچھی طرح سمجھتے نہیں۔ اس کا مفصل بیان تو جہم آگے چل کر  
کرینگے۔ یہاں صرف اتنا بتا دیتے ہیں کہ جو کرم ہم۔ سن۔ بچن۔ کائے سے کرتے ہیں۔ وہ  
نہایت ہی لطیف شکل میں ہماری روح کے اوپر ایک پردہ سناٹا ہے جسے پانی بادل  
کی شکل میں ہو کر سوچ کو چھپا لیتا ہے۔ اس پر دھک دہی کاربان شریہ بیٹھے کرموں کا خلاف  
کہتے ہیں۔ یہی کرموں کا پھر پھر طرح طرح کی تکالیف دیتا ہے۔ اور اپنی قوت کشش سے  
سے روح کو ایک طالب سے وہ سرے طالب میں لے جاتا ہے۔ کاربان شریہ آنکھوں سے نظر

یا کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ لفظوں سے مرکب ہونے کی وجہ سے بدون بنائے ہوئے نہیں ہو سکتے۔ ایشور پرش نہیں لہذا وہ اس کے بنائے ہوئے نہیں۔  
**مقتصر**۔ قدرتی چیزوں میں ایک نیم اور قاعدہ پایا جاتا ہے جیسے کہ سورج ہمیشہ چرپ سے نکلتا اور چمچ میں چھپتا ہے۔ آم کے درخت سے آم ہی پیدا ہوتا ہے۔ انار نہیں ہوتا یہ نیم اور قاعدہ بیجان مادہ میں خود بخود نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ایک گیان وان مشرب شکتیمان منظم کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ ضرور ہے۔

**صیغی**۔ مادہ میں نیچی (باقاعدگی) ایک گٹن ہے جس کی وجہ سے قدرتی چیزوں میں ایک نیم اور قاعدہ پایا جاتا ہے۔ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے اور اپنا دور دور چومیس گھنٹہ میں ختم کر لے۔ اس لئے چوبیس گھنٹے کے بعد اس ہی جگہ آ جاتا ہے۔ جہاں سے وہ پہلے روز چلا تھا۔ لہذا سورج ہمیشہ ایک ہی جگہ سے نکلتا اور ایک جگہ چھتا نظر آتا ہے۔ یہ سورج میں نیچی گٹن ہونے کی وجہ سے ہے۔ آم سے آم بھی اس ہی نیچی سے پیدا ہوتا ہے۔ ان باتوں سے کسی گیان وان اور شرب شکتیمان ایشوریکا افوان کرنا نادانی ہے۔ کیونکہ قدرت کے کاموں میں بہت سی باتیں فصول بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً بارش جب ہوتی ہے تو دریا اور سمندر میں بھی ہوتی ہے۔ اگر اس میں کسی گیان وان کا ہاتھ ہوتا تو بارش کو منسور کھیتوں میں بھی برساتا جہاں اسکی ضرورت ہے۔ دریا اور سمندر میں بہا کر اچنی بیوقوفی کا ثبوت نہ دیتا۔ اس لئے بے جان اور بے گیان مادہ کے کام ہیں۔ نیز یہ آپ کی باقاعدگی کی دلیل ہر جاتی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔ کیونکہ باقاعدگی گیان وان جو اور بے گیان مادہ دونوں کے کاموں میں پائی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ انسان قدرتی چیزوں کی ساخت کو بھی اپنے گیان سے بدل دیتا ہے۔ جیسے کہ اس نے معمولی آم سے قلمی آم۔ اور معمولی بیر سے قلمی بیر وغیرہ بنائے ہیں۔ یہ تبدیلی بیچارے مادے کے بے جان اور بے گیان ہونے سے ہی تو ہوتی ہے۔ اگر اس میں کسی شرب شکتیمان پر مشور کا دخل ہوتا تو انسان ضعیف

ایشور کو دنیا و دنیا کی کسی قدر قبی شے کو بنا تا ہوا نہیں دیکھا۔ اس لئے اسکو کرتا ماننا شیک نہیں۔

معترض۔ اگر کسی شخص نے کبھی کوئی مینر بننا ہوا نہیں دیکھا اور اسے ایک مینر بنا بنایا ہے۔ تو کیا اسکو یہ ماننا چاہئے کہ اس کا کوئی کرتا نہیں ہے۔

جینی۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ جب پہلے بننے پر تیکش سے یہ بات جان لی ہے کہ لکڑی کی اس قسم کی چیزیں بڑھتی بناتا ہے تو پھر مینر کے بننے میں بھی بڑھتی کا اومان کر سکتے ہیں۔ اس قسم کا قیاس قدرتی چیزوں میں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پہلے ان کا کچھ تیکش نہیں دیکھا۔ دوسرے دنیا کے مرکب ہونے کی دلیل کو کرتا و شے میں پیش کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دلیل خود متعلق ثبوت ہے۔ وجہ یہ کہ دنیا کو کبھی کسی نے غیر مرکب یا پاؤ روپ نہیں دیکھا۔ جب تک پہلے یہ ثابت نہ ہو جائے کہ دنیا کی اشیا کبھی پرانور روپ تھیں تب تک یہ دلیل پیش نہیں ہو سکتی اس میں اسدہ ہیئتو ابھاس ہے۔ تیسرے کرتا اور دنیا میں تعلق لازمی نہیں ہے جیسا کہ آگ اور دھوئیں میں ہے۔ ایسا تعلق پر کرنی اور دنیا میں ہے نہ کہ کرتا اور دنیا میں۔ اس لئے اس دلیل میں کچھت کر سیتو ابھاس ہے۔

معترض۔ دنیا کا کرتا پرمیشر ہونے میں مشبہ پران ہے۔ وید بتاتا ہے کہ سرشٹی کا کرتا ایشور جینی۔ ویدکس کا بنایا ہوا ہے ۹۔

معترض۔ ایشور کا۔ جینی۔ تو پھر آپ کی اس دلیل میں ان انیہ آشورے دوش ہے یعنی ویدکے پران ہونے کا انحصار ایشور واکہ ہونے کی وجہ ہے۔ اور ایشور کا کرتا ہونا ویدکے کہنے پر ہے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کسی مدعی نے کہا ہا وے کہ تمہارے دعویٰ کا کیا ثبوت ہے اور وہ ثبوت میں یہ کہے کہ کیونکہ یہ میرا دعویٰ ہے۔ دوسرے وید کا ایشور واکہ ہونا یا نہ ہونا خود متعلق ثبوت ہے۔ اس پر درشنوں میں خود بحث ہے۔ کوئی کہتا ہے وید ۱۰ پر شے

جو سے دنیا کے سب کام چورہے ہیں۔

**معتبرض**۔ جو چیز مرکب اور پرہے والی ہوتی ہے اس کا کرتا کوئی ضرور ہوتا ہے جیسے گھڑا۔ جو مرکب شے ہے اس کا کرتا کہا رہے۔ اور کنگن جو سونے کی پرہے ہے اس کا کرتا مسکا ہے۔ اسی طرح دنیا کا کرتا بھی ایسا ضرور ہے۔

**جیلنی**۔ دنیا میں دو قسم کے نائن ہیں۔ ایک جو خود بخود بنی ہوئی ہیں یا بنتی ہیں۔ جیسے پہاڑ و گہاں بادل۔ مینہ وغیرہ۔ دوسری وہ جو انسان کے بنائے سے بنتی ہیں۔ جیسے میز و گرسی۔ کپڑا وغیرہ۔ پہلی قسم کی چیزوں کو قدرتی یا اپنی ہی طاقت و قدرت سے بنی ہوئی کہتے ہیں اور دوسری کو مصنوعی یا بنائی ہوئی اشیاء کہا جاتے ہیں۔ جو مصنوعی چیزیں ہیں ان کا کرتا پر تیکش (ظاہر) ہے۔ جو تیکش آپ نے دی ہیں وہ سب مصنوعی چیزوں پر صادق آتی ہیں اور درست ہیں۔ مگر یہاں تو جھگڑا قدرتی چیزوں کا ہے۔ اس کا کرتا آپ پرمان سے ثابت کریں۔

**معتبرض**۔ ان کا کرتا ہونے میں انومان پرمان ہے۔ کیونکہ کوئی حادثہ والی شے۔ بدون کرتا کے بنی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اس نے اس دنیا کا بھی کوئی کرتا ضرور ہے۔

**جیلنی**۔ ہاں شہابی انومان پرمان کا انحصار پر تیکش پر ہوتا ہے۔ جیسے دھوئیں کو نکلتا دیکھ کر یہ انومان کرتا کہ یہاں آگ ضرور ہے۔ مگر دھوئیں اور آگ کا تعلق پہلے آنکھ سے پر تیکش دیکھا ہوا ہوتا ہے اس لئے دور سے ایک مکان میں سے دھواں نکلتا ہوا دیکھ کر وہاں آگ کی موجودگی کا قیاس کیا جاتا ہے۔ ایسا کو سرشٹی کرتا ہوا یا مینہ بادل وغیرہ قدرتی چیزیں بلکہ ہر قسم کی شے نہیں دیکھا۔ اس لئے انومان غلط ہے۔ آپ نے ایک بڑھی کو لکڑی کی چیز میں بنانا ہوا دیکھا۔ اس لئے آپ نے باا لایسی چیزوں کا کرتا بڑھی ہوا کرتا ہے۔ بعد ازاں آپ نے کسی جگہ ایک میز بٹا ہوا دیکھا تو آپ انومان کر سکتے ہیں کہ یہ میز بھی بڑھی کا بنایا ہوا ہے۔ لیکن آپ نے

**معتبر صنف**۔ دنیا میں کوئی چیز بھی بغیر کرتا کے نہیں بنتی۔ اس لئے اس دنیا کا بھی کوئی کرتا ضرور ہے۔ جیسی۔ دنیا کا کون کرتا ہے؟  
**معتبر صنف** ایشور کا کون کرتا ہے؟  
**معتبر صنف**۔ ایشور کا کرتا کوئی نہیں۔ وہ خود بخود اور انا دی ہے۔

**جیسی**۔ مگر آپ نے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ کوئی چیز بغیر کرتا کے نہیں بنتی۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ ایشور کا کوئی کرتا نہیں ہے۔ اس لئے آپ کے ایسا کہنے میں بیاگتات دوں ہے یعنی آپ نے اپنے دعوے کی خود ہی تردید کر دی ہے۔ (۶) مادو وہ جو منہ چڑھ کے بولے۔

**معتبر صنف**۔ ہم میں چیزوں کو انا دی اور بدون کسی کی بنائی ہوئی مانتے ہیں (۱۱) ایشور (۱۲) جیو (۱۳) پر کرتی۔ باقی چیزیں بنائی ہوئی ہیں۔

**جیسی**۔ باقی دیگر چیزیں کونسی باقی رہیں۔ دنیا میں ہر چیز ہے وہ ان ہی دو باتیں میں شامل ہے اور دنیا ان کے ہی مجموعہ کا نام ہے۔ جیسے گھوڑے۔ پیادے۔ سپاہی۔ افسر وغیرہ کے مجموعہ کا نام فوج ہے۔ فوج کوئی دوسری چیز ان سے ملحدہ نہیں ہے۔

**معتبر صنف**۔ ہم ایسا مانتے ہیں کہ پہلے میں یہ ظاہری مرکب دنیا پر انورپ ہو جاتی ہے اور پھر اس میں کڑا سال ویسی ہی رہتی ہے۔ اس حوصے کے گزرے پر ایشور پھر مرکب سرشتی رہتا ہے۔ اور چار بار بتیں کڑا سال مرکب شکل میں رکھ کر پھر زبردیہ پر لے کر آتش کو دیتا ہے۔ اسی سلسلہ اور سرشتی کے بعد پہلے اور پہلے کے بعد سرشتی شکل دن و رات کے ہوتی رہتی ہے۔

**جیسی**۔ جب آپ جیو (۱۱) پر کرتی کو انا دی مانتے ہیں۔ تو دنیا کو جو ان ہی دو چیز کا مجموعہ ہے انا دی کیوں نہیں مان لیتے؟ تیسرے کڑا کے ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ تکیب جیو اور پر کرتی انا دی ہیں تو ان کے گت اور پر کیا ہے۔ لانا۔ پھرنانا وغیرہ بھی انا دی ہیں جسکی



اور خاصیتوں سے واقف ہیں۔ وہ دوا دھر سائینداں حکیم و فلاسفر کہلاتے ہیں۔ وہ اپنے مشاہدات و تجربیات سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دنیا کے عجائبات و صناعات جن کو دیکھ کر نادان حیران ہوتے ہیں ان ہی دوا سیکڑوں کے مختلف سواگ ہیں۔ اس تماشا گاہ دنیا کے یہی "ہیرو" اور "ہیروئن" ہیں۔ روح اور مادہ کی طاقتوں اور خاصیتوں کو جانکر فلاسفر ان سے بڑے بڑے کام لیتے ہیں جبکہ کوشیگر کے سمرنیم کے ذریعے سینکڑوں کوسوں کی خبریں ایک منٹ میں منگالیتے ہیں۔ جس کا حال چاروں معلم کر سکتے ہیں۔ مادہ کو بس میں کر کے پانی سے دلی چسولتے ہیں۔ آگ سے ریل چلاتے ہیں۔ کپڑا بنواتے ہیں۔ بجلی سے چٹنی رسانی کا کام لیتے ہیں۔

مکانات میں روشنی کراتے ہیں۔ پتھے جھلواتے ہیں۔ ہم ان جادو گروں کے سحر کا حال کہاں تک بیاں کریں۔ ان لوگوں نے دیوتاؤں کو سدھ کر کے اور پریوں کو مشیش میں تار کے ان سے وہ دلی بچائے ہیں کہ ہمارے تھارے جیسے دیکھنے والوں کی اصل حیران ہے۔ اور نظر بند ہے۔ رانیاں میں لکھا ہے کہ راجہ راجن دوائے لنگا کے دربار میں ہون پکھا کیا کرنی تھی۔ اندر چکر کاڈ کیا کرتا تھا۔ اس کے کیا معنی ہیں؟ یہی ہیں کہ اس نے بھی ہوا اور آگ وغیرہ سے اسی طرح کا کام لیا تھا جس طرح کہ آجکل یورپ۔ امریکہ۔ و جاپان کے سائینسدان لیتے ہیں۔ جہن شاستروں میں تان کو دیا دھر لکھا ہے۔ اور لکھا ہے کہ وہ مسیتا جی کو ٹونڈک بن میں سے چڑا کر، مان میں بٹھا کر لے گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کے زمانہ میں لوگ کیسے سائیندان تھے۔ ہندوستان کے باشندوں نے جب سے روح اور مادہ کی طاقتوں اور خاصیتوں کو دیوی۔ دیوتا سمجھ کر ان کے آگے سر جھکا نا شروع کیا اور ان کو غلام نہ بنا کر ان سے کام لینا چھوڑا۔ تب ہی سے طریق فلاحی پہنا۔ شک ہے کہ اب زمانے پھر پٹا کھا ہے۔ روشنی کا وقت آیا ہے۔ مناسب ہے کہ اس راز کو بھی طرح بجا جاوے۔ اور کرتا اور نیا سے کاری کے مسئلہ کو متروک کر دیا جائے۔

**کرتا اور نیا سے کاری پر بحث** کرتا اور نیا سے کاری کے زمانے پر جو اعتراض ہوتے ہیں اب ہم ان پر غور کرتے ہیں اور ان کو ایک جینی اور مفرض کی گفتگو کے پیرایہ میں لکھتے ہیں۔

ریل کی دیوی درہل کیا ہو؟ پانی۔ آگ اور ہوا کی طاقت۔ اسی طرح دنیا کے اور کاموں میں بھی اسی طرح کی طاقت کام کر رہی ہے۔ لوگوں نے اودھ کی مختلف طاقتوں کا بھی کچھ نام رکھ چھوڑا ہے چنانچہ ہارشن کا نام آندہ ہوا کا نام درن۔ تبدیلی شکل کی خاصیت کا نام غذا وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ سب کچھ کم سمجھ آدمیوں کے سمجھانے کے لئے جو سائنس کی باتوں کو بھی طرح نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ لوگوں نے ایک ایٹم بوم کو دیکھا اور اُس کے اجزا اور ختوں وغیرہ کا پیداکر نے والا مانا ہے۔ اسی طرح اُس کو جیوہوں کے کرم پیل دینے والا۔ اور ایک قالب سے دوسرے قالب میں اپنی مرضی سے پڑانے افعال کے بموجب لے جانے والا بھی مانا ہے۔ مگر یہ بھی اسی طرح نادانوں اور بچوں کا سنا سچوٹا ہے۔ کیونکہ روح اور مادہ کا تعلق قدیمی ہے۔ اس تعلق کی وجہ سے روح میں رنگ وودیش و سواد پیدا ہو رہا ہے۔ رنگ وودیش سواد کی وجہ سے۔ جیوہ کروہ۔ مان۔ مایہ۔ لوبہ وغیرہ۔

خواہشات نفسانی و تخیلات لایعنی کا بانی بنتا ہے۔ ان خواہشات نفسانی اور تخیلات باطنی کو بھادو کرم کہتے ہیں۔ یہ بھادو کرم جڑ و ستویں جو اپنی کشش سے اپنے موافق درہیہ کرموں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ درہیہ کرم مادہ کے لطیف ترین ذرات ہیں جو روح کو گھیرے رہتے ہیں۔ اور موت کے بعد نیا قالب بناتے ہیں۔ اس طرح آداگوں خود بخود روح اور مادہ کی طاقتوں

اور خاصیتوں سے ہوتا ہے۔ جیسے ریشم کا کیرا اپنے اندر سے ریشم نکال کر خود اُس میں پھنس جاتا ہے۔ اور طوطا خود اپنے پاؤں سے نکلی کو کپکپا کر اور اٹھا ہو کر اپنے آپ کو گرفتار سمجھتا ہے اسی طرح یہ جیوہ خود اپنے کئے ہوئے کرموں میں پھنسا ہے۔ جس قسم کی خواہشات جیوہ کی ہوتی ہیں۔

اُس ہی کے مطابق اُس کے محل ہوتے ہیں۔ جن کی کشش سے خود بخود جیوہ کھنچا ہوا ایسے قالب کی طرف چلا جاتا ہے جہاں اُس کو ان خواہشات کے بھی طرح پورا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مثلاً ایک شخص بڑا ہی شہوت پرست ہے۔ جو ہر وقت اِس جیوہ و حیثیت میں لگا رہتا ہے کہ کسی نئی عورت سے صحبت کرے تو ضرور دیکھ کر وہ مرکڑتے پا کر سے کے قالب میں جاوے۔ جہاں اُس کو اپنی ان خواہشات کے پورا کرنے کا بے روک و ٹوک موقع ملے۔ جو لوگ جیوہ دروہ، اور پدگل (مادہ) کی طاقتوں

دپیدائش، ستم موت، اور دھروہ قاضی، کو لئے ہوئے قائم ہے۔ مثال کے طور پر سونے  
 کو بیٹھے سونا ایک درہم ہے۔ پیلان اُس کا گٹن ہے۔ کڑا۔ بالے وغیرہ زیور اُس کے  
 پرپائے ہیں۔ جب کڑے کو توڑ کر بالے بنوائے جاتے ہیں تو کڑے کی حالت کا آئے  
 (موت) ہوتا ہے۔ بالے کا اتنا دپیدائش ہوتا ہے۔ مگر سونا خد قائم رہتا ہے۔ جو اُس کا  
 دھروہ قاضی ہے۔ غرضیکہ سونا خواہ کسی حالت میں اور کسی زیور کی شکل میں ہو اُس کی  
 قاضی میں یہ سب باتیں پائی جاویں گی۔ اسی طرح دنیا کی ہر ایک چیز قائم ہے۔ خود کو یہی ضائع  
 نہیں ہوتی۔ مگر تبدیلی شکل ضرور اختیار کرتی رہتی ہے۔ یہ تبدیلی شکل بعض دفعہ خود بخود ہوتی  
 ہے جیسے پانی سے بادل۔ اور بادل سے مینہ بن جاتا ہے۔ اور کیسی کیسی انسان کی کی ہوتی  
 رہتی ہے جیسے کڑے سے بالا۔ اور بالے سے ہار بنا دیتا ہے۔ خود بخود بننے کی حالت  
 کو قدرتی یا خود اپنی قدرت یا طاقت سے بنی ہوئی کہتے ہیں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی حالت  
 کو مصنوعی یا بناوٹی حالت کہتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ یہی دو قسم کی بناوٹ نظر آتی ہے۔  
 انسان نے بہت سے قانون قدرت کا شاہدہ و تجربہ کر کے بہت سی قدرتی باتوں میں  
 بھی دخل دیا ہے چنانچہ معمولی آدموں سے قلمی آدم۔ معمولی بیروں سے قلمی بیرہید اسکے  
 ہیں۔ انڈوں میں مصنوعی گرمی پہنچا کر بچے پیدا کئے ہیں۔ غرضیکہ دنیا میں جو کچھ کارروائی  
 ہو رہی ہے وہ سب روح اور مادہ کی طاقتوں کی بدولت ہے۔ جو لوگ روح و مادہ کی ان  
 خاصیتوں اور طاقتوں سے واقف نہیں ہیں وہ اس کارروائی میں ایک تیسری طاقت  
 خدا۔ یا ایثار کا دخل بتلاتے ہیں۔ مگر اکلایہ کہنا نادانی پر وال اور حقیقت کے نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے  
 جب ریل اس ملک میں جاری ہوئی تو لوگوں کو بڑی چرائی ہوئی کہ یہ گاڑی کیسی ہے جس  
 میں نہ پیل لگتا ہے اور نہ گھوڑا۔ بدون پیل اور گھوڑے کے یہ کیسے چلتی ہے۔ اس کے اندر  
 ضرور کوئی دیوی ہے جس کے زور سے یہ چلتی ہے۔ جس طرح ریل کے اندر دیوی کا ماننا  
 نادانی کی نشانی ہے۔ اسی طرح دنیا کے اور کاموں میں خدا یا ایثار کا ماننا دھم و گمان ہے

ساتھ موافق۔ چیمبر و کال نے سے طرح طرح کے درخت اور پودوں کا نام لکھتے پتے پھول و پھل لکھتے ہیں۔ جس طرح نباتات کے تخم سے اور زمین سے درخت پیدا ہوتے ہیں اسی طرح انسان و حیوانات کے تخم سے انسان و حیوان پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے درختوں کے پتے و پھل پھول خود بخود لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان و حیوان کے اعضاء جسم انکھ۔ کان منہ ناک اچھرہ بن جاتے ہیں۔ مصری کے کوزہ کو دیکھو اس میں چوٹے چوٹے چمکتے ہوئے ترے سب بظلم کعب اتنے ہی لمبے۔ اتنی ہی چوڑے اور اتنے ہی موٹے ہیں۔ کیا آپ کی رائے میں ان سب کو کسی طوائفی نے علیحدہ علیحدہ بنا کر کوزے میں اس طرح جوڑا ہے جس طرح سنار سنہری پتوں میں ڈھانڈی بکٹ ترے جوڑا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ کمانڈکی چاشنی کو کوزے میں بھر کر اور ان کو ایک خاص طرح پر رکھنے سے خود بخود بن جاتے ہیں۔ جس طرح کمانڈکی چاشنی کو گھسنے میں بھر کر ایک ٹام مالٹ میں گھسنے سے یہ ترے خود بخود بن جاتے ہیں اسی طرح نباتات کے تخم سے اسکے موافق آب و ہوا و مٹی و موسم ملنے سے پھول و پتے اور تخم انسان و حیوان سے اعضاء جسم بن جاتے ہیں۔ جیسے و مصری کے ترے کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہوتے۔ اسی طرح انسان و حیوان کے جسم و درخت و پھول وغیرہ بھی کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہوتے۔ یہ سب مادہ کی قدرتی ہیں جو خود کبھی ضائع نہیں ہوتا مگر تبدیلی اشکال کرتا رہتا ہے۔ وہ ہی مادہ جو پہلے تخم تھا درخت بن جاتا ہے۔ پھر درخت سو کہہ کر لکڑی ہو جاتا ہے۔ جس سے میز کرسی وغیرہ سامان بنتے ہیں۔ پھر وہی گل مٹر کرنٹی میں مل جاتے ہیں۔ مٹی سے گھڑا بن جاتا ہے۔ لکڑی پھوٹ کر پھر مٹی بن جاتا ہے پانی بھاپ ہو کر اڑ جاتا ہے۔ وہی بادل بن جاتا ہے۔ وہی سمندر میں چلا جاتا ہے۔ وہی برن بن کر پہاڑ پر گر جاتا ہے۔ وہی نیسہ ہو کر برج بنا ہے۔ وہی دریا ہو کر بہتا ہے۔ وہی سمندر میں چلا جاتا ہے۔ پھر سورج کی گرمی میں بادل بن جاتا ہے۔ اس تبدیلی اشکال میں مادہ خود ضائع نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر ایک درمیان اپنے گن و صفت پر پائے و حالت اور اتہاد۔

اعتقاد کرنا۔ ہزاروں قسم کے جانوروں۔ مینڈک۔ کچھ۔ ہیر۔ بڑی وغیرہ کا ان میں پہلے مردہ جسم میں بارش کا پانی لینے سے پیدا ہو جاتا۔ دریاؤں کا بہنا۔ سیلابوں کا آمد۔ انواع و اقسام کے پھولوں پھلوں کا لگنا وغیرہ وغیرہ جو کرشمے دنیا میں نظر آتے ہیں اور انسانوں کی عقل کو حیران کرتے ہیں یہ سب مادہ کی شکلیوں کا ظہور ہے۔ بعض آدمی۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ کو مفروضے مانتے ہیں اور ان کو اربعہ عناصر کہتے ہیں یہ انکی غلطی ہے۔ درخت میں پانی ہا کر لکڑی بن جاتا ہے۔ سیپ میں مٹی پانی موتی ہو جاتا ہے۔ ورم کی گیس کو کچن و بیڈ جن کے پتے گانی بن جاتا ہے۔ اکو جی پھر نائٹروجن کے پتے سے ہوا بنتی ہے۔ وہ پتھروں کو آپس میں رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ رانگ وغیرہ ٹھوس چیزیں پھیل کر پانی سی بن جاتی ہیں۔ غرضیکہ یہ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ ایک ہی مادہ کی مختلف شکلیں ہیں۔ مادہ کو ہر مہین غلامی میں ڈگل۔ سانکھ میں پر کرتی اور ویدانت میں مایہ کہتے ہیں۔ مادہ کی چار بڑی طاقتوں یا خاصیتوں کا نام سبھاو۔ نیچی۔ کرم۔ اور پرینا ہے۔ سبھاو تبدیلی شکل کی خاصیت کو کہتے ہیں۔

نیتی تھروہ اصول کا نام ہے لینے جس شے سے جو چیز بننے کا دستور ہے اس سے مٹی بنتی ہے۔ مثلاً آم کے بیج سے آم۔ انار کے بیج سے انار پیدا ہوتے ہیں یہ نہیں۔ کہ کبھی آم کے بیج سے انار اور انار کے بیج سے آم پیدا ہو جائیں۔ کرم حرکت کو کہتے ہیں اور پرینا کشش کو۔ اشیاء کی تبدیلی اشکال میں کال یا وقت و موسم اور آکاشش لینے جگہ بھی بڑا کام دیتے ہیں۔ جب چھتیر جگہ کال (موسم) اور تھماؤ (سبھاو یا خاصیت) کسی درمیان (شے) کے موافق ہوتے ہیں تو انواع و اقسام کی تبدیلی اشکال ظہور میں آتی ہے۔ بھلاؤ اے ختم کے

✽ بھلاؤ سبھاو کا مترادف ہے۔ بھلاؤ اے ختم سے مطلب وہ ختم ہے جس میں پیدا ہونے کی خاصیت موجود ہو یعنی وہ چیز جس کی وجہ سے پانچواں ہر جانے کی سبب سے یا بل جانے کے باعث اپنے پیدا ہونے کی خاصیت کو نکھو جیٹا ہو۔

پر کاش سلاسل بارہواں۔ کمال۔ وقت یا زمانہ کو کہتے ہیں۔ اور آکاش اُس شے کا نام ہے جو دوسرے درجوں کو جگہ دے۔ جہن مت میں ولٹیک مت کی طرح آکاش خالی جگہ کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اُسے ایک علیحدہ قائم بالذات درجہ مانا ہے جیسا کہ سانچے نے ان چودہ جہوں میں صرف چمک موڑتیک یا شکل و صورت والا ہے اور باقی پانچ امور تیک بلا شکل و صورت وغیرہ سمجھ مانے ہیں۔

ایٹھور کرتا نہیں سرے جہوں کے مختلف قسم کے اعمال کی وجہ سے اور پھل کے اجزاء میں انواع و اقسام کی قوتیں و خاصیتیں ہونے کے سبب سے دنیا میں طبع طرح کے کرشمہ ہوتے ہیں۔ ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے چنانچہ جیو اور پھل ہی جگت کرتا ہیں اور کوئی تیسرا جسکو ایٹھور کہتے ہیں کرتا نہیں ہے کیونکہ جب پھل یا جڑھ پھار تھا نادہی ہیں تو ان کا سبھاؤ ملنا و بچھڑنا وغیرہ بھی انادہی ہے۔ پرتھوی بھی انادہی ہے تو اس پر رہنے والے انسان و حیوان و درخت وغیرہ بھی نادہی ہیں۔ پھل کی مختلف پریاے و تاثیر پرتھوی (خاک، جل و آب، بیج و آتش، ہاؤ و باد) بھی انادہی ہیں۔ چاند سورج وغیرہ سیکر و ستارے بھی انادہی ہیں۔ انکی گردش سے پیدا ہونے والی۔ سردی۔ گرمی۔ برسات وغیرہ موسیٰ بھی انادہی ہیں۔ انکی حرکت و کشش کے ساتھ ہوا اور مٹی ملنے سے

آہ۔ بھی کا آنا سورج کی گرمی سے پانی کا بھاپ ہو کر بادل بن جاتا۔ پھو ہوا کی گرمی میں بھپو ہو انکی سردی کا جاسن لگنے سے پانی کا جم جاتا۔ جسے ہونے پانی میں ہوا کی ٹکر لگنے سے آگ یا بجلی کا پیدا ہوتا۔ اور پھر اس کا ڈھلاؤ ہو کر دور ہوا سے ٹکر رہا بننا۔ پانی اور گھٹا کا سورج کی کرنوں کے مقابل ہونے سے قوس و قزح کا ہونا۔ بادل میں آندہی کے ذریعے وزن داری کے ملنے سے بھاپ میں بجاری ہن ہو کر مینہ کی شکل میں برسنا۔ موسم ہر سال میں بارش کے پانی کی وساطت سے مادہ یا گیس پھول۔ درخت وغیرہ مختلف اشکال اختیار

اور جو تعداد میں سہ شمار ہیں۔ پہلے کا گن پتیس (پلس والا) رس وضائے والا گندہ  
(جو والا) اور دوسرا رنگ والا ہے۔ لٹنا۔ پھرنے اور غم بہت سی اسکی خاصیتیں ہیں۔ شبہ  
(آواز) بندہ (پہلو سے) سکھم (لطیف) سہول (کثیف) استھان (شکل یعنی گول  
چکرو وغیرہ) بھید (مکھڑا) تم (دندھیرا) چایا (دسایہ) ادیت (روکشی) آناپ (گرمی) اس  
کی پیاسے (حالت جس میں کوئی شے رہے نہیں۔ پہلے دو حالتوں میں رہتا ہے ایک  
پرمانہ۔ دوسرے سنگند۔ پرمانہ پہلے کے چھوٹے سے چھوٹے ذرہ (جزو لا جزئی) کو  
کہتے ہیں اور سنگند وہ باریادہ پرمانوں کے مجموعہ کو۔ پہلے بلحاظ کثافت و لطافت چھ  
قسموں میں تقسیم ہے۔ اول۔ بادربار۔ یعنی کثیف ترین۔ جو ایک دفعہ لوٹ کر پھر نہ جڑ  
سکے جیسے پتھر و لکڑی۔ دوم۔ بادریہ کثیف جو طعنے ہو کر پھیل سکے جیسے پانی۔ اور  
دودھ وغیرہ مائعات سوم بادرسکھم یعنی کثیف و لطیف جو آنکھ سے محسوس ہو۔ مگر گرفت  
میں نہ آ سکے جیسے آواز وغیرہ۔ چارم۔ بسکھم بادریہ۔ جیسے دھوپ۔ چنانچہ۔ چاندنی وغیرہ۔

جن کا دستار بہت چمکتے رہنے بھی پہلے کہ نہ سکیں اور نہ ان کا ذن وغیرہ کر سکیں +

دوئم بسکھم یا لطیف جو نہ کسی واس سے معلوم ہو اور نہ گرفت میں آدے جیسے گرم شکم  
سکھم بسکھم یا لطیف ترین جیسے پانا۔ بھاو کرم۔ روح دہرم۔ وہ۔ شے ہے جو جو اور پہلے  
کی حرکت میں مدد پہنچاتی ہے جیسے پھلی کی حرکت میں پانی۔ پرندے کی حرکت میں ہوا۔  
دہرم وہی وہ سمجنا چاہیے جسکو انگریزی میں ایتھر کہتے ہیں۔

ادہرم سے وہ دہرم مراد ہے جو جو اور پہلے کے ٹھہرنے پر تلب جیسے دھت کا سا یہ سافر  
کے واسطے۔ پانی۔ ہوا۔ اور سایہ کی تشکیل جو دہرم اور ادہرم کے متعلق دی ہے۔ وہ صرف  
تشکیل ہے۔ ان اشیا کا نام دہرم اور ادہرم نہیں ہے وہ بالکل ایک طعنے قائم بالذات  
شے ہے۔ دہرم۔ اور ہرم اس جگہ تین واپس کے معنی میں استعمال نہیں ہوئے ہیں۔  
جیسے کہ سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے اسے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ دیکھو ہستیار

جیسا کہ ہے۔ کرہ ارضی میں فسادِ ملک و آفاتِ رخی و سماوی بہ نسبتِ حال و طوفان و بار و بلیغِ غیر  
سے جزوی تغیرات ضرور ہوتے ہیں مگر ان سے بہت مجموعی میں کچھ فرق نہیں آتا۔

**سفسا چھ دربیہ** یہ سفسا چھ دربیوں و عناصرِ پائے کا مجموعہ ہے جن کے نام (۱) جیہا

مربع (۲) پگل یا مادہ (۳) درہم (۴) اورہم (۵) کال یا زمانہ (۶) کالاش یا جگہ دینے والا۔ یہ  
چھوں دربیہ اتادی ہیں کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ دربیہ پائے گنوں کے مجموعہ کہتے  
ہیں۔ دربیہ سے گن اور گن سے دربیہ ملحدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دربیہ اور گن کوئی ملحدہ  
ملحدہ شے نہیں ہیں۔ جیسے آگ کا گن گرمی ہے۔ آگ میں سے گرمی ملحدہ نہیں ہو سکتی  
جو گرمی ہے وہی آگ ہے۔ لہذا دربیہ کی تعریف یہی ہے کہ جو گنوں کا مجموعہ ہو۔ دربیہ شے کو  
ادھ گن اس کی شکست یا طاقت یا خاصیت کو کہتے ہیں جو اس سے ملحدہ نہیں ہو سکتی۔ گن  
دوسرے کے ہوتے ہیں ایک سامانیہ دھام، جو کئی اشیا میں پائے جاویں۔ دوسرے

دستش (خاص) جو اس ہی شے میں پائے جاویں۔ دربیہ کے سامانیہ گن جو ہیں۔ استتو  
دستی (جس کا وجہ سے ایک شے ہمیشہ قائم رہے) دربیہ (۱) (॥ ॥ ॥ ॥)

وجہ سے اس میں تبدیلی ہوتی رہے (۲) دستتو۔ جسکی وجہ سے اس میں کوئی فعل پایا جائے

دھم پر سے بنو۔ جسکی وجہ سے کوئی نہ کوئی مسکو جائے (۳) پرویش و توتو۔ جسکی وجہ سے اسکی

کچھ نہ کچھ آثار ہو (۴) اگر دگلتو۔ جسکی وجہ سے باوجود تبدیلی ہونے کے بھی جل میں اہر کی مانند

اپنی اصلیت کو قائم رکھے۔ چنانچہ اگر دنیا کی اشیا کو ان چھ گنوں کے لحاظ سے دیکھا جائے

تو ان میں سے ہر ایک شے میں یہ چھ گن پائے جاوینگے۔ اس پہلو کو ایکو ہم یہ کہہ سکتے ہیں

کہ دنیا میں صرف ایک ہی شے ہے۔ دوسری کچھ نہیں ہے۔ غالباً اس ہی پہلو کو لیکو دیانت

میں ادویت برہم کا مسئلہ مانا گیا ہے۔ لیکن اشیا میں کچھ کشیش گن بھی دیکھتے ہیں۔

جب کشیش گنوں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو پھر دنیا میں چھ قسم کی اشیا نظر آتی ہیں۔

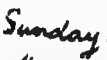
جگو جو دربیہ کہتے ہیں۔ جس کے کشیش یا خاص گن اس طرح ہیں۔ جیہ کا خاص گن گیان ہے



محققین نے زمین کے نارنگی کی طرح گول ہونے میں یہ دلیل دی ہے کہ جب چہراز کو سمندر میں دور سے آتا ہوا دیکھا جائے تو پہلے اس کا سمتول نظر آتا رہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ نیچے کا حصہ اگر زمین نارنگی کی طرح گول نہ ہوتی تو سارا چہراز ایک دم نظر آ جاتا۔

لیکن اس دلیل میں مغالطہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ سمندر کی سطح ہمیشہ سطح ہوتی ہے اس میں گولائی نہیں ہوتی جس میں چہراز چھپ جاتے۔ اس لئے تمام چہراز کا دور سے نظر آنا زمین کی گولائی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ نظر کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ میدان میں دور سے درختوں کی بھی چوٹیاں ہی نظر آتی ہیں نیچے کا حصہ نظر نہیں آتا

کیا یہ بھی زمین کی گولائی کی وجہ سے ہے ہرگز نہیں۔ زمین کو پھرتی ہوئی ماننے والوں کا بیان ہے کہ زمین اپنے محور کے گرد ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل کے قریب چلتی ہے اگر ایسا ہو تو پندرہ اپنے گھنٹہ سے اڑ کر پھر گھنٹہ پر واپس نہ آ سکے۔ کیونکہ چہراز جب کہوڑاڑا رہتا ہے تو وہ ایک دو گھنٹہ کے بعد پھر اپنے مکان پر واپس آ جاتے ہیں۔ لیکن زمین ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل پھرتی ہوتی تو کیونکہ زمین کا مکان پر واپس آنا ناممکن تھا کیونکہ کیونکہ ایک گھنٹہ میں نہ تو ہزار میل چل سکتا ہے اور نہ ایک ہزار میل کی چیز کو دیکھ سکتا ہے اس کے متعلق زیادہ حال سورج پر گیتی اور تر لوگ سارے غیر زمین شاستروں سے جاننا چاہیئے مگر سائنس دان سورج کی حرکت کو بھی ماننے لگے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سورج ایک

ملین میل یعنی دس لاکھ میل کے قریب ایک دن میں چلتا ہے۔ دیکھو مدد سے  سورج کی گردش کے بارے میں بات سمجھنا چاہیئے

مؤرخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۳ء۔ اسی طرح اور تحقیقات کرنے سے ہماری بات مستند ہو جائیگی

**دو چاند اور دو سورج** جینیوں کا جمہوریہ میں دو چاند اور دو سورج بتلانا بھی کچھ عجیب کی بات نہیں ہے۔ رگوید ۱۰-۴۱ میں ہی **बभ्रुहो सूर्या** دو سورج ہیئت ہیں، لکھا ہے نیز علم ہیئت کی کتب میں لکھا ہے کہ ایک ایک سیارے کے کئی کئی چاند ہیں۔ یہ سنا ہے کہ تین بھائیوں پر بیان کئے گئے ہیں کسی کا بتایا ہوا ہے کہ یہ ہیئت مجموعی ہیئت سے ایسا ہی ہے۔

ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتے کہ ان براعظموں - سلسلہ کوہوں - دریاؤں - اور صحرائے عظموں کا آنجل کیا کیا نام ہے۔ زمین کا بہت کچھ حصہ ابھی تک دریافت نہیں ہوا ہے۔ دو تین سال سے پیشتر امریکہ جیسے بڑے براعظم کا حال یہ کہ کچھ معلوم نہ تھا۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی کی طرف حال ہی میں براعظم دریافت ہوئے ہیں۔ اب سے پیشتر مونٹ ایورسٹ کو سب سے بڑی پہاڑ کی چوٹی مانا جاتا تھا۔ لیکن اب اس سے بھی بڑی چوٹی معلوم ہو گئی ہے۔ جہاں اب اٹلانٹک ہے وہاں کسی وقت میں ایک بہت بڑا عظیم تھا۔ ایسی حالت میں نہ کوئٹہ بلایا براعظموں وغیرہ کا معلوم شدہ قطعات سے متعلقہ کرنا ایک امر محال ہے۔ لہذا ہم بھی زیادہ درد سہی کرنا نہیں چاہتے۔ مگر اتنا اور بتلائے دیتے ہیں کہ چاند سورج وغیرہ سیارے اور ستارے بھی مدد کوک یا طبقہ وسطیٰ میں ہی شمار کئے جاتے ہیں۔ ان میں جو لوگ رہتے ہیں ہم ان کو جوتشی دیکھتے ہیں۔

جین شاستروں میں جمہود یپ کے متعلق دو چاند اور دو سورج لکھے ہیں جو سمیر بہت کے چکر دو پھرتے ہیں۔ آپ شاید سورج کا زمین کے گرد پھرنا سن کر یہ نہ کہیں کہ جین مت کا یہ مسئلہ موجودہ تحقیقات کے برخلاف ہے۔ اس بارے میں آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کے قدیم دہشی آراء و خیال کے لوگ گزرے ہیں۔ ان کی رائے میں بہت سی چیزوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ یہی حال زمین و سورج کے متعلق ہے۔ بھاسکر آچاریہ مدحانت شرومنی میں زمین کو نارنگی کی مانند گول اور اسکا سورج کے گرد گھومتا مانا ہے۔ یورپ کے محققین کی رائے کا مدار بھاسکر آچاریہ کی رائے پر ہے۔ مگر جین آچاریوں نے نیز بہت سے اور لوگوں نے نہ تو زمین کو نارنگی کی مانند گول مانا ہے۔ اور نہ اس کا سورج کے گرد گھومنا تسلیم کیا ہے۔ انکی رائے میں جین روہیہ کی طرح گول اور سورج اس کے گرد پھرتا ہے۔ سنسکرت میں لفظ سورج کے معنی ہی چلنے پھرنے کے ہیں۔ اور نواسی میں اسکو فلک سیر اور آسمان جولاں کہتے ہیں۔ یورپین

روپ جیوگ (دیبا بازی) ہے۔ نوپ سے باہر میں تک شبہ جیوگ (گیت و شیوہ کلانی) ہے۔ باہر میں سے سولہویں تک پختوں جیوگ (یاد آوری) ہے۔ سولہویں سرگ سے اوپر جیوگ جماعت نہیں ہے۔ دیوانہ پھلے اور دوسرے سرگ میں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ اوپر سے سرگوں کے دیوانہ ان میں سے اپنی اپنی جیوگ کی دیوی کو لے جاتے ہیں۔

نرگ سات ہیں جن کے نام (۱) رتن پر بھا (۲) شکر کر پر بھا (۳) بالو کا پر بھا (۴) پنک پر بھا (۵) دھوم پر بھا (۶) تم پر بھا (۷) جہانم پر بھا۔ ان نرگوں میں بہت سے درجے ہیں پہلی نرگ کے تین درجہ (۱) اگر (۲) پنک (۳) اب ہل۔ ہیں پھلے میں دینتو دوسرے میں اسرار اکش بہتے ہیں۔ اور تیسرے سے اصلی نرگ شروع ہوتا ہے۔ نرگ میں دو گنہ ہی دیکھ ہے۔ نرگ اور سورگ میں کم سے کم عہدس ہزار برس کی اور زیادہ سے زیادہ ۳۳ ساگر کی ہوتی ہے۔ نرگ سے نیچے نگو وغیرہ پنج سمتا اور جو بھرے پڑے ہیں۔ ۷۷ لوک یا گنہ ارض میں بہت سے براعظم اور سمندر ہیں۔ سب کے بیچ میں جیو دیپ جو جیو دیپ کے چاروں طرف نون سمندر رکھا رہا سمندر ہے اور اس کے مین وسط میں سیکر پرت ہے۔ جیو دیپ میں۔ تجرت۔ جیم دت۔ ہری۔ یدہیم۔ ریمیک۔ آرنندو۔ اویراوت سات بڑے چھتر یا براعظم۔ اور جہوان۔ جہا جہوان۔ نکند۔ نیل۔ نرگی پکھری چہ کلا چل یا سلسلہ کوہ اور لنگھا۔ سندھو۔ کولا۔ روپ۔ کولا۔ سوہن کولا۔ نرگانتا۔ ستینا۔ تیتو واہرل۔ ہر جی کانتا۔ توہرت۔ سارو۔ عتا۔ رکتا۔ رکتووا۔ چوہ بڑے دیا۔ اور تہجد سال۔ نندن۔ سومنس۔ اوہ پانڈک۔ چار بڑے بن یا صحراے اعظم ہیں۔ ہم

۱۔ نگوہ ارض کا نام جیو دیپ ہے۔ ستیمیر پرت جنوں کے نزدیک کہ ہمالہ کا نام ہے اور بعض کے نزدیک قطب شمالی کا کانتا قطب شمالی کا نام سمیر پرت ہے۔ منہرا جی مینٹ کا بھی ایسا ہی خیال ہے جینوں کے نزدیک یہ ایک بڑا اونچا پہاڑ ہے۔ جہانک دریافت نہیں ہوا ہے۔

یا اپنی آفتاب بھر و سار کھنا اور اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونا سب بڑا اصول ہے۔  
ہم ان ہی چند خانہ کی نشیج اپنی اس کتاب میں کر چکے۔

دنیا جیو ویدکل و ان کے تعلق سے پیدا ہوئے مختلف کرشموں کا نام  
رہو دنیا نامادی ہے کوئی خاص علمی و طاقت اسکی خالق و متکلم نہیں ہے

بزرگان قدیم و فلاسفران ہمیں مذہب نے اس سنسار کو جس میں جو کڑوں کے ہیں اپنا  
جو راسی لاکھ جو نیوں میں گھومتا ہے۔ تین بڑے لوگوں (طبقتوں) میں تقسیم کیا ہے۔ زمین جس پر  
ہم تم آباد ہیں۔ وہ لوگ یا طبقہ وسطی و کرہ ارضی کہلاتا ہے۔ کرہ ارضی سے اوپر والا طبقہ اور وہ  
لوگ یا سورگ لوگ۔ طبقہ بالائی و بیشت کے نام سے موسوم ہے۔ اور کرہ ارضی سے نیچے والے  
طبقہ کو ادھو لوگ یا نرک لوگ یا طبقہ سفلی و دوزخ بولتے ہیں۔ اور وہ لوگ میں سولہ سورگ۔  
نو گر لوگ۔ نو اتر بھان اور پانچ اتر بھان ہیں۔ سولہ سورگوں کے نام اس طرح ہیں۔

(۱) سودھرم (۲) ایٹان (۳) مسنت کمارم (۴) جہنڈ (۵) برہم (۶) برہموت (۷) لائٹو (۸) کاپشت (۹) فکڑ (۱۰) مہا فکڑ (۱۱) اشتار (۱۲) ستا (۱۳) انت (۱۴) پانت (۱۵)  
آون (۱۶) اچت۔ سوتیا مہر میں پچائے سولہ سورگوں کے بارہ دانتے ہیں۔ نمبر ۶ نمبر ۸۔  
نمبر ۱۱ نمبر ۱۲ کو کہتے ہیں۔ ان میں جو جیو رہتے ہیں وہ دیو اور دیو گنا کہلاتے ہیں۔ سولہ  
سورگوں سے اوپر نو گر لوگ۔ ان سے اوپر نو اتر بھان۔ ان سے اوپر پانچ اتر بھان۔ اور  
ان سے اوپر موکش مشلا ہے جہاں کت یافتہ جیو رہتے ہیں۔ سورگوں میں سکھ زیادہ  
اور دکھ بہت کم ہے جسم لطیف ہوتا ہے۔ ہاڑ۔ مانس کا شریر جیسا ہوتا ہے اعتبار سے نہیں ہوتا  
ہے۔ دیو جیسا مدھپ چاہیں اپنی مرضی سے بنا سکتے ہیں۔ پہلے وہ سورگوں میں انسان کی طرح  
ہوگ۔ پھر تیسرے چوتھے سورگ میں سپریش ہوگ (شفلیگری) ہے۔ پانچویں سے آٹھویں تک

ہونے چین فلسفہ کا آپدیش دیویں۔ پہلک لکھو دنیا شروع کریں۔ دویا کا پرچار اور چین دہرم کا ڈھنگا  
بھائیں اور دنیا کو ہنسا۔ جھوٹ وغیرہ سے مکت کریں۔ تاکہ سکھ اور شانتی کا درواج جو

## چین مت کے عقائد

اب ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ چین مت دنیا۔ آتما۔ پرما تما وغیرہ کی بابت کیا بیان کرتا ہے۔  
چین مت کے چھ بڑے عقائد حسب ذیل ہیں :-

(۱) دنیا۔ جیو۔ وہ پنگل (سوج و مادہ) وان کے قعلق سے پیدا ہوئے ہوئے کرشموں کا نام ہے

یہ دنیا اداوی ہے۔ کوئی خاص ملحدہ طاقت اسکی خالق و منتظم نہیں ہے

(۲) جیو وہ پنگل کا قعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو سنسار میں گھماتا ہے۔ جیو اور پنگل

کا قعلق اگرچہ اداوی (بلا شروع) ہے مگر سانت (ختم ہونے والا) ہے

(۳) جیو کو کرم سے رہائی سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کے اکٹھا ہونے سے ملتی

ہے۔ اس رہائی کا نام مکتی ہے۔

(۴) شدہ۔ مکت یافتہ جیو ہی کا نام پرما تما ہے جو اننت درشن۔ اننت گیان۔ اننت سکھ

اننت ویرج والا۔ اجرام۔ پوتر۔ امور تیک اور ویتراگ ہے۔ وہ سنساری جیو کے نیے

موثال (دنوئے) جگر اسکے راہ نجات میں رہبر کا کام دیتا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو اپنی

بہتری اور مکتی حاصل کرنے کے لئے تسکی پرستش واجب ہے۔

(۵) دنیا میں جیو ہیشمار ہیں جن میں سے وقتاً فوقتاً مکتی حاصل کرتے رہتے ہیں اور مکتی

حاصل کر کے پھر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیوؤں سے کہی خالی نہیں ہوتی۔

(۶) اپنا یا یونیورسل براہ۔ سب سے بڑا دہرم ہے اکھیلینٹ (لائسنس Self reliance

ترک کریں۔ دگمبریوں کو مناسب ہے کہ اگر وہ سو تیا مبری منیوں کو اپنے خیال میں آورش سے نیچا سمجھتے ہیں تو کم سے کم ان کو گتیا مبریوں پر تلاء دہری اتھ مشہ ادک ہی سمجھیں۔ تب ہی وہ قابل عزت ہی ہیں۔ کیونکہ دھرم شت مگرہ شراد کا چار او بنکارہ شلوک ۱۸ میں لکھا ہے

प्रपरे चैहं शुनीनेइ जिनास्तप्रोते मा स्थिधं  
प्राइनुनीनेचपेइ भूपायायो लास्तप्रोति थ धिनाम  
ترجمہ۔ جس طرح روہات پاشان کی پرتاؤں میں ساکشتات جن بھگوان کا سنگھ کہیا جاتا ہو  
اسی طرح جنم کال کے منیوں میں پر پبعین کال کے منیوں کا سنگھ کر کے بھگتی کے ساتھ انکی  
پوجا وجہ و کرنی چاہیے۔ کیونکہ بہت چھان میں کرنے والوں کا کلیان نہیں ہوتا ہے  
ایسا ہی شیش تلک میں کہا ہے۔

भक्ति मत्र पदानेहिकापीरव्या तपस्विनाम  
ने संतः सन्त्स सप्तोपाशु हो दानेन सुहृनि.  
ترجمہ۔ جب صرف بھگتی ہے ہی دان دینا ہے تو پھر اس میں سلا محدود کی کیا شناخت کرنی۔  
خواہ وہ اچھے ہوں یا نہ ہوں۔ دان دینے سے تو مشورہ تک شدہ ہو جاتے ہیں تو پھر کیا اگر ہستی  
دان کے پہل سے خالی رہیں گے۔؟

سو تیا مبریوں کو چاہئے کہ وہ دگمبریوں پر ہاتھ کی مانند انکریں۔ ستھانک باسی منیوں کو مناسب  
ہے کہ وہ بھی پرتاؤں میں پر زیادہ اعتراض نہ کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ عین مت میں لٹچے اور بیو بارود نو  
طرح کا ذکر کیا ہے۔ مورقی پوجن گرہستی کے واسطے بیو بارک ستر پہلو سحروری ہے۔ محراب و مکران  
بنانے کے لئے پہلے ڈھولا اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ڈھولے کے ترک کرنا کیا اپدیش  
دینا تو کیا محراب دار مکان بنانے دینے کا اپدیش ہے۔ دگمبریوں کو چاہئے کہ وہ دو مہینوں  
کی عزت کریں اور منیوں کو مناسب ہو کہ وہ ہر ایک عینی سے خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو ویش نہ کہتے

ہم نے ہر دو فرقوں کی رائے اور پرمیج کر دی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ دیگر فرقہ کا آدرش بہت اونچا ہے۔ آدرش کے مطابق چال چلن جو نہایت ہی کٹمن ہے۔ لیکن سادہ ہی یہ بات ضروری ہے کہ آدرش کا نیچے کر دینا بھی ٹھیک نہیں ہوتا ہے سو یہاں پر فرقہ چن چلی اور ساتھ اور کلی دونوں طرح کے نہیں کو ماننا ہے۔ دیگر فرقہ ان سے صوف پہلے کہ جو ہر دو میں اعلیٰ ہے تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے اس بارے میں زیادہ بحث و مباحثہ فضول ہے۔ استری چونکہ کلی تیاگ نہیں کر سکتی اور وہ بہ نسبت مرد کے قدرتا کمزور ہوتی ہے اور اس ہی لئے اس کو ~~مرد~~ اور بلا کہتے ہیں۔ تہذیب جمع شدہ کموں کے کاٹنے اور کیتی حاصل کرنے کے لئے جس قدر سخت چب یا کی ضرورت ہے وہ اپنے موجود جسم میں نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے اس کو پھر مرد کے قالب میں آنا پڑتا ہے۔ مرد کے قالب میں اگر تہذیب یا حیو کر کے مکتی ہوتی ہے

کیوں گیان حاصل ہونے پر صرف چند کم پر کرتیوں کے علاوہ باقی تمام کم ناش ہو جاتے ہیں اس لئے کیوں گیاتی پرش انسانی جسم میں ہونا ہوا ہی ایک غیر معمولی انسان ہو جاتا ہے اس لئے اگر دیگر فرقہ اس کی بابت یہ کہتا ہے کہ اس کے معمولی انسانوں کی طرح شکو اور پیاس نہیں ہوتی کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ وہ تو خود ہی ایک قابل تعجب شخص بن جاتا ہے خیر کچھ ہی ہو۔ ان باتوں کو چھوڑ کر اور پوجن کے مختلف طریقہ کو ایک طرف رکھ کر جین کے ہر ایک فرقہ کو مناسب ہے کہ وہ جین فلسفہ پر غور کرے۔ یہ جین فلسفہ ہی اصل جین دھرم ہے۔ اور اس میں کسی فرقہ کا اختلاف رائے نہیں ہے۔ اس لئے ہر ایک فرقہ کے جینوں کو خواہ وہ دیگر ہیں۔ خواہ سویتا مبری۔ خواہ ستھانک باسی۔ چاہئے کہ جین فلسفہ اور جین دھرم پہیلائے میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ مشترک سبجائیں مقرر کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت بڑھائیں۔ ایک دوسرے کے جلسوں اور کانفرنسوں میں شامل ہوں جو ملے جھگڑا

میں ہونگے (انسانیت سارے لوگ پر مبنی۔ پارس پران بھلائی)  
 سوتیا مہر مندہ جہیزیل ملتے ہیں (۱) انگریز پست اور گاہنہ کے (ہاری ۱۰۸۔ آدمی ایک  
 سے میں مکت میں نہ جاویں اس کال میں گئے (دب) سب سے بڑا ناقد اور ستیل ناتھ کے پرانی  
 عرصہ میں دھرم گم ہوا۔ اور اس بٹی کی پوجا ہوتی (چ) مل ناقد تیر تھنکر استری ہوتے۔  
 (د) دو باس دیوں کا سنکر شد سے ملتا ہوا (ک) جگلے مرکز نک نہ جاویں اس کال میں  
 وہ گئے (و) تیر تھنکر چتری کل کے سولے اور کے گر بعد میں نہ آویں۔ اب کے دفعہ ہا بیرونی  
 برہمن کے گر بعد میں آئے اور ان کا گر بعد لاک گیا (ز) تیر تھنکروں کے دہرم دیشنا بے سو  
 نہ جاوے۔ ان کے دفعہ ہا ویرو سوامی کی گئی (ح) کیوں گیان جو نے بعد اپ شرگ ہونے  
 اپنے دفعہ ہا بیرو سوامی کو ہوا (ط) چند ما اور سوچ مول بان سے منش لوک میں آئے (ی)  
 چمندیہ کا اتھاوت اور وہ لوک میں ہوا (از کلپ سوتی)

(۸۲) دو گہر جو آجیو۔ آتھرو۔ ہندھ۔ سبزو۔ تیر جوا۔ اہو کش سات تو مانتے ہیں۔

سوتیا مہروں میں پن اور باپ کو لاکر نوت کہتے ہیں۔ دو گہران نوکا نام نوپا رتہ رکھتے ہیں (۸۳)  
 ہر وہ فرقوں کا سد بابت ہے کہ پانچ سو دھنس سے زیادہ شریر لے کو کتی نہیں ملتی سگہ سوتیا مہر  
 مرد دیوی کو جس کا شریر ۵۲۵ دھنس تھا مکت گئی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سٹنا مکتی (۸۴)  
 سوتیا مہر سری کرشن کے پتا باس دیو کے ۲۰۰۰ عورتیں ملتے ہیں۔ دو گہر نہیں مانتے۔

(۸۵) سوتیا مہر مانتے ہیں کہ پرلے میں اندھ ۷۲ جوڑے اٹھا کر تھیر بہت پر رکھ دیتا ہے۔  
 دو گہر اس کو نہیں مانتے ہا پرلے سوتیا مہر بھی نہیں مانتے پرلے صرف بہت چھتر میں آتی ہے  
 کسی کسی بہتک میں چندا اور بھی معمولی اختلافات لکھے ہیں۔ ان کے دیکھنے سے معلوم  
 ہوگا کہ سہاے تین باتوں کے ایک کیوں گیان حاصل کرنے کے لئے ہر وہی پر گرہ کا تاگ  
 دوسرے استری کو موکش۔ غیرے کیولی کے آمار و روگ وغیرہ۔ باقی تفاوت معمولی باتوں  
 میں ہیں اور وہ قصہ کہانیوں کے تفاوت قابل غور نہیں ہیں۔ ان تینوں باتوں کی بابت



تھننگ نہوے اسی تھننگ “ دراصل سنکا رشتہ سب ساہوننگ تک ہی ہے۔ باقی اس  
 مشترک تفریق ہے کہ یہ پانچ طرح کا سنکا رشتہ سب پاؤں کا ناش کرنے والا اور سب طرح  
 کے سکھ دینے والا ہے (۸۰) وگبر یوں کا اعتراض ہے کہ سوتیا مبرا لیا مانتے ہیں کہ سلسلا  
 شراد کا کے ساتھ دیوتا نے بھوک کیا۔ اس کے ۳۲ لڑکے پیدا ہوئے۔ سوتیا مبرا یوں کا  
 جواب ہے کہ دراصل یہ بات ہے کہ سلسلا شراد کا کے والا نہیں ہوتی تھی۔ اس نے دیوتا  
 کی آروڑا کی دیوتا نے ۳۲ گولیاں دوائی کی دیں اور کہا کہ ایک ایک گولی کھائے سے  
 ایک ایک بگن کا داری ایک ایک لڑکا پیدا ہو گا۔ سلسلا نے ۳۲ گولیاں ایک دم کھائیں  
 اس لئے ۳۲ لڑکے ایک دم پیدا ہوئے۔ (مؤلف) ایک دم ۳۲ لڑکوں کا پیدا ہونا  
 خلاف مشاہدہ ہے۔

۱۰) وگبر پنڈ اور سہنی کال سے مندرجہ ذیل غیر معمولی باتیں ہوتی ہوتی مانتے ہیں۔

(۱) تیر تھنکروں کا حکم ہمیشہ ابھو دھیا میں ہی ہونا چاہیئے۔ اب کے دفعہ کئی اور جگہ بھی ہوا  
 مثلاً پارس ناہتہ جی کا بنارس میں۔ مہابھو کا کنڈل پور میں وغیرہ وغیرہ (ب) تیر تھنکروں  
 کی کئی سمیٹ سکھرتے ہوئی چاہئیں اب کے دفعہ رشب دیو جی کی کیلاش سے نیم ناہتہ جی  
 کی گزار سے مہا دیو جی کی پاوا پور سے ہوئی۔ (ج) تیر تھنکروں کے چری پیدا نہ ہو  
 اب کے دفعہ رشب دیو جی کے ہوئی۔ (د) چکرورتی کا مان بنگ نہو۔ بھرت کا بابو جی نے  
 کیا (۵) تیر تھنکروں کو ٹپ سرگ نہو۔ پارس ناہتہ جی کو ہوا (۶) تیر تھنکر اور اگیان کو چھٹ  
 اوستھ میں پرکاشت نکریں۔ رشب دیو نے کیا (۷) باس دیو کا مہا ناجی کے ماتہ سے نہو  
 کرشن جی کا جوت کمار سے ہوا (۸) چرمن گل کی اتھتی بھ کال میں نہو۔ اب کے ہوئی (ط)  
 ۶۳ شٹلک پٹش ۶۳ ہونے چاہئیں۔ اب کے دفعہ ۹ ہونے چنے ایک ایک شخص دو دو پڑی  
 کے دہری ہونے (دی) نویں تیر تھنکر سے لیکر ۱۳ ویں تک کے زمانہ میں دھرم بالکل گم ہو گیا  
 (لے) رتورادہ رتاو اور کال میں پیدا نہیں ہوئے (ل) ۱۱ کلکی اور ۱۲ رور کلکی آئینہ کال

درہم ششوں کا اندر چکر دیتی (۵) ترنچ کا اندر شیر (۶) پہلے چار سورگوں میں دو دو اندر - دو دو پرکرتی  
 اندر = ۸ (۷) پانچویں چھٹے سورگ میں ایک اندر ایک چھرتی اندر (۸) اسی طرح ساتویں  
 اور آٹھویں سورگ میں دو دو (۹) نویں سے بارہویں سورگ تک دو اندر دو پرکرتی اندر = ۴  
 (۱۰) تیرہویں سے سترہویں سورگ تک ۴ اندر چار پرکرتی اندر = ۸ میرا نکل ۱۰۰  
 سو تیا مبر ۶۴ - اندر اس طرح مانتے ہیں - دینتر کے ۳۲ - بھون باشی کے ۲۰ - سورگ  
 کے ۱ - پرنشی ۳۲ = ۶۴

(۱۱) دگمبر چندال کے جہارت اور موکش نہیں مانتے - سو تیا مبر مانتے ہیں (۱۲) سو تیا  
 دھرم نہ تک کو توڑ دینا جائز سمجھتے ہیں - دگمبر کہتے ہیں کشاکش کی مناسب ہے (۱۳) دگمبر  
 یا دویش کو مانس ابھی نہیں بتلاتے - سو تیا مبر کہتے ہیں جنہوں نے ورت لیا تھا وہ  
 نہیں مانتے - اشلا کا پریش تیر تنکر - چکری - بلدیو - باسدیو - یا نارین - پرکرتی باسدیو ان  
 میں سے تیر تنکر کت جانتے ہیں - چکری کت - دیو لوک یا ترک مانتے ہیں - بلدیو کت یا  
 دیو لوک - باسدیو اور پرکرتی باسدیو ترک جانتے ہیں

سو تیا مبر پرستوری کا استعمال کرتے ہیں دگمبر نہیں کرتے ہیں (۱۴) دگمبر کہتے ہیں کہ سو تیا مبر  
 شاستروا کو اچیتن سمجھ کر انکی بننے (تعلیم) نہیں کھتے - سو تیا مبروں کا جواب ہے کہ یہ غلط بات  
 ہے (۱۵) سو تیا مبر وہی دھاری مہی اور دیو یا دہر کا ماں کہو تر پریت سے پرے جانا مانتے ہیں  
 دگمبر کہتے ہیں کہ کش صرف ان کہو ترک جانتے ہیں (۱۶) سو تیا مبر کہتے ہیں کہ جان بھالنے  
 کی غرض سے ورت کو توڑ دے تو کچھ ہرج نہیں (۱۷) رات کو دو اکھانے میں کچھ ہرج  
 نہیں (۱۸) دگمبر ۸ پرکار کی پوجا مانتے ہیں - سو تیا مبر ۸ پرکار کی اور میں شتی ۲۰ پرکار کی (۱۹)  
 سو تیا مبر ۱۶ کلانتہر کے ۹ اور ۸ حروف مانتے ہیں - دگمبر ۲۰ اور ۳۵ حروف مانتے ہیں  
 پورا منتر اس طرح ہے "نوا آری ہتھاننگ نویدھاننگ - نوا آری یا ننگ نو دھما یا ننگ  
 نہ دہاس سب ساو ننگ ساو سہرچ نو کا - سب پاوپنا - نو - نکلانچ سب بے ننگ -

یا انھوں میں تنکا کر پڑے تو نہیں نکالتے۔ سانسے غیر پاپتیا آجاوے تو پیچھے نہیں ہٹتے  
اگر چھاؤنگ آ بار نہ لے تو بہت نہیں دارتے

ایسے سادہ راہ نہیں ہیں۔ دگر بڑی ایسے سادھوں کو مانتے ہیں۔ دوسرے مستحاد و کچی  
جو کھڑے و خیرور کہتے ہیں جیسے سوتیا مہر سادہ جو ہیں جواب موجود ہیں۔ دگر مہر سادہ و صرف  
تین آپ کرن رکھتے ہیں (۱) گمانوپ کرن یعنی شاستر (۲) سنجم آپ کرن یعنی مور کے  
پنکھ کی پیچھی۔ زمین کو شدہ کر کے پیٹنے کے لئے (۳) سنجم آپ کرن یعنی کنڈل آدیت پیٹنے کے لئے  
بھوجن کے متعلق سوتیا مہر (۱) چڑے سے چھوٹے ہلے لگی اور بینگ اور چڑے کے ذول سے پانی پیتے

ہیں اور (۲) ایسی بھوجن کھاتیں کچھ برحق انہیں سمجھتے دگر ان کو شدہ سمجھتے ہیں۔  
پیر کھانکے متعلق (۳) سوتیا مہر تنکے لنگوٹ اور آدھوٹن ہوتے ہیں۔ دگر پیر کھانکے نہیں ہوتے۔  
سوتیا مہر کھانکے کو کچھ انگوٹھا ناز ہوتا ہے۔ کھانکے۔ سنگ۔ لاکھ۔ کھنڈ۔ ہر دوا۔ ناہی پرتلک لگاتے ہیں۔  
بہن کو کرتے ہیں اور اس کا نام انگ پو جا کہتے ہیں۔ دگر ایسا نہیں کرتے +

متفرق اعتراضات (۱) سوتیا مہر پانچوں پانڈوں کو موکش مانتے ہیں۔ دگر ان  
میں سے صرف تین کو مینی نکل اور سہ پو کو موکش نہیں مانتے (۲) سوتیا مہر دو پنا  
کو پنج بھارتی مثل دیگر اہل ہندو کے مانتے ہیں۔ دگر اس کو صرف ارجن کی عورت بتلاتے  
ہیں (۳) دگر چکری راجا کے ۹۹۰۰۰ عورتیں مانتے ہیں۔ سوتیا مہر ۴۰۰۰ (۴) سوتیا مہر  
کہتے ہیں کہ سورگ کا دیو حوت سے جلع کر سکتا ہے۔ دگر اس کو نہیں مانتے (۵) دگر سورگ ۱۶  
مانتے ہیں اور سوتیا مہر ۱۲ تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۱۰ کتاب ہذا۔ متواتر سوئ میں جس کو  
سوتیا مہر بھی مانتے ہیں سورگ سکھ ہیں (۶) دگر کہتے ہیں کہ ترشٹ شلا کا پرشش آپ  
کوٹے ہیں مگر نہاد نہیں کوٹے۔ سوتیا مہر کہتے ہیں کہ وہ نہا بھی کرتے ہیں (۷) دگر ترشٹوانو  
مانتے ہیں سوتیا مہر ۶۔ دگر بھوں کے ایک سو اندروں کی تفصیل یہ ہے (۱) وینتر دو کے  
قسم۔ ہر ایک میں دو دو فائدہ۔ دو دو پرتی اندر ۳۲۵ (۲) بھون باشی دس قسم ہر ایک میں دو دو  
اندہ۔ دو دو پرتی اندر ۴۰۰ (۳) چمکشی دیووں میں چاند۔ اندر اور سوچ پرتی اندر ۲

بجز رشید کرم سید میں ہمارے شگبش نہیں جوتی۔ اور کتے کے واسطے بجز شبہ کا ماراج  
 شگبش ضروری ہے۔ سو تیا مبر آنا سے میں بھی استری کا پٹن مروتے کم لانا گیا ہے  
 اور اس ہی نے ساوہو۔ سادھوئی کو مشکار نہیں کرتا۔ خواہ وہ کیسی ہی گیاتن وان اور بڑی  
 ہو۔ اسکے متعلق دیکھو پانچ مارگ ور شک صفحہ ۴۴ سو تیا مبر کہتے ہیں کہ بھاؤ استری کو  
 مکت نہیں۔ استری بھاؤ نوں گن استھان تک ہے۔ جب اس کا نامل ہو گیا تو پھر  
 شریر استری اگلے گن استھانوں پر پڑھ کر لگایا کر موں کا ناش کر دیتی ہے اور مکت حاصل  
 کر لیتی ہے۔ مویں استری کل۔ اور استری میں مروت کا بھاؤ پرست اور استھا یعنی ساتویں  
 گن استھان میں نہیں رہتا۔ اس سے نیچے رہتا ہے۔

ساوہو کے متعلق و گمبر لوں کے اعتراض چھ سو تیا مبر سادھو چو  
 آپ کہن کہتے ہیں۔ چکل ہے (دو چار دھ) کٹل (دیک) گنگہ (دیک) بتر۔ اجو تہن (دیک) جھولی  
 (دیک) چھلنا (دیک) لاشی (دیک) پاتیرے (دین) پونجینی (دیک) (۵۳) شراوک کے گھر سے  
 بھوجن ملا کر آپاسرے میں کھاتے ہیں (۵۴) تہار اگر بیج رہے تو مروت رکھے ہوئے سادھو کو  
 کھاتے ہیں (۵۵) مشور کے گھر کا ادا رسلے لیتے ہیں (۵۶) منہ پر ٹپی ڈال کر بوتے ہیں (۵۷) ادا  
 کے واسطے اگر کوئی بلا کرے جاوے چلے ہاتے ہیں (۵۸) دن میں دو دفعہ بھوجن کرتے ہیں  
 اور ایسا بھی کہتے ہیں کہ دو ہاں اگر سادھو کو کلام یاد ہو تو اس کے بیٹے میں ہرج نہیں ہے۔  
 و گمبر ان جملہ باتوں کو مہنی اور سادھو کے لئے ناجائز خیال کرتے ہیں۔ انکی شٹ پاشٹ پاشٹ  
 نہر مشلوک ۲ ضایت ۲۲ میں لکھا ہے کہ جین سوت میں تین طرح کا لائک ہے ایک مہنی کا۔ جو  
 باطل ہر ہنہ ہو۔ یا تھ میں لیکر بھوجن کرتا ہو۔ دوسرا لگیا رہوین پاتھا داری شراوک کا جو گھوم کر  
 جگشا کرتا ہو اور برتن میں یا تھ میں لیکر بھوجن کھاتا ہو۔ تیسرا آر جکا کا جو صرف ایک کپڑا  
 رکھتی ہو۔ اور ایک دفعہ بھوجن کرتی ہو۔ سو تیا مبر کہتے ہیں کہ مہنی دو قسم کے ہوتے ہیں۔  
 ایک جن کپڑی۔ جو بالکل ہر ہنہ رہتے ہیں۔ اگر چلتے وقت اس کے پاؤں میں کاشا چپہ جاوے

جب ہنس اور ہر گروہ کا پورا تباہی ہو تو اس کے مہابرت نہیں ہو سکتا۔ نیز استری کے پرتیاکھیاں کشائے کا چوپ شرم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اخترنگ یا اندرونی مہابرت بھی نہیں ہو سکتا۔ جب تک استری گہرست آٹھرم میں شداک کی دسویں پچانک ہوتی ہے شراد کا کہلائی ہے۔ اور جب گیارہویں پرتا میں جوتی ہے تو اس کو "ارچکا" کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اس وقت گہرست کے متعلق کوئی پر گروہ نہیں ہوتی۔ استری کا پر گروہ تباہی یا مہابرت صرف اپچار سے کہا جاتا ہے اس کا در حقیقت مہابرت نہیں ہوتا۔ یہ تباہی اس کا یہ معترض کرتے ہیں کہ اگر ایسا ہے تو سٹ پائیز میں یہ شکل کیوں ہے۔

नीसन पुंसकवेया रुद्ध विधो धृति चालीसा  
पुष्या प्रधयाला समय हगेरा सिंघुति ॥

جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سے جیس ۲۰ پٹنگ بیدی ۲۰ استری بیدی اور ۴۰ پٹنگ بیدی ۱۰۸ جیوکت میں جاتے ہیں۔ اس کا جواب دگمبر یہ دیتے ہیں کہ یہ کتنی مہابرتی کے لحاظ سے نہ کہ وہ یہ استری کے لحاظ سے لینے کہ جین شاستروں کے مطابق مرد یا عورت کا جسم ملنا نام کرم کے آدھین ہے اور وہ ہیش مردانہ اور زنانہ کا ہونا موہنی کرم کے حلق ہے۔ جو جو جسم سے مرد ہے اس کو خواہش زنا نہ بھی ہو سکتی ہے۔ اور جس کا جسم زنانہ ہے نہ ہو خواہش زنا نہ بھی ہو سکتی ہے۔ باری الکی لشدیق کر سکتی ہے۔ لہذا جس جگہ کا یہ ذکر ہے کہ چالیس استری بیدی جیوکت ہو جاتے ہیں۔ وہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک سے ہیں ایسے چالیس مرد وکت کو جاکتے ہیں جو دسویں گن استھان پڑھنے سے پشتر جسم کے لحاظ سے مرد و گروہ ہیش کی عادت کے لحاظ سے عورت تھے۔ لفظ بید کے معنی جو اس جگہ استعمال ہوا ہے خواہش کے ہیں نہ کہ جسم کے اور ان بیدوں کا اوسے دسویں گن استھان تک رہتا ہے۔ اور عورت صرف چھ گنی استھان تک پڑھتی ہے آگے نہیں۔ نیز استری کے

(۴۳) ہری جس کی آت پی جگلیہ سے ہوئی جس کو ایک دیوتا ہری دیس سے آریہوت میں لایا (۴۳) وہ جگلیہ مرکز گیا (۴۴) جگلیہ جگہ کر کے آپس میں لڑتے ہیں۔ (۴۵) جگلیہ کا شریک کاغذ کی طرح نہیں آدہ ہے

**گندھ کے متعلق** سوتیا مہرہ کہتے ہیں کہ (۴۶) منی سہرت سوامی کا گندھ ہر ایک گھوڑا تھا دھو لک، انو و دھرم میں جو الہ شتر بنی مہاتم لکھا ہے کہ یہ دگہریوں کے غلطی ہے۔ منی سہرت سوامی کا گندھ گھوڑا نہیں ہوا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جب منی سہرت سوامی کی بولی کی حالت میں بہار کرتے ہوئے بھرگوک (بھڑوچ) میں آئے تو دیکھا کہ شہر میں برہمن اشو میدہ یک کر رہے ہیں جس گھوڑے کو یک کے واسطے لائے تھے وہ بھگوان کا چھلہ بنم کا مہر تھا اس لئے انہوں نے گھوڑے کو دھرم اپدیش دیا۔ اس کو جاتی سرن گیان ہوا اور ان کے آٹھویں سوگ میں گیا۔ وہاں سے مرکز انسان ہو گا۔ ۱۱ اور اگلی چوبیس میں گندھ ہو گا۔

(۴۷) سوتیا مہرہ کہتے ہیں کہ گوتم گندھ ہر ایک برہمن کے سنگار کے واسطے گئے۔

**استری کے متعلق** سوتیا مہرہ (۴۸) استری کے جہارت (۴۹) استری کے کیوں گیان (۵۰) جیو کی استری کے جسم سے موکش مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (۵۱) مل ناہتہ بھگوان استری تھے۔ دگہبران کو نہیں مانتے۔ دگہرا چاریہ کندھ سوامی کرت شست پاڑھیں لکھا ہے کہ استریوں کے اذام نہانی و سہتان و ہر دو بخلوں میں سوکشم جیہ ہوتے ہیں اس لئے وہ ہنس کا پورا تیاگ نہیں کر سکتی اور موکش نہیں جاسکتی۔ سو بہویں سوگ تک جاتی ہے۔ استریوں کے چت میں شدہ ہتا نہیں ہوتی۔ پننام نکل ہوتے ہیں۔ ہر مینے حیض آتا ہے اس لئے لٹنک (بے خطر) دھیان نہیں کر سکتی۔ لہذا موکش نہیں جاتی۔

دو کیچہ پاڑہ دوم شلوک ۲۴ لغایت ۲۶

استری پر گرہ لا بھی پورا تیاگ نہیں کر سکتی اس کو اپنے پن پر کپڑا ضرور رکھنا چاہیے

ہلا دیا (۳۰) ہابیر سوامی کو روک دیا تو انہوں نے اس کو پایا (دسوت) دیا وقت سے معلوم ہوا کہ یہ غلط انتہام ہے اور ترجمہ کی غلطی ہے۔ ہابیر سوامی نے بیٹھا پاک ایک طرح کا مہون کھایا تھا۔ لاش نہیں کھایا تھا۔ (۳۱) ہابیر سوامی نے اپنا اندر کا دیا ہوا سفید بہتر کو مغلّس برعین کو دیا (۳۲) ہابیر سوامی کی پہلی بانی برتھا گئی جیسے کسی نے سبھم نہیں لیا (دسوت) دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ کیوں گیان ہونے کا شکی بات تھی اس وقت اُن کے پاس صرف دیوتا موجود تھے۔ انسان بعد میں آئے تھے۔ دیوتا سبھم گرومن نہیں کرتے اس لئے ان کی پہلی بانی خالی گئی۔ (۳۳) ہابیر سوامی کے سوسوں میں گروشار گوالے نے اُن کی منگی دوسا ہوبہ لینے کی غرض سے اُسے اور تیج لیشا سے مر گئے (۳۴) ہابیر سوامی چٹ شالا میں پڑھتے تھے۔

دگمبر ان باتوں میں سے کسی کو نہیں مانتے

**رشب دیو اور اُن کے خاندان کے متعلق** (۳۵) رشب دیو اور سندھ

جگلیہ پیدا ہوئے اور (۳۶) اور اُن کا آپس میں بیاہ کیا گیا (۳۷) نندا ایک اور جگلیہ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی۔ جب وہ مر گیا تو نندا کا بیاہ ناہرہ راجہ نے رشب دیو کے ساتھ کر دیا دگمبر مانتے ہیں کہ نندا اور سندھ اراجہ سیکھد کی لڑکیاں تھیں (۳۸) سوتیا مہر کہتے ہیں کہ رشب دیو کے ایک لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ دگمبر مانتے ہیں کہ ایک سو ایک لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں (۳۹) سوتیا مہر مانتے ہیں کہ بہرت کا بیاہ براہمی سے ہوا۔ باہوبلی کا سندھی سے ہوا جو اُن کی بیٹی تھی مگر علحدہ علحدہ وطن سے تھیں۔ دگمبر کہتے ہیں ان لڑکیوں کا بیاہ نہیں ہوا بلکہ وہ رشب دیو جی کے ساتھ دکشا کے گھنٹوں (۴۰) سوتیا مہر کہتے ہیں کہ رشب دیو نے دکشا کے بھتیجے وقت م مٹی بال نوچ لئے۔ دگمبر کہتے ہیں

پانی مٹی +

**جگلیوں کے متعلق** سوتیا مہر مانتے ہیں کہ (۴۱) ناندھ اور مرد دیوی جگلیہ تھے

ایک سفید کپڑا ان کے جسم چڑھا دیتی ہے۔ دگر کہتے ہیں کہ جب تیرھنکر کپڑے کا تیاگ کر دیتا ہے تو پھر اندرائی کوئی کپڑا نہیں ڈال سکتی۔ غالباً سوتیا مہریوں نے یہ داستان سوتیا مہرست ثابت کرنے کی غرض سے بنائی ہے۔ اور دگر اس کو اپنا دگر مہرست قائم کرنے کے لئے نہیں چاہتے۔

(۱۸) سوتیا مہر کہتے ہیں کہ تیرھنکر کے جنم کے وقت اندر ہانگی لیکر آتا ہے۔ دگر کہتے ہیں کہ ایرات ہاتھی لے کر آتا ہے (۱۹) دگر تیرھنکر کو مندر چڑھیل اٹھارہ دوش سے مہر لہاتے ہیں۔ چنڈ۔ ترشا۔ جے۔ شوک۔ تراگ۔ جڑا۔ قرن۔ جیم۔ تدموہ۔ سدید۔ کچید۔ نندرا۔ جیسے۔ چنڈا۔ آتی۔ آرتی۔ بٹاؤ۔ سوتیا مہر اٹھارہ دوشوں کو اس طرح مانتے ہیں۔ پانچ انترائے۔ دان۔ لاہ۔ تبوگ۔ آپ۔ روگ۔ جیج (دھاکرم) اور ہاتھ۔ چپے۔ آرتی۔ آرتی۔ شوک۔ دو کھنڈا۔ کلم۔ مہمات۔ اگیان۔ نندرا۔ آرتی۔ تراگ۔ دویش۔

(۲۰) سوتیا مہر کہتے ہیں کہ کل ناتھ اور تیرھنکر بال برہمچاری تھے۔ دگر کہتے ہیں نہیں پوچ۔ کل ناتھ۔ نیم ناتھ۔ پارت ناتھ اور ہاتھیر سوامی پانچ کا بیاد نہیں ہوا۔

**مہا ہیر سوامی کے متعلق** سوتیا مہر مانتے ہیں کہ (۲۱) مہا ہیر سوامی کا گرجہ

اندر نے دیونندی پر جمنی کے بطن سے ترشلا چھترائی کے بطن میں تبدیل کر دیا۔

(۲۲) مہا ہیر سوامی کے کان میں تپ کرنے وقت جگیا نے لوہے کے کیلے ٹھوکے۔

سوامی نے پکار کی چہرے پٹھے (۲۳) مہا ہیر سوامی کا سومرن ایک کہاار کے احاطہ میں ہوا

(۲۴) مہا ہیر سوامی کا بیاد ہوا۔

(۲۵) اس کی پتری جالی نام مالی کے ساتھ بیاجی گئی۔ دسواٹ سوتیا مہریوں سے دریافت

کرنے پر معلوم ہوا کہ جالی مالی نہیں۔ بلکہ چھتری تھا۔ (۲۶) مہا ہیر سوامی نے ان آدیش

میں پہل کیا (۲۷) مہا ہیر سوامی کے سومرن میں چاند اور سورج اتر کر آئے (۲۸) مہا ہیر سوامی

کے ہاتھ پانچ دکنشاہینے سے فوت ہوئے (۲۹) مہا ہیر سوامی نے جنم کے وقت مہر پڑت



کرموں کے دور چھو جانے کی وجہ سے وہ غیر معمولی فلسفیانہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے انسانوں کی طرح کو لا بار نہیں کرتا۔ اور ویدنی کرم کی موجودگی تو اس کی ضرورت ہے۔ مگر موہنی کرم کے ہونے کی وجہ سے ویدنی کرم کچھ دکھ نہیں دے سکتا جیسے کہ ایک دانت توڑا ہوا سانپ کسی کو کاٹ نہیں سکتا۔ رکھتا تھا کرم ویدنی تعلق جسم کے ساتھ ہے اس لیے جب تک جسم موجود ہے ویدنی کرم کی موجودگی یہی ہے۔ مگر ویدنی کرم کا پھل جو دکھ سکھ ہے وہ لگ وودیش وغیرہ کے ذریعہ محسوس ہوتا ہے۔ اور کیولی کے مونا کرم کے ذریعے کی وجہ سے رات وودیش اور کیولی گیان ہو جانے کی وجہ سے مودہ لینے لگتا نہیں رہی ہے اس لئے دکھ سکھ جانداریوں کے ذریعے محسوس ہوتے تھے وہ اب محسوس نہیں ہوتے۔ کیونکہ کیولی جو کچھ جانتا ہے وہ اب آتما کے ذریعے سے ہے۔ اندریوں کے ذریعہ نہیں۔ اس لئے کیولی کو روگ اور آپ شرک نہیں ہو سکتا۔ کیولی کا شریر موکش جانے تک موجود تو ہوتا ہے مگر اُس میں ایک ایسی کرامات موجود ہو جاتی ہے کہ اُس میں سات دہات نہیں رہتی۔ اور اُس سے کسی ستھار جو کو تکلیف نہیں پہنچتی ہے۔ کیولی سبکا گرو ہونے کی وجہ سے کیکو اپنا گرو نہیں ماننا۔ اور اس لئے وہ کسی کو نشانہ نہیں کرتا۔ اس جملہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوتیا مبر کیولی گیان کا ہونا بھانوک کی ذرا کی شدھی پر اور کیولی کو بلحاظ جسم کے معمولی انسان سمجھتے ہیں جس کے کھانا پینا بیماری وغیرہ سب کچھ معمولی انسانوں کی طرح ہوتی ہے۔ وگمبر ایسا نہیں مانتے۔

**تیرتھنکروں کے متعلق** (۱۴) سوتیا مبر کہتے ہیں کہ تیرتھنکر کا شریر موکش جانے کے بعد چڑا ہوتا ہے۔ وگمبر کہتے ہیں کہ کافر کی طرح اڑ جاتا ہے۔ (۱۵) سوتیا مبر کہتے ہیں کہ تیرتھنکر کے موکش جانے کے بعد دیوتا اُس کی ڈاڑھ سورگ میں لے جا کر پوجتے ہیں۔ وگمبر کہتے ہیں کہ دیوتا ناغون اور بال سورگ میں لے جاتے ہیں۔ (۱۶) سوتیا مبر کہتے ہیں کہ جب تیرتھنکر وکشا لیتے ہیں تب وہ سب کپڑے اور زیور اتار دیتے ہیں مگر اندرائی

کہ جس پہل کر کیوں کیاں ہوا وہ نازلین بقیں تھا بلکہ ایک برہمن تھا۔ لہذا اس میں دگرہوں نے پہل کے نام سے وہ چمکا گیا ہے

**کیولی کے متعلق اعتراضات** سوتیا سیر کیولی کے (۶) کو لام (خوداک) (۷)

نہار (پاخانہ) (۸) چھینک (۹) روگ (۱۰) آپ سرگ (۱۱) کیولی کے شر میں سات (۱۲) دہات (۱۳) کیولی کے شر سے پنج ستارہ کا گات مانے ہیں اور کہتے ہیں کہ (۱۴) کیولی دوسرے شخص کو نشانہ بھی کرتا ہے۔ نوٹ۔ سوتیا سیر کہتے ہیں کہ ”چونکہ کیولی کے ویدی کرم موجب ہے اور اسکی وجہ سے اپریشہ یعنی و۔“

چھدا ویک، جرشا ویکاس، شیت دسروی، شن دگرمی، دنس تک بڑا، اش پھریا چریا، نچے ہاؤں چلتا، سدا زمین پر سونا، بھد دلتا، روگ (بیاری)، ون سرس دلاٹے چھنا، اور مل دگو وچھار کا ہوتا۔ توارقہ سوتا اور حیا ہے و سوتا میں مانا ہے اس لیے کیولی کے ہمار نہار۔ روگ۔ اور آپ سرگ ضرور ہے۔ اور جب تک جسم موجود ہے اس کی قانچی کے واسطے آما کی ضرورت ہے۔ اور جب تک آما کر کیا جاوے گا تو پھر نہار بھی ضرور ہوگا۔ اور شر کے ساتھ میں روگ بھی لگا ہوا ہے۔ اور دہات دہات کا ہر نامی اس میں ضرور ہے۔ کیونکہ او دارک شر میں سنگھشن پینے ڈی۔ ماس وغیرہ ہوتا ہے۔ اتنی بات ضرور ہے کہ کیولی آما نہار کرتا ہوا کسی کو دیکھتا نہیں ہے۔ اور پنج ستارہ کا گات کیولی کے جسم سے ہوتا ہے۔ مگر چونکہ کیولی کا ارادہ ہنسا کا نہیں ہوتا ہے اس لئے اس کو اس کا پاپ نہیں لگتا ہے۔ لیکن سیوگی ہونے کی وجہ سے بکرہ بہت دھوکہ کرنے والا ہوتا ہوا ہنسا سے بچ نہیں سکتا۔ کیولی اپنے گرد کو نشانہ کرتا ہے اور بھٹکار کرتے جاتا ہے مگر گرد کرنے نہیں دیتا (دیکھو پاتھ مارگ در شک صفحہ ۸)۔

دگرہوں کا جواب یہ ہے کہ امارچہ قسم کا ہوتا ہے (۱) کرم آما نہار کیوں کا (۲) کو لام (۳) انسانوں کا (۴) لپچ (۵) ایک انڈی جیوں دقتوں وغیرہ کا (۶) او چار پندوں کا (۷) منشیا اور دھپتاؤں کا (۸) کو کرم آما نہار کیوں کا۔ کیولی انسان کو ضرور چمکتا ہے۔ مگر چمکتا

سوتیا مبر  
لنتے ہیں

## کیول گیان کے متعلق دیگر یوں کے اعتراض

کہ (۱) مردودی در شب و دیوبھی کی مانا کو نامی پر چڑھے ہوئے کیول گیان ہوا۔

(۲) بھرت راجہ کو شیش محل میں کیول گیان ہوا۔ (۳) کپل ناراین کو کیول گیان ہوا۔

(۴) ایک چلیہ بوڑھے گہ کو کندھے پر لے جا رہا تھا۔ چلیہ آتے رستہ چلنے لگا۔ گرو نے اس کے ڈنڈا مارا۔ چلیے نے کٹھا مانگی۔ کیول گیان ہو گیا۔ پھر گرو کو کندھے سے اٹھارا۔

(۵) کیول گیان بھاؤ چرتے ہوتا ہے ورنہ چارتر سے نہیں۔

نوٹ ۱۔ ان اعتراضات کی بنیاد اس بات پر ہے کہ سوتیا مبر وہ چارتر کے بدون صرت بھاؤ چارتر سے کیول گیان نہ مانا تے ہیں۔ دیگر کہتے ہیں کہ اس میں تو خشک نہیں کہ وہ یہ چارتر (بیمبر یعنی تیاگ) بھاؤ چارتر (اندرونی تیاگ یا صفائی باطن) کے بدون

کسی کام کا نہیں۔ مگر بھاؤ چارتر وہ یہ چارتر بدون نہیں سکتا۔ یعنی اندرونی خواہشات راگ دوشیش

مود اور متا اس وقت تک نہیں چھوٹ۔ سکتی جس وقت تک کہ سبب دنیاوی کا ظاہری

طور پر ترک نہ کر دیا جائے۔ کوئی شخص نہر کھا کر یہ کہے کہ اس کا اثر نہ ہو۔ کوئی شخص راگ

کے پاس بیٹھا ہوا یہ کہے کہ اسکو گرمی نہ پہنچے تو اس کا کہنا فضول ہے۔ اس لئے کیول

گیان حاصل کرنے کے لئے پہلے بیرونی ترک کی ضرورت ہے۔ بیرونی ترک سے اندرونی

ترک حاصل ہوتا ہے۔ ہم باوام کے اندرونی چھلکے کو اس وقت تک دور نہیں کر سکتے جس

وقت تک کہ بیرونی چھلکا جو اندرونی کی نسبت بہت مضبوط ہوتا ہے نہ توڑا جاوے۔

اس لئے ترک باطنی کے واسطے اسباب دنیا زن و فرزند۔ مال و دولت۔ کھڑا برتن وغیرہ

قطع تعلق ضروری ہے۔ نیز کیول گیان کوئی ایسی معمولی شے نہیں ہے کہ فزاسی باطن میں

حاصل ہو جاوے۔ اس کے واسطے بڑی محنت یا محنت اور لکھنے کے ہوئے کو بھی تھے

ناش کرنے کی ضرورت ہے۔ کپل کو کیول گیان ہونے کی نسبت سوتیا مبر یوں کا بیان ہے

کی ہیں اور ان میں کہیں کہیں اختلاف میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً کسی شاستروں یہ بھی لکھتا ہے کہ نیم تا نصف کا ختم شوری پور میں ہوا۔ کسی نے کہا ہے کہ دوا کا میں ہوا۔ دیگر شاستر کہتے ہیں کہ مہا پر سوامی کا بیاد نہیں ہوا۔ سوتیا مہر کہتے ہیں کہ ہوا۔ مگر یہ وقت کہا نہیں کے اختلافات کچھ قابل وقت اختلافات نہیں ہیں۔

(۱۶) کتنا لوگوں یا گھانا لوگوں۔ اس میں بین چو گرانی۔ علم ہیئت۔ جوتش وغیرہ ہے۔  
تروک سار۔ جوتش سار۔ پنج گنت۔ چندر گیتی۔ سورج چ گیتی وغیرہ گرنند اس قسم میں آتے ہیں  
(۱۷) چنا لوگوں میں مینیوں اور گرہ جیوتیوں کے فوائد کا ذکر ہوتا ہے۔ اچا و سار و ناچار  
شرا و کا چار وغیرہ۔ دیگر یوں کے اور آچار رنگ۔ آپاسکا و حین۔ نسبت۔ چھید ستر وغیرہ۔  
سوتیا مہر یوں کے شامل ہیں۔

(۱۸) وریا لوگوں میں منع واد و غیرہ در یوں کا ذکر ہے۔ اور یہی جین فلسفہ ہے۔  
گوت سا۔ پوجن سار۔ راج وارنگ۔ اسٹا سہ سری۔ پرے کسل مارتی۔ دیگر چاریوں  
کے اور سیاد باد منجری وغیرہ سوتیا چاریوں کے گرنند اس قسم میں شامل ہیں۔ دراصل  
جین مت یہی ہے۔ اور اس میں دیگر سوتیا مہر۔ ستیا مگ باسی۔ کسی کا بھی کچھ اختلاف  
نہیں ہے۔ سب کا ایک سدھانت ہے۔

## دگیر اور سوتیا مہر فرقے کا اختلاف

دگیر اور سوتیا مہر فرقے میں فاسکر ۸ باتوں میں اختلاف رائے ہے جن کا ذکر دیگر فرقے  
ہم راج نے اپنی چوڑسی بول نام لہتک میں اور سوتیا مہر سا دھو شانتی پنجے جی نے اپنی  
لہتک مانو دہرم سنگھتا میں کیا ہے۔ ہم انکو داسے آگاہی مانو دھرم میں درج  
کرتے ہیں۔



و یکا لک چار صد سوتر ۱۱، پینشاسرٹ کنگند تعداد ۱۱ سوتر ۳۳، شصت سوتر ۴۴، ہر ہت  
کھپ سوتر اور ایک آدیشک سوتر۔ یہ سب سوتر پراکرت میں ہیں۔ استھانک واسی سادو  
کہتے ہیں کہ لوکا لکھاری نے پہلے دس ویکالک سوتر لکھا تھا۔

لوکا لکھاری سوتروں کی دو دو قلیں کہنے لگ گیا۔ دن کے وقت تو تیرپن  
کے لئے نقل کرتا تھا۔ اور رات کو اپنے واسطے۔ جب وہ ۳۲ سوتروں کو نقل کر چکا تو ایک  
روز بتی اُس کی غیر حاضری میں اُس کے مکان پر آیا۔ اور اُس کی لڑکی سے نقل کئے ہوئے  
خاسترا لگے۔ لڑکی نے کہا کہ دن کے نقل کئے ہوں یا رات کے۔ اُس پر بتی کو شبہ  
ہوا۔ اُس نے اور سوتر نقل کے واسطے نہ دیئے۔ لوکا نے ان ہی ۳۲ سوتروں کو مستند  
قرار دیا ہے۔ باقی کے لئے اس کا بیان ہے کہ تیرپن نے ان میں بہت کچھ کی بیشی کو دی  
ہے۔ کوسا کے آپدیش سے ۴۵۔ اودی سادو ہوئے تھے جن میں سے ۲۳ کی شارخ  
نہیں ملی۔ باقی ۲۲ کے بائیس ہتھو نے ابک موجود ہیں۔ اس طرح سو تیرا ہر فرقے کے  
دو فرقے ہوئے۔ ایک سیگی۔ دوسرا ڈھونڈ یا۔ یا استھانک باسی۔

سمت ۱۸۱۵ء میں سکرم جی استھانک باسی سادو ہونے تیرپن ہتھ ملا یا۔ کہتے ہیں  
ان کے نزدیک اگر جانور دوسرے کو کپڑے مانتا ہو تو اُس کو چھڑانا پاپ سمجھا جاتا ہے  
یہ تیرپن ہتھ دگبرا مناس کے تیرپن ہتھ سے ملتا ہے۔ جس طرح استھانک باسی  
سادوؤں کے ۲۲ ہتھو ہیں۔ اسی طرح سیگی سادوؤں کے ۲۲ گچھ ہیں جن میں سے  
۸۳ گچھ والے بتی یا پون کو ملاتے ہیں۔ یہ ہیں ختمی دگبرا فرقے کے بشارتوں کی طرح گوی  
دار ہیں۔ اور پرگرہ یعنی دھرم پیدہ نہیں رکھتے۔ یہ سب مورتنی پوجک ہیں، سفید کپڑے  
پہنتے ہیں۔ منہ پر بتی نہیں باندھتے۔ اٹھارہویں صدی بکری کے شروع میں تپ گچھ فرقہ

کس پاس کوئی شخص کسی جانور کو فروغ نہ کرتے۔ پھر بچے سین سو رہی ہوئے۔ ان کے دو شاگرد  
 بیکہ ہرش۔ اور پرماتند ہوئے۔ جنہوں نے سمیت ۱۶۷ میں چھانگیر شاہ سے فرمان حاصل کیا  
 جس میں لکھا ہے کہ کوئی شخص جہن مندر یا دھرم شالہ میں نہ آئے۔ اور جو شخص جہن  
 مندر بنوانا چاہے۔ کوئی اسکو مت نہ کرے۔ اور ہفتہ میں اتوار اور ہیروار کے روز چینیہ میں  
 سدی پڑو اکو سعید کو اور نوروز کو اور جو مبارک دن ہیں ان میں کوئی شخص کسی جانور کو  
 نہ پکڑے۔ اور نہ مارے۔ بعد ازاں بچے بعد رسوا می کے وقت میں جن کا سرگراش سمیت ۱۶۷  
 میں ہوا۔ سورت شہر میں ایک بیری شریکان بانیہ رہتا تھا۔ اس کی ایک لڑکی بھلی نام  
 بال بدھو بھتی۔ جس نے توجی نام ایک لڑکے کو شہنی کیا تھا جب لڑکا لڑکھامت کے  
 ماہ سرے میں پڑھنے گیا تو اس کو وہاں دریگ ہوا۔ اس نے گرو سے کہا کہ شاتروں  
 میں جو سادھو تھیں سکے اچاریہ طریقہ رہائش لکھے ہیں وہ آپ میں نہیں ملتے۔ گرو نے  
 جواب دیا کہ خیم کال میں تمام کرا یا پھنی مشکل ہیں۔ اس جواب سے بھلی نے پکار کر اس نے  
 لوکلٹ چھوڑ دیا۔ بھانوا اور سکھو جو اس کے ساتھ ہو گئے۔ تینوں نے منہ پر پٹی باندھی۔  
 لوگوں نے ان کو رہنے کو کہیں جا نہ دی۔ وہ ایک پرانے مکان میں جا رہے جس کو گہرات  
 میں ٹھونڈ کہتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام ٹھونڈ یا پڑ گیا۔ یہ واقعہ سمیت ۱۶۷ کا ہے۔ یہ سال  
 ستھانک باسی کہلاتے ہیں۔ یہ ۱۵ سورتوں کو نہیں مانتے صرف ۱۲ کو مانتے ہیں۔  
 جیسے نام اس طرح پر ہیں۔ گیارہ انگ (۱) اچار انگ (۲) سوٹز انگ سے یا سوتر کرنا انگ (۳)  
 ٹھانگ یا ستھانگ (۴) سموا یا انگ (۵) بھگوتی (۶) گپا تا دھرم کھاد (۷) اپانکا سوتر۔  
 (۸) انت گڑھ (۹) اتورو بائی (۱۰) پرشن دیا کرن (۱۱) ہپاک سوتر (۱۲) بارہ اپانگ۔  
 (۱۳) ہائی بی (۱۴) ساسے پستی (۱۵) جیوا بھگم (۱۶) چونا (۱۷) چندر پونی (۱۸) سورج پونی (۱۹)  
 جیو دیپ پونی (۲۰) نراو لکا یا نراولی (۲۱) کپ پڑنیا یا کپا و ستکار (۲۲) پھوسیا یا پھسکا  
 (۲۳) پچھلیا۔ (۲۴) بنے دسا ہار مول (۲۵) فندی (۲۶) مرن یوگ (۲۷) ہزار دھین (۲۸) دیس

سے منجی بابت دریافت کیا تو اس نے صاف جواب نہ دیا جس کی وجہ سے جھگڑا ہوا۔ لوگوں نے لوکا کو پراسرے سے نکال دیا اور اس کو کھائی کا کام دینا بند کر دیا۔ وہ ناچار ہجر کر کے آبلہ سے ۶۷ کوس کے فاصلہ پر پیشی نام ایک شہر میں چلا گیا۔ وہاں اس کی ذات کا ایک لکشی شاہ بانیہ راج دربار میں ملازم تھا۔ اس کی مدد سے لکھنے والوں اپنے نئے مذہب کا آپدیش دینا شروع کیا۔ سادہروں کی خدمت کو لے گھا اور پرتماہجن کو نانا جانر بٹلا دیا۔ جن سوتروں میں جن پر اتنا کا بہت ذکر تھا ان کا غیر مستند قرار دیا۔ اور جن میں عقائد ذکر تھا اس کا ترجمہ اور مطلب کچھ اور بیان کیا۔ آرمشیک سوتر کو جس میں پرتما کا ذکر تھا بلکا کو کچھ کا کچھ کر دیا۔ ایک روز اس سے کسی شخص نے کہا کہ دشنامے بدون شاستر کا پتھک پتھانا دیو ہار سوتر میں منع کیا ہے۔ تو اس نے دیو ہار سوتر کو بھی غیر مستند ٹھہرایا۔ ۱۵۳ میں بھانا نام ایک بانیہ نے اس کے آپدیش سے سادہروں کا بھیس کیا جس کا نام بھانا رشی ہوا۔ اس کا شاگرد ۱۵۶ میں روپ جی ہوا۔ پھر لوکا مت کی تین شاخیں - گجراتی - ناگوری - اور اترادی ہوئیں۔ پھر ۱۶۲ میں کووا نام ایک بانیہ نے کڑوا مت چلایا۔ اس نے تین تہوی نامی سمیت میں بنے کچھ نکلا۔ پھر ۱۶۵ میں ہارن چند نے چند ہی مت نکالا۔ بعد ازاں سادہروں میں بہت کچھ سستی آگئی۔ بہت سے مورتی پر جا کے خلاف ہو گئے۔ تب ۱۵۸۲ میں آنند میل سورجی اور ایک سمہگیہ سادہرو جگہ جگہ دھرم آپدیش دیکر لوگوں کو راہ راست پر لائے۔ اس وقت سے سوتیا مبر سادہرو سمیگی کہلائے پھر ہینجے جی۔ سی۔ ہی ہوئے۔ جنہوں نے ۱۶۳۹ بکرم میں اکبر بادشاہ سے ایک فرمان حاصل کیا۔ جس میں لکھا ہے کہ اس کی سلطنت میں سدھاجل جی - گرنارجی ستارنگا جی - آجوجی کیسرناتھ جی - راج گری کے پانچ پٹاؤ - سمید سکھ روت پامسناٹھ وغیرہ جو جگہ تیرتھ کی ہیں - ان کے

مذہب تہوی سمیت اور بہت - ستھہ اور ستھہ حرم تین ہی کی تھی یا سمہروں سے - فیروز کی نہیں -



کو مدنی کہ ایک سو پچاس ہی مانتے ہیں۔ ان میں سے ۳۲ کے نام ہیں موصوفہ پر بیان کر دئے گئے ہیں۔ جن کو سہل شاہک دہی سو پچاس ہی مانتے ہیں باقی ۱۳ کے نام اس طرح ہیں۔ چوتھو شترن۔ آہر پر تباہ کیاں، صحت پر گیا۔ ہاہر تباہ کیاں۔ رتدل بیتا لک۔ چند بید یک گنت بند یا عرن سادہ ہی۔ دو تو در ستو۔ بعض اسکی جگہ ستارک پر کیڑک گئے ہیں۔ چھٹا چار و پنج کلپ۔ جہان شیت۔ پندرہ بکت سورت۔

یہ ۴۵ سورت دو ادشاہک باقی کا بہت ہی متوڑا حصہ ہیں۔ فرقہ دیگر ان کو مستند نہیں سمجھتا۔ ان سورتوں میں کہیں کہیں ایک دوسرے کے بیان میں فرق بھی ہے۔ مثلاً آچام لک سورت میں لکھا ہے کہ ہلہیر سوامی کے والدین مرکرا رہیں سورگ میں گئے۔ اور آدشاہک سورت میں لکھا ہے کہ چوتھے سورگ میں گئے دھیرہ دھیرہ۔ مگر یہ تفاوت فقہ کہانیوں کا تفاوت ہے۔ فلاسفی میں تفاوت نہیں ہے۔ عین خلاصہ میں تو دیگر اور سو پچاس فرقہ کے کسی شاخ میں بھی فرق نہیں ہے۔

ہاہر سوامی سے ۱۰۰۸ برس بعد سادہ چوپ شدہ خالا میں رہنے لگے۔ ایک جنگل میں رہتے تھے۔ پھر ہاہر سوامی سے ۱۰۵۵ برس بعد ہری بعد سوامی آچا رہے جوئے انہوں نے ۱۴۴۴ شاستر تصنیف کئے پھر سمت ۱۱۶۶ بکر میں بھی چنید آچا رہے کہ سوامی کا خطاب دیا گیا۔ جنہوں نے بیت سے گرختہ اور چنہا لک دیا کرن تصنیف کیا۔ ان کا خیم سمت ۱۱۴۵ میں الٹو سورگ ہاش سمت ۱۲۲۹ میں ہوا۔ پھر رتن سیکر سوامی کے زمانہ میں سمت ۱۵۰۵ بکر میں لوکامت چلا جس کا ذکر سوامی آتما رام جی اپنی کتاب جین متو آورن میں بجالا کشیش آدشاہک سورت اس طرح لکھتے ہیں۔

سمت ۱۵۰۵ بکر میں احمد آباد گجرات میں ایک شخص لوکام شریطان ذات کا گہاری قلعہ گہاں ساگرام جی کے آپا سرے میں ہنسک کھنے کا کام کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے پاس سے ایک گرختہ کے سمت صدق ہون گھر رو گئے۔ جب وہ گرختہ چڑھ گیا۔ اور لوکا

اس میں بھول گئے۔ اور پھر کئی ہوا میر زبان سے جو ۱۷۷۲ برس بعد راجہ سن بہتی اور  
 آریہ بہت آچاریہ کے وقت میں بارہ سالہ قحط تھا اس میں بھول گئے اور کئی تیسرے  
 قحط میں جو میر زبان سے ۱۷۷۲ برس بعد جو سواہی کے وقت میں پڑا بھول گئے چھٹا  
 بارہ سالہ قحط ہوا میر سواہی سے ۹۸۰ برس بعد بکرم سنٹ میں پڑا اس وقت اکتالیسویں  
 ہات پر دیکھتے ہیں گن چھ ہاشرون براہن تھے۔ انہوں نے شتر سچے پہاڑ سے آکر بلہی  
 میں چھ ماہ کیا۔ ایک روز انہوں نے کسی مطلب کیواسٹے سونٹھ کی ایک چھوٹی سی گرہ  
 مشکلی بھتی ماہ اپنے کان پہنک لی تھی۔ تھوڑی دیر میں وہ اس کو بھول گئے۔ جب پرتی  
 کہیں کرنے لگے تو وہ گرہ سچے گر پڑی۔ اس وقوعہ سے انکو خیال ہوا کہ سوتر سچے بعد دیگرے  
 بھولے جا رہے ہیں۔ اور لوگوں کا حافظہ روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اس لئے مناسب ہے  
 کہ جو سوتر ایک یاد ہیں انکو تحریر میں لایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے عجرات اور سورٹھ کے  
 تمام سادھوؤں کو بلا کر سوتر لکھوائے۔ کچھ سادھو سنہ سے بولتے جاتے تھے کہ لکھتے جاتے  
 تھے۔ ان سوتروں میں بعض دفعہ ایک ہی مسم کا مضمون بار بار جاتا تھا مثلاً شہروں  
 کی تعریف۔ ہانوں کا ذکر کسی سادھو کی دکشا کا ذکر وغیرہ وغیرہ۔ ایسے مضمون پر ایک  
 مضمون کو بار بار لکھنا انکو کلام اور فضول سمجھا گیا۔ چنانچہ ایک سوتر کا حال دوسرے میں دیا  
 گیا۔ اس طرح صرف پندرہائیس سوتر جو اس وقت تک یاد رہ گئے تھے تحریر میں آئے  
 بلہی بھول گئے سونٹھ نے جو سوتر لکھے وہ بلہی و اپنا کہلائے۔ جس وقت بلہی و اپنا تحریر  
 میں آئے اسی وقت متھرا میں سکندل سواہی نے پورب دیس کے سادھوؤں کو اکٹھا  
 کر کے متھرا و اپنا لکھی۔ پھر سکندل اپنا یہ معہ اپنے سادھوؤں کے بلہی لکھ دیں آئے۔ اور  
 وہاں سب نے جمع ہو کر ایک دوسری و اپنا کا مطالبہ کیا۔ اور ۵۴ سوتروں کو دوبارہ ناشرین  
 پر لکھا اور ان کا نام بلہی متھرا و اپنا لکھا۔ جہاں جہاں یادداشت میں فریق تھا وہ فریق  
 بھی دیج کر دیتا تھا۔ اس طرح یہ ۵۴ سوتر ۳۴ سال کے عرصہ میں لکھے گئے۔ ان ۵۴ سوتر

کہا کہ دیکھو میں اس ہی کو دہان کر کے دکھانا ہوں۔ گرو نے بہت سمجھایا وہ نہ مانا۔ اور جن کلب دہان کر لیا۔ اس طرح دیگر مت چلا۔ لیکن اس بیان کو غور سے پڑھنے پر معلوم ہو گا کہ یہ کہانی خود دیگر مت کا قدیم ٹھکانا ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے جمہور سوامی کے نام تک اس کا چھٹا بعد میں کچھ زوال آیا اور پھر شوبھوتی کا ترقی دینا پایا جاتا ہے۔ دیگر مت کا بیجا ذکر ناد شوبھوتی کے دو چیلے کو ڈینہ و گوشت پر مونسے۔ پھر ان کے چیلے بھوت ملی اور پشپوت ہوئے۔ جنہوں نے مہا پر سوامی سے ۸۳۰ بھارتی دھوں سے دسول دھما دھول گرتھ کرانک بھاشہ میں لکھے۔

بعد ازاں مہا پر سوامی سے ۹۸۰ برس بعد دیو آروہی جن چھماسترون نے ٹیپہ میں ۵۰۰ چین اپاریوں کو اکٹھا کر کے سوتروں کو پستک کی شکل میں لکھا۔ اب تک زبانی یاد کرنے کی رسم چلی آتی تھی۔ اس کا مفصل ذکر سویتا مہرجن اس طرح بیان کرتے ہیں کہ دواشاگ بانی کو گوتم گندھار نے سوتر روپ میں بنایا۔ اور مہا پر سوامی سے پندرہویں پائ تک جو آچاریہ ۵۱۴ برس کے تھے سوس ہوئے انہوں نے ۷۰۰ پائ تک سوتر دھن میں سے ۳۳ کو انکا لک ۳۹ کو کوانک سوتر کہتے ہیں، تصنیف کئے۔ اس طرح کل ۸۴ سوتر ہو گئے۔ ان کے نام نندی سوتر میں درج ہیں۔ یہ چار سی قوموں سوتر ہیں۔ پھر ان پر حرکت چرئی۔ بھاشہ اور نیکا لکھے گئے۔ اور پانچوں ملکوں میں انکی بانی کہلائے۔ دھم آپ کو یہاں یہ بتا دیتے ہیں کہ جس طرح سویتا مہر فرقے کے آچاریوں نے ۸۴ سوتر بنائے ویسے ہی دیگر فرقہ کے آچاریہ سری کند کند سوامی نے مہا پر سوامی کے ۱۴۵ برس بعد تک بہت سے سوتر تصنیف کئے ان میں سے بہت سے ساتھ ہی ساتھ جوئے بھی بنائے گئے۔ چنانچہ مہا پر سوامی سے ۲۱۵ برس بعد چھٹا بارہ سالہ قحط پڑا۔ کئی سوتر ساہو

(۱۰۰۰ سوتر ۹۹۹ کا ہے)

۱۰۰۰ سوتر ساہو ۱۰۰۰ پکرن لکھتے ہیں جن کے نام آگے آچکے۔

چلایا۔ اس کا مفضل محل اتراوہین کی ورتی اور وشیک وشیک سوتر میں کلب ہے پھر  
مہادیر سوامی سے ۶۰۹ برس بعد شری کرشن سوری ہوئے جن کے چیلے شوہوتی  
نے گمبیرت چلایا۔ اس کا حال بربدوتی وشیک آوشیک و پچھن ہیکش میں اس  
طرح لکھا ہے۔

رتھہ پیر پور میں ایک شخص شوہوتی نام رہتا تھا اسکی عورت اپنی ساس سے  
لڑا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ تمہارا بیکار ت کو بارہ بچے گھر آتا ہے۔ مجھے اس وقت  
تک جاگنا پڑتا ہے۔ ایک روز ساس نے پور سے کہا کہ تم سو جاؤ میں جاگتی رہوں گی جب  
شوہوتی حسب معمول بارہ بچے گھر آیا تو دروازے پر کا از دی۔ شوہوتی کی ماں نے  
جواب دیا کہ جہاں دروازہ کھلا ہوا ہو وہاں چلے جاؤ۔ وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ اس وقت  
سادھوں کے آپا۔ رے کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہاں گیا اور دکشا لگی۔ سادھوؤں نے  
دکشا نہ دی مگر وہ خود سادھو بن گیا۔ بعد ازاں سادھوؤں نے اُسے اپنے میں شامل کر لیا  
اور سادھوؤں سے چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد سادھو پھر اُس شہر میں واپس آئے۔  
دیکھا کہ شوہوتی کے پاس ایک رتن کبیل ہے جو اُس کو وہاں کے راجہ نے دیا تھا۔  
وہ کبیل کو دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ سادھو کو کبیل رکھنا مناسب نہیں ہے۔ آخر کچھ رد و قی  
کے بعد انہوں نے اس کبیل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور جو ٹہرن وغیرہ بنائے۔ ایک  
دفعہ شوہوتی نے گردن پللی بربہند رہنے والے سلوہوؤں کا ذکر شاستر میں پڑھ رہے  
تھے۔ شوہوتی نے کہا کہ جب میں پللی پر گرہ (اسباب و نیاوی) سے مبرا ہوتے ہیں تو آپنے  
یہ اڈنبر کیوں رکھ جوتا ہے۔ جواب ملا کہ جن کلب شکل بننے کی وجہ سے دبارن نہیں  
کیا جاسکتا جو سوامی کے مکش ماننے کے بعد جن کلب صرف نام کو رہ گیا ہے شوہوتی

یہ جو مرن بھی کہتے ہیں جو سوامی پر سادھو اپنے پاس بیکار ت کو نہ لے سکتے ہیں۔

ماجکی سبجائیں جو براہ میر تقی کا سنگت کا معنف نہیں ہے۔ بعد باہو سوامی کے  
ہٹ پرستھول بعد آچاریہ راج چندر گپت کے وقت میں ہوئے جو ہا بیر سوامی سے ۲۵  
سال بعد سورگ گئے۔ جب سوامی کے بعد جو چہ آچاریہ۔ پرشیا سوامی مشیہ سوامی۔

پشو بعد سوامی۔ سفینوت نیچے۔ بعد باہو۔ اور ستھول بعد ہوئے وہ سب جو وہ پرپ  
کے عالم ہونے۔ ستھول بعد کے بعد پچھلے چار پورپ۔ بجر شجما۔ نالنج مشگن اور  
سم چتر سنگھان جاتی رہی۔ ستھول بعد کے شاگرد آریہ جہاگر اور سو مہست سوری  
ہوئے۔ سان دونوں کی الگ الگ پٹاوی ملی۔ آریہ جہاگر کے شاگرد جلی سہت سوری  
اور اس کے سوانی سوری شاگرد ہوئے۔ سوانی کے بعد ش یا چاریہ ہوئے جنہوں  
نے پٹا سوتر بنایا۔ اور ہا بیر سوامی سے ۳۷ سال بعد فوت ہوئے۔ پرشیا چاریہ کے

شاگرد ادا سوامی ہوئے۔ جنہوں نے توار متھ سوتر تصنیف کیا۔ جو گہر اور سو تیا مبر دونوں  
فرقوں میں مانا جاتا ہے۔ ان ادا سوامی کو گہر گند گنا چاریہ کا شاگرد بتلاتے ہیں۔ اور  
کہتے ہیں کہ یہ سہت میں ہوئے ہیں۔ ادا سوامی کو تیا مبر سا جو شاتی نیچے جی کی ثانی  
ہوئی پستک مانو دھرم سنگھما کے صفحہ ۹۵ پرشیا چاریہ کا شاگرد لکھا ہے۔ اور مین  
تتوا ورشس معنف سوامی آتمارام جی کے صفحہ ۷۵ پرشیا چاریہ کو ادا سوامی کا

شاگرد بتلایا ہے۔ مگر ندری راج چندر گپت کا جیٹا ہندو ساراً جس کا اشوک اوس کا کونال  
اوس کا سن پر پتی ہوا جس کے راج میں مین دہرم کی بہت ترقی ہوئی۔ اس نے

۹۹۰۰۰ پڑائے مین مندروں کی مرمت کرائی اور ۲۶۰۰۰ نئے مندر تیار کرائے۔ اور  
سوتے چاندی پتیل و چھری۔ سوا کر و پرتا جوائی۔ مفصل مال پرشت پرب میں لکھا ہے  
پھر کند چند منی (سدھ سین دواکر) راج کرم کے وقت میں ہوئے۔ پھر کرم سے ۷۸ برس

بعد غری گپت سوری چاریہ ہوئے۔ ان کا شاگرد رو۔ گپت  
جوانے گرو سے لڑکر الگ ہو گیا۔ اُس نے کنا کو اپنا شاگرد بنایا۔ کنا دے وٹھ پٹک

و غیرہ پنڈت گزرسے ہیں۔ بیٹھوں نے بہت سے گزرتوں کو بھاشا میں لکھا ہے۔ اور ہوا  
 بھی بھاشا میں بنائی ہے۔ میں منتقی بھاشا کی پوجا نہیں پڑھتے۔ پھر تھرو پنڈتہ میں سے  
 ٹوڈل جی کے پتر گمانی رام نے ۱۸۳۷ء میں گمان پنڈتہ نکالا۔ اور پتا کو ہشمان کرانے  
 کا ترک کیا۔ پھر ۱۸۷۷ء میں سمیا پنڈتہ نکلا جو مورتی پوجا بالکل نہیں کرتے اور صرف شاستروں  
 ہی کو ملتے ہیں۔ یہ لوگ عیسائی گڑھ۔ لہار گڑھ۔ ناگپور۔ بھیلوا۔ اور بسودا وغیرہ میں  
 آباد ہیں۔ آجکل فرقہ و گمبر کے مشہور دودان پنڈت گوپال داس ہی بتایا۔ بائرج۔ کیسیری  
 نیائے و اجپتی اور پنڈت پتالال جی نیاسے دوا کرو غیرہ ہیں۔

اب سویتا مہر فرقہ کا حال سنئے۔ سویتا مہر شاستروں میں لکھا ہے کہ مہا پر سوامی  
 کے بعد گوتم سوامی کو کیول گیان ہوا۔ اور سدھرا سوامی آچار یہ مقرر ہوئے۔ سدھرا سوامی  
 کے شاگرد جیہو سوامی ہوئے۔ جنہوں نے گیانہ انگ اور چودہ پورب اپنے گورو سے پڑھے  
 اور آخر مہا پر سوامی سے ۶۴ برس بعد موکش گئے۔ جیہو سوامی کے موکش جانے پر (۱)  
 من پہ یہ گیان (۲) ہم رو دی گیان (۳) پلاک لبہ جی (۴) ہارک شریہ (۵) چھپک شریہ  
 (۶) آپ شرم شریہ (۷) جن کلپ مٹی سینے و گمبر رہنا (۸) پہ ہارٹ ہی چارت (۹) سوکشم  
 سنہراے چارت (۱۰) موکش حاصل کرنا۔ یہ دس باتیں بہت پیچیدہ تر سے و دلچ ہو گئی۔

جیہو سوامی کے بعد مشری پر جیہو سوامی پھر شینبو۔ پھر سو بھد۔ پھر شینبوٹ نہج  
 اور پھر بھد راہو سوامی ہوئے۔ بھد راہو سوامی نے آوشک نرکیت۔ دوس ویکالک نرکیت  
 سوچ چکی نرکیت۔ آچار یہ انگ نرکیت۔ سو کرکناک نرکیت۔ ماترا دھین نرکیت۔ رشی  
 بجا کہت نرکیت۔ کلپ نرکیت۔ بیو چار نرکیت۔ دشا نرکیت۔ بیو ہار۔ دشا تر سنگدھ۔ بھد راہو  
 سنگدھ جو تشر گرنتھ (۱) آپ سرگ ہرستو تر تصنیف کئے۔ اور مہا پر سوامی سے ۱۷۰ برس  
 بعد سوگ گئے۔ ان ہی بھد راہو سوامی کا حقیقی بھائی براہ میر تھا۔ جو پہلے عینی تھا مگر بعد  
 ازاں اس نے جین مت چھوڑ دیا تھا۔ براہ میر کا اسی کی بنائی ہوئی ہے۔ بلکہ جینیت

ان کے باقی مارن سوامی۔ کوتا شاہ۔ کبیر صاحب۔ اور نانک صاحب ایک ہی وقت میں گدے ہیں۔ ان سب نے مورتی پوجن کی تردید کی۔

بعد ازاں جب بشارتوں میں دھرم کی کمی پائی گئی۔ اور وہ حدیث و آرام میں پٹھ گئے تو سمست ۱۶۸۳ء سال باہن۔ مطابق سمست ۱۸۱۸ء بکرم میں تیرہ ہفتی فرقہ نکلا۔ جس نے بشارتوں کو اور انکے چیلے پانڈوؤں کو گرو ماننا چھوڑ دیا۔ اس وقت سے بشارتوں کو والافرقہ میں ہفتی کے نام سے مشہور ہوا۔ کیونکہ وہ بیس طرح کے دھرم کر یا نمل کے پابند ہیں تیرہ ہفتیوں نے ان میں سے سات چھوڑ دیئے ہیں۔ اور اس لئے ان کا نام تیرہ ہفتی ہے۔

” نیز اس لئے کہ وہ تیرہ طرح کے چارتر کے پائے والے آچار دیوں کے مت پر چلنے لگے ہیں۔ دھرم کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور وہ شانتی شیک کی بنائی ہوئی ماڈر دھرم سنگت میں دھرمیوں کے تیرہ ہفتہ کا آغاز ۱۶۲۷ء بکرم میں کیا ہے۔ اور تیرہ ہفتیوں کے تیرہ ہفتہ کا آغاز جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ اور میں ۱۸۱۸ء بکرم میں بیان کیا سات باتیں جو تیرہ ہفتیوں نے چھوڑ دی ہیں وہ یہ ہیں (۱) مورتی کا پوجا امرت سے ایشن کرنا (۲) چندن کیس مورتی کے چوٹوں پر لگانا (۳) تازے پھول پر تباہ پڑھانا۔ تیرہ ہفتی اس کے بھائے چانوئوں کو کیس میں رنگ کر چھاتے ہیں اور ان کا کٹھنپ نام رکھتے ہیں (۴) کافور یا گھی کا چرغ پر تاس کے آگے رکھنا اور آرتی کرنا۔ تیرہ ہفتی اس کے بجائے کہو پے کو رنگ کر چھاتے ہیں (۵) نئی حدیث میں پکاراں و تازہ مٹھائی۔ برنی و فلائند وغیرہ کاٹھ بانا۔ تیرہ ہفتی اس کے بجائے گو لے کی گریاں پڑھاتے ہیں (۶) پہل سبز۔ نارنگی وغیرہ پڑھانا۔ تیرہ ہفتی اس کے بجائے خلک پہل اودام وغیرہ پڑھاتے ہیں (۷) چیترا پال وغیرہ کی پوجا علاوہ ان میں تیرہ ہفتی کے بلوں کے چور کام میں لاتے ہیں۔ تیرہ ہفتی گروے وغیرہ کے بناتے ہیں۔ میں تیرہ ہفتی کے موصد پر و گروہ کی پوجا کرتے ہیں۔ اور برت کے لینے وقت اور غم کرتے وقت گرو کی بیچی یا لالا کو گرو کی تعظیم سمجھ کر منظر کرتے ہیں شام کو منہ میں آرتی کرنا بھی میں تیرہ ہفتیوں کا ہی رواج ہے۔ تیرہ ہفتی میں گروہ میں جی و سدا سکھ

میں پہلے گئے اور وہاں چوبندہ کرنے گئے۔ ایک روز تارن سوامی مندر میں گئے اور بھوجن کا انتقال مہاراج کے سامنے رکھ دیا اور سختی وغیرہ کر کے روٹی کھاتے اپنے گھر چلے آئے جب پھر لوٹ کر مندر میں گئے تو دیکھا کہ بھگوان کی مورتی نے انتقال میں سے ایک نعمت بھی بھی نہیں کھایا۔ خیال کیا کہ شاید بھگوان نے اس شان نہ کیا ہو۔ دو تین روز کے بعد وہ ایک دن بھگوان کی مورتی کو تالاب میں اس شان کرانے لے گئے۔ اور غوطہ مار کر مورتی کو تالاب کی تہ میں چھوڑ دیا اور باہر کر کہنے لگے کہ مہاراج چلئے ویر ہوئی ہے۔ جب اس کا کچھ جواب نہ ملا تو یہ کہہ کر چلے گئے کہ اچھا میں جاتا ہوں۔ بھوجن کر کے مندر میں آؤں گا۔ اس وقت تک آپ چلے آئیں۔ بعد ازاں جب آپ بھوجن کر کے مندر میں پہنچے تو دیکھا کہ مہاراج نہیں آئے۔ مہسی دن شام کو ان کے والد گاؤں سے واپس آئے۔ بھگوان کی مورتی مندر میں نہ ملی۔ دریافت کو سنے پر تارن سوامی نے تمام حال کہہ سنایا۔ والد بہت غصا ہوئے اور تارن سوامی کو بیٹھائی میں ڈھونے کے لئے ایک ملے کے شہر روانہ کیا۔ وہ ڈھونڈ رہے۔ پھر ان کو نہر دیا گیا مگر وہ نہر سے اور ملہا۔ مگر وہ چلے گئے۔ تارن سوامی نے کھیر پڑی کے پہاڑ پہنچے مگر سائیکہ کی جس جگہ انہوں نے سائیکہ کی۔ وہاں اب چوبترے بنے ہوئے ہیں۔ تارن سوامی نے جو وہ شاستر نہانے اور ۳۹-۳۹ آدمیوں کو جو مختلف اقوام کے تھے اور جن میں مسلمان بھی شامل تھے اپنا شاگرد بنایا مورتی بھوجن منع کیا۔ تارن سوامی ہمیشہ اکبر میں سوگ گئے۔ مورتی بھوجن کی ہسٹری ہم آگے چلے گی اس ہی کتاب میں بیان کرینگے یہاں صرف اتنا بتا دیتے ہیں کہ ہندوؤں میں مورتی بھوجن ایک عرصہ سے چلا آ رہا تھا۔ مہین مت کے برہمن و دیگر و دیو امبر کے شاستروں میں اس کا ذکر ہے۔ مگر جب مسلمانوں کا زور ہوا اور مسلمانوں نے ہندوؤں کے مندروں کو مسلمان کرنا شروع کیا اور ان کے واعظان نے بہت پستی کے بغلاف و فساد سے شروع کئے تو سو اسیں صدی کے شروع میں دیگر فرقے میں سے تارن پنڈت سوتیا مہریش سے لگا کر چوبندہ مت اور ہندوؤں میں سے کبیر اور نانک پنڈت



کہا۔ تو اچار یہ سنے جواب دیا کہ اگر تم جین ہو جاؤ تو بھوجن کر بیٹھے۔ غرضیکہ اُس وقت انہوں نے ۷ آدمیوں کو مہینی بنایا۔ اور ایک مندر تعمیر کرایا۔ اُس وقت پتھر کی صورتی نہل سکی۔ لوہا اچار یہ نے لکڑی کی صورتی بنا کر پشٹا شاگردی۔ اس طرح کاشٹا سنگ کا آغاز ہوا۔ علاوہ ازیں ایک ماہر سنگہ بھی ہے جس کو رام سین نام ایک مٹنی نے کاشٹا سنگہ کے دو سو برس بعد متھرا میں چلایا۔ اس سنگہ میں سوا سے اس کے اور کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا کہ کاشٹا سنگہ والے اکشت سے پہلے ٹپشپ ہو جا کرتے ہیں اور ان کی پیچھی بٹھارک مور کی جگہ گاس کی پونجھ کی ہوتی ہے۔

اس طرح تیسری صدی بکری میں دگبر اور سوتیا مبرا کل یلیحدہ ہوئے اور دونوں نے اپنے اپنے شاستروں کی تصنیف شروع کی۔

فرقہ دگبر کے جو مشہور اچار یہ ہوئے۔ اور جو شاستر انہوں نے تصنیف کئے ان کا ذکر ہم اس کتاب کے تتمہ میں کریں گے۔ دگبر مٹنی فیروز شاہ تغلق کے وقت تک ہزاروں کا تعداد میں ہوتے رہے۔ فیروز شاہ کے وقت میں (۱۳۵۱ء سے ۱۳۵۸ء تک) پر ہاجندہ بٹھارک دگبر مٹنی تھے۔ بادشاہ کے حکم سے انہوں نے کپڑے پہنے شروع کئے اور وقت سالباہن مطابق ۱۳۵۷ء میں شہر دہلی میں بٹھارک گدی قائم کی۔ اسی طرح اور مقامات پر بھی بٹھارکوں کی گدیاں مقرر ہوئیں۔ اُس وقت سے دگبر مٹنی ہونے تقریباً بند ہو گئے بٹھارکوں نے جنہیں میں صورتی پوجن کو بڑی ترقی دی۔ ادیاجن وغیرہ کرنے اور سونے چاندی کے برتن۔ عیتر۔ چنور وغیرہ مندروں میں پڑھانے کے متعلق بہت سے شاستر لکھے۔ بعد ازاں بکرم کی سولہویں صدی کے شروع میں دگبر فرقہ میں سے ایک تارن پتھہ نکلا۔ جس نے صورتی پوجن ترک کیا۔ تارن پتھہ کے بانی تارن سوامی سمست ۱۵۰۰ بکرم میں پوجیا نام ایک شہر میں جو دہلی کے علاقہ میں تھا اگر حاسا ہونا مہا پوار سیٹھ کے گھر پیدا ہوئے جب جوان ہوئے تو اپنے والدین کے ساتھ علاقہ سرودھ میں سیمر کھٹری نام ایک گاؤں

کو خیال ہوا کہ اب مٹیوں کو اپنی اپنی سنگھ میں راگ ہو گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے  
 جمنی گھملاؤں میں سے آئے تھے اُن کا نام نندی سنگھ جاشوک ٹاکا سے آئے  
 تھے اُس کا دیو سنگھ۔ جو پنج ستوپوں سے آئے تھے اُن کا نام سین سنگھ۔ اور جو  
 کھنڈ کیسر برکشوں کے نیچے سے آئے تھے اُن کا سنگھ سنگھ رکھا۔ اس طرح دیگر  
 آمنائے میں چار سنگھ مقرر ہوئے۔ اور گن۔ گن۔ سوامی۔ او۔ ما۔ سوامی۔ دیونندی سوامی۔  
 نندی سنگھ میں اور سنت بعدد۔ شو کوٹی۔ بہوت بل۔ اور ٹپ۔ ورت میں سنگھ میں  
 شمار ہوئے۔ پھر ان سنگھوں میں بلات کل۔ پناٹ۔ ویشی۔ کالور۔ وغیرہ کن اور سرسوتی  
 پاربت۔ لپتک وغیرہ گہر بنے۔ یہ گچھ اور گن صرف مٹیوں کی ٹولیموں کے لحاظ سے ہوئے  
 ان میں دیگر اور سویتا مہر عیامت بھید اختلاف رائے نہیں ہے۔ ان چار سنگھوں  
 کے علاوہ ایک کاشٹا سنگھ بھی ہے جس کے چار کچھ۔ نندی تھ۔ ماتہر۔ باگڑ اور لاڈی باگڑ  
 ہیں۔ مگر یہ کاشٹا سنگھ دیگر آمنائے کے نیتی سار گرنتھ ہیں۔ جینا بھاس مانا ہے۔  
 جہاں کہا ہے کہ کاشٹا سنگھ سویتا مہر ڈراور۔ یاپ یہ اور پی پچھک یہ پانچ جینا بھاس  
 اصلی جین نہیں مگر جین میں سے نکلے ہوئے ہیں۔ اس کے آفاذ کا حال سری دیو جین  
 سوری کے دشن سار میں اس طرح لکھا ہے کہ گما رسین نے جو جین سین آچار یہ کے گرو  
 بھائی تھے ایک دفعہ بھر شت ہو کر مور کی بچی چھوڑ کر گائے کے بالوں کی بھی رکھی اختیار  
 کر لی۔ اور تمام باگڑ دیس میں عورتوں کو مٹی دکشا دینے کا اور چھوٹوں کو مٹیوں کی طرح  
 رہنے کا آپدیش دیا۔ اور چھٹے گن۔ گن۔ ہستھان کا اور پراشپت کا کچھ اور ہی طرح ذکر  
 کیا۔ یہ کاشٹا سنگھ یکم کے مرنے کے ۵۳ سال پیچھے نندی تھ شہر میں ہوا۔  
 لیکن جین کو شس میں کاشٹا سنگھ کا آفاذ کچھ اور ہی طرح لکھا ہے۔ اُس میں لکھا ہے  
 کہ لوہا چار یہ ایک دفعہ جو جیاری سنگھ سے ملتا ہوا ہو گئے۔ اور اگر وہاں شہر میں  
 وہاں کے اگر والوں کی ان میں بہت مشروعا تھی۔ انہوں نے ان کو جو جین کرنے لئے

بڑی تکلیف دی۔ اس کے ہزار ہا مندر توڑ ڈالے اور ان کی بجائے شیوہ کے مندر بنوائے ایسا  
 معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بہت سے بودھ سلوہ جو چینوں کے فرقہ سوتیا میں شامل ہو گئے  
 اور ان کا بہت کچھ اثر سوتیا میں فرقہ میں پڑا۔ اور بودھ مت کی بہت سی داستانیں ان کے  
 سوتروں میں داخل ہو گئیں۔ بودھ مت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بدھ دیو کی شادی ہوئی  
 تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ایک چیلے گدافی کے کہہ کر تھوڑا سا بھید کہہ کے اپنا مت چیلنے لگا  
 تھا۔ بدھ دیو نے چند تفسیر کے کہہ کر شوکر یاروہ کا لیا تھا وہ شوکر یاروہ کے معنی بھمی  
 کے ہیں جو ایک بناط ہے اور برسات کے دنوں میں زمین سے نکلتی ہے اور جسکو بہت  
 سے لوگ سانپ کی چھتری کہتے ہیں۔ چنانچہ اس ہی لفظ "شوکر یاروہ" کے معنی بعض شخص  
 سورکا مانس کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بدھ دیو نے سورکا مانس لکھا یا تھا جس سے اسے  
 ہچکچاہٹ ہو گئی تھی۔ اس کے ایک چیلے دیووت نے جو اپنا فرقہ چیلنے لگا وہ سستاوار کہلاتا  
 تھا۔ اور بودھ دیو والے فونے کا نام ہاسنگ تھا۔ اس ہی قسم کی باتیں جہاں ہیر سوامی کے  
 متعلق سوتیا میں سوتروں میں لکھی ہیں۔ یہی ہے کہ ان کے دامو جالی نے اپنا چیلنے بدھ مت چلایا  
 تھا۔ گو شاکر گوالے نے ان کے ساتھ انکی تنہائی تھی۔ جہاں ہیر سوامی کو روگ ہوا تھا انہوں  
 نے گوکر یاروہ لکھا یا۔ جس کا ترجمہ بعض مانس اور بعض چٹھا پاک کرتے ہیں۔ لیکن  
 مؤخر الذکر درست ہے۔ سوتیا میں رہنے آپ کو سستاوار لکھی کہتے ہیں۔ ایسی ہی باتوں  
 سے پورہ پن میں سوخ جہاں ہیر سوامی اور گوتم بدھ کو ایک شخص قرار دیتے ہیں۔

جب سوتیا میں فرقہ چیلنے ہوا۔ تب دیگر فرقہ مول سنگھ کے نام سے مشہور ہوا اور  
 پھر اس کے چار حصہ بندی۔ سنگھ۔ دیو۔ اور سین ہوئے۔ اس کا ذکر مہرث اوتار کرتھا  
 نیقی سارا ورنندی سنگھ کی چٹا ولی میں اس طرح لکھا ہے کہ جب اریہ لی اچار یہ نے  
 ایک ہفتی کرین کے وقت مہینوں سے پوچھا کہ سب بتی آگئے۔ تب انہوں نے جواب دیا  
 کہ ہاں جہاں ہم سب اپنی اپنی سنگھ سمیت آگئے ہیں۔ ان کا یہ جواب سنگھکارہ بلی

”کاشکا“ بھی ان ہی کی بنائی ہوئی ہے۔ کاشکا کا مصنف جعفر سوہمی لکھا ہے اور غالباً یہ ان ہی کا نام ہے۔ دیونندی آہلریہ۔ پورج پاو۔ چندر گوی۔ اور چندر تبتیمی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

پنچپ وخت اور بصوت ملی نے کرم پراسمیتی کے کھنڈ کھنڈ شاستر کی تصنیف کی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سری کھنڈ سوہمی۔ او ما سوہمی۔ سمت بہدر طوکوتی۔ دیونندی پنچپ وخت۔ اور بصوت ملی سب پھر گزرے ہیں۔ اور یہ ۱۸۴۷ء اور سن ۲۱۸۷ بکریم کے درمیان ہوئے ہیں۔ انیس کے زمانہ میں بت ملی آچاریہ ہوئے ہیں جن کے وقت میں سن ۱۳۳۱ سالیاہن یا سن ۲۱۸۷ بکریم میں اردو پھالک سوتیا مہر کہلائے گئے۔ اُس کا ذکر اس طرح ہے کہ اُس وقت اہمیت میں چند رکرتی راجہ تھا۔ اُسکی لڑکی چند ریکہا بنے۔ اردو پھالک سادھوؤں سے شاستر شہ عا تھا۔ وہ لڑکی سورٹھ دیس کی راہ نبھی رنگر نو اسی لوک پال سے بیاہی گئی تھی۔ ایک روز چند ریکہا کے کہنے پر اُس کے غاوند نے چند ریکہا کے گردوں کو بلایا۔ جب وہ آئے تو لوک پال نے دیکھ کر کہا کہ یہ کونسا مت نکلا ہے تنگے ہو کر کچرے رکھتے ہوئے تو کوئی سادھو دیکھے نہیں۔ اخیر رانی کے بھرانے سے انہوں نے سفید کپڑے پہنے اور سوتیا مہر کہلائے۔ اُس وقت جن چندر آچاریہ نے کیوبیلن کے کولاہار۔ استری کے موکش۔ جاہیر سوہمی کے گریہ کا بجنی کے بطن سے پھرتی کے بطن میں بدلا جانے لایا۔ اُس وقت سے سوتیا مہر فرق بالکل طعندہ ہو گیا۔ ایران کے اچاریوں نے اپنے شاستر علیحدہ تصنیف کرنے شروع کئے جو سوتروں کے نام سے مشہور ہیں۔

شکر سوہمی بھی جنہوں نے نوہ مذہب کا کھنڈن کیا اور شیبہ ت چلایا۔ اُس ہی زمانے میں گزرے ہیں۔ خاندان موریا میں جو بودھ مت کا بڑا حامی تھا اُس وقت زوال آچکا تھا۔ شکر سوہمی ویدک پنسا کو جائز قرار دیتا تھا۔ اِس ہی لئے وہ بودھوں کا جو پرک لگیوں کے برخلاف تھے سخت دشمن تھا۔ اُس نے اپنے زمانے کے راجاؤں کی مدد سے بودھوں کو

پتھر کی جی ہوئی سرسوتی کی صورت سے کہلا دیا تھا کہ نگہ برمت سچا ہے۔  
 اوما سوامی نے تتوارتھ سوتر تصنیف کیا۔ جو عین مت کے ہر دو فرقوں و نگہ  
 و سوتیا مبر میں اپنا جانا ہے۔ اور عین مت کا وید و قرآن ہے۔ یہ اوما سوامی و اچک  
 شرو منی۔ ناگرو اچک اور اوما سوامی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ کیونکہ اوما ان کی  
 اپنا کا نام تھا۔ اور سواتی تھا کا نام تھا۔ اوما سوامی کند کند سوہی کے شاگرد تھے جو  
 سمیت سالباہن یا سمیتا بکرم میں ہوئے۔

سوامی سمیت بھدر سے سینہ ستوتر۔ تتوارتھ۔ سوتر کا گندہ سستی مہا بھاشا  
 جس کے منگلا چرن کا کام دیو گم ستوتر۔ یا آپت میا نا ہے جن سنگ آنگار۔ رتن کنڈ  
 شراد کا چار بکیتی نو شاشن۔ نیچے و ہول ٹیکا۔ تتوانو شاشن تصنیف کئے۔ بنارس کے  
 راجہ شو کوئی کو جو شو بھکت تھا۔ عین بنایا۔ یہ سمیت ۱۲۵ سالباہن یا سمیتا بکرم میں ہوا۔  
 شو کوئی منی نے بھگوتی آراء و حنا پر کرت میں لکھی۔

دیواندھی اچاریہ نے جینندریا کر ن پنچ اویسائے تتوارتھ سوتر کی ٹیکا  
 شرادھ سدھی۔ سادھی سنگ و فیرو تصنیف کیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانچ سوتر کی مونی

چند شاکنین مونی بھی جس کا شاکنین ویا کر ن مشہور ہے اور جی پانی سے پہلے کا ہے ایک عین آچاریہ بنے  
 جس کا شاکنیک وقت کو معلوم نہیں مگر وہ چند گہٹ کے زانے سے پہلے ہوئے ہیں۔ شاکنین کا نام گوہر  
 اور شکل بھرہ دی کی پتی شاکنہ اور کیلن نہ کوئی میں ہی ہوا تاہم وہ کیوہ ویا چ شاکنین ویا کر ن اپنہ ویا کر ن  
 وادھت۔ پانی ویا کر ن میں شاکنی لکھا ذکر ہے۔ امیتاکنین نے اپنے منگلا چرن میں ویا کر ن یا مہا پیر میں  
 کو منشا کا رکھا ہے۔ پانی مند وروہن کے اخیر دونوں میں یعنی سکندریہ سے تقریباً ۳۲۰ سال پہلے  
 ہوا جو دیگر پتھریات مشرک پنی۔ جیرو ول۔ ایم۔ لے۔ پیر مشرک و لا مطرہ آریہ پیر کا ۶ مونی منشا کا اعر سنگ  
 اچاریہ واکوش کے بنائے ویا لکھی عین سوتیا مبر ہی کے ہیں بعض کا خیال ہے نہ ہو دھتے۔

آچار یہ پہلے آچار پہلے انگ کے عالم ۳۸ سال کے اندھ ہوئے۔ اس طرح مہا پر سوامی سے ۶۸۳ برس بعد تک یعنی ۲۱۳ بکریم یا ۸۱۵ء تک عین مدت کا آپدیش سینہ سینہ چلا آیا۔ اور کوئی شاستر نہیں لکھا گیا۔

لوا اچار یہ کے بعد کوئی مٹی ایسا نہیں ہوا جس کو دوا دشا نگ بانی کا ایک انگ بھی پورا یاد ہو۔ اُس زمانہ کے مُنفیوں نے ذہانت اور حافظہ میں روز بروز کمی ہوتے چوتے دیکھ کر یہ مناسب سمجھا کہ جو کچھ اب یاد ہے اُس کو قلمبند کیا جاوے۔ چنانچہ شری گنند گنند سوامی نے پانچ سو سال سے سدا کر یا سدا۔ جتنی سدا۔ تنو سدا۔ بھاو سدا۔ نیم سدا۔ اشٹ پاٹر۔ آمار نا پاٹر۔ لب ہی پاٹر۔ بند پاٹر۔ نیا سدا پاٹر۔ چین پاٹر۔ در ہی پاٹر۔ کر م پاٹر۔ ود یا پاٹر۔ اگھاٹ پاٹر۔ سدھانت پاٹر۔ چرن پاٹر۔ سمو س پاٹر۔ نے پاٹر۔ پر کر تری پاٹر۔ وستو پاٹر۔ سوتو پاٹر۔ بدھی پاٹر۔ اچھا پاٹر۔ جیو پاٹر۔ چھا پاٹر۔ ستھان پاٹر۔ پمان پاٹر۔ آلاپ پاٹر۔ چل پاٹر۔ نو کر م پاٹر۔ کمٹ در سن پاٹر۔ ستھان پاٹر۔ سالمی پاٹر۔ وغیرہ چوراسی پاٹر۔ اور پنج استی کائے۔ اور دوا دشا نو پر کی شاستر تصنیف کئے۔ شری گنند گنند سوامی و گنند متائے کے پہلے مٹی ہیں۔ جنہوں نے شاستر تصنیف کئے۔ ہندی سنگھ کی پٹاؤلی میں اُن کا نام پدم بندی۔ ایلا آچار یہ گروہ پیچی اور بکر گروہ بھی لکھا ہے۔ مگر شرمن ہیل گول کے چالیسویں کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گروہ پیچی اور اسوامی کا نام تھا۔ اور ایسا ہی کہیں کہیں سے یہ پتہ بھی لگتا ہے کہ بکر گروہ اور ایلا آچار یہ بھی۔ اور آچار یہ تھے۔ ہندی سنگھ کی پٹاؤلی کے مطابق سری گنند گنند سوامی پوہ بدی ۸۹۹ء تک سالیبا بن مطابق ۱۵۱۵ بکریم میں پٹ پر بیٹھے۔ اُس وقت انکی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ انہوں نے پچاسی سال کی عمر میں ۱۵۴۵ بکریم میں وفات پائی۔ مگر بعض لوگوں کی رائے میں یہ ۱۵۹۵ء کی بجائے ۱۶۰۹ء میں پٹ پر بیٹھے۔ کہتے ہیں کہ گنند گنند سوامی آچار یوں کے ساتھ جب انکا مہا حشہ ہوا تو انہوں نے

منشی کے وہاں رہنے لگے۔

جب بعد راجہ سوامی کا دیہانت ہوا چند گہت اُنکے چرنوں کے نشان بنا کر  
 اُنکی سیوا کرنے لگا جس جگہ گھاؤ غار کوہ میں بعد راجہ سوامی اور چند گہت کے چرن  
 بنے ہوئے ہیں وہ سروں گول کے نام سے مشہور ہے۔ اور اُس کو اب چند گہری بھی  
 کہتے ہیں۔ آجین میں سخت تھاڑا۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے بچوں کو مار کر کھانے  
 لگے۔ شراؤ کوں نے مٹیوں کو جو اتک جیشہ جنگلوں میں رہتے تھے باغرض خلافت  
 جان شہر میں رہنے کے لئے مجبور کیا۔ وہ کمبل اور ٹھکرا اور پاتروں کو ہاتھ میں لیکر رات  
 کے وقت آہار لے جانے لگے اور دن میں کھانے لگے۔ قحط کے ہو چکنے بعد بٹا کھا چا  
 کر ہالک سے آجین واپس آئے۔ اور راتل استہول آ چاریہ اور استہول بعد رس  
 لے۔ اُس وقت استہول آ چاریہ نے پھر قدیم طریق و گہر پر آ جانے کے لئے اُپیش دیا  
 مگر راتل اور استہول بعد نے نہ مانا۔ اور اپنا نیا طرز اختیار کر کھا۔ چنا چھب سے ۱۱۰  
 پھالک کھلانے لگے۔ اُس وقت تک جین مت میں کوئی فرقہ نہ تھا۔ یہ مذہب آرزیت  
 جین۔ انیکانت وغیرہ ناموں سے مشہور تھا۔ اور اُس کے سب رشی بالکل اور نادر جنہ  
 رہتے تھے اور اُس ہی واسطے و گہر کھلاتے تھے۔ بعد راجہ سوامی کا جو آخری شہرت  
 کیوں تمام شاستروں کے عالم تھے سو رگہاس ہو چکا تھا۔ لہذا اب و گہر فتنے کا گرو  
 بٹا کھ چاریہ ہوا اور اروہ پھالک کا استہول بھاڑ +

بٹا کھ چاریہ کے بعد و گہر فرقہ میں پر و شٹلا چاریہ۔ جھتیرہ۔ سہ سین۔ ناگ سین  
 سیدھا رتہ۔ دھرت کھین بچے۔ بدھمان۔ گنگ دیو۔ دھرم سین۔ گیارہ منی گیاہ انگ  
 اور دس پوپک جاننے والے ہر ۱۸ برس کے اندر ہوئے۔ پھر بھنچر جے پال۔ پانڈیہ۔  
 رتہ سین۔ گنس آ چاریہ۔ پانچ آ چاریہ صرف گیاہ انگ کے ماہر ۲۰ سال کے  
 عرصہ میں ہوئے۔ بعد ازاں سو بھدر۔ میو بھدر۔ بعد راجہ جوتانی۔ مہایش اور کولہ

بعد ازاں ..... دشمنوں کی ستر-آپ بچت-گور و ہن-اور بعد باہو پانچ  
سرت کیولی ایک سو سال کے عرصہ میں ہوئے۔ یہ سب دوا دشا نگ بائی کو اپنی  
یا دواشت میں رکھتے رہے اور دوسروں کو زبانی آپدیش دیتے رہے۔ پہلے زمانہ  
کی مثل دو یا کٹھ اور پیسہ گنٹھ ایک مشہور ہے۔

بعد باہو ہر پنج وکی اتھا اور لون بیل لدا تھا۔ ایک کے کھیت معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ بعد باہو  
سوامی مع اپنے سنگ کے اونتی داہین، نگری میں لگے ہوئے ان اچھہ گنٹھ راج کرتا تھا۔  
چند گنٹھ یعنی تھا۔ چند گنٹھ کو سولہ گنٹھ (خواب) آئے۔ وہ انکی تعمیر ہو چنے  
بعد باہو سوامی کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس ملک میں بارہ سال کا تخت  
قطر ہے گا۔ یہ سنکو وہ اپنے بیٹے بیہہ سین دند کمار کو سلطنت سپرد کر مٹی ہو گیا  
جب قطر کا وقت نزدیک آیا تو بعد باہو سوامی نے اپنے سنگ کو بلا کر کہا کہ  
یہاں تخت پڑے گا۔ کرناٹک چلو۔ تب چون داس۔ ماو ہوت۔ بند ہوت وغیرہ  
سیدھوں نے عرض کی کہ ہمارا راج ہمارے یہاں بہت سا اتاج پڑا ہے آپ نہ جائیں  
مگر بعد باہو سوامی نے نہ مانا۔ اور وہ مع اپنے بارہ ہزار چیلوں کے کرناٹک کی طرف  
روانہ ہوئے۔ مگر رائل سٹہول چاریہ۔ اور سٹہول بعد رو غیر و شراد کوں کے کہنے سے وہاں  
ہی رہ گئے۔ بعد باہو سوامی جب موجود ملک میسور کے شمال مغربی ضلع میں کٹ و پڑ  
پہاڑ کے نزدیک پہنچے تو انکو معلوم ہوا کہ اُن کے مرنے کا وقت نزدیک آ گیا ہے۔ اُس  
وقت انہوں نے بٹاکھا چاریہ کو جو دس پورب کو جاننے والے تھے اپنے پٹ پر بٹاکر  
مع تمام سنگ کے چول منڈل (شمالی کرناٹک) دیس کو بھیج دیا۔ اور خود مع چند گنٹھ

چند گنٹھ نے سن ۱۸۵۷ء سے ۱۸۵۸ء سال پٹیر گنٹھ منج کیا اور ۱۸۶۱ء میں پٹیر نوت ہوا۔ اس کے  
لئے میرا فریکٹ "چند گنٹھ ہیں" پڑھیں۔



دھرم کی یہ اہمیت ہے۔ دھرم اور دھرم دی کی محبت سے کئی ایک لوگوں کے دل بے رحمی کے کاموں سے دھکنے لگے اور انہوں نے نہ صلت وقت بھی کر صاف لکھ دیا کہ جس ویس میں ہنسنا ہے وہ ہم کو تسلیم نہیں ہے۔ جو دیوتا جیسا سے خوش ہوتا ہے اس کی ہجو ضرورت نہیں۔ جن شاستروں میں ہنسنا کا ذکر ہے وہ ہم سے دور رہیں۔ دھرم اور دھرم دی کی محبت سے جہن دھرم پیدا ہوا ہے۔ اس ہی نے اسکو قائم رکھا ہے۔ اور اس ہی سے ہمیشہ جیتا جاگتا رہے گا۔ اس دیلا دھرم کی چھاپ جب برہمن دھرم پر پڑی۔ اور ہندوؤں کو وہ دھرم کے پانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تب انہوں نے ہت میں پیٹھی یا آٹے کا جانور بنا کر ڈالنا شروع کیا۔ اس طرح مہا بھیر سوامی کا آپدیش کیا ہوا مذہب سب کو ماننا پڑا۔ اور برہمن دھرم اور برہمن دھرم میں دیا دھرم، دھرم کا مول دہی، قرار دینے لگے۔

شری مہا بھیر سوامی کا نودان پاوا پوری میں ہوا۔ یہ جگہ پہاڑ سے میل ہے اور اگلے نزدیک ہی راج گری کے کنڈرات موجود ہیں۔ کھانک بدی اماوشس کو صبح کی وقت مہا بھیر سوامی کو موکش حاصل ہوئی۔ دیوالی کا تیوہار انکی یادگار ہے۔ مہا بھیر سوامی سمیت بکرم سے ۷۰ سال سالباہن سے ۶۵ سال اور سن عیسوی سے ۵۲ سال پیشتر گئے۔ شری مہا بھیر سوامی کے زمانہ میں اکش پادگوتم نے نئے رتن تصنیف کیا۔ دیگر فرقہ کے شاستروں کے بموجب مہا بھیر سوامی کے موکش ماننے کے بعد گوتم سوامی۔ شہدہم اچار۔ اور جیہو سوامی تین کیولی ۶۲ سال کے عرصہ میں ہوئے۔ اور

پہ۔ جب مہا بھیر سوامی گئے۔ چوتھے کال کے ۳ برس پہلے ہی باقی رہ گئے تھے۔

یہ اکش پادگوتم مصنف نہاد رشن۔ انہوں نے گوتم متا دھرم سوامی کا گن دھرم اور ساکتی متی گوتم بدھ متا دھرم

متا دھرم شخص ہونے میں سب ایک ہی زمانہ میں گذرے ہیں۔

جوراج گروہی کے نزدیک پہاڑ پر ہے۔ جاویر سوامی کا سمو شرن اکثر آتا تھا۔ اور شرنیک صاحب مع اپنی رعیت کے آپدیش سننے آیا کرتا تھا۔ جاویر سوامی کے آپدیش سے یکت میں حیوانات کا ڈالنا بند ہوا۔ لگہ چوٹاؤں پر بچے کے سر کی بجائے ناریل۔ اور انش کی بجائے طوا پڑ جانے لگے۔ وادم مارگ کو زوال آیا۔ دوتیا میں شکہہ و شانتی پھیلی۔ ہندوؤں میں مانس اور شراب کا جو کچھ ترک نظر آتا ہے یہ جاویر سوامی کے ہی آپدیش کا اثر ہے۔ ویدنٹروں کے کچھ کچھ سننے کر کے جو بجل دکھلایا جاتا ہے کہ وید میں جیو ہنسا کا آپدیش نہیں ہے۔ یہ ان ہی کی تیس سال کی کوشش کا پھل ہے۔

مشروال گنگا دھرتی لک اپنے لکچریس جو انہوں نے بمقام بڑودہ بتایا، ۳ نومبر ۱۹۰۷ء بموقعہ جین سوتیا مہارکانفرنس عام دیا تھا۔ فراتے ہیں "جیسا کہ شومان مہاراج گانیکہ ار نے پہلے دن کانفرنس میں فرمایا تھا کہ "اہنیا پر مودھرمہ کے عالمگیر مسئلہ نے برہمن دھرم پر قابلِ فہم چھاپ ماری ہے" وہ چھاپ یہی ہے کہ یکت کے واسطے جو پشو ہنسا ہوتے تھے وہ جین دھرم کے آپدیش کی بدولت آجکل نہیں ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ میں یکت کے واسطے بے شمار جانور بچ کئے جاتے تھے اس کا ثبوت میگھے دوت وغیرہ بہت سی کتابوں سے ملتا ہے۔ رتی ویلونام راجے جو یکت کیا تھا اس میں اسقدر جانور مارے گئے تھے کہ ندی کا پانی خون سے شریخ ہو گیا تھا۔ اسی وقت سے اس ندی کا نام چرم دتی دھنیل مشہور ہے۔ اس وقت لوگ سمجھتے تھے کہ حیوانات کو یکت میں ہوم کرنے سے سوگ ملتا ہے۔ لیکن اس کھلاپ دگنا دھرم کا برہمن دھرم سے رخصت کر کے لاکڑاب جین دھرم کا ہی حلقہ ہے۔ برہمن دھرم اور جین دھرم میں بنادھنسا و ہنسا سنی وہ اب دور ہو گئی ہے۔ برہمن اور ہندو دھرم میں مانس کھانا اور شراب پینا بند ہو گیا۔ پانین

نام پچھلے صفحہ پر بیان کئے گئے ہیں۔ گوتم کے ساتھ گئے۔ مہابیر سوامی نے دیکھتے ہی کہا۔ اسے اندر بھرتی گوتم تو آیا۔ گوتم نے سوچا کہ مہابیر سوامی نے میرا نام کیسے جانا۔ مگر اُس نے خیال کیا کہ چونکہ میں ایک مشہور پٹنت ہوں۔ اس لئے جانا ہوگا۔ سو گویہ جب جانوں جب دل کا شک دور کریں۔ اُس وقت مہابیر سوامی نے کہا۔ کہ اسے گوتم ہمارے دل میں یہ شک ہے کہ روح جسم سے کوئی علیحدہ شے ہے یا نہیں؟ دید میں اس کے متعلق مخالف شریاں ہیں۔ کسی میں کچھ اور کسی میں کچھ لکھا ہے۔ دراصل روح ایک علیحدہ جادو دانی شے ہے۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ سے ملکر پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اگر اُس سے ملکر پیدا ہوتی ہوتی تو ایک سبھی اور دوسرا وہی نہ ہوتا۔ سب یکساں ہوتے۔ روح کا تعلق جسم سے کرم کی وجہ سے ہے۔ اور اس ہی لئے اُس سے ایسا غلطو ظہور ہا ہے جیسے ہانی دودھ سے ملکر ہو جاتا ہے۔ جب کرم سے رہائی ہو جاتی ہے۔ تب روح جسم سے علیحدہ ہو کر نجات ابدی حاصل کرتی ہے۔ غرضیکہ جب مہابیر سوامی نے گوتم کی اس طرح تسلی کر دی تب وہ معذرتاً ہاتھوشاگردوں کے اُنکا چلیہ ہو گیا۔ اسی طرح باقی پندھتوں کا بھی شک دور کیا۔

غرضیکہ اس طرح ایک دن میں مہابیر سوامی کے گیارہ پچے پنایت اور آئیکے ۳۳۰۰ شاگرد چیلے ہوئے۔ بعد ازاں بہت سے راجا اور عام لوگ اُن کی شاگردی میں آئے۔ سادو ہو۔ سادو ہوتی۔ شراوک۔ شراوکا۔ چار سنگہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

مہابیر سوامی نے تیس سال تک مکہ۔ بہار۔ شراوتی۔ ویشائی۔ راج گری کو شانہی۔ پراگ۔ چمپا پوری وغیرہ میں بہار (دودھ) کیا۔ راجہ شرنیک دیمب سارا دانے راج گرتی اُن کا بڑا بھاری معتقد تھا۔ اُس کی رانی چیتا باو دہنتی تھی۔ وہ بلا طبع

بچہ طبع گری۔ آج کل راج گری پہاڑ کہلاتا ہے۔ جو پٹنہ سے ۲۰ میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔

میرے گروہا بیرسوامی جی نے ملن دھارن کر رکھا ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف دی ہے۔ وہ شلوک یہ ہے۔

ब्रह्मकाण्डेन्यत्र बटकं सकल गतिगणा समवायेन वैद्विषं पंचास्तिका याज्ञत समिति विषु सङ्गतत्वा निधर्मा सिद्धे मा ज्ञे स्वतयं विधिं जनिन कलं जीव बट का बौतया टतायः स्रष्ट धाति मि नव च नर तो मुक्ति प्राप्ती स भव्यः ।  
 جس وقت گوتم نے یہ شلوک سنا وہ سمجھ نہ سکا کہ تین کال۔ چھ دیر۔ پانچ استی کائے تمام گیشان۔ نو پانچ۔ پانچ بڑے۔ پانچ سمی۔ سات تنوہ ہرم۔ سدھاون کا مارگ اون کا سر دھ۔ کرم کا بھل جیون کی چھ لیشیا سے کیا فراد ہے۔ چنانچہ وہ سدھ اپنے پانچ سو چلیوں۔ اور وادیو بھوتی و اننی بھوتی وغیرہ بھائیوں کے بحث کرنے کی غرض سے ہا بیرسوامی کے پاس گیا۔ مگر اُنکے جال کو دیکھ کر اُس کا غور کا فور ہو گیا۔ اور وہ فوراً اُنکے چرلوں پر گر پڑا۔ اور مین ست کا اُپدیش لیا۔ اُس کے بھائی اور چلی بھی ہا بیرسوامی کے سنگھ میں داخل ہوئے۔ سو تیا مبر سوتروں میں یہ حال لکھا ہے۔  
 تیشیج کے ساتھ ہیں ہے۔

اُن میں لکھا ہے کہ جس وقت ہا بیرسوامی کو کیوں گیان ہوا اُس وقت سدھ پایا نگری میں سول نام برہمن پت کر رہا تھا۔ اُس نے پت کے واسطے بڑے بڑے وودان برہمن گوتم وغیرہ بلائے تھے۔ اُس پت بھوتی کے قریب مہاسین بن میں ہا بیرسوامی کا سمو سران آیا۔ لوگوں نے کہا کہ آج سروگیہ آئے ہیں۔ جن کے اُپدیش غنے سے انسان کے سب شک و شبہ دور ہو جاتے ہیں۔ گوتم سروگیہ کا نقشہ نہ تھا ہوا اور کہنے لگا کہ ہائے سوائے اور سروگیہ کون ہے؟ یہ کہہ کر وہ بحث کرنے کے ارادے سے ہا بیرسوامی کے پاس گیا۔ دس بڑے بڑے پنڈت بھی چلے

کھڑا نشان میں پڑا ہوا تھا۔ اس کو دھڑک رہی لیا گیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گوتم بدھ نے پہلے جین دتھالی ہوگی۔ مگر جب سختی برداشت نہ ہوئی تو اس کو چھوڑ اپنا نیا مذہب جاری کیا۔ جین مذہب کی طرح اس نے بھی چار سنگہ مقرر کئے۔ اور بدھ اور جین کہلایا۔ بہت سی باتیں جین مت کی اپنے مت میں قائم رکھیں۔ مثل جین مت کے رات کا کھانا منع کیا ہے۔ پانی چھان کر پینے کی ہدایت کی وغیرہ وغیرہ۔ گوتم بدھ نے پراچکار اور رسی کی زندگی بسر کرنے پر لڑوایا۔ اور بعد کاھر نے اور جیم کو خواہ مخواہ تکلیف دینے میں کچھ فائدہ نہیں سمجھا۔ یہی وجہ ہوئی کہ بدھ دھرم بخورے ہی عرصہ میں تمام ہندوستان اور ایشیا میں پھیل گیا۔ اور اب تک دنیا کے ایک تہائی حصہ میں پھیلا ہوا ہے۔

مہادیو سوامی نے تین سال کی عمر تک سلطنت کی۔ مگر جب دیگر شاستروں کے ملکی شادی نہیں ہوئی۔ مگر سوتیا مہر شاستروں میں لکھا ہے کہ انکا بیاد لیگو دھاکے ساتھ ہوا۔ جو ستر ہیر نام وزیر کی لڑکی تھی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہادیو سوامی کے ایک لڑکی انوکا یا پر یہ ورشد پیدا ہوئی تھی۔ جس کی شادی جانی کے ساتھ ہوئی۔ اور اس سے ایک لڑکی شیشا دتی یا شیو دتی ہوئی۔ مہادیو سوامی نے قیس سال کی عمر میں سلطنت چھوڑی۔ بارہ سال تپشیا کی۔ بیابیل کی ٹھہریں اکھو کیول گیان ہوا۔ اندر بھوتی معروہ گوتم گنی بھوتی دایو بھوتی کہیں۔ موریہ۔ سدھرم۔ پنڈت۔ پتر۔ ماتریہ۔ تادیہ۔ آن وصول۔ پرجاسک۔ یہ گیارہ شخص انکے گمن و ہر یا شاگرد ورشد ہوئے۔ دیگر شاستر مہادیو پتر میں انکے جین دھرم اختیار کرنے کا مال اس طرح لکھا ہے کہ گوتم اندر بھوتی ایک برہمن دوستی کا لڑکا پڑا بھاری وودان پنڈت تھا جب مہادیو سوامی کو کیول گیان ہوا۔ تو اندر برہمن کا بھیس دھر کر اس کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ جسے وودان ہیں مجھے ایک ایشوک کے بیٹے اور مطلب بتلا دیجئے۔

کی ہر چند شاہنہیں ہیں جو دونوں مذاہب میں پانی طاقی ہیں مثلاً دونوں میں ایٹھ گورکھ پو  
 کرتا نہیں مانتا ہے۔ دونوں مت ویدوں کے خلاف ہیں۔ دونوں نے یاد میں جو  
 پشوبدھ ہوتا ہے اُس کے برخلاف اوپر پیش دیا ہے۔ ہاویراور گوتم بدھ ایک ہی وقت  
 میں ہوئے ہیں۔ اور ایک شخص گوتم نامی اُن کا گندھرد بڑا چیلان ہوا ہے۔ ان دونوں  
 مذہبوں کی بہت سی باتیں ملتی ہیں۔ مگر ان مورخوں نے اُن باتوں کا خیال نہیں کیا جو  
 ایک دوسرے کے برخلاف ہیں مثلاً ہاویر سوامی کا جنم گت مل پور میں۔ اور بدھ کا  
 کھل کستو میں ہوا ہے۔ ہاویر سوامی کا زندان پادا پوری میں اور بدھ کا کوشی نگر میں  
 ہوا ہے۔ جین مت ایشانت مت ہے۔ بدھ مذہب ہر شے کو چمن بھنگر دہر لکھ نالاش ہونے  
 والی مانتا ہے۔ جین مذہب میں مانس کھانے کی سراسر مخالفت ہے۔ بدھ مذہب واد  
 مرے ہوئے ہا نور کے کھانے میں ہرج نہیں سمجھتے۔ ہندو دھرم کا مشہور پنڈت مسٹر  
 بال گنگا دھرتاک اپنے لکھ مورخہ ۳۰ نمبر برٹش وار میں فرماتے ہیں۔ کہ کئی لہٹکوں سے  
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوتم بدھ ہاویر سوامی کا چیلان تھا۔ بدھ دیوی کی سوانح عمری سے یہ بھی پایا  
 جاتا ہے کہ پہلے بدھ نے بہت سخت تپش دیا کی۔ اور کتنے دن بغیر کھانے پینے کے گزار دیے  
 موسم سرما کی سخت سردی تھگے بدن برداشت کی۔ چھ سال تک جین پتھوں۔ چھروں اور کھیر  
 وغیرہ کے کائنات سے بھل کے ہا نور بھی چلا آئے تھے۔ نازک بدن کار نے اُنکی کچھ پروا  
 نہ کی۔ چھ برس کے عرصہ میں پانچ مارے زانوؤں کو ایک دن کے لئے بھی نہ پہارا اور  
 نہ کبھی آس چھو کر کھڑے ہوئے۔ اس غیر طبعی سادھن سے اُن کا خوبصورت بدن  
 سوکھ کر کاغذ سا ہو گیا۔ اس قدر ریاضت کہ کہ جب وہ سدھ نہ ہو سکے تو انکی سمجھ میں یہ بات  
 آئی کہ جسم کو اس طرح تکلیف پہنچا کر مقصد پورا نہ ہو گا۔ یہی سوچتے سوچتے وہ ایک دن چوگ  
 آسن چھو کر اُٹھے اور نئی رنجی ندی کے کنارے پر پھٹنے لگے۔ اور آخر میں پھر باقاعدہ  
 خیراک کھانی شروع کی۔ ایک دن ندی کے کنارے پر کسی عورت کی لاش کا

لکڑی میں سے وہ جوڑا وہ مرا نکال کر دکھایا۔ ان کے کان میں منو کار منتر پڑھایا۔ جس سے  
انکے دل کو شانتی ہوئی اور وہ مکر سورگ میں دیوار دیو بنی ہوئے۔

جب شری پارش ناتھ جی دنیا دک کر کے تپشیا کر لے گئے اس وقت انکے پہلے جنم  
کے ایک دشمن نے جس کا نام کتھہ تھا ان پر آگ اور دھول وغیرہ برسانی شروع کی۔ اور  
بڑی تکلیف دی۔ تب اس دیوار دیو بنی نے سورگ سے آکر انکے دشمن کو بھگایا۔ چنانچہ  
انکی موتی پر آج تک سانپ کا پھن بطور اس واقعہ کی یادداشت کے بنایا جاتا ہے۔  
جس جگہ یہ واقعہ ہوا تھا وہ ابھی چیتڑ، ضلع بریلی میں واقع ہے۔ ابھی اس کا نام لہنگر  
ہے۔ شری پارش ناتھ جی کو کیوں گیان یہاں ہی ہوا تھا۔ اس جگہ ایک بڑا بھاری مندر  
شری پارش ناتھ جی کا بنا ہوا ہے۔

**شری جہاوپریشو امی** شری پارش ناتھ جی کے مکت جانے کے دو سو پچاس برس  
بعد ہری جنس میں کنڈل پور کے راجہ سید ناتھ کے یہاں شری جہاوپریشو امی چاہیو میں اور  
آخری تیر تھکر سمیت بکرم سے چار سو ستتر اور ستر سو سیڑھی سے پانچ سو ستائیس سال پیشتر  
ہوئے۔ ان کا نام دگبیر شستروں میں دیر جہادیہ آتی ہیر شستری۔ اور بردھمان۔ اور  
سوتیا مہاروں میں گیا تاجپری آتا ہے۔ کنڈل پور پلاپور یا دبیرہ گدھ میں واقع  
تھا۔ جہادیہ امی کا گوشت کیشپ اور دن چھتری تھا۔ ان کے زمانہ میں پارش ناتھ جی  
کے آمنائے کے ایک شاگرد موگلاہن ریشی نے جہادیہ رسوا امی سے مخالفت کر کے راجہ  
رمدھو دھن والے گہل کی دستور کے بیٹے سا کے سنگھ کو تم کو بدھ دیو ٹھیکر کر بدھ  
مت جاری کیا۔ اس موگلاہن ریشی کا ذکر بدھ مت کی کتابوں میں بہت آتا ہے۔  
اور اس کو گوتم بدھ کا معاون و مددگار کہا ہے۔ بعض یورپین مورخین اور بودھ مذہب  
دھرم کو ایک یا ایک کو دوسرے کی شائع سمجھتے ہیں۔ بلکہ جن تیر تھکر جہادیہ اور بدھ  
دیو سا بھی سنگھ گوتم کو بھی ایک ہی شخص قرار دیتے ہیں۔ یہ ابھی غلطی ہے۔ اور غلطی کتنی

کے چرن کہتے ہیں اور سب پوجتے ہیں۔ راج مٹی نے اُس پہاڑ کی جس کا نام  
تپ کیا تھا بھی اب تک موجود ہے۔ اور اُس کے اندر راج مٹی کی سورتی بنی ہوئی ہے۔ ہزاروں  
آدمی ہر سال اُنکے درشنوں کو جاتے ہیں۔

شری نیم ناتھ جی کے زلنے میں جیننی نے پورب میمان اور ویشیم پان نے ترمیمان  
یا ویدانت وشن تصنیف کئے۔ اور ویدوں کے مختلف حصوں کو جو مختلف رشیوں کے  
بنائے ہوئے تھے ترتیب دی اور موجودہ صورت میں بنایا۔ اس ہی زمان کا نام دیاس  
یا مولف مشہور ہوا۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ اٹھارہ پان بھی ان ہی کے بنائے ہوئے  
ہیں۔ لیکن محققین کا خیال ہے کہ ان میں سے بہت سے بعد کی تصنیف ہیں۔ کورو پانڈو  
کا مشہور جنگ مہا بھارت کرکشیتر دھانگیر کے مقام پر ان ہی کے زمانہ میں ہوا۔  
جس میں کورو کو فتح حاصل ہوئی۔ اس جنگ کا مفصل حال پانڈو پران سے معلوم کریں  
راج کرے کے بعد پانڈو نے شتر گجے پہاڑ پر تپشیا کی۔ بموجب فرقہ دیگر یہ شتر گجیم اور  
ارجن نے مکتی اور نکل اور سہدیو نے سورگ حاصل کیا۔ بموجب سوتیا مہر شاستروں کے  
پانچوں کی مکتی ہوئی۔ دیگر شاستروں میں اور پدی کو ارچن کی بیوی۔ اور سوتیا مہر شاستروں  
میں پانچوں پانڈو کی عورت لکھا ہے۔

**شری پارسش ناتھ جی** شری نیم ناتھ جی کے بعد شری پارسش ناتھ جی مین دہرم کے  
۷۳ ویں تیرتھکمار سس میں پیدا ہوئے۔ ایک وقت انہوں نے ایک تپسوی کو دیکھا کہ  
ہاروں طرف آگ کی دھوئی ماسے بیٹھا ہے۔ اُن کو گمان کی طاقت سے معلوم ہوا کہ طبعی  
ہوئی لکڑی میں ایک سانپ اور سانپنی کا جڑا جل رہا ہے۔ انہوں نے فوراً اس سلحو  
کو اچریش دیا کہ آگ کی دھوئی سا کر تپشیا کرنا چاہیے۔ اس میں شری جی جو تپیا ہوتی ہے۔  
لکڑی کے اندر ابھی سانپ اور سانپنی جل رہے ہیں۔ تپسوی کو یقین نہ آیا۔ انہوں نے



تھا۔ سیناوتریں اس کو خاص راجہ جنگ کی بیٹی لکھا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ عین شاستر میں راون کی موت لکشمی جی کے ہاتھ سے لکھی ہے۔ راجچند جی کے ہاتھ سے نہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہنومان جی وغیرہ ہندو بنائے ہیں بلکہ یہ کہا ہے کہ وہ بائبل میں کے تھے اور اس کے جھنڈوں وغیرہ پر ہندو کا نشان تھا جیسے انگیزیوں کا نشان شیر اور روس کا ریمپ ہوا اور اس نے ہند کہتے تھے اصل میں وہ ہند تھے بلکہ انسان کہتے ہیں راجہ اور گر سین ہوا اگر وال دیشوں کے نزدیک ہیں راجہ راجچند جی کے زمانہ میں گزرے ہیں کے منی بہت ناتھ جی عین تیر تھنکر کے بعد تیری ناتھ جی ہوئے اور تیری ناتھ کے بعد نیم ناتھ جی تیر تھنکر ہوئے

**شری نیم ناتھ جی** نیم ناتھ جی جو عین دہرم کے بامیسویں رینا مر تھے شری کرشن جی کے تاؤ سمند بھی جی کے پتر تھے۔ جس سے ظاہر ہے کہ عین دہرم جہاں ہند کے زمانہ سے پہلے کا ہے۔ اٹھارہ صدی ناکندہ کے راجہ اور گر سین کی لڑکی راج متی یا راجل کے ساتھ قرار پایا تھا۔ بہری وٹس پڑان میں لکھا ہے کہ جب شری نیم ناتھ جی رتھ میں سوار ہو کر دھولے ہوئے معہ برات راجہ اور گر سین کے محل کی طرف چڑھا تو پہچا رہے تھے تو انہوں نے یکایک ایک احاطہ میں بند کئے ہوئے پشوؤں کے بلبلاتے کی آواز سنی۔ رتھ بان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ پشو برات میں آئے ہوئے ٹیکس لوگوں کے کھانے کے واسطے بند کئے ہیں۔ یہ حال معلوم کر کے اٹھا دل ”اہنسا پرودہ صرمہ“ سے ایک دم جوش میں آگیا۔ فوراً کنگھا اور موڑ توڑ۔ برات چھوڑ دینا سے منہ موڑ کر ناکندہ کے پاس مشہدی گر نار پر بت پر چڑھ گئے۔ اور مٹی ہو گئے۔ راج متی نے فوراً کیشالی شری نیم ناتھ جی خراب اور مانس کے برخلاف خاصکر اپدیش دیا کرتے تھے۔ شری نیم ناتھ جی نے گریا پہاڑ جس جگہ بیٹھ کر تپشیا کی اور جہاں سے وہ موکش گئے اس جگہ پڑان کے چرنوں کے نشان بنے ہوئے ہیں۔ ہندوان کو داتا تریہ اور مسلمان بابا آدم

میں راکش لکھا ہے۔ غالباً جو لوگ ہنساواہلی گیت کے برخلاف تھے اور جینی تھے انکو برہمن راکش کہتے تھے۔ ورنہ راون راکش کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ان کے ہاں یہ لکھا ہے کہ وہ ہما دیو کا بڑا بھگت تھا اور اس نے ویدوں کا بھاشیہ کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے بڑا وید بھاشیہ راون کا ہے۔ اور بھاشیہ لکھنے کی ضرورت بھی اُس کو اس برہمن نے محسوس ہوئی ہوگی کہ وہ عام لوگوں کو یہ بتلا دے کہ ہنساواہلی گیت اصلی ویدوں کے برخلاف ہیں۔ مگر اُس وقت زمانہ کاری بہت بڑھ گئی تھی۔ دم مارگ چل چکا تھا۔ مانس اور شراب کا رواج بڑھ گیا تھا۔ بن کے رہنے والے تپشوی سادہ و تنگ عورتیں رکھنے لگ گئے تھے۔ لہذا انہوں نے بہت سے منتر نئے بنا کر ویدوں میں داخل کر دیئے اور بہت سوں کے ترجے اپنی منشا کے مطابق کر ڈالے۔ ہی دھرنے وید بھاشیہ لکھ کر لوگوں کو بتلایا کہ گیت میں گھائے گھوڑے بکوسے وغیرہ جانور ڈالنے جائز ہیں۔ اُس نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ”گن نامتاہ“ منتر کا ایسا بیہودہ ترجمہ کیا کہ چاہئے کہ اپنی عورت کو گھوڑے کے ساتھ صحبت کر دے !!! دیکھو چوہو۔ آدمی بھاشیہ جو مکمل اس طرح برہمن یا ویدک مت قدیم اور شجین دھرم سے علیحدہ ہوا۔ اور جو ہنساواہلی بنیاد ہوئی۔

**مشری راجچندر جی**۔ راون اور راجچندر جی کی جنگ کا حال بڑی پرم پوران وغیرہ شاستروں سے معلوم کریں۔ مین شاستروں اور رامین میں اس کے متعلق تین بڑی باتوں میں اختلاف ہے ایک یہ کہ رامین میں سیتا جی کو رشیوں کے خون سے جبکہ راون نے بطور ڈنڈ لیا تھا پیدا ہوا لکھا ہے۔ اور جین شاستروں میں اس کو رانی سندری کے لہن سے پیدا ہوئی خاص راون کی بیٹی لکھا ہے۔ جبکہ اُس نے پیدا ہونے ہی بوجہ مخوس سمجھنے کے لشک سے دور راجہ جنگ کی راج دھانی میں گڑوا چا

سکتا تھی ایک شہر ہے جس کا راجہ ابھے چندر ہے اس کے بیٹے کا نام بھٹو ہے  
 اس ہی شہر میں بھگت مند نام ایک آپادھیائے تھا جس کے بیٹے کا نام پریت ہے  
 تیس۔ بشو۔ اور پریت۔ تینوں اس آپادھیائے کے پاس پڑھے تھے۔ آپادھیائے  
 کو تارک الدنیا ہو گئے۔ اس کا بیٹا پریت آپادھیائے مقرر ہوا۔ اور ابھے چندر کے بعد  
 بشو راجہ ہو گیا۔ ایک روز جمیر گذر گرو کے مکان پر ہوا۔ تو میں نے پریت کو رنگ وید  
 پڑھتے پایا۔ جس میں یہ شرتی آئی **प्रजैष्ये मिवि** کہ اس میں جو "پج" لفظ آیا ہے اس کے معنی بکرے کے ہیں جسکو گیت کے موقع  
 پر ہوم میں ڈالنا چاہیے۔ میں نے کہا کہ آج کا ترجمہ **वज्रमाइत्यज**  
 پرناما جو ہے جو پھر پیدا ہو۔ اس کے گرو نے یہی معنی بتلائے تھے۔ آخر یہ بات قرار پائی  
 کہ بشو راجہ جو فیصلہ کرے وہ منظور ہے۔ اور جو جوٹا ہو اسکی زبان کاٹ دیا جائے۔  
 یہ بات گرو کی عورت کو معلوم ہوئی۔ وہ بشو راجہ کے پاس گئی اور کہا کہ تم "پج" کا ترجمہ  
 بکرا ہی کرنا۔ ورنہ میرے بیٹے کی زبان کاٹی جاوے گی۔ چنانچہ اس نے ویسا ہی بتلایا۔ اس کا  
 یہ کہنا تھا کہ اس کا بچہ تک مٹی سے لگساں اس ہی وقت ٹوٹ گیا۔ اور وہ مرکز تک میں پہنچا  
 لوگوں نے پریت کو شہرت باہر نکال دیا۔ اس نے غصہ سے بگت میں مدھ اور اس کا  
 رواج چلا یا۔ اس کتھا کا ذکر مہاجرات شانتی پر بھوکش و صرم اوصیائے ۱۶۴ میں بھی جو  
 راون چونکہ ایسے گیتوں کو روکنا تھا۔ اس ہی لئے اسکو پرجنوں کے شاستروں

بھو و دیگر فرقہ کے شاستر ہم پہان میں بشو کو پہانی کا بیٹا اور اوجو دھی کا راجہ کہا ہے۔

یہ ایک کے معنی پہا میں جلا کا پیدا ہونے سے ہے۔ شکرکان میں جنل جو نے وغیرہ وغیرہ مشبہ  
 کاسوں کے معنی پہا کی جاتی تھی۔ اس وقت منتر چھل گئی ہیں جو۔ گہی خوشیویات وغیرہ وانی جاتی تھیں  
 غائبانہ دھرم ہوا صان کرنے کی غرض سے اور اپنے ایشٹ دو کو مناسلے کو اسے کی جاتی تھی۔

سورج کے پاس سے سبکی۔ اس طرح موجودہ ویدیاں دلیکھ اور اس کی استری سلسلا  
 دہتر ہلاوا اور مرد گئی۔ دیکھتے دیکھتے وغیرہ نے قتل و قتل میں بنائی۔ ویدوں کے منال  
 واسطے جو بھگت۔ انکرا۔ گرت۔ شتم۔ وشوا۔ شتر۔ جوشٹ۔ دھام۔ والیہ۔ ہتھار۔ دوج۔ ایشتری  
 وغیرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا بھی یہی مطلب ہے کہ ویدوں کے دھتے ان  
 ہتھیوں کے بتائے ہوئے ہیں جس میں سے رشی عطا لغایت ۸ رام چند جی کے وقت  
 میں موجود تھے۔ ویدوں کے دھتے ہیں۔ ایک ہتھار بھاگ۔ جس میں اندر۔ سورج۔ گئی  
 والیہ۔ وغیرہ دیوتاؤں کے حمد و ثناء کے بھیج ہیں۔ وہ سارے زمین بھاگ جس میں یہ جلا یا گیا  
 ہے کہ ویدک کرم بھیتے وغیرہ کو نہ کر کے جاتے ہیں۔ اور کس کس وقت پر کون کون سا منتر  
 کس طرح اور کس شخص کو پڑھنا چاہیے۔ ان ویدوں میں کوئی فلاسفی نہیں ہے ویدوں  
 کے بعد آپنشد تصنیف کئے گئے جو ویدوں کا تیسرا انگ سمجھے جانے جاتے ہیں۔ ان میں  
 ویدانت فلاسفی ہے۔

دیگر فرق کے شاستر میں پڑان۔ دسویں فرق کے تو شیک سو تر۔ آچار کو ویر سیت  
 شیلہ کا پٹیل ہار تر وغیرہ میں لکھا ہے کہ جب راون یکہ بے کرتا پڑنا تھا تو نار دھنی دکھاتا  
 لیکر اس کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ راج پونکر میں مرے راجہ برجنوں کے آپدیش سے  
 یک میں پشوں کو لاؤں۔ میں نے اس کو منع کیا اور کہا کہ یک کا اصلی طریقہ یہ کہنا  
 ہے کہ تپ روپی گئی۔ کرم رو پی ایندھن۔ اور کرو وہ۔ مان۔ لوہر رو پی۔ ہتھوڑا لے  
 چاہئیں۔ سب جیوؤں کو اچھے دان رو پی دکھنا دینی چاہیے۔ اور رشن گیان۔  
 چار تر رو پی ترییدی ہونا چاہیے۔ یہ سنکر برجنوں نے مجھے ارا پٹیا۔ اس لئے میں  
 ہتھار سے پاس آیا ہوں تم کو ہتھار دے۔ راون نے مرے راجہ کو ہتھار دیا۔ وہ مان گیا  
 پھر راون نے نار دھنی سے دریافت کیا کہ یک میں جیوانات کو مار لو اے کا  
 رواج کیسے ہلا۔ تب نار دھنی نے بیان کیا کہ دیا سے سکت متی کے کنارے

میں جمیل مان سرور سے شمال مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس پر بھرت نے ۷۷ جین مندر بنوائے تھے۔ آج کل تبت والے اس کو کبیر پوری کہتے ہیں۔ اس طرح چوتھے کال یا ست یگ کے شروع میں شرعی رشب دیوجی اور اُنکے بیٹے بھرت نے مذہب اور تہذیب کی بنیاد ڈالی۔ بھرت کے بعد اُنس کا بیٹا سورج نیش یلوک کیرتی سورج نیش کا اور باہوبلی کا بیٹا۔

سوم چندر نیش کا موجد ہوا۔

شرعی رشب دیوجی کے بعد راجیت ناتھ - شنبھو ناتھ - ابھی نندن ناتھ - سمت ناتھ - پدم پرستو - سو پارکش ناتھ - چند پرستو - تیر تنکر موئے - چند پرستو کے موکش جانے کے بعد جین مذہب کو زوال آیا۔ تبت بہت سے برہمنوں نے جین مت کو چھوڑ دیا۔ اور وہ سورج - اندر - اگنی - وایو - وغیرہ پوتاؤں کی پرستش کرنے لگے۔ اور اُنہی محدو شتا کے بھجن گانے لگے۔ جو بھ میں چاروید - رگ - سام - اتھرو - بجر کے نام سے مشہور ہوئے شرعی چند پرستو کے بعد شرعی رشب دت جی تیر تنکر ہوئے۔ اُن کے وقت میں ہرمین ہیرا کو عروج ہوا۔ اُن کے بعد شکیل ناتھ جی شرعی یا نش ناتھ جی - داس پوت جی - بل ناتھ جی - اننت ناتھ جی - دھرم ناتھ جی - شانت ناتھ جی - گنتھ ناتھ جی - ارہ ناتھ جی - تل ناتھ جی - مننی شجرت ناتھ جی - جین تیر تنکر ہوئے۔ بہر حال یہ تیر تنکر ایک دوسرے کے بہت عرصہ بعد ہوئے ہیں۔ جس سے کہ جین کی قدامت کا پتہ لگتا ہے۔

منی شرعی شجرت ناتھ جی کے کچھ عرصہ بعد راجو دیہیا میں سورج جی شرعی راجہ راجنہ پری - اور لنگا میں راوہ ہوا۔ اُنکے وقت میں یا ان سے ذرا پہلے موجودہ ویدوں کا بہت ماحضہ تصنیف ہوا۔ اور یگ میں گھوڑے - گائے - بکریہ وغیرہ جانوروں کو ہوم کرنے کا رواج پڑا۔ برہ دارنیک اُنہی کے ہماشیہ میں لکھا ہے کہ گیتوں کے کرتے والے - یاگ و گلیہ رشی ہوتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ گیتوں کی رسم یا کرت و گلیہ سے پہلی ہے۔

نیشن یہ بھی لکھا ہے کہ یاگ و گلیہ نے پہلی رسم و دیاجھوڑ کر نئی برہم و دیا.....

واقعہ ہو کر انسان سنگسار کو چھوڑ کر سہاگن یا خود شناسی میں لگتا ہے۔  
 خوب شناسی کی منزل پائشان کو ڈونہا کی بے شمار اشیا کی صفات کے جاننے کی  
 ضرورت ہے اس لئے ممکنہ سموا یا یا انگ چھٹے انگ کا سبق دیا۔ پھر گیان کے  
 زیادہ چھٹے سے جو بہت سے دلائل سوچتے ہیں انہی ستلی کے واسطے پانچواں انگ  
 بھگوانی سوتری سکھایا۔ بعد ازاں چھٹے انگ گیا تا دھرم کتھا کا آپدیش دیا جس  
 میں بہت سی کھائیں ہیں جنکو سن کر تھاک ویراگ حاصل ہوتا ہے۔ پھر شوب دیو جی سے  
 ساتویں انگ واپاسک و شاننگ کی تعلیم دی۔ جن میں آپاسک یا خراوک یا کرہستی  
 دھرم اتھا کے فرائض کا ذکر ہے۔ اور آفا زحل سے مرنے تک کے سنگار و کلی مکمل  
 حال درج ہے جس کا مختصر سا ذکر ہم نے صفات ۲۹ لغایت ۴۹ کتاب نہا میں کیا  
 ہے۔ آٹھواں انگ انت کرت و شاننگ ہے جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ خراوک  
 کو سنسار کا انت موکش اس کے حاصل کرنے کے واسطے سبب و غیرہ کیا کیا کرنا  
 چاہئے۔ پھر سبزو تب و غیرہ سے جو سوگ لگتا ہے اس کا بیان انو تروپ پاوک  
 و شاننگ میں جو نواں انگ ہے کیا ہے۔ دسویں انگ پھ سن ویا کرین میں۔ ہنسا۔  
 جھوٹ۔ چوری۔ چیتھن وغیرہ پانچ پاہوں کا اور دواست آوت۔ برہم چہ۔ اور امتو پانچ پنوں  
 کا اور آٹھ پہل وغیرہ کا بہت سا کہن ہے۔ گیارہواں انگ و پاک سوتری ہے۔ جس میں  
 یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ جو کس طرح پاپ کرتے ہیں اور اس کا پھل کس طرح بدھ گئے ہیں۔ اور  
 کس طرح چن کرتے ہیں۔ اور کس طرح اس کا نتیجہ ہاتے ہیں۔ آخری انگ ڈورشی پاو ہے  
 اس میں پراشرت گیان ہے اور ۶۳ مہتم کے پاکٹھ تنون کا کھنڈن اور جوتش وغیرہ ملوم  
 کا ذکر ہے۔ بارہویں انگ کو چودہ پورب بھی کہتے ہیں۔ اور اس ہی لئے دو و شاننگ  
 باقی کو گیارہ انگ اور چودہ پورب بھی بولتے ہیں۔

شری شیب دیو جی کیلاش پر بت سے موکش گئے۔ کیلاش پر بت قبت کے شمال

ہر گز وہ نہ کہیں جانا چاہئے۔ سوگن پانکت اُس کو نہیں مل سکتی۔

بہرت کو یہ بات معلوم ہوئی۔ اُس نے اُس شخص کو بلکا کر شہر میں طرح طرح کے نالچ  
تماشوں کا حکم دیا۔ اور اُس شخص کے ہاتھ پتیل سے لباب بھرا ہوا کٹورہ رکھا۔ اور نہنے  
کو کہہ کر دیا کہ اسکو تمام شہر میں پھراؤ۔ اور میرا تمام محل واسباب و خزانہ و لشکر دکھاؤ۔  
اور پھر اسکو میرے پاس لاؤ۔ لیکن اگر اس کٹورے میں سے ایک ذرہ بھی نیچے گر جائے  
تو اسکو فوراً قتل کر دو۔ چنانچہ تعمیل حکم کی گئی۔ جب وہ شخص تمام جگہ پھر پھر کر بہرت کے  
پاس واپس آیا۔ تو بہرت نے پوچھا کہ بتلاؤ تم نے کیا کیا دیکھا۔ اور کیا کیا اسباب  
دیکھا۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ ہمارا ج توت کے ٹرکی وجہ سے میرا دھیان تو اس  
کٹورے میں رہا۔ میں تو کچھ بھی نہ دیکھ سکا۔ اس پر بہرت نے اُس شخص کو سمجھایا کہ جس  
طرح تم نے باوجود ناٹکوں وغیرہ میں سے گزرنے کے کچھ نہیں دیکھا۔ اور صوت تیل  
کے کٹیرے پر دھیان رکھا۔ اسی طرح میں نے بھی باوجود اس قدر ہر گز میں پھسا ہوا  
ہونے کے اپنے دل کو انکی محبت میں نہیں لگایا۔ بلکہ ہمیشہ آتم گیان کا فکر رکھا۔  
کنول کے پھول کی طرح باوجود پانی میں رہنے کے اپنے آپ کو پانی سے علیحدہ رکھا۔  
اس کے اسی طرز عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب اُس نے ہر گز کو زندہ کیا تو پہلے سو وہ گھڑی  
کے اندر اسکو کیول گیان پیدا ہو گیا۔ ریشم دیو جی نے اپنے تئیانو سے بیٹیوں کو جو منی  
ہو گئے تھے جو دھرم آپدیش دیا وہ مندر جہ ذیل بارہ حصوں میں منقسم ہے اور وہاں شاگ  
بانی کہلاتا ہے۔

پہلا انگ اچار انگ ہے جس میں نیوں کے فرائض کا ذکر ہے۔ جب وہ اپنے  
فرائض کا سبق حاصل کر لیں تو ان کو دوسرا انگ۔ سووتر کرنا انگ بتلایا جس میں وچار  
کے لئے اخلاقی باتیں اور ان آچاروں یا طریقوں کا ذکر ہے جن سے مہینوں کو بہتر و بہتر  
ہے۔ بعد ازاں تیسرا انگ ستھا انگ رکھلایا۔ جس میں تو گیان کی بڑی بڑی باتیں ہیں

(۲) سمنستان پر پھر روشن وید (۳) تنو ابودھر وید (۴) وویا پر بودہ وید۔ سکاجنگو  
برہمن چڑھتے چڑھاتے رہے۔ اُن اصل ویدوں کے منتہر کرنا تک دیس میں ہیں  
برہمن کے اب تک یاد ہیں۔

بھرت ہزارا مور راجہ گنداسہ۔ اس نے اعظام سلطنت کے لئے بڑے  
بڑے قوانین بنائے اس لئے اسکو تنو لہواں کل کر یا مگو بھی کہتے ہیں۔  
مکلف کے خیال میں منو مورتی بھی اسی منوہین بھرت کے نانہ سلطنت کے  
قانونی یادداشت ہے۔ جس میں بعد ازاں بہت سے شلوک ملا دیئے گئے ہیں۔  
جن میں ہنسا کا ذکر ہے۔ اس ہی بھرت کے نام پر ہندوؤں میں ایٹھیا کا نام  
آج تک بھرت کھنڈ ہے۔ جیسا کہ برہمن شکاپ پڑھتے وقت کہتے ہیں ”بھرت  
کھنڈے تدیہ ورے“ وغیرہ وغیرہ۔

اگرچہ بتیل ہزار راجہ بھرت کے زیر حکومت تھے ایک لاکھ ہل کی اسکی کھیتی  
ہوتی تھی۔ زندہ اور چودہ رتن اُس کے قبضے میں تھے۔ چھانوے ہزار رانیوں کا وہ  
مالک تھا جن میں ہزار ہا میکیش راجاؤں کی لڑکیاں تھیں مگر وہ ایسا دھرم تھا کہ  
دھرم کو ایک لکھ بھی نہیں بھولتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اسکی بس قدر بھاری دولت  
وحشیت کو دیکھ کر ایک شخص کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جس شخص کے پاس اسقدر

یہ ہندو مشہوروں میں منو کو بہا کا بیٹا کہا ہے۔ اور وشنو کو ش میں بھرت کے پتار شب و یو جی کا  
جو بھی کہا ہے اس لئے غالباً یہ بھرت راجہ ہی ہندوؤں میں منو کے نام سے مشہور ہے اور ہندو جو بہا  
کو چڑھوا چاہتے ہیں انکی وجہ تسمیہ عین شاستراں میں اس طرح لکھی ہے کہ ریشہ دیو کا سونہرنا  
یکو گرا کا زندہ نے اسی کا ریکی سے بنایا تھا اور اس میں آئینے اسی ترتیب سے لگائے تھے کہ ریشہ دیو جی  
منہ پادوں طرف نظر آتا تھا اس لئے اسکو رنگ چتر کہہ رہا کہ تھے وہ انسان کے ہونے کا بتانا خلاف حق ہے



چنانچہ ان تینوں میں باہوبلی کو فتح اور بھرت کو غنیمت حاصل ہوئی۔ اس پر باہوبلی کو دنیا کے تمام عیش و آرام خیر نظر آئے۔ فوراً سلطنت چھوڑ کر نمارک الہنا ہو گئے۔ اور تپشیا کو سکے موکش حاصل کی۔ باہوبلی کی مورتی ۷۷ فٹ سپرنچ اونچی چار منڈ ٹرائے کی مبناتی ہوئی سردن پیل گولا علاقہ میسور میں قابل دید ہے۔ جو گوٹ سوامی کی مورتی کہلاتی ہے۔ بھرت اب چکروتی راجہ بن گیا۔ اور اس نے دالن دینے کے لئے دھرم اتھا آدمیوں کو چھانٹ کر برہمن مدن قائم کیا۔ شواہی آتھارام جی اپنی پستک جن تھو آوریش میں بھوالو سویتا مبر سوتروں کے لکھتے ہیں کہ جب بھرت کے ۹۸ بھائی سادھو ہو گئے تو وہ ان کے واسطے بہت سا پکوان بنا کر لے گیا۔ اور بھگوان شرب دیو جی سے عرض کی کہ آپ انکو آوار کے واسطے حکم دیں۔

بھگوان نے فرمایا کہ سادھو اس طرح لایا جاو بھوجن نہیں لیتے۔ اس وقت اندھلے کہا کہ آپ اس بھوجن کو بن لوگوں کو دیدیں جو آپ سے گن میں زیادہ ہوں۔ بھرت نے کہا کہ درتی خشک میرے سے زیادہ گنواں ہیں۔ چنانچہ ان کو بھوجن دیا۔ یہ درتی شراوک بعد میں برہمن کہلانے۔ بھرت تیز کے واسطے ان برہمنوں کے بن پر کا کئی رتن سے تین نشان کر دیا کرتا تھا جس سے اسکی یہ مراد معنی کہ ان میں تین باتیں۔ اتھو بہت۔ گن بہت۔ اور شکشا ورت۔ پائی جاتی ہیں۔

راجہ بھرت کے بعد اس کے بیٹے سورج لیش یا ارک گیرتی نے برہمنوں کو سونے کا جید پہنا نا شروع کیا۔ اس کے بعد مہائیش راجہ نے چاندی کا جیدو ڈالا۔ بعد ازاں مٹی اور پھر سوت کا مقرر ہوا۔ بھرت کے بعد اور لوگ بھی برہمنوں کو بھوجن کرانے لگ گئے۔ بھرت نے بھگوان شرب دیو کی آستی کرنے اور شراوک دھرم بدلانے کے واسطے برہمنوں کے لئے چارویہ یا گیان پستکیں تصنیف کیں۔ جن کا نام (۱) سندھاروٹن ہے

جب بھرت فتح کو کے اور دیامیں واپس آئے تو اس نے اپنے شاؤتے بھائیوں کے پاس بغیر بھیجے۔ اور اطاعت قبول کرنے کے لئے کہا۔ ان میں ۹۸ بھائیوں نے نہ تو اطاعت قبول کی اور نہ بڑے بھائی سے لڑنا پسند کیا۔ چنانچہ انھوں نے سلطنت چھوڑ کر شرب و بوجی کے پاس وکشا لے لی۔ مگر باہوبلی نے لڑنے کا ارادہ کیا۔ اس وقت ہر دو طرف کے اراکین سلطنت نے مشورہ کیا کہ ناحق خلعت کا گشت و خون کرنے میں کچھ فائدہ نہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ بھرت اور باہوبلی دونوں آپس میں حل دیدہ یعنی ہانی کی لڑائی نمینر کر دی جائے تاکہ کی لڑائی اور حل دیدہ یعنی گشتی کریں۔

دبیدہ ۵۱ شیخو ۵۲ بنگ یا ترک مان (۵۱) ریک یا ایشیہ روم و عرب (۵۲) روسک یا ایشیہ روس یا ایشیہ  
سائبیریا۔ کھنڈ یا چھتھیں۔ یہ چھوں مگر اس زمانہ میں بھرت کھنڈ یا بھرت چھتھیں کہلاتے تھے جس شانسلو  
میں لکھا ہے کہ ان چھوں کھنڈوں میں سے ایک یعنی شمالی ہندوستان آریہ ورت کہلاتا تھا۔ اور باقی پانچ آریہ  
یا ٹیکل کھنڈ کہتے تھے۔ سو تیاہہ فرقہ کے چہرگاہ پناستوں میں بھرت کہلاتے ہیں۔ ۳۰۰۰۰ دیس لکھے ہیں جن میں سے  
۱۶۷۵ تا ۳۱۵۵ تاہیہ اور باقی ۲۵۰۰ آریہ ویش کہلاتے تھے۔ آریہ ویشوں کے نام یہ ہیں ۱۰ گندھارج گری (۲۰)  
انگ۔ یہ پینا نگری (۳۰) بنگ۔ یہ بھرت نگری (۴۰) کالنگ۔ کاپنچ پور نگری (۵۰) کاشی۔ چناس نگری (۶۰) کوشل اور چیا  
نگری۔ یہ کرہ ست پور نگری (۷۰) کشادوت سورگ پور نگری (۸۰) پچال کانپل پور نگری (۹۰) پچل آری پچا نگری۔  
(۱۰) سوراہت (۱۱) کالونی نگری (۱۲) بدیرہ۔ منہا نگری (۱۳) شانتہ یہ دیس مندی پور نگری (۱۴) پتل کشانہی  
نگری (۱۵) دیس بھرت پور نگری (۱۶) دھوہ۔ دیہات نگری (۱۷) وان وچا پوری (۱۸) پشاونٹ عرتکوانی (۱۹) چیدیا  
نکھانق (۲۰) سربا بھیت پور نگری (۲۱) سربین پانگاری (۲۲) منگ دیس۔ سانس پور (۲۳) کنال خراوتی  
نگری (۲۴) لایہ۔ کوٹ پور نگری (۲۵) پچہ۔ کینے۔ جھال دیس پچا پور نگری۔ ان دیسوں میں فیڈلٹ پش پش  
چکوتی بلدیہ۔ مارن وغیرہ پیدہ ہوتے تھے اس لئے آریہ دیس کہلاتے تھے۔ اور یہ سب جالیہ برہمنہ جالیہ  
کے درہان تھے۔

صحیح کہتے ہو۔ مگر تمہارے میں غلطی ہے تو صرف یہ ہی ہے کہ تم اندہوں کی طرح باطنی کے صرف ایک حصہ کو ٹھنکر اس کو صرف چمائی جیسا۔ یا لاشی جیسا سمجھتے ہو۔ مہینت اور دیگر ذہاب میں یہی فرق ہے۔

بعض ناواقف جن مذہب کے ایمان مت ہونے کی وجہ سے اسکو سیکھیں نہ  
 SCEPTICISM پر متشکی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک پہلو پر قائم نہیں رہتا جو  
 جب کسی عین سے سوال کیا جاوے کہ بیشور ایک ہے یا انیک۔ تو عین اس کا ایک  
 صاف جواب نہیں دے گا۔ وہ کہے گا کہ ایک بھی ہے۔ انیک بھی ہے۔ اگر اس سے  
 پوچھا جاوے کہ اچھا برا تقدیر سے جو تارے یا تدبیر سے تو وہ جواب دے گا کہ تقدیر سے ہی۔  
 اور تدبیر سے ہی۔ اس قسم کے جواب سنکر لوگ اس مت کو متشکی مت کہتے ہیں۔  
 لیکن یہ اچھی غلطی ہے اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ عین مت نے مختلف  
 پہلوؤں پر نظر کر کے جواب دیا ہے۔ اور یہ درست ہے مثلاً اگر آپ سے سوال  
 کیا جائے کہ دیوت یا باپ۔ تو آپ کیا جواب دینگے؟ یہی کہیں گے  
 کہ وہ فلاں شخص کا بیٹا ہے اور فلاں کا باپ ہے۔ آپ اسکو صرف بیٹا یا باپ نہیں  
 کہہ سکتے۔ عین مت کی صداقت اس ہی سے ظاہر ہوتی ہے۔

جب ریشہ دیو جی کو کیبل گیان ہوا تب انہوں نے لوگوں کو دھرم کا پادشہ  
 دیا۔ اور کالشی۔ اونتی۔ کوشل۔ گرہجل۔ شجو۔ چیدی۔ رنگ۔ بنک۔ کالنگ۔ گکو  
 اندھر۔ بابب۔ پنچال۔ بال چند سارسا۔ دخیرو مالک میں دور رکھا۔ اور اخیر کیلاش  
 پرہت پہاگر وصال کرنے لگے۔ ریشہ دیو جی کے بیٹے بہرت نے چھٹنڈ فتح کئے  
 چھٹنڈ کے خیال میں چھٹنڈ سے مراد ایشیہ یا سنگھ ہے عین ہوا جان ہے جس میں ۱۲ آریہ  
 رشتہ یا ہندوستان کے رشتہ ہر رشتہ یعنی افضان عثمان (۱۳) ولایت یعنی ولایت فارس (بقیہ آئندہ)

اوک بچیہ کے مذہب دجانا = ۴ کل ۳۳ + ۴ = ۳۷ ہوتے

بنے اک وہ ہے جو صرت بنے ہی کو اختیار ہے اور اس کا کوئی شاستر نہیں ہے  
وہ کہتا ہے کہ دیو۔ راجہ۔ گیانی۔ سیتی۔ بوڑھا۔ بالکت۔ اتا۔ پتا۔ دن آٹھوں کے تن کپڑے  
کاٹے اور وہ ان چار سے بنے۔ یا خدمت کرنی ہی کافی ہے۔ اور کسی حبیب تپ کی  
ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس طرح بنے اک کے ۴ × ۸ = ۳۲ ہوتے ہیں۔

اس طرح سب ملکر ۳۷ مت ہوتے ہیں۔ دنیا کے تمام مذاہب ان ہی میں شامل  
ہیں۔ ان کے علاوہ بعض شخص پُرشارت بادی ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ تہ ہرے  
ہوتا ہے۔ بعض دیو بادی جو یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ بھاگ یا تقدیر سے ہوتا ہے  
بعض سحر بادی ہیں جو میل سے ہی سب کچھ مانتے ہیں۔ جیسے ایک پپے کی گاڑی  
نہیں چل سکتی۔ بعض لوگ بادی ہیں۔ جو یہ مانتے ہیں کہ جس کو دینا اچھا کہے وہ اچھا اور جسکو  
بر کہے اُس کو بُرا سمجھنا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔

یہ مذاہب ایک نکتہ مت ہونے کی وجہ سے جھوٹے ہیں۔ یعنی ان میں بات کا مرتبہ  
ایک پہلو لیا ہے۔ مثلاً کال بادی۔ یا دہر سچے صرف کال کو ہی سب کچھ کرنے والا مانا  
ہے۔ سچاؤ بادی یا پجری نے صرف سچاؤ کو۔ اور ایشو بادی نے ایسٹور کو۔ برہم  
بادی نے برہم کو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور ہر ایک اپنے اپنے خیال کو درست اور دوسرے کے  
خیال کو غلط سمجھ کر ایک دوسرے سے بحث مباحثہ کرتا ہے۔ اور لڑتا جھگڑتا ہے۔ مگر  
جین مذہب انہی کائنات مت ہے جو شے کے ہر پہلو پر نظر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ  
اشیا کے بنانے اور بھلانے میں کال بھی مدد ہے۔ سچاؤ بھی مدد ہے۔ جیو بھی کرتا ہے  
تقدیر کا بھی دخل ہے۔ تدبیر کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے ایک شے کے بننے میں  
اُس کے کئی کارن ہوتے ہیں۔ جین مت میں سب مذاہب کے جگڑوں کو رفع کر کے  
اصول ایک سے کہتا ہے کہ بھائی ایک خیال سے تم بھی پتے ہو۔ ایک خیال سے تم بھی

ہے۔ فانی ہے۔ قائم نہیں ہے۔ لہذا کسی کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔  
 ناسنگ ٹپن اور پاپ کو نہیں اسنے۔ من کے نزدیک ٹپن پاپ کوئی شے  
 نہیں ہے۔ اور نہ وہ من اور آتما کو مانتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی میں ان کا ایک فرق ایسا  
 ہے جو یہ بتا دے کہ لانا ہے۔ وہ کہتا ہے کسی شے میں طے معلول کا سلسلہ  
 نہیں ہے۔ بلکہ جیسا بننا چاہتا ہے ویسا بن جاتا ہے۔ یہ کوئی عام قاعدہ نہیں ہے  
 کہ مینڈک غرور مینڈک کی مٹی سے ہی پیدا ہو۔ بلکہ مینڈک گو برے بھی پیدا ہو جاتا  
 ہے۔ بڑا درخت بڑے بیج سے ہی پیدا ہوتا ہے اور اس کی شاخ سے بھی پیدا  
 ہو جاتا ہے۔ لہذا اگر کیا باد کی ۸۴ قسمیں ہیں جو اسی طرح چڑھیں۔ ٹپن و پاپ یا من  
 اور آتما کو چھوڑ کر سات پارتنہ ۶x کرنا پسے کال۔ ایشور۔ اعلیٰ مٹی اور سبھاو پانی  
 اور چٹان یا پتھر ۸۴ ستونہ ۸۴

ناسنگ کہتا ہے کہ کسی شے کا کرتا کال نہیں ہے اور نہ ایشور ہے۔ مذہبی  
 ہے۔ نہ سبھاو ہے۔ نہ کوئی قاعدہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب اگر کیا باد ہیں  
 اگیان بادی (جابل) اسکو کہتے ہیں جس کا گیان غلط ہے۔ یا وہ جریہ بات ماننا  
 ہے کہ کسی شے کے جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جاننے سے جھگڑا پیدا ہوتا  
 ہے۔ جاننے سے دھند داری زیادہ چڑھتی ہے۔ اور جاننے سے غور پیدا ہوتا ہے  
 کسی نے کہا ہے کہ "آں را کہ عقل جیٹ غم روزگار بیش" اگیان باد کے ۶ بیہ  
 ہیں جو اس طرح ہیں۔

۶ پارتنوں کو سات بنگ کے ذریعہ نہ جاننا ۶x = ۶۳  
 اُت جی کو یا پتھر پتھر کو پہلے چار بنگ لینے استی۔ استی۔ استی۔ استی

۱۔ سات بنگ کا ذکر شطرنج کے تحت میں آگے کیا جا رہے گا۔  
 ۲۔ سو پانچواں سن میں متدی اہ و گیہ شستوں میں غصہ پڑھ کر کہا ہے۔ دیکھو مین متوا ویش سنی  
 ۱۲۴۲ گوٹ سلر کم کا پتھر ۸۴۔ ۸۴۔ ۸۴۔ ایک بنگ میں دو اور ایک کی جگہ سورج اور ہجوم نکلا ہے۔

غرضیکہ ان گمراہ شدہ منیوں نے تنبیہات یا جھوٹے مذہب کی بنیاد ڈالی۔  
 جسکی بعد میں چار قسمیں (۱) کریا باد (۲) اکر یا باد (۳) اگیان (۴) ورنے ایک ہو گئے۔  
 (۱) کریا باد سے مراد کرتا ماننے سے ہے۔ اکر یا باد ہی وہ شخص ہے جسے یا نے کہہ رکھا ہے  
 کسی کی بنائی ہوئی روایتیں ہر شے کا کوئی نہ کوئی خالق و صانع ہے۔ جن فلاسفہ میں  
 شے کی نوشتیں بتلاتی ہیں۔ جیو۔ آجیو۔ آترو۔ بندھ۔ شمر۔ شرجوا۔ شوکشل۔ پٹن۔ پاپ  
 اور ویشٹیک۔ دشن میں نو شے یہ شمار کی ہیں۔ پرمیتھی۔ اپ۔ پیچ۔ وایو۔ آکاش  
 وکٹ۔ کال۔ شن۔ آتما۔ چنانچہ ان نو مشیا کا کرتا۔ کوئی کمال کو۔ کوئی ایشور کو  
 کوئی آتما کو۔ کوئی نیچی کو۔ کوئی شمساد کو بتلاتا ہے۔ اس طرح کو پانچ میں ضرب دینے  
 سے ۴۵ ہوتے ہیں۔ پھر کوئی کہتا ہے کہ ان مشیا کے بننے کا کوئی خاص وقت  
 نہیں۔ اور کوئی کہتا ہے کہ انکو خاص وقت میں بنایا ہے۔ اس لئے ۴۵ کو دو میں ضرب  
 دینے سے ۹۰ ہوتے۔ اور پھر کوئی کہتا ہے کہ یہ مشیا خود ہی مادہ سے بنی ہیں۔  
 کوئی کہتا ہے کہ دوسرے مادہ سے بنی ہیں۔ اس طرح ۹۰ کو ۲ میں ضرب دینے سے  
 ۱۸۰ سمجھ کر یا باد کے ہونے یعنی ۹ پارٹ ۲۵ کرتا ۲۵ و انت ۲۵ ستوتہ و پٹتہ ۱۸۰  
 کال بادی کہتا ہے کہ ہر شے کا بنانے والا کال ہے۔ کال ہی دخت پر پھل  
 لگاتا ہے۔ کال ہی کھیتی پکاتا ہے۔ کال ہی جوان کرتا ہے۔ کال ہی یوژا کرتا ہے۔  
 سب کچھ کال ہی کرتا ہے۔ ایشور بادی ہر شے کا اور ہر بات کا کرنے والا ایشور کو  
 بتلاتا ہے۔ اس طرح آتم بادی آتما کو فاعل مانتا ہے۔ نیچی بادی کہتا ہے کہ ہر شے کے  
 بننے کا جقاد مقرر ہے۔ وہی اس کا فاعل ہے۔ سچاؤ بادی کا یہ قول ہے کہ جیسی  
 جسکی خاصیت ہوتی ہے اُس سے ویسا ہی پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح سے کہ کسب کر  
 میں کائنات۔

اکر یا باد سے مراد نام سنگ ہے جو یہ مانتے ہیں کہ ہر ایک شے لمحہ بہ لمحہ پیدائش ہوتی

ہو گئی۔ یہ حال دیکھ کر ان کو زندگی کی بے ثباتی پر خیال ہوا۔ اسی وقت سلطنت  
بھرت کے سپرد کر مٹی ہو گئے۔ انہی دیکھا دیکھی کچھ سچے و ماتریج وغیرہ چار ہزار آدمی  
اکٹھا کر بھوج ناتھ اور اُوگر۔ چار شہر خاندانوں کے تارک الدنیا ہو گئے۔

اور ریشٹ دیوجی نے اسباب دنیا کو ایسا ترک کیا۔ کہ بدن پر سے کپڑے تک  
اتار پھینکے۔ اور ننگے ہو کر تپتیا شرف کی۔ چھ مہینے تک کے واسطے ایک دم ورت  
رکھ کر دھیان بھرا قبہ میں لگ گئے۔ دوسرے مہینوں سے بھوک پیاس و سردی  
و گرمی کی تکلیف برداشت نہ ہو سکی۔ انہوں نے لاچار ہو کر درختوں کے پھل پھول  
کھانے شروع کیے۔ اور رنگ بزم کے کپڑے پہن کر گنگا کے کنارے بہنے لگے

ہاں کچھ نے جو ریشٹ دیوجی کا سالاتھا۔ کند مول کھانا ہی دھرم بتا کر سنیاس و ہرم  
چلایا۔ اور ریشٹ دیوجی کے پوتے یعنی بھرت کے بیٹے مارنج نے پربراہک بن کر  
شرعی پات کا ہمیش دھرا۔ اور تین ڈنڈ اور چھتری رکھنی اختیار کی۔ اس ہی نے ۲۵  
تتو (دیکھو ساکھ دشن) کا آپدیش اپنے شاگرد کپل کو دیا۔ اس کا چلیہ آسری ہوا۔

اور آسری کا سنکھ ہوا۔ جس نے موجودہ ساکھ دشن بنایا۔ ماسیج نے ہی پاتنجیل  
شاستر میں بھٹ یوگ فراہم بھاش کو بس میں کر کے سادھی لگانا بتلایا۔ شکر۔ اور

برہستی نے چار واک مت کی بنیاد ڈالی۔ جس کا آپدیش یہ ہے کہ جیو آتما و پاتما کچھ  
نہیں ہے۔ چارہ شیا قدیمی۔ آب۔ ہوا۔ خاک۔ آتش (جوا وہ کی اقسام ہیں) کی  
ایک خاص ترکیب کیمیاوی میں مل جانے سے جسم خود بخود بن جاتا ہے۔ اور اس  
میں روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس ترکیب میں فرق آنے سے جسم کے اجزاء پھر

خاص میں مل جاتے ہیں۔ پُٹن و پاپ اور سورگ و نرک کچھ نہیں ہے۔

جو چلے اہل سے وہ چلے جیسے۔ ہے سزا جزا کی خبر رکھے

یہ ہیں کے ہیں سب مباحثے۔ نہ عذاب ہے نہ نجات ہے

سندھ کی پیدا ہوئے۔ رشب دیو جی نے مہرت کو اجداد کا۔ اور باجوبی کو پوتا پورا کر  
اور دیگر لوگوں کو اور دیسوں کا ملج دیا۔ جو ان ہی کے نام پر آج (بہار سنگ  
دنگال) کا ایک ٹکڑا شیر پنہال (قنوج کا علاقہ) کچھ (کرناٹک) کو مشل (ادوہ)۔  
سندھ (سندھ) کنہار (قندھار) یون (قارس) چیدی (بندھیل کھنڈ) (پنج)۔  
تک (درم) کا مہوج (گوات) کرناٹک (مہستان) کا علاقہ چول (شمال کرناٹک) یہ سب  
دیش پچھلادھرت سے لے کر سندھ تک آباد ہوئے۔  
ہو جب (گہر شاستر) پر اسی اور سندھ کی کاکیا نہیں ہوا۔ وہ رشب دیو جی کے ساتھ  
ارکھا (سادھوی) ہو گئی۔

باجوبی کی راج دہانی کا نام بھی سویتا مہر شاستروں میں لکھا لکھا ہے۔  
جس کے کھنڈرات آجکل راو پٹنڈی کے پاس کھودے جا رہے ہیں۔ مگر جن  
تہ آورش میں لکھا ہے۔ کہ مہا پرشوامی سے ۴۹۶ برس بعد تک اس کا نام غرنی  
رکھا گیا تھا۔ رشب دیو جی مہاراج نے ایک عرصہ وراثت کا اجداد میں سلطنت کی  
اور پٹنڈی کی بنیاد ڈالی۔

ایک روز دربار میں ناچ ہو رہا تھا کہ یکایک نیل انجنا اسی پرانا چتے ٹپتے فوت

ہو گیا کہ وہاں شان و کھ وانی کے سلسلہ کو سے ملوے۔ آؤ پڑن میں لکھا ہے کہ اس پہاڑ پر ناگ کیسہ اور  
پہلی کے دھت ہیں۔ اور فیڈ ہتی۔ انا بیٹا اور بھی مہر رہتے ہیں۔ یہاں سے چت چتا کہ کہ کہ قوم کو طیش  
سے اُسوقت ہاؤں ملوٹ پھلی اور اس کے نزدیک اسنے خف ملک آباد کئے۔

طبعی خصوص کا خیال ہے کہ پوتا پر کا نام ہے۔ بہت سے ہندو اس پر مہا دیو جی کا مندر بناتے ہیں۔  
یہاں پوتا پر رشب دیو جی اس نے ان کا مندر بنایا ہوگا۔



(۱۳) دویا کر نجد۔ (۱۴) بواہ (۱۵) دوت آر وپ (۱۶) انت کرم یا مرتیو سنگار  
 (دیکھو مانو دھرم سنگتھا۔ مصنفہ سوامی شانتی نیجے جی۔ سویتا مبر سنی)  
 ان سنگاروں کا رواج اب جینیوں میں بہت تقوڑا رہ گیا ہے۔ صرف کوئی کوئی  
 سنگار کیا جاتا ہے۔ جینیوں کا رواج تو تقریباً بالکل ہی اٹھ گیا ہے۔ ہستنا پور میں  
 بزم چریہ اسٹرم میں دویا رتھیوں کو جینیوں ہی دیا جاتا ہے۔

چوتھے کال کے شروع کے زمانہ کو جس میں ریشب جی نے کار و بار دنیا سکھلائے  
 کرتے ایک زمانہ کار و بار، کہتے ہیں۔ چونکہ اُس زمانہ کے لوگ۔ چوٹ۔ چوری۔  
 فریب۔ دغلابائی۔ وغیرہ کم کرتے تھے۔ اس لئے اُس کا نام ست ایک (زمانہ رستی)  
 بھی ہے۔ پیدا ایش دنیا کے ماننے والوں نے غالباً اس ہی کو بزم دن لکھا ہے۔ اور  
 تیسرے کال تک کے زمانہ کو جس میں کار و بار دنیا نہیں ہوتے بزم راتری کہا ہے۔  
 جین شاستروں میں آریہ دوت کا نام تیسرے کال تک بھوک بھومی۔ اور چوتھے کال  
 کے شروع سے چھٹے کال کے آخر تک کرم بھوی لکھا ہے۔

ریشب دیو جی کی شادی مہر و گہر فرقہ کے شاستروں کے راجہ کچھ سنگھ  
 کی بہن شندرا سوئندرا کے ساتھ ہوئی۔ شندرا کا دوسرا نام نیش دتی بھی ہے۔ سویتا مبر  
 فرقہ کے شاستروں کے مطابق۔ ریشب دیو جی کی رانوں کا نام سو سنگلا اور سوئندرا ہے  
 سوامی آتھارام سویتا مبر ساہو کے جین تہا آدرش صفحہ ۴۷۔ ۵ کے مطابق۔ سو سنگلا  
 ریشب دیو جی کے ساتھ جنگلیہ پیدا ہوئی تھی۔ اور سوئندرا ایک اور لڑکے کے ساتھ  
 پیدا ہوئی تھی۔ یہ جوڑا ایک دفعہ تازکے دخت کے نیچے پھر رہا تھا۔ تازکا پھل گرے  
 سے لڑکا گر گیا۔ لڑکی سوئندرا باقی رہ گئی۔ راجہ تاجہ نے سو سنگلا اور سوئندرا کا بیاہ ریشب  
 دیو جی کے ساتھ کر دیا۔ اُس وقت سے بیاہ کا رواج چلا۔ شندرا کے بطن سے بھرت  
 وغیرہ خاندانے لڑکے اور بڑھئی لڑکی پیدا ہوئی۔ اور سوئندرا کے بطن سے باہرمل اور

یا خانہ دار کے آئینوں مجھے کے ورت جس کو آربنتہ تیاگ کہتے ہیں۔ ورت پالتار ہے  
(۲۲) گرد تیاگ کر لیا۔ پھر اپنا دھن اسنے بڑے بیٹے کے سپرد کر کے گھر میں رہنا چھوڑ  
دیوے۔ ہانداؤ کے تین حصہ کر دیوے۔ ایک دھرم کے کاموں کے واسطے۔ دوسرا  
گھر کے خرچ کے لئے۔ تیسرا لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے۔

(۲۳) رکشا کر لیا۔ پھر ہٹہ یا دھرم شالہ میں رہنا ہوانوں اور دسویں اور گیارہویں  
پر تمار کے ورت پائے۔

(۲۴) جن روپا کر لیا پھر کپڑے تک کا ترک کر دیوے۔

(۲۵) تو کر لیا۔ پھر دکشا نیکریشنی کی طرح ادا کرے۔ اور گورو کے پاس دھرم شاستر پڑھنا  
رہے۔ مگر اپیش دینے کا کام نہ کرے۔ یہ دھرم سنسکار دیگر فرقہ کے شاستروں کے  
مطابق ہیں سو تا مہر فرقہ ۱۶ سنسکار مانتا ہے۔

(۱) گرہا دوان۔ گرہ سے پانچویں پہینے۔

(۲) جتی سنون سنسکار۔ آئینوں پہینے۔

(۳) جنم سنسکار۔ جنم کے وقت۔

(۴) سورج چندر درشن سنسکار جنم سے تیسرے روز۔

(۵) چمیرا سن سنسکار جنم سے تیسرے یا چوتھے روز والد کا دودھ پلانا چاہئے

پہلے نہیں۔ (۶) پوجن سنسکار جنم سے چھٹے روز۔

(۷) سوچ کرم سنسکار۔ یا سوٹھن جنم سے گیارہویں روز۔

(۸) نام کرن گیا رہویں روز۔

(۹) آن پر اسن۔ لڑکے کو چھ پہینے اور لڑکی کو پانچ پہینے بعد۔

(۱۰) کران بنیدن۔ تیسرے۔ پانچویں یا ساتویں سال

۱۱) کیش چن یا مونڈن۔ (۱۲) آپ نیتی یا جینٹو۔ آٹھ سال کی عمر میں۔

سال چھتری گیارہویں۔ اور دیش بارہویں سال یا زیادہ سے زیادہ اس سے بچند  
عرصہ میں۔

(۱۵) ورت چربا جنیو لینے کے کم سے کم آٹھ سال تک بچپاری مد کردینی ذیوی  
تعلیم حاصل کرے۔

(۱۶) ورن آمارن کریا۔ ویڈا پڑھنے کے بعد گورو کی اجازت لیکر گھر آوے۔

(۱۷) بواہ کریا۔ لڑکی کا بیاہ بارہویں سال۔ یا اس کے بعد جب حیض آنا شروع ہوا  
کرے (موت کی رائے میں یہ عمر کم از کم ۱۶ سال ہونی چاہئے)۔ لڑکے کی عمر لڑکی سے کم  
سے کم چار سال ۶ زیادہ سے زیادہ ۸ سال زیادہ ہونی چاہئے۔

(۱۸) ورن لاہر کریا جب بہو ہوشیار اور اپنا گھر سنبھالنے کے لائق ہو جاوے تو  
والدہ کو مناسب ہے کہ اپنے لڑکے کو روپیہ دیکر ملیںدہ کاروبار میں لگا دیوے۔ اور علیحدہ  
رہنے کی اجازت دیوے۔ ایسا کرنے سے ساس بہو کی لڑائی نہ ہوگی۔ اور لڑکا خود مختار  
ہو کر کاروبار میں لگ جاوے گا۔

(۱۹) اہل چربا کریا۔ جب لڑکا اپنے والد سے علیحدہ رہتا ہو تو اس کو لازم ہے کہ  
کٹ کر یعنی پٹو رخص خانہ داری ادا کرتا رہے جو اس طرح ہے (۱) اجیا۔ بھگوان کی پوجا  
و استی (۲) وارنا۔ اپنی ورن کے مطابق۔ اسی۔ سی۔ کرسی۔ وانجیہ۔ دویا اور شلپ  
کار و زکار (۳) تپ یا دھیان و ورت (۴) دان یا خیرات (۵) سوا دھیانے یا مطالعہ  
کتاب مذہبی (۶) سنجم۔ ضابطہ جو اس و پرہیزا ایدار سانی۔

(۲۰) گھر ہستی کریا۔ خرائض خانہ داری ادا کرتے ہوئے اور دھرم کے ساتھ روزگار  
کرتے ہوئے جب خوب تجربہ ہو جاوے تو گھر ہستی چاریہ یا چودھری پونج کار تبہ حاصل  
کرے (۲۱) پشانتا کریا۔ جب گھر ہستی کاروبار دنیا کرتے ہوئے اس قابل ہو جاوے  
کہ وہ گھر سے علیحدہ ہو جاوے تو گھر کا کام اپنے بیٹے کو سپرد کر کے خود آٹھویں پرستاتا

رشتہ دوپہی سنے ہی انسان کے واسطے گرسہ سے لے کر مرنے تک تریہ پن  
کریا۔ یا سنسکا مقرر کئے۔ جن میں سے ۲۵ گرسہتی یا شراوک کے واسطے ہیں۔  
اور ۴۸ مٹنی یا سنسیا سی کے لئے۔ ان کا مفصل حال اور ان موقعوں پر پوجا۔ و  
ہون وغیرہ کرنے کی ترکیب آدھ پان سے جانی چاہیے۔ ہم گرسہتی کے ۵۰ سنسکار  
کا بہت ہی مختصر حال ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) گرجاوان۔ یہ رسم اپنی عورت کے ساتھ عین آنے سے پانچویں دن صرف  
اولاد پیدا کرنے کی غرض سے بھوک کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔

(۲) پتی کریا۔ جل سے قیسرے پینے کی جاتی ہے۔

(۳) سو پتی کریا۔ جل سے پانچویں پینے۔

(۴) گہرت کریا۔ ساتویں پینے۔

(۵) مود کریا۔ نویں پینے۔

(۶) پر یو دیو کریا۔ یا جنم سنسکا۔ پیدائش کے دن۔

(۷) نام کریم۔ جنم سے بارہویں دن بچے کا نام رکھنے کے وقت۔ اس کا نام عہدہ  
اور۔ یعنی رکھنا چاہئے۔ چتر۔ گوڑ۔ نتھو۔ فتو۔ و ابیات نام نہ رکھنے چاہئیں۔

(۸) پھریاں کریا۔ دوسرے قیسرے یا چھٹے پینے بچہ کو گھر سے باہر نکالنے کے  
وقت (۹) کچھ کریا۔ پانچویں پینے۔ یا جب بچہ پینے لگ جاوے۔

(۱۰) اسی پر اس کریا۔ ساتویں۔ آٹھویں یا نویں پینے۔ بچہ کو اناج کھانا شروع کرتے وقت  
(۱۱) برش بر دھن یا برس بدھاوہ۔ ایک سال کی عمر پونے پر۔

(۱۲) مؤڈن کریا۔ دوسرے یا قیسرے یا چھٹے سال۔ کان بھی اس وقت بندھاوے

(۱۳) کپی سنگھان کریا۔ پانچویں سال لکھنا پڑھنا شروع کر لیتے وقت۔

(۱۴) چپ فیتی یا جینو آٹھ سال کی عمر میں۔ اور ترونا چار شاستر کے مطابق جہنم آٹھ

اور ہر ایک اپنی اپنی اولاد کو اپنا ہی پیشہ سکھلانے لگا۔ اس سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ بچہ اپنے آبائی پیشہ کو آسانی سے سیکھ سکتا تھا۔ اور وہ اُس میں کمال حاصل کر سکتا تھا۔ رفتہ رفتہ ان چاروں ورنوں کی سینکڑوں ذاتیں مقرر ہو گئیں۔

بہت سی تو بلحاظ پیشہ کے ہوئیں۔ جیسے دھوبی۔ نائی۔ شکار۔ بڑبھی وغیرہ وغیرہ۔ بہت سی بلحاظ سکونت کے ہوئیں۔ جیسے ویشیوں میں اگر وال۔ کنڈیل وال۔

اوسوال وغیرہ۔ برہمنوں میں۔ کشمیری۔ گجراتی۔ کانکچ۔ گوڑ۔ سارسوت۔ ہر ایک بات کے وہ پہلو اچھا اور بُرا ہوتے ہیں۔ اس فرقہ بندی سے جبکہ پیشہ وروں کو پیشہ میں کمال اور اُس کے سیکھنے میں آسانی ہوئی۔ دوسری طرف بیاہ شادی

کا اور میل ملاپ کا دائرہ تنگ ہو گیا۔ ہر ایک فرقہ میں ایک دوسرے سے ایک قسم کی نفرت سی پیدا ہو گئی۔ آجکل جو ہندوؤں میں نا اتفاقی اور ایک دوسرے سے علیحدگی پائی جاتی ہے۔ اس کا خاص سبب فرقہ بندی ہے۔ نا اتفاقی سے جو

نقصان ہندوؤں کو پہنچ رہا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اس لئے مولف کے خیال میں سنا ہے کہ اب کم سے کم ایک ورن کے آدمی آپس میں بیاہ شادی کرنے لگ جاویں۔

اگر وال کنڈیل وال۔ اوسوال۔ پارماوتی پر وار۔ سب ویشی ہیں۔

کشمیری۔ گجراتی۔ کانکچ۔ گوڑ۔ سارسوت۔ سب براہمن ہیں۔

اڑھائی گھرے۔ بیس گھرے سب کھتری ہیں۔

ان میں آپس میں شادی بیاہ کرنے سے کچھ ہرج نہیں ہے۔ نیز بیاہ شادیوں میں

جو سینکڑوں آدمیوں کو بارات میں لے جایا جاتا ہے۔ اور بہت سا قیمتی کپڑا جیز

میں دیا جاتا ہے۔ اُس کو بھی بند کرنا مناسب ہے۔ چونکہ جو کچھ دغا و فریب روپیہ کے

کمانے میں کیا جاتا ہے وہ سب بیاہ اور شادیوں کے خرچ کو پورا کرنے کے لئے

کیا جاتا ہے۔ اگر یہ خرچ کم ہو جاوے تو ہندوؤں میں سے بہت سے پاپ کم ہو جائیں

لوہار۔ سنگار۔ اکار و سب سے نیچے کے درجے کے شور ہیں۔ ان میں بھیل۔ جمینور  
پاروسی۔ چانڈل شامل ہیں (دیکھو دھرم شراد کا چارادھکار ۹ شلوک ۲۳۲ لغایت  
۲۳۵۔ اور آدھران پہا ۱۶ شلوک ۸۵ لغایت ۸۷)

نہ چھوٹے لاتی شوروں کے چھوٹے مٹی کا برتن چھوڑ دینا چاہئے۔ لوسہ  
کا برتن راکھ سے صاف ہونا چاہئے۔ کاسی۔ پٹیل کا برتن دوبارہ ہونا چاہئے۔ اگر  
ہڈی وغیرہ برتنوں کو لگ جاوے تو آگ ڈالنے سے پاک کرنا چاہئے۔ اناج۔ لکڑی  
پھل۔ کپڑا۔ سوتے۔ چاندی کے برتن پانی سے دھو کر صاف کرنے چاہئیں۔ (دیکھو  
دھرم سنگار شراد کا چار شلوک ۲۳۲ لغایت ۲۳۹) ابتدا میں ایک آریہ جاتی کے  
چار ورن۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ اور شور۔ بغرض انتظام سوسائٹی مقرر کئے گئے تھے  
چاروں ورن آپس میں بیاہ شادی کرتے تھے۔ صرف اتنی بات ضرور تھی کہ ستھور  
صرف شور وانی کے ساتھ شادی کرتا تھا۔ ویش شور۔ اور ویش سمیت کیسا تھا بیاہ کرتا تھا  
چھتری شور۔ ویش اور چھتری سے بیاہ کرتا تھا۔ برہمن چاروں ورن کی عورت لے  
سکتا تھا۔ جیسا کہ آدھران کے مندرجہ ذیل شلوک سے ظاہر ہے۔

शुद्धा शुद्धेण ब्रह्मव्यानाया स्वातां च नैगमः  
वहेत्त्वानी च राजन्यः स्वां द्विजत्मा क्व चिञ्चताः

प० १०१ लो १४७

ایسا ہی منو سمرتی میں لکھا ہے۔ بعد ازاں ہر ایک اپنے اپنے ورن میں شادی کرنے لگ گیا

پہلے سنگار۔ آدھران میں۔ پھر ش شور لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میشر جاتی کے سٹاں لے چکے  
آپ کو زچہ تہلے ہیں۔ یہ پیشہ بعد میں اختیار کیا ہو گا۔ کیونکہ سہا دن پور۔ اناہل۔ کرنا۔ وغیرہ ضلعوں  
میں جہاں یہ لوگ آباد ہیں انکے ہاتھ کا ہاتی پنے کا رواج ہے۔ اور انکے بیل کر یہ بھی نہیں ہوتا ہے۔

پایا جاتا ہے۔

ان ہی رشتہ دیو جی بانے میں مت لے پتہ متم کے پیشے۔ اسی۔ اسی۔ کرسی۔ بانجیہ۔ وویا۔ اور شلپ۔ ایجاد کئے۔ اسی۔ تلوار سے سپہ گری۔ مٹی (سپاہی) سے حساب کتاب۔ کرسی سے کھیتی۔ بانجیہ سے بیوپار۔ لین دین۔ تجارت و وویا سے کلاہ چرائی۔ گانا بجانا۔ ناگ۔ وغیرہ۔ شلپ سے کاریگری و دستکاری مراد ہے ان پیشوں کے کرنے والے تین درجہ۔ چھتری۔ ویش اور شودر۔ مقرر کئے۔ چھتری کا کام سپاہ گری۔ حکمرانی۔ و حفاظت رعیت۔ ویش کا کام حساب و لین دین و تجارت شودر کا کام۔ کھیتی باڑی۔ گانا بجانا و صنعت و حرفت۔ قرار پایا۔ بعد ازاں ان کے بیٹے بھرت نے چوٹھوارن برہمن مقرر کیا۔ جن کے واسطے کوئی پیشہ نہیں۔ و حرم میں لگے رہنا اور دوسروں کو و حرم آپدیش دینا ہی جن کا کام ہوا۔ برہمن۔ چھتری اور ویش کی صرف ایک متم یا جاتی (ذات) قرار دی۔ مگر شودروں کی دو متم قرار پائی ایک ست۔ یعنی وہ جو ایک دفعہ بیاہ کریں۔ دوسرے است۔ جن کا بار بار بیاہ ہو سکتا ست شودروں کی پھر دو متمیں قرار دیں۔ ایک سوادھین۔ یعنی خود مختار۔ دوسرے پرا دھین۔ یعنی دوسروں کی ملازمت کرنے والے۔ است شودر بھی دو متم کے قائم کئے۔ ایک کارو یعنی کاروبار کرنے والے جیسے دھوبی وغیرہ۔ دوسرے اکارو۔ جن کا کوئی خاص پیشہ نہیں۔ پھر کارو کی بھی دو متم قرار دیں۔ ایک سپریش۔ جنکے ہاتھ کا پانی پی سکتے ہیں۔ وہ پانچ متم میں منقسم ہیں (۱) شالک یعنی ساڑھی بنانے والے۔ یہ دکن میں ایک قوم ہے (۲) مالک دامی (۳) کنہیہ کار (کپاہ برتن بنانے والا) (۴) تیلی و مسلمان تیلی نہیں (۵) نائی۔

دوسری اسپریش۔ جن کے ہاتھ کا پانی نہیں پی سکتے۔

جیسے۔ دھوبی۔ کھاتی۔ (دبڑھی) حیتل گر (دوبے کے اٹھارہ صاف کرنے والا)

کیونکہ ان کے اعتقاد میں آدم پہلا انسان ہے۔ جن میں سے یسوع مسیح کا نام بوجہ کار و بار دنیا سکھانے اور انسانوں کو تمدنی حالت میں لانے کے آد پرش ہے۔ جس کا ترجمہ پہلا انسان ہے۔ نیز جن میں سے یسوع اور مسیح بھی کہتے ہیں جس کا تلفظ آدم کے قریب قریب ہے۔ علاوہ ازیں آدم کے معنی سنسکرت زبان میں آدیا شرم میں پیدا ہوا ہوتے ہیں۔ اس طرح بھی یہ لفظ آد پرش کا مترادف ہے۔ اہل اسلام کی مستند کتابوں معارج النبوت وغیرہ سے آدم کا ہندوستان میں ہونا ثابت ہے اب رہی یہ بات کہ عیسائی اور محمدی حضرت آدم اور دنیا کی پیداہش حضرت عیسیٰ سے صوف چار ہزار چار برس پہلے جملاتے ہیں۔ یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ وائیاں علم ارض پر و فیض کج علی صاحب وغیرہ نے بعد تحقیقات یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا میں نباتات کے پیدا ہونے کا زمانہ ایک ارب سال سے زیادہ ہے (دیکھو رولڈ لایف) نیز تاریخ فرشتہ جلد اول میں مرقوم ہے کہ

”دیکھئے از کتب معتبرہ بنظر آدہ کہ شخصے از صاحب سلونی دادون العرش و فوق العرش پرسید کہ یا امیر المؤمنین پیش از آدم سہ ہزار سال کہ بود۔ آنحضرت جواب دادند کہ آدم۔ چوں ایں حق سہ مرتبہ تکرار یافت آن شخص ساکت شدہ۔ سر در پیش آنگندہ شاہ ولایت پناہ بر زبان مبارک آورند کہ اگر سی ہزار بار سے پرسیدی کہ پیش آدم کہ بود میگفتم ”آدم“ اس سے آدم کا عرصہ دوازہ ہشت ہزار سال ثابت ہے۔

عیسائی و محمدی آدم کا بیشت سے۔ اور جن لوگ آرم ہنگوان آد پرش کا سوگ سے آکر زمین پر پیدا ہوئے بیان کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی آد پرش اور آدم کا ایک ہونا

(بقیہ صفحہ ۲۱) جو کہ درست ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح کا نام بوجہ کار و بار دنیا سکھانے اور انسانوں کو تمدنی حالت میں لانے کے آد پرش ہے۔ جس کا تلفظ آدم کے قریب قریب ہے۔ علاوہ ازیں آدم کے معنی سنسکرت زبان میں آدیا شرم میں پیدا ہوا ہوتے ہیں۔ اس طرح بھی یہ لفظ آد پرش کا مترادف ہے۔ اہل اسلام کی مستند کتابوں معارج النبوت وغیرہ سے آدم کا ہندوستان میں ہونا ثابت ہے اب رہی یہ بات کہ عیسائی اور محمدی حضرت آدم اور دنیا کی پیداہش حضرت عیسیٰ سے صوف چار ہزار چار برس پہلے جملاتے ہیں۔ یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ وائیاں علم ارض پر و فیض کج علی صاحب وغیرہ نے بعد تحقیقات یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا میں نباتات کے پیدا ہونے کا زمانہ ایک ارب سال سے زیادہ ہے (دیکھو رولڈ لایف) نیز تاریخ فرشتہ جلد اول میں مرقوم ہے کہ



نام ایثار آدیشور۔ جگدیشور۔ جگت کرتا جگ۔ جگوان۔ اربنت۔ تیرتنگہ۔ پتھم۔ مبدھ  
 لبسو کر۔ چہاد یو۔ آدنا تھ۔ آد پش۔ کاشب۔ گوتم۔ منو۔ کل۔ کر۔ کل۔ وہر۔ پ۔ ہا۔ پش نو  
 ہمیش وغیرہ ہوا۔ غرضیکہ بموجب ہین کتب مقدسہ کے تہذیب کے ابتدائی سبق جگوان  
 ریشب دیو نے ہی سکھائے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہائے ہین مت یا جین مت  
 خود زمانہ تہذیب کے آغاز میں ہوئے۔  
 مولف کی رائے میں اہل اسلام و عیسائیوں کے حضرت آدم ہی ای ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰) ۱۰ شاستریہ (۱۲) سرپ موہن (۱۳) بہوت من (۱۴) منتر ہی (۱۵) جتر ہی (۱۶)  
 ۱۷ منتر ہی (۱۸) روپ پاک ہی (۱۹) سورن پاک ہی (۲۰) من (۲۱) من (۲۲) جیمین (۲۳) من (۲۴) من  
 ۲۵ استری کی ۱۶ کل (۱۷) زرت (۱۸) جتر (۱۹) ادھت (۲۰) جتر (۲۱) جتر (۲۲) گمان (۲۳) گمان  
 (۲۴) دہن (۲۵) جمل مستقیم (۲۶) گیت گمان (۲۷) تال تال (۲۸) میلہ پش (۲۹) آرام روہن (۳۰) امار گہن  
 دہم پکار (۳۱) دہم نی (۳۲) شگن بچار (۳۳) کر یا کلب (۳۴) پر شادنی (۳۵) منسکرت (۳۶) منی کا بر و من۔  
 (۳۷) سورن شکی (۳۸) منہ کرنا (۳۹) بلکسچرن (۴۰) گج یا رنگ پر پکشا (۴۱) استری کھشن (۴۲) پش  
 کشن (۴۳) کام کر یا (۴۴) پی چید (۴۵) نکال ہی (۴۶) ستوشہ ہی (۴۷) وید کر یا (۴۸) سورن دن چید  
 (۴۹) گھٹ بھرن (۵۰) سار پر شرم (۵۱) انجن لوگ (۵۲) چورن لوگ (۵۳) گھوڑا (۵۴) پچن پشود (۵۵)  
 ہوت ہی (۵۶) باج ہی (۵۷) کاہی شکتی (۵۸) ویا کرن (۵۹) شالی کھڈن (۶۰) ہکو منڈن (۶۱) کتا کتن  
 (۶۲) منگم گشت (۶۳) شنگا کنا (۶۴) سرب بھلا گمان (۶۵) بھی دان (۶۶) آجورن ج (۶۷) بھر پو بچار (۶۸)  
 گر جیا پ (۶۹) پچن کرن (۷۰) نکار کرن (۷۱) دان زرن (۷۲) کیش بندھن (۷۳) بتیا لند (۷۴) منڈا لند (۷۵)  
 انک بچار (۷۶) لوک یو ہار (۷۷) اتر پیکلا (۷۸) پش اپلی۔ لگمت کلا کے ۸ اپنی ہیں ۱۰ ہنس پی (۱۱)  
 جوت ہی (۱۲) رکش پی (۱۳) پنی ہی (۱۴) نکی (۱۵) کیری (۱۶) ماوری (۱۷) سندھنی (۱۸) مانوی (۱۹) کانوی  
 (۲۰) نگری (۲۱) لاٹی (۲۲) خاوی (۲۳) انی ہی (۲۴) پاک کی (۲۵) مول دیوی (۲۶) ٹوڑی (۲۷) پھر اور ہی ہونے جیسے  
 گجراتی۔ سوڑی۔ موڑی وغیرہ ۲۸ فٹ صفحہ ۲۹ اے جادو کا باس کیلاس میں تھلا یا جاتا ہے (بقیہ صفحہ ۲۱)

دیو جی سپید اہوئے۔ جنگو ہندو جوان کل کر بھی کہتے ہیں۔ یہ چینیوں کے پہلے تیر تھنکر  
ہیں۔ جنہوں نے چوتھے کال کے شروع میں چین مت جاری کیا۔ ان پر شب دیو جی کو  
ہندو مت کے بشری مددگاروت پڑان میں پر مدیشور کا اوتار بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ  
ہننے پہلے ذکر کیا ہے پر شب دیو جی نے اپنی رحمت کو مکانات کا بنانا۔ شہروں کا آباد  
کرنا۔ بل جوتنا۔ زراعت کرنا۔ ور۔ لکھنا۔ پڑھنا۔ تجارت کرنا۔ موسیقیوں کی حفاظت  
کرنا۔ کھانا بنانا وغیرہ وغیرہ ۲۷ کلا پٹش کی اور ۲۸ کلا پٹش کی سکھائی۔ اس واسطے انکا

۱۔ پٹش کی ۲۷ کلا۔ ۱۔ لکھت کلا۔ ۲۔ گنت (۳)۔ ۳۔ روپ پرورش (۴)۔ ۴۔ نیت (۵)۔ ۵۔ نیت (۶)۔ ۶۔ نیت (۷)۔ ۷۔ پٹش (۸)۔  
۸۔ پٹش (۹)۔ ۹۔ نیکشن (۱۰)۔ ۱۰۔ ناری لکشن (۱۱)۔ ۱۱۔ گچ لکشن (۱۲)۔ ۱۲۔ اشوکشن (۱۳)۔ ۱۳۔ ڈیکلکشن (۱۴)۔ ۱۴۔ رتن پریکشا (۱۵)۔ ۱۵۔ دما تو بلو  
۱۶۔ پٹش (۱۷)۔ ۱۷۔ نیت لکنتی (۱۸)۔ ۱۸۔ ترک شاستر (۱۹)۔ ۱۹۔ نیتی شاستر (۲۰)۔ ۲۰۔ تو پیا یاد پر شاستر (۲۱)۔ ۲۱۔ اس جوتش شاستر (۲۲)۔  
۲۲۔ ایک شاستر (۲۳)۔ ۲۳۔ پٹش (۲۴)۔ ۲۴۔ پٹش (۲۵)۔ ۲۵۔ پٹش (۲۶)۔ ۲۶۔ پٹش (۲۷)۔ ۲۷۔ پٹش (۲۸)۔ ۲۸۔ پٹش (۲۹)۔ ۲۹۔ پٹش (۳۰)۔  
۳۰۔ پٹش (۳۱)۔ ۳۱۔ پٹش (۳۲)۔ ۳۲۔ پٹش (۳۳)۔ ۳۳۔ پٹش (۳۴)۔ ۳۴۔ پٹش (۳۵)۔ ۳۵۔ پٹش (۳۶)۔ ۳۶۔ پٹش (۳۷)۔ ۳۷۔ پٹش (۳۸)۔ ۳۸۔ پٹش (۳۹)۔ ۳۹۔ پٹش (۴۰)۔  
۴۰۔ پٹش (۴۱)۔ ۴۱۔ پٹش (۴۲)۔ ۴۲۔ پٹش (۴۳)۔ ۴۳۔ پٹش (۴۴)۔ ۴۴۔ پٹش (۴۵)۔ ۴۵۔ پٹش (۴۶)۔ ۴۶۔ پٹش (۴۷)۔ ۴۷۔ پٹش (۴۸)۔ ۴۸۔ پٹش (۴۹)۔ ۴۹۔ پٹش (۵۰)۔  
۵۰۔ پٹش (۵۱)۔ ۵۱۔ پٹش (۵۲)۔ ۵۲۔ پٹش (۵۳)۔ ۵۳۔ پٹش (۵۴)۔ ۵۴۔ پٹش (۵۵)۔ ۵۵۔ پٹش (۵۶)۔ ۵۶۔ پٹش (۵۷)۔ ۵۷۔ پٹش (۵۸)۔ ۵۸۔ پٹش (۵۹)۔ ۵۹۔ پٹش (۶۰)۔

(بقیہ صفحہ ۱۹) اب رات دن میں روشنی ان ہی کے ذریعہ سے ہو کر رہی۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے  
ہیں کہ پرتی سرت سے پہلے لوگ کسی ایسی جگہ میں رہا کرتے ہونگے۔ جہاں پاؤں اور سورج کی روشنی  
نظر آتی ہوگی۔ ایسے مالک بحر شمالی کی طرف ہیں۔ جہاں چھ چھینے تک سورج نظر نہیں آتا۔ لہذا  
اگر آریہ قوم کا ہندوستان میں کسی اہل ملک سے اہل عقیدہ کیا گئے تو وہ بحر شمالی کے قریب کے ملک  
ہو سکتے ہیں۔ بشرط انکا ہر ملک نے بھی اپنی کتابت میں ہم میں ایسا ہی لکھا ہے۔ جس زمانہ کا ذکر  
ہے اُس وقت بحر اٹلانٹک کی جگہ میں ایک بڑا بھاری براعظم سمیت تھا۔ (ملاحظہ)

آریہ ورت سے مراد شمالی ہندوستان ہے۔ جو ہالیہ سے لیکر بنجیال تک آباد ہے جیسا کہ امرکوش میں بھی لکھا ہے۔

प्रथ्या वर्तः पुष्प भूमि मध्य विध्यहिमालय

ایسا ہی منو سمرتی اور حیاتے، مشکوک ۱۱ سے ظاہر ہے جو اس طرح ہے

आसमुद्रान्तुवै पूर्णा दासमुद्रान्तुपश्चिमात्

तयोरेवान्तेरिगिर्यो राय्या वर्तविद्वन्नुधाः

آخری نکل کر یا منوراجنا بندھنے دعوات اور مٹی کے برتن بنانے سکھائے۔ اور شہر اچودھیا آباد کیا جس کا دوسرا نام اکشور کو شجور اور نتھیا گجری بھی ہے جہاں ریشیوں کے قول کے مطابق آریہ ورت میں سب سے پہلے یہ شہر آباد ہوا۔ جہاں سوئتا برفرق کے سوتروں کے بموجب یہ اچودھیا گجری جراجنا بندھنے آباد کی وہ کشمیر ویش سے پڑے تھی۔ اور اس کے چاروں طرف چار پہاڑ تھے۔ پورب کی طرف اشٹنا پیا کیلاش دکن کی طرف مہاشیل پیمیم کی طرف سرشیل اور اتر کی طرف اُدیال۔  
نوٹ۔ اس سے آریہ ہندوؤں کا بحر شمالی کی طرف سے وسط ایشیا میں کیلاش یا تبت کے نزدیک آباد ہونا معلوم ہوتا ہے۔

شری شیب دیو۔ راجنا بندھ کے پہلے اس کی رانی مرد دیوی کے بطن سے شری شیب

جہاں شاستروں سے اس خیال کی تصدیق کہ آریہ ہندو کہیں اور سے آکر یہاں آباد ہوئے دعوات صاف طور پر نہیں ہوتی۔ لیکن اُن میں لکھا ہے۔ کہ جوتی رنگتہم کے کلپ برکشوں کی جوتی (دکشی) جب پہلے کل کر پتی شرت کے وقت میں جاتی رہی۔ تب اس وقت ہی پورنماشی کے دن شام کو پورب اور پیمیم کی طرف چاند اور سورج نظر آئے۔ سورج غروب ہوتا ہوا ۱۰ اور چاند نکلتا ہوا۔ لوگوں نے اُن کو دیکھ کر خوف کیا۔ اُن کا خوف پرتی شرت نے سمجھا کر دُر کیا۔ اور اُن کو بتلایا کہ یہ چاند اور سورج ہیں۔ دلیقی آئینی

سب کچھ اب بھی درختوں ہی سے لئے جاتے ہیں۔ لیکن انسان اُس زمانہ دراز کے گندہ نے پر رفتہ رفتہ بہت سی تبدیلیاں پیدا کر لی ہیں پہلے زمانہ میں لوگ درختوں کے پتے اپنے بدن پر ڈھلپ لیا کرتے تھے۔ وہی اُن کے کپڑے تھے۔ اور پتہ کے بعض باشندے اب بھی ایسا کرتے ہیں۔

چونکہ زر۔ زمین و زن کے جھگڑے اُس زمانہ میں نہیں ہوتے۔ اور نہ کوئی قصیدہ شہر آباد ہوتا ہے۔ اس لئے اُس زمانہ کے لوگوں میں راجہ و رعیت کی بھی تمیز نہیں ہوتی۔ سب یکساں ہوتے ہیں۔ انکی عمر بھی بڑی اور قد بڑے اونچے ہوتے ہیں۔ ایک عورت کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی دونوں تو م یعنی اکٹھے پیدا ہوتے ہیں اور جگہ یا جوڑے کہلاتے ہیں۔ جب وہ جوان ہو جاتے ہیں۔ تو آپس میں مرد و عورت کی طرح رہنے لگ جاتے ہیں۔ بیاہ شادی کی کوئی رسم نہیں ہوتی۔ غیر تمدنی حالت میں رہتے ہیں۔ دونوں اکٹھے مرتے ہیں مگر سرورگ میں جاتے ہیں۔ چرتے کال کے شروع ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تمدنی حالت اختیار کرتے ہیں جس میں وہ چھٹے کال تک رہتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی گذشتہ تیسرے کال کے ختم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تک ہوتا رہا۔ بعد ازاں انسانی ضروریات آہستہ آہستہ بڑھنے لگیں اور کھپ کرکشوں کی حد بندی و تقسیم کی بابت آپس میں جھگڑے پیدا ہونے لگے جنکو انکے کہیاؤں نے فیصلہ کیا۔ یہ کمیا کل کر یا منوں کے نام سے معروف ہوئے اور یکے بعد دیگرے تعداد میں چودہ ہوئے۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) پرتی سرت (۲) سن پتی (۳) چھے مانکر (۴) جے ماند (۵) سی مانکر (۶) سیمان (۷) پھل باہن (۸) کلوشو کلان (۹) یٹشوکی (۱۰) ابھے چند (۱۱) چند ناتھ (۱۲) مرد و دیو (۱۳) پر سین جت (۱۴) راجا ناجہ۔ ان کل کریشنل اور عام لوگوں میں راجہ اور رعیت جیسا تعلق رہا۔ اور یہ سب آریہ ورت میں لنگھا اور سندھو کے درمیان ہوئے ۴

کے بعد دیگرے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے کال کے ختم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تک جو انسان ہوتے ہیں۔ وہ نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ نہ چوری کرتے ہیں۔ شہن میں کوئی زانی ہوتا ہے۔ اور نہ فریبی وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ دھرم بھی مذکورہ بالا اُنک ہونا سے بچنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کی عدم موجودگی میں کوئی شخص کسی قسم کا ورت اور سنجم وغیرہ دھرم بھی نہیں کرتا۔ اس وقت میں زراعت بھی نہیں ہوتی۔ سب انسان اپنی ہر قسم کی مطلب براری **کلب برکشوں** (دراوپری کرنے والے درخت سے کرتے ہیں۔ کلب برکش دس قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) مایانگ۔ مقوی ہر شیا دینے والے (۲) تریانگ۔ باجے دینے والے۔

(۳) بھوش آنک۔ زیور دینے والے (۴) بھوجن آنک۔ بھوجن دینے والے۔

(۵) بھاجن آنک۔ برتن دینے والے (۶) بستر آنک۔ کپڑے دینے والے

(۷) مایانگ۔ کالا دینے والے۔ (۸) گرہانگ۔ گھر دینے والے۔

(۹) یوہانگ۔ روشنی دینے والے (۱۰) دیانگ۔ چرخ دینے والے۔

**Celestial tree** کلب برکش کو اہل اسلام طوبیٰ اور میثائی

یا بہشتی درخت بولتے ہیں۔ امریکہ وغیرہ ملک میں اب بھی ایسے درخت ہیں۔ جگو

**Milk tree** (دودھ کا درخت) **Bread tree** (روٹی کا درخت)

وغیرہ کہتے ہیں۔ بعض خواتین میں ایسے درخت بھی پائے گئے ہیں۔ جو رات کو

روکشی کا کام دیتے ہیں مثلاً خانہ بدستوں میں سے سفید پانی نکلتا ہے۔ جیسے کہ پھپ

میں سے۔ یہ بات شکک طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ کلب برکشوں سے مراد ایسے ہی

درخت ہیں یا کچھ اور۔ مگر مولف کے خیال میں تو یہ آتا ہے کہ اس زمانے کے انسان

باجے۔ زیور۔ کپڑے۔ بھوجن۔ سب درختوں سے بناتے تھے۔ اور اب تک بھی بناتے

ہیں۔ مثلاً بین وغیرہ باجے۔ پھولوں کے ہار اور گجرے۔ درختوں کے پھل وغیرہ وغیرہ

ہو جاتا ہے۔ کبھی ایک دریا کہیں کو چلتا ہے۔ کبھی اپنا رخ دوسری طرف تبدیل کر لیتا ہے  
 کبھی کوئی نیا شہر آباد ہو جاتا ہے۔ کبھی کوئی پڑانا کہیں سے اُڑ جاتا ہے۔ کبھی کسی طوفان  
 عظیم کے آنے سے۔ کوہِ آتش فشاں کے پھٹنے سے۔ و بادِ طاعون وغیرہ کے پھیلنے سے  
 غیر ملک والوں کے حملہ سے۔ ملکی فتاوے سے۔ بموجب رفتار زمانہ تہذیب کے اٹھ جانے سے  
 اور حالتِ تمدن کے بدلے رہنے سے۔ شہر کے شہر۔ اور ملک کے ملک بھی غارت ہو جاتے  
 ہیں۔ اور تہذیب کے پھیلنے و آبادی کے زیادہ ہو جانے وغیرہ سے نئے نئے ملک آباد ہوتے  
 رہتے ہیں۔ مگر دنیا کی حیثیتِ مجموعی میں کبھی فرق نہیں آتا جس طرح ایک جہینہ میں دو کپش  
 بدی اور شمدی اور سال میں چھ موسم۔ بہت۔ مگر یکشم۔ ہر شا۔ شمسٹر۔ سرد اور گرم ہوتے ہیں

اسی طرح ایک ملک میں دو دور اور سربہنی **सर्वस्य** اور آت **आत** سربہنی  
**सर्वस्य** اور ایک دور میں چھ کال (زمانہ) شکما شکما۔ شکما شکما۔ دکھا۔  
 دکھا۔ سکما۔ دکھا۔ دکھا۔ دکھا ہوتے ہیں۔ اور سربہنی دور میں انسان کی طاقت۔ قدر  
 عروہ و درجہ بدرجہ کم۔ اور آت سربہنی میں بتدریج زیادہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پہلے کال  
 شکما شکما۔ چار کوڑا کوڑی ساگر کا۔ دوسرا شکما۔ تین کا۔ اور تیسرا شکما دکھا۔ دو کا ہوتا ہے  
 چوتھا کال۔ دکھا شکما بیا لیس ہزار برس کم ایک کوڑا کوڑی ساگر کا ہوتا ہے۔ پانچواں  
 دکھا اور چھٹا دکھا دکھا ایک ایک اکیس ہزار برس کا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک دور دس کوڑا  
 کوڑی ساگر کا اور ایک ملک میں کوڑا کوڑی ساگر کا ہوتا ہے۔ یہ اور سربہنی و آت سربہنی دور

ایک ساگر میں کا دور سلام چھ اور بدی چھ ہے۔ اس دور کا نام دکھا دکھا نام ہے جو ایک کے ہندسہ پر چھوٹا ہے  
 سے حاصل ہوتا ہے اور کوڑا کوڑی کے نصف کوڑا کوڑی کا ہوتا ہے۔ ایک کوڑا کوڑی میں ضرب دینے سے بھی  
 ایک کے ہندسہ پر چھوٹا جاتا ہے۔ اس لئے مصنف کی رائے میں نصف کوڑا کوڑی ساگر کی تشریح میں یعنی کوڑا  
 کوڑی ساگر کے نصف ساگر ہے جو کہ کوڑا کوڑی میں ضرب دینے سے حاصل ہوتا ہے مگر میں مت کے اشاروں سے اس لئے

# ہین مت کی مختصر تاریخ

اب ہم ہین مت کی مختصر تاریخ کی قدامت اور آگے چلے دیکھنا بہت سے پیشتر ہونے کا حال  
بوجہ ہین شاستروں - شری ہم چان جی - ہری ہنس پان جی - آد پران جی - اور  
دھرم پیکیشا جی - وہین مت اور شری وغیرہ بیان کرتے ہیں - یہ معلوم ہے کہ ہین مت  
کے چان ہندوؤں کے پُرانوں جیسے نہیں ہیں کہ جن میں جیسے کہ دیسا جی کہتی ہے بڑا قتل بائیں کچھی  
بوجہ اعتقاد ہین مت کے یہ دنیا ازلی وابدی ہے - نہ اسکو کسی نے کسی خاص وقت میں  
بنایا ہے - اور نہ کبھی اسکو کوئی بگاڑا ہے یا اس کے انہما میں قدرتی اور انسانی اسباب  
سے تغیر اور تبدیلی ہوتا ہے - مثلاً کہی کوئی نیا خبر یہ بن جاتا ہے - اور کوئی بڑا نامور قاب

(بقیہ صفحہ ۱۶) گزرے ہیں - اس حساب سے پیدائش دنیا موجودہ کو بہ تفصیل ذیل ایک ارب ستائیس کروڑ  
انہیس لاکھ - اسی ہزار ستائیس سال گزرے ہیں - چھ منو مت =

$$۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰ = ۶۴۳۰۶۴۲۰۰۰$$

$$ساتویں کی ۲۴ ہزار = ۲۴۶۴۰۰۰۰ = ۲۴۶۴۰۰۰۰$$

$$آٹھویں کے تین لاکھ = ۱۳۹۶۰۰۰ + ۱۶۲۸۰۰۰ = ۳۰۲۴۰۰۰$$

کل لاکھ کاسن ۱۳۹۶۰۰۰ = ۱۳۹۶۰۰۰ - سات درمیان سنہاں جو گزر چکیں = (دیر زمانہ ۱۳۹۶۰۰۰)

$$۱۲۰۹۶۰۰۰ = ۱۲۰۹۶۰۰۰ - ۱۲۰۹۶۰۰۰ = ۱۲۰۹۶۰۰۰$$

اس منتر سے ویدک زمانہ میں گدھ دلش میں ایسی قوم کا ہونا ثابت ہوتا ہے جو ویدک یگ نہیں کرتے تھے۔ لیکن یگ کو بوج سے دھمی اور ہنسا کا کام ہونے کے بڑا سمجھنے والی گدھ دلش میں دھمی بڑی قومیں بدھ اور مین جوتی ہیں۔ بدھ مذہب کو تو جاری ہوئے صرف دو ہزار پانچ سو ہی برس ہوئے ہیں۔ مگر گوید کی تصنیف کو جس میں مذکورہ بالا اشلوک ہے بوجب متھقان یورپ تقریباً تین ہزار نو سو برس۔ اور بوجب ہندومت و آریہ سماج ایک ارب ستانوئیں کرڈو سائیس لاکھ انچاس ہزار پندرہ سال گزرے ہیں۔ اس لئے وید کا اشارہ غالباً مین مذہب والوں کی طرف ہے جس کا ہونا بوجب بھاگوت پران (جیسے کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے) سو ایہو منوک زمانے میں جس کو ہندو لوگ پیدائش آفرینش کا وقت خیال کرتے ہیں ثابت ہے۔



دقیقہ ۱۳) ان چاندن گینوں کا مجموعہ یعنی پینتالیس لاکھ میں ہزار جس کے حصہ کو ایک چتر بھی ہوا ایک کہتے ہیں۔ اگرچہ چتر بھی کا ایک منو مقرر ہوتا ہے۔ جس کے سالوں کی تعداد یعنی اگرچہ سر مشہد لاکھ میں ہزار ہے منو مقرر ہوا منو چھ وہ ہیں جن کے نام ہیں (۱) سہو بیجو (۲) سوارو تیس (۳) نو تم (۴) پچاس (۵) یو ت۔ (۶) چاکس (۷) دیو سوت (۸) سالو تہ (۹) وکش سالو تہ (۱۰) برجم سالو تہ (۱۱) دہم سالو تہ (۱۲) شورو تہ (۱۳) رچو شوج (۱۴) جتنگہ۔ چ۔ د۔ منورو کی سال ہزار اب مانتیں کر لاکھ میں لاکھ اسی ہزار ہوئے۔ ہر ایک منو مقرر کے شروع ہوا منو میں ایک سندھی (دقتہ دیوانی) مشرو لاکھ اٹھائیس ہزار سال کی جوتی ہے۔

سخت گیر مہیہ بندہ ہوتی ہیں جن کے سالوں کی تعداد دو کھڑا انٹھ لاکھ میں ہزار ہوتی ہے۔

۱۔ اس وقت تک کہ  $0.999\ldots + 0.000\ldots = 1$  یا اب ہمیں تو دوسری بات ہے جس میں  $\frac{1}{2}$   
منہ پر ہے۔ اس میں منہ پر کے اشارے سے پہلے جو رقم ہوگی وہ نصف کی نصف ہی ملے گی کہ اگر ایک سو اسی سو تین



اور عینِ موت کا سوا ایسا ہونے کے زمانہ میں ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ سوا ایسا ہونہو بہو جب  
منو شمرتی وغیرہ کتب مقدسہ اہل ہندو موجودہ دنیا کے آغاز میں ہوئے ہیں۔ جسکو آج تک  
۱۳۹۷ء ایک ارب ستائیس کروڑ اسی لاکھ اسی ہزار اسی تیس سال گزرے ہیں  
اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آیا وہیول میں بھی جو سب سے پرانی کتابیں مانی جاتی ہیں۔ کہیں  
جینیوں کا ذکر ہے یا نہیں۔ اس کے واسطے ہم برگ وید منٹل ۳۔ ایشٹک ۳۔ اودھیا ۳  
۳ ورگ ۱۱ کے چودھویں منتر کو پیش کرتے ہیں جو اس طرح ہے

किंते कृण्वन्ति कीकटेषु गावो नाशिरं दुब्रेन तपन्निधर्मा  
शानो भद्रं प्रम गन्धस्य बेवोनैद्या शुभं सध्वन्न तयावा  
اس کا مطلب سلیس بھاشیکے مطابق یہ ہے۔ کہ اے اندر جو لوگ گدہ وغیرہ  
آٹاریہ ویشوں میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی گالیوں کے دودھ یک وغیرہ کاموں میں کام  
آنے کے واسطے نہیں دیتے۔ اور نہیں تپاتے۔ اس لئے تم یہ گائیں ہم کو دو۔ اور  
جو لوگ پیسہ آمد عار دے کر دگنا پیسہ کرتے ہیں۔ اُن کا دھن۔ اور اُن لوگوں کا دھن جو  
شور میں۔ ہم کو دو۔ کیونکہ وہ دھن بھی یک وغیرہ میں کام نہیں آتا

لے واضح ہو کہ ہندو مت میں دنیا کی عمر چار رب بتیں کردہ سال کی بتلائی ہے۔ چار ایک کلب یا ایک ہزار  
ہاگ۔ یا ایک برہمن دن کے نام سے موسوم ہے۔ اسی قدر عرصہ کا نام جبکہ پرلے ہو کر تمام ارواح و مادہ  
برہمن (پرتما) میں شامل ہو کر تپا ہے برہمن مارتی ہے۔

ہم یازمانے چار ہیں۔ پہلا ست یک یا کرت یک۔ جو سترہ لاکھ اسی تیس سال کا ہوتا ہے  
دوسرا تریا جو بارہ لاکھ چھیانوہ ہزار برس کا ہوتا ہے۔

تیسرا دواہر۔ جس کی تعداد آٹھ لاکھ چھترہ ہزار برس ہے

اور چوتھا کل یک۔ جس کی چار لاکھ بتیں ہزار برس تعداد ہوتی ہے۔ (نوٹ۔ باقی صفحہ ۱۴ پر دیکھو)

تھپسا اور یک کی - نا این نے خوش ہو کر دشمن دیئے۔ اور کہا کہ ہنگ کیا مانگتا ہے ؟  
 نامہدر راجہ نے عرض کی - کہ ہمارا راج نہتار سے جیسا ہٹا میرے پہلے پیدا ہو۔  
 ناراین نے جواب دیا - کہ تم خود نہتار سے پہلے اوتار لیئے۔

چنانچہ مرد دیوی راتی کو حمل رہ گیا۔ برہما وغیرہ نے آکر نامہدر راجہ کو مبارک باد دی۔  
 اور کہا کہ اسے راجہ تیرا بھائی اور سہوا - جو آدھرش بھگوان تیرے پہلے پتر ہو کر اوتار  
 لیئے۔ چنانچہ ریشب دیوجی نے اتار لیا۔ دیوتاؤں نے ہمان (دیلوں) میں بیٹھ کر خوشی  
 سے پھول برسائے (چھٹا اویساے) اندر نے اپنی لڑکی جنیتی **अपत्ती** سے  
 ریشب دیو کی شادی کر دی۔ اس سے بھرت وغیرہ ایک سولہ کے پیدا ہوئے - جن میں  
 سے نورکت دتارک الدنیا، ہو کر فوج کشوروں کے نام سے مشہور ہوئے۔

ایک دفعہ ریشب دیوجی نے یک کی - اور سب پر جا کو اپنے سامنے بھلا کر ڈنیا کی  
 بے ثباتی پر آپدیش - یاد دلانچاں اویساے اور آخر بھرت کو راج ویکر پر پاڑ پھین کر کونے  
 چلے گئے۔ اور جڑ بھرت کا روپ بنالیا۔ (چھٹا اویساے) جڑ بھرت روپ رہتے ہیں۔  
 شاستروں کے موافق ورم رکنے اور کھٹ کرم یعنی چھ روزانہ ضروری فرائض کرنے کا کچھ  
 کام نہیں رہتا۔ اس لئے بہت سے آدمیوں نے ریشب دیوجی کے چلن کو دیکھ کر شلمان  
 کرنا اور وید پر چنا چھو دیا اس وقت سے اس سوال اور سراوگی کامت - جو لوگ وید اور شاستر کو نہیں  
 مانتے - دنیا میں پھیل گیا +

ہندوؤں کے عام خیال میں بھاگوت پان ویشم پان و یاس کی تصنیف ہے جو  
 راجہ پریشتر کے وقت میں ہوئے ہیں۔ مگر اس پیمان میں لکھا ہے کہ ویاس کے بیٹے شکندریو  
 جی نے یہ پان راجہ پریشٹ کو سنایا۔ بہر حال یہ پان پریشتر کے وقت لکھے جو سمت  
 بکرم سے ۴۴ برس پیشتر ہوا ہے۔ اور اس طرح اس کی تصنیف کو اب تک پانچ سو سال  
 گزرے ہیں۔ بھاگوت پیمان کی مذکورہ بالا شہادت سے چینیوں کے پہلے تیرے تکرینے راجا پر

دسکندہ ۳۔ اوحیاء ۹ لغایت ۱۱، مہا پرلے کے بعد جب چاروں طرف  
جل مٹی ہو کر کچھ نہ دیکھ پڑتا تھا۔ اُس وقت وہ آدم پرنس شیشنگ کی چھاتی پر  
سین کرتے تھے۔ اُن کی ناہد (ناف) سے ایک کنول کا پھول نکلا۔ اس پھول  
کی نال سے برہاجی پرگٹ ہو کر اُس پھول پر بیٹھے۔ برہاجی نے اپنے واسنے  
انگ سے سوا بیہو منو نام ایک پرنس۔ اور بائیں انگ سے ست روپا نام استری  
پیدا کی۔ اور ان دونوں کا بیاہ کر دیا۔ اور کہا کہ آدمی پیدا کرو۔

سوا بیہو منو نے جواب دیا۔ کہ آدمی پیدا ہو کر کہاں رہیں گے۔ اب تک جو کچھ کہنے  
پیدا کئے وہ سب کنول کے پھول پر بیٹھے ہیں۔

تب برہاجی نے آدم پرنس کا دھیان کیا۔ اور وہ پاناں سے پرتھوی کو ملے آئے  
سوا بیہو منو کے ہاں پر یہ ورت ہٹا ہوا۔ (دسکندہ ۵ اوحیاء ۱۰)

پر یہ ورت نے شانتی اور برکھ متی سے شادی کی۔ پہلے سے آتم و تاس  
دریوت۔ تین لڑکے پیدا ہوئے۔ جو دو منو منتر میں شمار ہوئے۔ دوسری  
سے گنی دھرو غیر ہوئے۔ پر یہ ورت نے اس غرض سے کہ رات کی وجہ سے پوجا  
وترپن وغیرہ کے کام بند نہ ہوا کریں۔ ایک پتیہ کا ایک رختہ سورج کی طرح روشن  
بنوایا۔ اس رختہ پر بیٹھ کر اُس نے پرتھوی (زمین) کے گردسات بارہکنا (طوائف)  
کی۔ اور ایک چھتر راج کیا۔ رختہ کے پتیہ کے سات بار پھرنے سے سات دیپ  
(اقالیم) مجبو وغیرہ اور سات سمندر و نودھی (بحر ہند) وغیرہ بن گئے۔

پر یہ ورت کے تارک الدنیا ہونے کے بعد اُس کا بیٹا گنی وھراج کا مالک ہوا  
اِس نے پورب جتی اسپرا سے بیاہ کیا۔ جس سے ناہد وغیرہ نو بیٹے پیدا ہوئے  
گنی وھرنے مجبو دیپ کے نو کھنڈ (جھٹے) کر کے ناہد کو بھرت کھنڈ کا راج دیا  
دھیسرا اوحیاء نے ناہد راج نے اپنی زوجہ مردیوی سمیت اولاد کی خاطر جنگل میں جا کر

یوگ بشت کے ویراگ پر کرن میں وہاں چھوٹھی خودی کی مذمت کی ہے۔

ایسا لکھا ہے **राम उवाच ॥ नाहं रामो न मे वाञ्छा**

**भावेषु न च मे मनः । शान्तः प्राप्तिवृत्तिभिश्चरामि**

**स्वाऽमनो यजिनो यथा ॥ सर्ग १० ॥**

اس کا ترجمہ یوگ بشت کے ویراگ دمو مکش پر کرن کے صفحہ ۶۰ پر جو مطبوعہ ۱۸۸۸ء

اور شریف صالح محمد کا چھپایا ہوا اور بجاوجی دادا جی کا چھاپا ہوا ہے۔ ایسا کیا ہے۔

ترجمہ یہ جو میں رام ہوں۔ سو نہیں۔ اور اچھا خواہش بھی کچھ نہیں۔ کہ ہے تے

جو میں نہیں۔ تو اچھا کس کو ہووے۔ اور اچھا ہوتی تو یہی ہوتی۔ جو اہنگار کے ارہنت پہ

کی پراپت ہووے۔ پیسے جیند کو اہنگار کا امتحان **उत्थान** نہیں ہوا۔

تیا میں ہوں۔ ایسی جگہ کو اچھا ہے۔ یعنی راجندر جی کہتے ہیں کہ میں رام

نہیں ہوں۔ اور نہ مجھے میں کچھ خواہش ہے۔ اگر ہے تو صرف یہی ہے کہ جیسی

جیند دیو نے خودی کو ترک کیا ہے۔ ویسے میں بھی ترک کروں ۛ

اس بشت کی ٹیکا شرح کرنے والا بیان کرتا ہے۔ کہ یہ بشتک ویدانت

مت کی بہت چرائی کتاب اور پریشی بالمیک کی تصنیف ہے۔ بالمیک جی راجہ

راجندر جی کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ جن کو بموجب تاریخ دنیا مصنفہ پنڈت لکھرام

آریہ مسافر ۱۸۹۸ء تک ۸۶۸۹۹۲ برس ہوئے ہیں۔ اس کتاب کے مندرجہ بالا

اشلوک میں راجندر جی جیند دیو کی طرح خواہشات سے بری ہونا چاہتے ہیں۔

جس سے جین مت کا راجندر جی سے پہلے ہونا ثابت ہے۔

شریہ بھاگوت پران اور وید پرچہ کہن لال مطبوعہ لول کشور پریس لکھنؤ میں

پر شرب اوتار کا جو جینیوں کے پہلے ترننگر میں۔ ذکر ہے۔ جس کو ہم مختصر آدھیر ناظرین

کرتے ہیں ۛ

خلج کچھ تک پھیلا ہوا تھا۔ صرف ایشیا ہی میں نہیں۔ بلکہ چین لوگ یورپ اور  
افریقہ میں بھی آباد تھے۔ جہاں انکی شہادتیں اب تک پائی جاتی ہیں +  
مہاجر جنرل جے۔ بی۔ آر۔ فارلونگ صاحب ایف۔ آر۔ ایس لکھتے ہیں :-

”چین وہیم ہندوستان میں سب سے پرانا دہرم معلوم ہوتا ہے۔ ۵۰۰ سال  
قبل از مسیح کے قریب۔ اور تواریخی زمانے سے پہلے کل شمالی ہند اور شمال مغربی حصہ  
ہند پر ایک قوم دراوہ حکمران تھی۔ اس قوم کے لوگ اکثر سانپ اور دوختوں کی پوجا کرتے  
تھے۔ اس زمانہ میں تمام ہند میں چین مذہب موجود تھا۔ یہ ایک بڑا قدیم شائستہ اور  
فلسفانہ مذہب ہے۔ اور اس مذہب سے بودہ مذہب کی پیدائش ہوئی ہے۔ آریہ لوگوں  
کے لنگا مذہی تک پہنچنے سے پہلے چینوں کے بائیس ترنکند دینی تعلیم کی اشاعت کر چکے  
تھے۔ اس وقت دوسری مذہبی کتابوں کی سب سے بالکل نہ تھی +

بالو سارے لال صاحب زمیندار بروٹھ اپنی کتاب ”ہندوستان قدیم میں لکھتے  
ہیں کہ پرتان میں ایک پہاڑ پر ناسس ہے۔ جسکی وہ تسمیہ میہ بتلاتے ہیں کہ چین مت کے  
سنت لوگ یہاں پر ناسس یعنی تپوں کی جھونپڑیوں میں رہا کرتے تھے۔ اس لئے اس کا  
یہ نام پڑا تھا۔ وہی صاحب لکھتے ہیں کہ افریقہ میں ایک صوبہ گرنابہ ہے جس میں مندر اور  
مورتیاں گرنابہاڑ جیسی ہیں۔ گرنابہ پہاڑ چینوں کا ایک خاص تیرتھ کاٹھیاواٹر تجارت میں  
پہنڈت لیکھرام آریہ سا فرانی کتاب جہاد میں مصر اور انمال میں چینوں کا ہونا  
بتلاتے ہیں۔ ویانت درشن مصنفہ ویاس کے دوسرے ادھیلے کے دوسرے ۲۵ پاؤ  
کے ۳۳، ۳۴ سورتوں میں جو اس طرح ہیں

नैकं सिद्धं न संभवात् ३३ एवं चात्मा कर्तव्यम् ३४  
چین مت کے سیکھتے ہوئے نیائے اور آتما کا جسم کے برابر ہونے کی تردید کی ہے  
جس سے چین مت کا مہاجرات سے پہلے ہونا ثابت ہوتا ہے۔

موسم ہے جس میں مت فتنے کے ہر پہلو پر غور کرنے کی وجہ سے ایک نئی مت کہلا سکتی ہے۔  
دیگر تمام مذاہب کے خیالات اس میں شامل ہیں۔ اس لئے یہی مذہب یونیورسل مذہب  
ہو سکتا ہے +

## ہین مذہب کی قدیمت کا ثبوت

یوں تو شخص اسے مذہب کو سب سے پہلا مذہب اور اپنی مذہبی کتاب کو ایشور  
واکیر یا کلیم آجی کہتا ہے۔ لیکن اپنے نئے میاں میں مقبول ہونے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔  
جبکہ حقیق اور دوسرے مذہب والے خود قدیم مذہب بتلاویں وہی مذہب قدیم ہو سکتا ہے  
چنانچہ مشرے اے۔ ڈبائی A. Dabaini نے اپنی کتاب جس کا نام

"Description of the character, manners and  
customs of the people of India and of their  
institutions, religious and civil."

ہے اور جسکو ایسٹ انڈیا کمپنی نے مشرقی لوہیں فرانسیسی زبان سے ترجمہ کر کر شائع کیا  
تھا۔ اس میں لکھتے ہیں۔

yea, his (Jain) religion is the only  
true one upon earth, the primitive  
faith of all mankind.

ترجمہ بلاشبہ ہین دھرم ہی دھرم نے زمین پر ایک تہا دھرم ہے۔ اور یہی تمام انسانوں  
کاسب سے پہلا مذہب دھرم ہے۔ اس ہی کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ "ایک زمانہ میں  
ہین مذہب تمام ایشیا میں سائبر اسے اس گماری تک اور سپین جمیل سے لے کر

ایسے شخص کسے دنیا میں کوئی شے مرغوب یا غیر مرغوب نہیں ہے۔ وہ ہر شے کو اپنی  
 اصلیت کے لحاظ سے دیکھتا اور جانتا اور چون کہلاتا ہے۔ راگ (یعنی مت) دویش (یعنی نفرت) اگیاں  
 (یعنی اہانت) سے پیدا ہوتے ہیں۔ کروہ (عقیدہ) مان (غور) مایا (غریب) لوبھ (طمع) ہنس (جھوٹ  
 پروری) زنا۔ پر گیرہ (دجالہوسی) جذبات حیوانی و خواہشات نفسانی ہیں۔ وہ سب راگ و دویش  
 کی اولاد ہیں۔ جس شخص نے راگ و دویش کو جیت لیا ہے اُس میں نہ اگیاں ہو سکتا ہے  
 اور نہ کسی قسم کی دنیاوی خواہش۔ لہذا جن مت کے متھے ہیں۔ ایسے شخص کی رائے جس  
 میں نہ تو اگیاں ہے نہ نہ کسی سے ہستی و غیبت کے جذبات سے مرعوب ہے۔ پھر ایسا شخص جو  
 کچھ کہے گا وہ بات بلا ضرورت اور باطل صحیح ہوگی۔ کیونکہ نہ تو جھوٹ بول کر اُسے کسی سے کچھ  
 لینا ہے۔ اور نہ سچ بولنے سے اُس کو کسی کا ڈر ہے نہ اُس کو کسی کی رعایت منظور ہے۔ اور نہ  
 اُسے کسی سے ٹکرا رہے +

جن مت کو ہی عام گفتگو میں جین مت بھی کہتے ہیں۔ نفع جن کے متھے ہیں۔ عقائد  
 کھنے والے شخص کہیں لہذا جین متھے بنے۔ یہ دنیا کیا ہے؟ کس طرح جی ہے وغیرہ وغیرہ  
 سوالات کی نسبت بلا ضرورت رعایت کہنے والے شخص کی رائے کے جوئے۔

ایسا شخص ایک ہی نہیں ہوا۔ بلکہ دنیا میں قدیم سے ہوتے چلے آئے ہیں۔  
 لہذا جین مت بھی قدیمی مذہب ہے۔ موجودہ کلب میں یہ مت شری ریشہ و دوجی  
 نے چھلایا ہے۔ پر ریشہ دیوی کون تھے۔ انکی بابت میں اس وقت صرف اٹھابھلا تاہوں  
 کہ یہ وہی مہاپیش ہیں جنکو ہندو جہا۔ و کشنو۔ مینش کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور سلا  
 و جیلانی با اادم بتلاتے ہیں۔ انہوں نے جو آپدیش دیا وہی جین مت کے نام سے

یہاں یہ بتلادیتا ضروری ہے کہ عام کا یہ خیال کہ جین مذہب کے مانی شری مہا پر سوامی۔ یا مہکوان  
 پادش اتھ ہی تھے۔ غلط ہے۔ یہ مرد نرنگ ہستیاں جین دھرم کے چھتوئیں و چیسوئیں ریاضہ رشتے

# مت یا مذہب کسکو کہتے ہیں؟

ہر ملک یا بر قوم میں دنیا کے کرشمے اُس کے عہانہا۔ اُس کے راز وغیرہ دیکھ کر غور کر کے  
 والے اشخاص کے دلوں میں اکثر یہ سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ دنیا کیا ہے؟ کس طرح  
 بنی ہے؟ کس نے بنائی ہے؟ اس کا انتظام کس کے ہاتھ میں ہے؟ اس کا خالق نبوتِ عظم  
 کون ہے؟ اور کیا ہے؟ انسان کیا ہے؟ کوئی نیکی اور کوئی بُرائی کیوں ہے؟ شکہ اور  
 دو کہہ کون دیتا ہے؟ کیا دنیا کے دکھوں سے مدد ملی سکتی ہے؟ اگر مل سکتی ہے  
 تو کس طرح؟ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ ان باتوں کی نسبت غور و فکر کے بعد جو  
 اُمجھی رائے قائم ہوتی ہے اُسکو مت کہتے ہیں۔ کیونکہ سنسکرت زبان میں لفظ مت کے  
 معنی رائے کے ہیں۔ مت کو ہی اصطلاح عربی میں مذہب۔ انگریزی میں ریلیجن  
 (RELIGION) اور ہندی میں دھرم کہتے ہیں۔ لہذا جین مت۔ ساکھیہ مت۔ بودھ مت۔  
 عیسائی مت وغیرہ طرہ و فکر کر کے والے بزرگوں کی مختلف رائیں ہیں۔

## جین مت یا جین مذہب کیا ہے؟

جین مت دو فلسفوں جن اور مت سے مرکب ہے۔ ایسا شخص جس نے لاگ دو میل کو جیت لیا  
 ہے۔ یا توں کو چکی نہ کسی سے چوستی ہے۔ اور نہ ڈھنسی۔ نہ کسی مرغوب طبع دنیاوی  
 شے کے حاصل کرنے کی وجہ سے مارا ہے۔ اور نہ ناگوار طبع شے کے دور کرنے کی خواہش



میں نے ۱۹۱۴ء میں ایک کتاب "ہین پرکاش" ۱۹۱۶ء میں "شاہراہ نہات" اور ۱۹۱۷ء میں "دہرم کے دس کلشن" و "خلاصہ مذاہب" نام کے دو ٹریکٹ اردو زبان میں لکھے تھے اس ہی سلسلہ میں اب یہ کتاب "ہین مت ساز" ہے۔ اس میں جو کچھ جرج ہے وہ مستند جین شاستروں سے اخذ کیا گیا ہے اور ان کا حوالہ جگہ جگہ دیا گیا ہے۔ اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ کتاب چہانتک ہوسکے ہین کے تینوں فرقوں - وگمبر - سوتامہو ستامک - ہاسی کے کارآمد ہو۔ چنانچہ جس بات میں ہر سفر فرقوں میں اختلاف ملے ہو وہ موقعہ موقعہ جرج کر دی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب زمانہ حال کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کر لگی۔ اور اردو خواں ہین بھائیوں اور دیگر حق پسندوں کے واسطے ایک بڑی کارآمد چیز ثابت ہوگی۔ میں نے اس کتاب کو بوجہ مدیم الفرستی بہت ہی مختصر طور پر لکھا ہے جن لوگوں کو یہ کتاب پڑھ کر ہین مذہب کا زیادہ حال معلوم کرنے کا شوق ہو انکو چاہئے کہ وہ ہین کے شاستروں کا جن کے حوالے اس کتاب میں دیئے گئے ہیں۔ اور جن کی ایک فہرست اس کتاب کے اخیر میں جرج ہے مطالعہ کریں۔ میں نے اگر کہیں اس کتاب میں کچھ اپنی رائے سے لکھا ہے یا کسی دوسرے مذہب کے کسی مسئلہ کی ہین مذہب سے مطابقت یا تقابلیت دکھائی ہے تو وہ دہرم بجاؤ سے دکھائی ہے۔ نکتہ چینی کی نگاہ سے نہیں۔ لیکن اگر ہین مت کے بارے میں میری کم لیاقتی و کم اتھیتی کی وجہ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو امید ہے کہ رموزہ انایان مذاہب مجھے معاف فرمائیں گے۔

شمیر چند۔ اکاؤنٹنٹ

ہے گودو ہی کریم وہ ہے یہ دان و دھرم اسی کا ہے نام تکرا کوئی نہ ذات پر ہے جگ جال سے یہ چھڑے جو کہ خدمت میں کھڑا وہ دیر کا ہے	ہے رام وہی کریم وہ ہے بڑھ اور کریم اسی کا ہے نام کب بحث کوئی صفات پر ہے جیادہ بنائاد سے مجھ کو مطلب تو یہی سمیہ کر کا ہے
---	--

## مہیش

سرگید و شیراگ۔ پوتر پر پاتا کی حمد و ثنا کے بعد ہندو پیدائش میں چپ مہلہ لا لہ  
جہنا دس اگر وال شینگل۔ چین و گہر متوطن مقصد بوڑیہ تحصیل جگادھری حال بارہ صدی بارتیک  
چھاؤنی کا قیثت حکمہ پلک و کس پنجاب۔ ناظرین والا نکین کی خدمت میں عرض پر دازہ ہے  
کہ اگر چین مذہب ہندوستان کا ایک قدیم مذہب ہے۔ مگر اسکے عقائد مسائل کا حال  
عام گروں پر اچھی طرح روشن نہیں ہے۔ عام لوگ تو کہتے ہیں کہ کنا۔ خود بہت سے چینی بھی اسے  
آبائی و ہرم سے ناواقف ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اسکے مستند شاستر پاکرت و سنسکرت زبان  
میں ہیں۔ جن کا آجکل رواج نہیں رہا۔ اس کی کوٹھڑا کرنے کی غرض سے۔ اٹھارہویں صدی  
بکری میں چین کے مشہور ہندو تھل۔ ٹوڈرل جی۔ سداش کہ جی۔ دولت رام جی وغیرہ نے  
بہت سے گزشتوں کا ہاری زبان میں ترجمہ کیا۔ جن کو پڑھ کر بہت سے بھائیوں نے فائدہ  
اٹھایا۔ اور اب تک اٹھارہویں گزشتوں کا آجکل وہ بھلا شاستری لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لئے  
اس وقت سلسلہ مذہب کو ہاری لکھنے کے واسطے یہ نہایت ضروری ہے کہ لپے مذہبی  
احصل و توارخ کو واقفیت عامہ کے لئے مروجہ زبان میں لکھا جائے۔ اس ہی خیال سے

چ۔ دہم۔ مہاشیہ کی غامضیت و گہر ————— یعنی اجنت اوستھا

# حین مت سار

## ہندومت اختصار

### منگلاچرن (درنجر خفیف)

جنم اور مرن سے پار پایا  
برتر ز فلک تمام جس کا  
اس جگر سے اک فائدہ کیا  
قفیہ نہ یہ اپنے سر پہ لے ہے  
وگہ سے نہ کسی کے کام جسکو  
پر ہے وہ پر م ہتو پریشی  
اُس وقت نہیں کہ جب نکل ہے  
پرمان سے نیکت ہوا بت جسکی  
ویاک نہیں اُنی واپو بل میں  
دنیا میں اسی کی مانتا ہے  
برہما ہی وہی ہمیشہ وہ ہے

چور اسی کو جیت جن کہا یا  
ایشور پر برہم نام جس کا  
کرتا جو نہیں ہے نیکت پیدا  
کرموں کا نہ پہل کی کوئی  
نیک سے نہ کسی کے کام جسکو  
یعنی کہ نہیں وہ لگی ہو شی  
یہ بھی جس وقت وہ نکل ہے  
ہے پاک پرتو ذات جسکی  
اتوار و صرے نہ لکے تل میں  
گھٹ گھٹ کی گروہ مانتا ہو  
شکر بھی وہی جنیش وہ ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۷۰، ۳۶۹	خاتمہ اور جن قوم سے عرضداشت	۳۶۷، ۳۶۶	آریہ سماج ہندو جاتی میں ایکٹا کیوں نہ کر سکی۔
۳۷۴، ۳۷۰	فہرست دیگر جن گرنٹھ کر تا اور انکی تصانیف	۳۵۳، ۳۵۲	ہندو جاتی کیسے ایک ہو سکتی ہے
۳۷۹، ۳۷۴	جن کا نامہ معلوم نہیں	۳۵۳، ۳۵۱	پران
۳۸۲، ۳۷۹	بجاشا کے پڑت	۳۵۷، ۳۵۳	مودتی پوجن
۳۸۳، ۳۸۲	جن کا وقت معلوم ہے	۳۷۰، ۳۵۷	الیشور
۳۸۴	آخری التماس	۳۷۴، ۳۷۰	جین مذہب میں سب مذاہب شامل ہیں
۳۸۵	فہرست کتب تصنیف کردہ بابو سمیر چند مصنف کتاب		
۳۸۷	فہرست تحریکات برہمنائی شائع کردہ جن میں مشرک دھر مپورہ دھلی		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱۲	چوراسی لاکھ جونیوں کی تفصیل	۲۷۷-۲۷۸	انومتی تیاگ پرمتا
		۲۷۸-۲۷۹	اوشٹ تیاگ پرمتا
		۲۷۹-۲۸۰	استری دھرم
		۲۸۰	بدھوا کے فرائض
۳۱۲-۳۱۳	عقیدہ نمبر ۴	۲۸۰-۲۸۱	جین والی استری کا دھرم
	اپنا سب سے بُرا	۲۸۱	سوئک
	دھرم ہے	۲۸۱-۲۸۲	پاتک
۳۱۳-۳۱۴	جین مذہب ہی سچا		
	آدرش دھرم ہے		
۳۱۴-۳۱۵	سانکھ درشن		
۳۱۵-۳۱۶	یوگ درشن	۲۸۲-۲۸۳	نجات یا مکت یافتہ
۳۱۶-۳۱۷	دشیشنگ درشن		جیو ہی پر ماتما ہے
۳۱۷-۳۱۸	نیائے درشن	۲۸۳-۲۸۴	مورتی پوجن
۳۱۸-۳۱۹	پورب میا نسا	۲۸۴-۲۸۵	مورتی پوجن پر اعتراض
۳۱۹-۳۲۰	آئز میا نسا یا ویدانت	۲۸۵-۲۸۶	جین مورتیاں
۳۲۰-۳۲۱	بودھ دھرم		
۳۲۱-۳۲۲	ادور درشنوں کا جین گھرن		
۳۲۲-۳۲۳	سے مقابلہ		
			عقیدہ نمبر ۵
			دنیا میں جیوننت ہیں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۴۰	بشیر بک کے اتی چار	۲۲۳-۲۲۱	سکل چار تر
۲۴۰	شہد کے اتی چار	۲۲۴-۲۲۳	دہرم کے دس اقسام
۲۴۱	پنج اور پل کے اتی چار	۲۲۸-۲۲۴	انوپریشنا بھاوانکی بارہ قسمیں
۲۴۱	جوتے کے اتی چار	۲۲۹-۲۲۸	پریشم کی اقسام
۲۴۱	رندھی بازی کے اتی چار	۲۵۱-۲۴۹	چارہ کے اقسام
۲۴۱	چوری کے اتی چار	۲۵۲-۲۵۱	برورقی مارگ اور
۲۴۱	شکار کے اتی چار		نورقی مارگ
۲۴۱	پرستری کے اتی چار	۲۵۵-۲۵۴	گرہت آشرم
۲۴۲-۲۴۱	راستری بھوجن کے اتی چار	۲۵۵	اردھ پرشارتہ
۲۴۲	دست پرمتا	۲۵۶	کلام پرشارتہ
۲۴۳-۲۴۲	سامایک پرمتا	۲۵۸-۲۵۶	بھوگ کے اقسام
۲۴۳	پرودشوپ باس پرمتا	۲۶۱-۲۵۸	دہرم پرشارتہ
۲۴۳	سخت تیاگ پرمتا	۲۶۱-۲۶۰	شرادک کی تعریف
۲۴۴	ماتری بھوجن تیاگ پرمتا	۲۶۴-۲۶۱	شرادک کی تین قسمیں
۲۴۴-۲۴۵	بہم بھوج پرمتا	۲۶۹-۲۶۴	سپت دینیں
۲۴۴	آرنج تیاگ پرمتا	۲۶۹	شرادک کی گیارہ پرمتا
۲۴۴	پرگرو تیاگ پرمتا	۲۷۰-۲۶۹	دشن پرمتا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۵	بھوٹ کے اتی چار	۱۸۳	کیول گیان کی تعریف
۲۱۵	ست کی بھاونا		منطق
۲۱۶	چندی کے اتی چار		سپت بھگ
۲۱۸-۲۱۶	اچھیا برت کی بھاونا	۱۹۲-۱۹۲	افغان پران
۲۱۸	زنا کے اتی چار	۱۹۴-۱۹۴	آعباس یا مغالطہ
۲۱۹-۲۱۸	برہم چریہ کی بھاونا	۱۹۴	میترا آعباس بمع اقسام
۲۲۰-۲۱۹	سختول پرگرہ	۲۰۳-۱۹۴	درشانت عباس
۲۲۰	پرگرہ کے اتی چار	۲۰۳	بادیا بحث
۲۲۲-۲۲۰	اپرگرہ کی بھاونا	۲۰۴-۲۰۳	جگیا سائرک دوش
۲۲۳-۲۲۲	آٹھ عمل گن	۲۰۵-۲۰۴	چن ونگرہ استخان
۲۲۳	دنیا میں بد اعمالی	۲۰۵-۲۰۴	نگرہ استخان
۲۲۸-۲۲۳	گن برت	۲۰۶-۲۰۵	سبیک چارتر
۲۲۸-۲۲۸	باشی ابلکش	۲۰۸-۲۰۷	یکل چارتر
۲۳۱-۲۲۸	سیکشا برت	۲۱۲-۲۰۸	ہنسا کے اقسام
۲۳۹-۲۳۱	سیکشا برت کی اقسام وغیرہ	۲۱۴-۲۱۲	ہنسا کے پانچ اتی چار
۲۴۰-۲۳۹	سما دھی مرن	۲۱۴	اہنسا کی پانچ بھاونا
۲۴۱-۲۴۰	لا علاج بیماری کی شناخت	۲۱۵-۲۱۴	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	<b>عقیدہ منہ</b>	۱۳۳	انترائے کے اقسام
		۱۳۴-۱۳۳	موسمی کے اقسام
۱۸۳-۱۴۳	جو کو کرم سے رہائی کا طریقہ ہو سکتی ہے	۱۳۴	بیدنی کے اقسام
۱۴۴-۱۴۵	سچا آپت کسے کہتے ہیں	۱۳۴-۱۳۴	گوتر کے اقسام وغیرہ
۱۴۶	سچا شاشتر	۱۳۵-۱۳۴	پن مپاپ پر کرتیاں
۱۴۸-۱۴۶	سچے گرو کی پہچان	۱۳۶-۱۳۸	گیا نامادی کرم کے اسباب
۱۴۹-۱۴۸	سمیت کے آٹھ انگ	۱۳۸	دش مانی کرم کے اسباب
۱۴۶-۱۴۹	ساتھ قسم کے بے	۱۳۸-۱۳۹	انترائے کے اسباب
۱۴۳-۱۴۶	تین قسم کی موڑھتا	۱۳۹	موسمی کے اسباب
۱۴۹-۱۴۴	آٹھ مد	۱۳۹-۱۴۲	ایو کرم کے آشرہ کے کارن
۱۴۹	سیک گیان یا سچا مسلم	۱۴۲	بیدنی کے آشرہ کے کارن
۱۴۹	ست گیان کی تعریف	۱۴۲-۱۴۳	نام کرم کے آشرہ کے کارن
۱۸۱-۱۸۰	مت گیان کے بھید	۱۴۴-۱۴۲	گوتر کرم کے آشرہ کے کارن
۱۸۱	شرت گیان کی تعریف	۱۴۴-۱۴۴	مکتی سکھ کیا ہے
۱۸۲-۱۸۱	اودھ گیان کی تعریف	۱۴۴-۱۴۳	مختلف مذاہب کی مکتی پر
۱۸۲	من پر یہ گیان کی تعریف اور اقسام		سرسری نظر



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	<b>عقیدہ نمبر</b>	۷۹	شری رشبھ دیو کے متعلق
		۷۹ - ۸۰	مچھلیوں کے متعلق
۱۱۳ - ۱۱۴	جیوا اور مادہ کا تعلق	۸۰	گندھ کے متعلق
۱۱۴ - ۱۱۵	جیو کے گن	۸۰ - ۸۲	راستی کے متعلق
۱۱۸ - ۱۱۹	گیان کی قسمیں	۸۳	ہو جن کے متعلق
۱۲۰ - ۱۱۸	جو کی ۱۴ مارگن	۸۳	پر تا کے متعلق
۱۲۱ - ۱۲۰	۱۴ گن استھان	۸۳ - ۸۹	مسترق اعتراضات
۱۲۲ - ۱۲۱	کال نشیہ	۸۹ - ۹۰	جین مت کے چھ عقاید
۱۲۲ - ۱۲۲	عبدھ کے اقسام	۹۰ - ۱۱۴	وینا ایسا آغاز اور خالق
۱۲۷ - ۱۲۶	کروں کا آشرہ	۹۴ - ۹۴	دو چاند - دو سورج
۱۲۹ - ۱۲۷	منشیات کی قسمیں		<b>عقیدہ نمبر</b>
۱۳۰ - ۱۲۹	کرم بندھ		
۱۳۱ - ۱۳۰	کرم پر کرتی	۹۴ - ۹۴	سنار و چھ درجہ
۱۳۲ - ۱۳۱	گیانا حسی کے اقسام	۹۴ - ۱۰۱	کیا ایثار کرتا ہے ؟
۱۳۱	مت اور ثمرت گیان میں	۱۰۱ - ۱۱۲	کرنایا نیلے کاری پر بحث
	فرق	۱۱۲ - ۱۱۴	کیا جین مت ناستیک
۱۳۳ - ۱۳۲	درشاہی کے ۹ اقسام		ہے ؟

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۷-۵۶	شری گندگند سوای	۳۹-۲۵	راجہ بھرت ویاہوبی
۵۷	او ما سوای	۳۹-۳۰	چھارہ انگوں کے نام اور ان
۵۷	سوای سمیت بھد		کا مضمون
۵۸-	شکر سوای	۴۱	شری رشیج دیو جی کے
۶۲-۶۱	تارن پنہ		بھد کا حال
۶۳-۶۲	کیبر اور ناک پنہ کا ہونا	۴۲-۴۱	گیوں میں ہونا
۶۴-۶۳	تیر پنہ	۴۲	ویدوں کی آہستی
۶۴	سوتا مہر فرقے کا حال	۴۵-۴۴	شری رام چندر جی
۶۷	سوتروں کی تصنیف	۴۶-۴۵	شری نیم ناتھ جی
۷۹	لوکامت	۴۷-۴۶	شری پادش ناتھ جی
۷۱	ڈھونڈیا مت	۵۳-۴۷	شری ہادیہ سوای
۷۲-۷۱	پد مہر فرقہ اور پارانویوگی		بھد مت اور جین مت ایک
۸۹-۷۲	دھرم اور سوتا مہر اختلاف	۴۸-۴۷	نہیں ہیں
۷۴-۷۵	کیوں گیان کے متعلق اعتراضات	۵۱-۴۸	شری ہادیہ سوای اور گوتم گندم
۷۷-۷۶	کیوں کے متعلق اعتراضات	۴۹	گوتم وغیرہ نے کیا جینی ہونا
۷۸-۷۷	تیر تھکروں کے متعلق	۵۴	ہاراج چندر گپت مویا جین تھے
۷۹-۷۸	جگوان ہادیہ سوای کے متعلق	۵۵-۵۴	جین مت میں تفرقہ

# فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۹	ہندوستان ہے	۴-۴	منگلاچرن
۴۱-۱۹	شری رشیج دیو جی	۵-۴	تمہید
۲۰-۱۹	آریہ ہندو کہاں سے آئے	۶	مت یا مذہب کس کو کہتے ہیں
۲۱-۲۰	پرس کی ۴۲ کلا	۸-۶	جین مت یا جین مذہب کیا ہے
۲۱	اسٹری کی ۴۴ کلا		جین مذہب کی
۲۱	گفت کلا کے ۱۸-پی	۱۴-۸	قدامت کا ثبوت
۲۲-۲۱	ہادیو برہما آدم دیو کون ہیں		دنیا کی عمر
۲۵-۲۲	دن کس طرح مقرر ہوئے	۱۵-۱۳	جین مت کی
۲۹-۲۴	دیگر گروہستی سوتا مبر اور مینوں کے سنسکار	۱۵-۱۴	مختصر تاریخ -
۳۰	باہوبلی کی دلچ دھانی کا نام		کلیپرکش
۳۴-۳۲	پاکھنڈوؤں کی بنیاد	۱۸-۱۷	کل کر یا من
۳۵-۳۲	جین مت میں کائنات مت ہے	۱۸	آریہ مت اور ایشیائی
۳۶-۳۵	پاکھنڈو کی تفصیل		





لالہ محمد حیدر بیٹو ریوی اکوٹنٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب نبالہ چھاؤنی

# دولت

ابو نعیم حسنین بن ہنیہ کا تئیسٹ حکم ایک کس چاہا کہ اگر چہ کج اس دار فانی میں  
 نہیں ہیں۔ لیکن انکی یاد گار محض سطح اعلیٰ پر بلکہ اہل دنیا کے دلوں میں جاگزیں ہے۔ آپ  
 شب بیدار نہیں کہ انھوں نے لائق اور مہربان اولاد بھی چھوڑی ہے۔ لیکن ادنیٰ دنیا میں اپنے زور  
 قلم سے وہ حامد سنگین نصب کئے ہیں جو ہمیشہ انکی ذات با صفات کی یاد آوری سے  
 دنیا و دلوں کے دل کو گدگدائے اور آنکھوں کو بصیرت پہنچاتے رہیں گے۔ بقولیکہ  
 رجحان سے نام قیامت تک ہے ذوق — اولاد سے رہا ہی تو دو پشت چار پشت  
 باہو صاحب موضوع چمکے اہل قلم اور دیرینہ صاحب ذوق تھے آپ دیگر جن حیدر کے  
 پابند تھے۔ انہا ہی نہیں بلکہ اپنے مذہب کے نکات و اصول اور تفصیلات و توضیحات سے  
 بھی کافی سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ دیگر مذاہب کو بھی انہوں نے استفادہ و فہم سے مطلع  
 کیا تھا کہ انکی ہر بات کو اپنے مذہبی تحتیل سے وزن کرتے رہتے تھے۔ مذہبی کتابیں تو انہوں نے  
 بہت سی لکھی ہیں جنکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں لیکن یہ کتاب موسومہ ہیں مستند  
 پابند و مست اعتماد ایک عجیب تالیف ہے۔ جسکو نہ مکر شریک محض ہیں و ہر م سے ہی پوری  
 واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ دیگر ہندو مذاہب سے بھی بخیر بہت آشنا ہو سکتا ہے۔  
 فی السید کو انہوں نے ادا دی و مذہبی دنیا میں ہر دم کی اس محنت شاق کی قدر کی۔ اور پڑھنے  
 اس واسطے جنت نشین کو محبت و منزلت سے یاد کرتے ہیں گے +

دولت

ہین مترنڈل - ڈیوٹ نمبر ۱

۱۰

پیشہ پورہ

پیشہ پورہ

# ہین مترنڈل ہندو مترنڈل

مصنفہ

لادہ شیر خند ہین مرحوم سابق ڈویژنل اکاؤنٹنٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب  
جسکو

ہین مترنڈل و سہم پورہ دہلی

نے

جلے اتحادہ اردو خواں ہینی اور دیگر شائقین ذرا سب شائع کرا یا +

سمبر ۱۹۳۷ء زمان ہادیہ سوامی مطابقت مئی ۱۹۳۸ء

باردہم

گیتا پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھاپا

قیمت ۸ روپے

ایکسپریس

